هذه مقدمات

من

تبيين الكلام في تفسير التوراة والانجيل على ملة الاسلام

الفه

المفتقر الى الله الصمد سيد احمد

PRELIMINARY DISCOURSE

ON THE

OMEDAN COMMENTARY

OF THE

HOLY BIBLE.

BY

SYUD AHMUD,

Ghazeepore,

Printed and Published by the Author at his Private Press.

1862 A. D. 1278 H.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

المقدمۃ اولالی

FIRST DISCOURSE.

انسان کي نجات کو نبیوں کا آنا ضرور ھی

On the necessity of the comming of Prophets to save mankind.

وہ ایک مقدس اور پاک ھستي جسکو کوئي اللہ اور کوئي وجود اور کوئي کلام کہتا ھے ھمیشہ سے ھے اور ھمیشہ رھے گي ' وہ آپ ھي آپ ھے اور اُسکا ھونا اُسکي ذات ھے ' کیونکہ اُسنے اپنا لقب یہي بتایا ' کہ میں ھوں ' اُسکا ھونا ھي اُسکي بڑائي ھے ' اپنے ھونے سے وہ پہچانا جاتا ھی ' اور اسي بڑائي سے وہ پکارا جاتا ھے اُسکي ابتداء ھے نہ انتہا وہ کسیکا محتاج نہیں اور اُسکے سو کوئي نہیں ' یہاں تک کہ اگر کہا جاوے کہ ھے تو پوچھا جاوے کہ وھي ھے ' نہ وہ کسي سے ... ا ' اور نہ اُس سے کوئي پیدا ھوا ' اور پھر جو کچھہ ھوا بغیر اُسکے نہوا ' اُسکا سا کوئي نہیں ' نہ ھونے میں ' کیونکہ ھونا اُسکي ذات ھے ' اور نہ کسي صفت میں ' کیونکہ سب اُسکي ذات ھیں ' وہ زندہ ھے ' نہ جان سے ' بلکہ اپنے آپ سے وہ جانتا ھے نہ ... سے ' بلکہ اپني ذات سے ' وہ دیکھتا ھے ' نہ کسي دیکھنے والي چیز سے ' اپني ذات سے ' وہ سنتا ھے ' نہ کسي سنے والي چیز سے ' بلکہ اپني ذات سے ' بولتا ھے ' نہ کسي بولنے والي چیز سے ' بلکہ اپني ذات سے ' وہ جو چاھتا ھے سو کرتا ھی ' نہ کسي غرض سے ' بلکہ اپنے کمال سے ' وہ سب کچھہ کرتا ھی ' نہ کسي کرنے والي چیز سے ' بلکہ اپني ذات سے ' وہ ھر طرح پر یکہ ھے ' اور ھر آن میں ھزاروں لاکھوں بلکہ بے انتہا کام کرتا ھے ' پھر ایسي ذات کو کوئي عقل سے پہچان سکتا ھے ؟ *

بڑے بڑے عقلمندوں نے اس میں عقل دوڑائي ' اور اُسکي عجائب قدرت کے کارخانوں کو دیکھہ دیکھہ اور سوچ سوچ عقل لڑائي ' اتنا تو جانا ' کہ اِن عجیب عجیب کارستانوں کا بنانے والا کوئي ھے ' مگر اسکے سوا اور کچھہ نجانا ' اور جو جانا سو غلط جانا *

اُسکا واحد ھونا اُسیکے بتائے سے جانا ' اور جیسا وہ ھی اُسیکے بتائے سے اُسکو پہچانا ' مگر انسان کي طاقت نہیں ' کہ صرف اپني عقل سے جیسا وہ ھی ویسا اُسکو جان لے *

• انسان میں صرف اُسکی ظاهری گوشت پوست هی نهیں هے ؛ بلکه اسکے سوا اُسکے اندر ایک اور چیز بهی هے ؛ جس سے در حقیقت انسان انسان کهلاتا هے ؛ آدمی اگر خود اپنے آپ میں غور کرے تو جان سکتا هے ، که اس ظاهری بدن کے سوا اُسمیں اور کچهه چیز بهی هے ، جس سے وه بهلائی اور برائی کو پہچانتا هی ، اور هر چیز کے کنهه کو بقدر اپنی طاقت کے جانتا هی ، اگرچه اُس چیز کو انسان کے بدن سے کچهه علاقه هے ، مگر جب غور سے دیکهو تو باوجود اس علاقه کے • محض بے علاقه هے ؛ آدمی کبهی ایسا محو هوتا هی ، که سب چیز کو بهول جاتا هے ، مگر اپنے آپ کو نهیں بهولتا اس سے خیال هوسکتا هے ، که گو انسان کا یهه ظاهری بدن نیست بهی هو جاوے ، مگر وه چیز جو اُسمیں هے جیسی هی ویسی هی رهے *

پهر اگر وه چیز چند روزه هے ، اور آخر کو نیست هونے والی هے ، تو دل قبول نهیں کرتا ، که اُس ذات پاک دایم الوجود نے یهه تمام عجایبات ایک ایسی فانی اور ناپائدار چیز کے لیئے بنائی هوں ؛ پس کچهه شبهه نهیں ، که وه چیز بهی دایم الوجود هے ، اور نیست هونے والی نهیں * هرگز نمیرد آنکه دلش زنده شد بعشق * ثبت است بر جریدهٔ عالم دوام ما *

• اب غور کرنا چاهیئے ، که وه چیز جو انسان میں هے ، کیوں هے ، اگر اس واسطے هے ، که جب اُسکو نیند آوے تو سو رهے ، اور جب بهوک لگے تو کها لے ، تو انسان میں ، اور جانوروں میں کیا فرق هے ؟ کیونکه سب جانور بهی تو ایسا هی کرتے هیں ، اس سے معلوم هوتا هے ، که وه چیز انسان میں ان کاموں کے لیئے نهیں هے بلکه اور کسی کام کے لیئے هے *

اگر هم صرف عقل کے زور سے ، اُس کام کو تلاش بهی کریں ، تو اتنا تو جان سکینگے که جس نے همکو بنایا ، اور جس نے همکو وه چیز دی ، جو اُسکی مرضی هے اُس چیز سے کریں ، مگر یهه نهیں جان سکتے ، که اُسکی مرضی کیا هے ، جب تک که وه خود هی نه بتاوے * .

پس یهه دو چیزیں هیں ، جنکے لیئے نبیوں کا آنا ضرور هے ، تاکه وه الهام سے بتاویں ، که تمهارا مالک کون هے ، اور کیسا هے ، اور تمکو کیونکر اپنے مالک کی مرضی پر چلنا چاهیئے ، جس سے تمهاری اصلی حقیقت کو جو کبهی فنا هونے والی نهیں هے ، حیات ابدی حاصل رهے *

اگر کهو که جب یهه بات هے ، تو تمام انسانوں کے لیئے ، جهاں وه هوں ، نبیوں کا هونا ضرور هے ، کیونکه بغیر نبیوں کے ، انسان اپنی عقل سے نه اپنے مالک کو ، اور نه اُسکی مرضی کو پہچان سکتا هے ، پهر جب تک کوئی بتانے والا نهو ، وه کس طرح کفر و شرک کے گناه میں پکڑے جا سکتے هیں ؟ هم کهتے هیں ؛ که بے شک یوں هی هے ، اور هم یقین رکهتے هیں ، که الله تعالی نے ، تمام بنی نوع انسان پاس نبی بهیجے ، اور

المقدمة الاولی

خدا کي وحدانيت ' اور آسکي مرضي ' آنکو بتائي ' کو رفته رفته ايک مدت بعد ' انهوں نے آسکو خراب کر ديا *

جهاں تک ' هم انسان پر نظر کرتے هيں ' اور کيسے هي جنگلي وحشي آدميوں پر خيال کرتے هيں ' يهي پاتے هيں ' که وه کوئي نه کوئي طريقه معبود کي بندگي کا ' اس خيال سے ' که يهه ايک اور عالم ميں ' کام آنے والا هے ' اپنے پاس رکهتے هيں * اور يهه صاف دليل اسبات کي هے که يهه خيال ' آنکے يا آنکے بڑوں کے دل ميں آسي نبي کي تعليم سے پڑا هے ' جو آنکے ليئے مبعوث هوا تها *

اللہ تعالی * سورۂ فاطر ميں فرماتا هے " که کوئي ايسا فرقه نهيں هے ' جس ميں ڈرانے والا (يعني پيغمبر جو بري باتوں سے ڈراتا هے) نه گذرا هو *

* سورۂ فاطر آيت ۲۴
وان من امة الا خلا فيها نذير

اور اسيطرح اللہ تعالی * سورۂ رعد ميں فرماتا هے " که هر قوم کے ليئے راه بتانے والا (يعني پيغمبر) هوا هے " *

* سورۂ رعد آيت ۷
ولکل قوم هاد

اور اسيطرح اللہ تعالی * سورۂ يونس ميں فرماتا هے که " هر فرقه کے ليئے (جو گذر گئے) ايک پيغمبر هے " *

* سورۂ يونس آيت ۴۷
ولکل امة رسول

اور اس ميں بهي کچهه شک نهيں ' که تمام انبيا جسقدر گذري ' سب کا دين ايک هي بات کے سکهانے کو آئے ' اور يهي سکهاتے رهے ' که خدا ايک هے ' کوئي نهيں ' وهي بندگي کے لائق هے ' آسکي بندگي کرو *

اللہ تعالی * سورۂ شوري ميں فرماتا هے که " تمکو دين ميں وهي راه ڈال دي هے ' جو کهديا تها نوح کو ' اور جو حکم بهيجا همنے تجهکو ' اور جو همنے کهديا تها ابراهيم کو اور موسی کو ' اور عيسی کو ' که دين کو قايم رکهو ' اور آس ميں کچهه فرق مت کرو " *

* سورۂ شوري آيت ۱۳
شرع لکم من الدين ما وصی به نوحا والذي اوحينا اليک وما وصينا به ابراهيم وموسی وعيسی ان اقيموا الدين ولا تتفرقوا فيه

هاں البته هر ايک کو شريعت ' يعني آس خداے واحد کي پرستش کے احکام ' اور آسکا طريقه ' جدا جدا بتايا هے ' اور وهي هر نبي کي شريعت کهلاتي هے ' جسوقت انسان کي روح کو کوئي روحاني بيماري لگ جاتي هے ' اور جس طريقه عبادت سے وه بيماري جاتي هے ' وهي شريعت آسوقت کے نبي کو دي جاتي هے *

اللہ تعالی * سورۂ مائده ميں فرماتا هے که " هر ايک کو نبيوں ميں سے همنے ديا ايک دستور ' اور طريقه (يعني شريعت) " *

* سورۂ المايده آيت ۵۱
لکل جعلنا منکم شرعة ومنهاجا

اور یہ کہ اس میں کچھ شبہہ نہیں، کہ تمام دنیا میں، جسقدر مذہب پہلے تھے [illegible] بمطلب پہلے پہل، نبیوں سے بنے گئے ہیں، اور سب کی تعلیم ایک تھی، یعنی ایک خدا کو ماننا، اور اُسکی پرستش کرنی، مگر جب اُن لوگوں نے، اُس مطلب کو بگاڑ دیا، تو پھر نبی کے آنے کی حاجت ہوئی، اسی سبب سے ہزاروں نبی آئے، اور کتابیں لائے، اور خدا کی وحدانیت، اور خدا کے احکام کو لوگوں میں پھیلایا، جب یہہ احکام خوبی پھیل گئے، اور سب طرح پر ظاہر ہوگئے، اور کوئی بات چھپی ہوئی، اور دھوکہ میں پڑنے کی نہ رہی، تو اُس نبی کے بعد، پھر کسی نبی کے آنے کی، حاجت نرہی، اور وہی نبی خاتم النبیین ہے، چنانچہ یہہ کام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام ہوا ٭

اسلیئے ہم مسلمان یہہ اعتقاد رکھتے ہیں، کہ خدا ایک ہے، اور اپنی ذات پاک سے آپ موجود ہے، اور تمام چیزیں اُسی نے نیست سے ہست کی ہیں، اور وہ سب چیزیں پیدا ہونے، اور موجود رہنے میں، اُسکی محتاج ہیں، اور وہ کسی چیز کا محتاج نہیں ٭

وہ یکہ ہے، اپنی ذات میں بھی، اور اپنی صفات میں بھی، اور اپنے کاموں میں بھی، کسی کو اُسکے کسی کام میں کسی طرح کی شرکت نہیں، اُسکا وجود اور اُسکی زندگی، ہمارے وجود اور ہماری زندگی کی مانند نہیں ہے، اور نہ اُسکا علم ہمارے علم کی طرح پر ہے، اُسکا سننا اور اُسکا دیکھنا، اور اُسکا ارادہ، اور اُسکی قدرت، اور اُسکا کلام، ہماراسا دیکھنا، اور ہماراسا ارادہ، اور ہماری سی قدرت، اور ہماراسا کلام، نہیں ہے، اور صرف نام کے ایک ہونے کے سوا، اور کچھ مناسبت نہیں رکھتا ٭

بنانا، اور پیدا کرنا، اُسکی خاص صفت ہے، کیونکہ اور کوئی کچھ نہ بنا سکتا ہے، نہ پیدا کرسکتا ہے، یہاں تک کہ انسان جو کام کرنا چاہتا ہے، بھی وہی پیدا کرتا ہے، البتہ انسان کی بناوٹ اُسنے ایسی رکھی ہے، کہ وہ اپنے قصد و ارادہ اچھے یا برے کام کا کرسکتا ہے ٭

وہ نہ کسی میں سماتا ہے، اور نہ کوئی اُس میں سماتا ہے، مگر اپنی ذات سے سب چیزوں کو گھیرے ہوئی ہے، اور ہر چیز کے پاس ہے، اور ہر چیز کے ساتھہ ہے، مگر اُسکا پاس ہونا، اور ساتھہ ہونا، ہماری سمجھہ میں نہیں آتا ٭

تمام انبیاء، جو ابتداء سے انتہا تک ہوئے، سب برحق ہیں، اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، بلا شبہہ خاتم النبیین ہیں، اور بے شک حضرت مسیح علیہ السلام، روح اللہ اور کلمۃ اللہ، اور رسول اللہ، اور موید بروح القدس تھے ٭

تمام کتابیں، توریت، اور زبور، اور صحف انبیاء، اور انجیل، اور قرآن مجید جو ہمارے پیغمبر پر نازل ہوا، سب برحق، اور خدا کی دی ہوئی کتابیں ہیں، جو اُسنے اپنے پیغمبروں کو دیں ٭

المقدمة الاولى

تمام نبي صغیرہ اور کبیرہ گناہ سے پاک ہیں * فرشتے خدا کے بناے ہوئے ہیں ' عورت یا مرد ہونے سے پاک ہیں ' اور جس کام کے لیئے بنائے گئے ہیں ' اُس میں نافرمانی نہیں کرتے *

کوئی نبي ' یا فرشتہ ' اپني ذات سے بغیر خدا کے کچھہ قدرت یا علم نہیں رکھتا *

مرنے کے بعد جي اُٹھنا اور قیامت کا ہونا ' اور حساب کا لیا جانا ' اور دوزخ اور بہشت کا ہونا ' اور جو کچھہ کہ اُس میں عذاب و تنعم سے مذکور ہوا ہے ' سب حق ہے ' جن الفاظوں سے ' کہ دوزخ و بہشت کے عذاب ' اور تنعم کا بیان ہوا ہے ' وہ صرف بطور مثال کے ہے ' ورنہ وہاں کے تنعم ' اور عذاب سے اور دنیا کے تنعم اور عذاب سے بجز ایک سا نام ہونے کے ' اور کچھہ مناسبت نہیں ہے ' اصلي اور اعلي نعمت بہشت کے دیدار خدا کا ہے ' کہ ایمان والے اُس ذات پاک کو جسپر بن دیکھے ایمان لائے تہے ' بغیر کسي پردہ کے ' اور بغیر کسي صورت کے ' اور بغیر کسي جہت کے ' علانیہ دیکھینگے *

ایمان لانا ' صرف دلکے روحاني یقین کا نام ہے ' جب تک وہ یقین نہیں جاتا کسیطرح پر ایمان نہیں جاتا زبان کا اقرار صرف اُس دلي تصدیق کے ظاہر کرنے کي نشاني ہے ' کوئي کام جبکہ وہ تصدیق دل میں ہے ' آدمي کو اُسکے اور خدا کے درمیان میں کافر نہیں کرتا ؛ گو وہ کام کیسا ہي گناہ ہو ' اور گو ظاہر میں اُسکے افعال کے سبب اُسکو کافر بھي کہا جاوے ؛ مگر ایسي باتوں سے خدا ناراض ہے ' اور اگر چاہیگا تو اُنپر عذاب کریگا ' پھر اُسکا عذاب سہل نہیں ہے *

توبہ سے سب گناہ بخشے جاتے ہیں ' اور شرک کے سوا اور جتنے خدا کے گناہ ہیں ' بار ہے ' اگر چاہے اپني رحمت سے بغیر توبہ کے بھي بخشدے ' اور چاہے وتے گناہ پر عذاب کرے ' مگر شرک بغیر توبہ کے بخشا نہیں جاتا * لعل بین یقسمہا * تاتي علی حسب العصیان في القسم * یہہ عقیدے ہم ہیں ' اور میں اقرار کرتا ہوں ' کہ میں انہي عقیدوں کي دلي اور تصدیق رکھتا ہوں *

اللہم احینا علی ملة الاسلام ' و امتنا علی ملة الاسلام ' (آمین)

المقدمه الثانية

SECOND DISCOURSE.

وحي اور كلام الهي كيا هي

What is Revelation and word of God?

It is a secret disclosure to man of the will or purposes of God, and there are various forms in which this has been done.—

وحي وہ چيز ہے جس سے خدا كي مرضي نا معلوم باتوں ميں كهل جاتي ہے اور يهه بات كئي طرح پر هوتي ہے ٭

1st, the revelation must come from God.

اول يهه كه خدا سے اسكا پيغام سنا جاوے ؛ ٭

2ndly, it has been delivered upon earth by an angel.

دوسرے يهه كه خدا كا فرشته اپني صورت ميں آوے ، اور خدا كا پيغام پهونچاوے ؛ ٭

3rdly, that angel has been clothed in the human shape.

تيسرے يهه كه فرشته خدا كا آدمي كي صورت ميں بن كر آوے ، اور خدا كا پيغام پهونچاوے ؛ ٭

4thly, there may be only a supernatural voice, without any visible appearance of the speak-r.

چوتهے يهه كه صرف بذريعه آواز كے ، بغير كسي كے مشاهده كے پيغام الهي پهونچے ؛ ٭

5thly, it may be conveyed by direct ins[illegible]n to the heart of man.

پانچويں يهه كه خدا كي طرف سے ، دل ميں خدا كا پيغام ڈالا جاوے ؛ ٭

[illegible] it may be announced in a [illegible]am, or in an opening.

چهٹے يهه كه خواب ميں يا اور طرح پر بذريعه كشف كے ، پيغام الهي معلوم هو ٭

According to the faith of Mohomedans, it is by no means considered as an essential element of a revelation, that it should come through the channel of those only who were known to be Prophets; for it has pleased the Almighty to give his revelations also to holy and good men who had no pretensions to the prophetic character.—But, however, to preserve a distinction different names have been given to those revelations which have been declared by the Prophets, from

هم مسلمانوں كے مذهب بموجب مطلق وحي كا آنا صرف انبياء هي پر منحصر نهيں ہے ؛ بلكه انبياء كے سوا مقدس لوگوں پر بهي وحي آتي ہے ؛ مگر واسطے اس امر كے كه انبياء عليهم السلام اور اور مقدس لوگوں كي وحي ميں شبهه نه پڑے جدا جدا نام ركهے هيں ؛ وحي كي پهلي چار قسموں كو ، جب انبياء كے سوا اور لوگوں پر آتي ، تحديث كهتے هيں ، اور پانچويں قسم كو الهام ، اور چهٹي قسم كو

those which, on the other hand, have come through the direct agency of private individuals of repute and sanctity: when, therefore, the Divine purposes have been unfolded to others than the Prophets, in any one of the first four of the channels specified above, such revelations are called Tehdees (the holy sayings); when they have come in the fifth form, they are designated Ilham (inspiration) while the sixth description of medium is known as Mooshahidat or mookashfat (displaying).

مشاهدات ، یامکاشفات؛ اب نبیوں کے سوا مقدس لوگوں پر بھي وحي انکا ثبوت همکو اپنے مذهبي دليلوں سے بيان کرنا چاهيئے *

I will now proceed to deduce from our own scriptures, several examples, in which heavenly messages have been conveyed to parties, who, although of high repute and dignity in the world, were never regarded as being invested with the gift of prophecy.—

I. God says in the Soora kussus (Ayat 7) "and we directed the mother of Moses by revelation, saying, give him suck: and if thou fearest for him, cast him into the river; and fear not, neither be afflicted; for we will restore him unto thee, and will appoint him one of our Apostles."

Here is one instance of a revelation to a private individual who was no prophetess.

پهلي دليل الله تعالی * سورة قصص میں فرماتا ہے "اور همنے وحي بهيجي موسی کي ما کو که اسکو دودهه پلا ، پهر جب تجهکو ڈر هو اسکا تو ڈال دے اسکو دريا میں اور نه خطره کر اور نه غم کها هم پهر اسکو تيري طرف ، اور کرينگے [illegible] سے " اس آيت سے حضرت [illegible] کي ما پر جو نبي نه تهيں وحي کا ثبوت هوتا ہے *

سورة القصص آيت ٧
و اوحينا الی ام موسی ان ارضعيه فاذا خفت عليه فالقيه في اليم ولا تخافي ولا تحزني انا [illegible] اليک وجعلو[illegible]

II. In the Soora Kahef, ayat 87 God says: "O Zoolkurnaan either punish this people, or use gentleness towards them."

This is another case of revelation where the favored party had no claim to the rank of a prophet.

دوسري دليل الله تعالی * سورة کهف میں فرماتا ہے "اے ذوالقرنين يا لوگوں کو تکليف دے ، يا رکهه ان میں خوبي " اس آيت سے معلوم هوا که خدا کا پيغام ذوالقرنين کو آيا اور وه نبي نه تها *

سورة کهف آيت ٨٧
قلنا يذالقرنين اما ان تعذب واما ان تتخذ فيهم حسنا

III. **In the Mishkat, there is a Hudees, (the sayings of the Prophet) that our Prophet said "Verily under the** former dispensations there lived inspired men in the world; but if under my dispensation there is one such, it is Oomur."—We learn from this passage, that Oomur was favored with the gift of inspiration, although not taking rank as a prophet.

تیسري دلیل * مشکواة میں حدیث ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " کہ بے شک تم سے پہلي امتوں میں الہام والے لوگ تھے ' پھر اگر میري امت میں کوئي ہے تو وہ عمر ہے " اس حدیث سے حضرت عمر کا ' جو نبي نہ تھے صاحب وحي یعني صاحب الہام ہونا ثابت ہوتا ہے *

في المشكواة في باب مناقب عمر رضي الله عنه قال النبي صلى الله عليه وسلم قد كان فيمن قبلكم من الامم محدثون فان يك في امتي احد فانه عمر

IV. In the Soora Miriam (Ayat 16-22) God says; "remember in the book of the Koran the story of Mary; when she retired from her family to a place, towards the east, and took a veil to conceal herself from them; and we sent our Spirit unto her and he appear-
in the shape of a perfect
said I fly for refuge unto
God, that he may defend
: if thou fearest him, thou
roach me. He answered,
the messenger of thy Lord,
sent to give thee a holy son.
e said, how shall I have a son, seeing a man hath not touched me, and I am no harlot? He replied, so shall it be: thy Lord saith, this is easy with me; and we will perform it, that we may ordain him for a sign unto men, and a mercy from us: for it is a thing which is decreed."

چوتھي دلیل اللہ تعالی سورۂ مریم میں فرماتا ہے " اور ذکر کر کتاب میں مریم کا ' جب کنارے ہوئي اپنے لوگوں سے ایک شرقي مکان میں ' پھر پکڑلیا اسنے انسے ورے ایک پردہ ' پھر بھیجا ہمنے اس پاس اپنا فرشتہ ' پھر بن آیا اسکے آگے آدمي پورا ' بولي مجھکو رحمن کي پناہ تجھسے اگر تو پرہیزگار ہے ' بولا میں تو بھیجا ہوا تیرے رب کا ہوں ' کہ دے جاوں تجھکو ایک لڑکا ستھرا ' بولي کہاں سے ہوگا میرے لڑکا ' اور چھوا نہیں مجھکو آدمي نے ' اور میں

سورۂ مریم آیت ۱۶ لغایت ۲۲

واذكر في الكتاب مريم اذ انتبذت من اهلها مكانا شرقيا فاتخذت من دونهم حجابا فارسلنا اليها روحنا فتمثل لها بشرا سويا قالت اني اعوذ بالرحمن منك ان كنت تقيا قال انما انا رسول ربك لاهب لك غلما زكيا قالت انى يكون لي غلم ولم يمسسني بشر ولم اك بغيا قال كذالك قال ربك هو علي هين ولنجعله اية للناس ورحمة منا وكان امرا مقضيا

خراب بهي نه تهي ' بولا يوں هي فرمايا
تيرے رب نے وہ مجهه پر آسان ہے ' اور
اُسکو هم كيا چاهتے هيں لوگوں كو نشاني
اور رحمة هماري طرف سے اور ہے يهه كام
ٹهہر چكا " *

V. **In the Soora Alumran** (Ayat 45) God says; when the angels said, O Mary verily God sendeth thee good tidings, that shall bear the Word proceeding from himself; his name shall be Christ Jesus, the son of Mary, honorable in this world and the world to come, and one of those who approach near to the presence of God."

پانچويں دليل الله تعالى * سورہ ال
عمران ميں فرماتا ہے "
جب كہا فرشتوں نے
اے مريم الله تجهكو
بشارت ديتا ہے ايک
اپنے كلمہ كي ' جسكا
نام مسيح عيسى بيٹا
مريم كا ہے ' مرتبہ والا
دنيا ميں اور آخرت
ميں اور مقربوں سے *

* سورة ال عمران
آيت ۴۵
اذ قالت الملئكة يمريم
ان الله يبشرك بكلمة
منه اسمه المسيح
عيسى ابن مريم
وجيها في الدنيا
واللاخرة ومن المقربين

VI. Again in the Soora Alumran (Ayat 42- 43) God says: "and when the angels said, O mary, verily God hath chosen thee and hath purified and chosen thee above all the women of the world: O Mary be devout towards thy Lord, and worship, and bow down with those who bow down."

چهٹي دليل الله تعالى نے * سورة آل
عمران ميں فرمايا
ہے " اور جب
فرشتوں نے كہا اے
مريم الله نے تجهكو
بر گزيدہ كيا ' اور
ستهرا بنايا اور برگزيدہ
كيا تجهكو سب جهان
كي عورتوں سے ' اے
مريم بندگي كر اپنے
رب كي اور سجدہ كر
اور ركوع كر ركوع كرنے والوں كے ساتهه " ان
تينوں ايتوں سے ثابت هوتا ہے كه حضرت
مريم پر جو نبيه نه تهيں خدا كي وحي
آئي *

* آل عمران آيت
۴۲ و ۴۳
واذ قالت الملئكة
يمريم ان الله اصطفاك
و اصطفاك
على نساء العالمين
يمريم اقنتي لربك
واسجدي واركعي
مع الراكعين

Now we learn from the three foregoing examples, that Mary was favored with celestial revelations, notwithstanding she was not a prophetess.

Now these six examples above specified decidedly prove that the revelations from God have also descended to the persons who were not prophets. It may also be

يهه چهئوں دليليں اسبات كا بخوبي
تصفيه كرتي هيں كه خدا كي وحي نبيوں
كے سوا اور مقدس لوگوں پر بهي آتي ہے '

…urned that when Inspiration, or the fifth form of communication, is employed, it is called Rofinnufs when a propet is the recipient of the revelation; and Skeena, when the recipient is other than a prophet.—In the Mishkăt there is a hudees (the holy saying of the prophet) that the prophet hath said that "without doubt the holy Spirit has put it into my heart:" and it is also said in the same book, that the friends and disciples of the prophet expressed the opinion, that it was not incredible that Skeena spoke through the heart, and lips of Oomur."—It would appear, that godly men, of upright heart, unsullied integrity, and blameless conscience, were moved by the motions of the Spirit, to give utterance to what was thus prompted to them; and therefore whatever fell from them at such seasons, was implicitly received and accepted as revelation, and not such as proceeding [illegible] own volition alone, or expres- [illegible] individual sentiments; [illegible] a distinction between [illegible] revelations: the one which [illegible] n a prophet, and the other [illegible] mes through a private individual of the charater above specified-we Mohomedans hold this opinion, that there can be no manner of doubt either as to the fact of a revelation, or as to its exact interpretation, when it is vouchsafed to mankind through the mouth of a prophet; but when, on the other hand, it comes through a party who is not a prophet, in such a case we conceive there is scope for error and distrust, either as to the fact itself (that

اور یہہ بھي جان لینا چاهیئے که پانچویں قسم کي وحي کو جب نبي پر اوترتي هے کبھي نفث في الروع بھي کہتے هیں اور جب نبي کے سوا اور کسي مقدس کو هوتي هے تو اوسکو سکینه کہتے هیں * مشکواة میں حدیث هے که فرمایا نبي صلی الله علیه وسلم نے "که بیشک روح قدس نے ڈالا میرے دل میں" اور مشکواة هي میں یہه بھي هے که سکینه عمر کي زبان سے اور دل سے بولتي هے " اِس وحي کا یہه طریقه هے که صاحب وحي کے دل میں بسبب نور اور صفائي قلب اور پاکیزگي روح کي خود بخود ایک بات جوش مارتي هے ' اور وه زبان سے نکلتي هے ' وه کلام في الحقیقة کلام رحماني هے جو اوسکي زبان سے نکلا نه کلام نفساني ' مگر هم مسلمان ان دونوں قسم کي وحیوں میں یعني جو نبي پر آوے اور جو غیر نبي پر آوے تمیز رکھنے کو یہه اعتقاد رکھتے هیں ' که جو وحي انبیاء کو هوتي هے اوسمیں کبھي غلطي نہیں هوتي نه اصل وحي میں اور نه تعبیر معني میں ' اور جو وحي انبیاء کے سوا اور مقدس لوگوں کو هوتي هے اوس میں سمجھه کي غلطي کا احتمال هے ' خواه باعتبار وحي سمجھنے اوس واقعه کے جو هوا خواه باعتبار تعبیر اور تفہیم معني وحي کي ' علاوه اسکے ایسي وحي جس سے

* في المشكواة في باب التوكل والصبر قال النبي صلی الله علیه وسلم ان روح القدس نفث في روعي

في المشكواة في باب مناقب عمر ماكنا نبعد ان السكينة تنطق علی لسان عمر و قلبه

is to say, whether it be really a divine revelation) or secondly, as to the right explanation or apprehension of its true meaning.—Besides, the purposes of God in matters relating to the holy Sacrament have been unfolded by Him through the medium of his prophets alone, and not of any others, as eminent men of the Christian church have also maintained similar views on this point; for Martin Luther, the great apostle of Protestantism, remarks in the 2nd vol: of his book, in referance to that passage in St: James general epistle which relates to the anointing of the sick, that although this may have been written by St: James, yet the apostles had no authority to institute such a sacrament; for the power to do that belonged exclusively to Jesus alone.—

James V-14.

شریعت کا کوئي نیا حکم پیدا هو ' وہ نبي کے سوا اور کسي کو نهیں هوتي ' محققین علماء مسیحي کا بهي یهي مذهب هے ' مارٹن لوتهر صاحب جو فرقه پروٹسٹنٹ کے پیشوا هیں اپني کتاب کي دوسري جلد میں جهاں ذکر هے ' * که بیمار پر مجلس کے قسیس تیل ڈالیں وهاں لکهتے هیں " که گو یهه نامه یعقوب کا هو لیکن حواري کو نهیں پهونچتا که اپني طرف سے ' سیکرمنٹ ' یعني حکم شرعي بناوے یهه منصب صرف حضرت عیسی کو تها " *

* نامه یعقوب باب ۵ ورس ۱۴

Let it be borne in mind, that we fully believe that the apostles of Jesus Christ were inspired men; and as an argument in proof, I will here quote a passage from the Soora Miadah, (Ayat 114) where God has said "and when I commanded the apostles of Jesus saying, believe in me and in my messenger; they answered, we do believe and do thou bear witness that we are resigned unto thee."—

یهه بهي جاننا چاهیئے که همارے مذهب بموجب حضرت عیسی علیه السلام کے حوار[illegible] هي صاحب وحي یعني صاحب دلیل اسکي یهه هے که الله تعالی * سورة مائده میں فرمایا هے " اور جب میں نے وحي بهیجي حواریوں کے پاس که یقین لاو مجهه پر اور میرے رسول پر بولي هم یقین لائے اور تو گواه ره که هم مسلمان هیں *

* سورة المایده آیت ۱۱۱
و اذ اوحیت الی الحواریین ان آمنوا بي وبرسولي قالوا آمنا واشهد باننا مسلمون

When the sacred nature of a revelation is made apparent, then it must be concluded that any message brought to a prophet from God by any means,

جب وحي کے معني معلوم هوگئے تو اب جاننا چاهیئے که جو خدا کا پیغام نبي پر کسي طرح پهونچے وہ کلام الهي هے '

is the word of God. Thus all messages which in former ages were brought to the prophets, and to our own prophet and by them promulgated in the form either of the Holy Law, Sermon, precepts, or in any other way all such messages are of Divine origin, but it is to be observed that those words of God which belong to a period anterior to the advent of our own prophet were not intended to indicate a miracle of eloquence; accordingly the mere subjects of the messages of God were communicated to prophets, which they used to announce to the world in their own words: for instance the both Mr. Beausobre and Mr. Lafont have given it as their opinion, that the Holy Spirit, through whose help and assistance, the sacred historians indited the Gospel, did not prescribe to them any particular form of speech or language.—His office was simply to impress the subject-matter upon the tablet [illegible] their hearts, and by his divine pov[illegible] [illegible]ept them from falling into [illegible] it was left to their own dis[illegible] proclaim and to perpetrate in [illegible] the inspired truths, in the id[illegible] [illegible]d in the form of language they [illegible]stood best, or with which they chanced to be most familiar.—Hence it is, that we find a marked difference in the style and mode of narration, in works of those holy men; since each one wrote according to his own ability and way of thinking. In like manner the man who is conversant with the original tongue, cannot fail to detect the variations in the style adopted severally by Matthew, Luke, Pual and John.

چنانچه جسقدر پيغام خدا کے انبياء سابقين اور همارے پيغمبر خدا صلى الله عليه وسلم پاس پهونچے ' اور اُنهوں نے لوگوں کي هدايت کے ليئے بطور احکام يا وعظ يا نصيحت يا اور طرح پر بيان فرمائے ' وہ سب بر حق اور کلام الهي هيں ' مگر جسقدر کلام الهي محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم سے پہلے انبياء عليهم الصلوٰة والسلام پر نازل هوا ' اُسميں معجزہ فصاحت کا مقصود نه تها ' اِسليئے وحي بطور مضمون القاء هوتي تهي جسکو انبياء اپني زبان سے تعبير فرماتے تهے ' بدوسوبر اور لِيافان صاحب لکهتے هيں " که روح القدس نے جسکي تعليم اور مدد سے انجيل نويسوں اور حواريوں نے لکها هے ' اُنکے ليئے کوئي زبان نهيں ٹهرا دي تهي ' بلکه اُسنے اُنکے دلوں ميں صرف مطلب سمجها ديا اور غلطي ميں پڑنے سے بچايا ' اور هر ايک کو اختيار ديا که اپنے محاورہ اور عبارت ميں اُسکو ادا کرے ' اور جيسے هم اُن پاک لوگوں کي لياقت اور مزاج کے موافق اُنکي کتابوں ميں محاورہ کا فرق پاتے هيں ' ويساهي وہ شخص جو اصل زبان سے ماهر هوگا متي اور لوقا اور پال اور يوحنا کے محاورہ ميں فرق پاويگا ' اگر روح القدس حواريوں کو عبارت بتلا ديتا تو يهه بات هرگز نهوتي ' بلکه اس حالت ميں کتب مقدسه ميں سے هر کتاب کا محاورہ يکساں هوتا " مگر همارے پيغمبر خدا صلى الله عليه وسلم پر جو وحي نازل هوئي اُس ميں بالذات ايک اور معجزہ فصاحت کا بهي مقصود تها ' اسليئے ضرور هوا که وہ وحي بلفظه نازل هو تاکه اُسکي سي فصاحت انسان سے

Whereas if the Holy Spirit had actually dictated the text in a certain known language, there would of course have been no such variations; but on the contrary, the style of all the books of the Bible would have been found to be uniform and identical.—whereas the messages brought to our prophet were also intended to furnish a miracle of eloquence, and sent down in fact in the very words in which they were by him delivered to us; and the language and style of these messages prove incontestibly, that they could never have been the production of man.—So, the Koran was transmitted from Heaven in the very words in which we have it: and we the Mohomedans have therefore taken the words of God in our Koran into a special sense, that is we consider them such revelations, the words of which were also to proceed from God himself; such revelations we call Wahee Mutloo or the words of God; and such revelations of which merely the subjects were communicated to prophets, are called by us Wahee Gair Mutloo or Hadees. By taking the words of God into the above specified sense we, Mohomedans, do not mean to say that the revelations made to former prophets and that those made to our own prophet besides the Kooran, are not the words of God.

نہ بن سکے ، چنانچہ قران مجید اسیطرح بلفظہ نازل ہوا ، اور وہي لفظ بلفظ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو پڑھہ سنایا ، اس سبب سے ہم مسلمانوں نے اپني اصطلاح میں کلام الہي کو ایک خاص معنوں میں سمجھا ہے ، یعني وہ وحي کہ جسکي لفظ بھي خدا سے ہي ہوں ، اور ایسي وحي کو ہم کہتے ہیں وحي متلو یا کلام الہي اور اس وحي کو جو بطور مضمون القا ہوئي تھي کہتے ہیں وحي غیر متلو یا حدیث ، مگر بسبب خاص وجہہ کے یہہ ایک خاص اصطلاع قرار پائي ہے ، نعوذباللہ اِس سے یہہ مطلب نہیں ہے ، کہ انبیاء سابقین علیہم الصلواۃ والسلام پرجو القاء ہوا اور جو احکام اور ہدایت دین کي اُنہوں نے فرمائي ، یا سواے قران مجید کے اور جو کچھہ دین کے معاملہ میں ہمارے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کلام الہي نہیں ہے *

It may also be known that only so many words of the men to whom revelations are made, we Mohomedans consider as revelations, as relate to the religious matters; or such of their words only, to utter which would not be possibly to proceed from reason; or such of

اور یہہ بھي جاننا چاہیئے کہ ہم مسلمانوں کے مذہب میں ، صاحب وحي یا صاحب الہام کا وہي کلام وحي سمجھا جاتا ہے ، جو اُسنے دین کے مقدمہ میں کہا ہو ، یا ایسي بات کہي ہو جسکا بغیر وحي یا الہام کے کہنا عقلا بعید ہو ، یا

their words which they assert to have uttered by means of a revelation; or such of their words, the mode of the expression of which were to prove of their being uttered by means of a revelation only.—But if the very men in whose such revelations as above mentioned we believe, were to utter any such words as relate to the worldly concernment only, such as come daily under our own notice or observation, we would not believe in them as a revelation.—

In illustration of this remark, I would here extract an anecdote related in the Mishkat, by Rafa, the son of Khudeej.—It is said there, that when the holy prophet went from Mecca to Medina, he observed the people of this country nourishing the root of the date-tree with its own sap: when questioned on the subject, the people said, they were acting in conformity with the time-honored practice of the country: upon this the prophet recommended them to discontinue such a practice, and it was discontinued [illegible]gly.—The consequence however [illegible]ty out-turn of fruit: and when [illegible] presented this to the prophet [illegible]d them that he was but a [illegible] when he spoke to them about [illegible] things, they were bound to [illegible]m; but when he returned to say [illegible]ng to them about worldly things from his own personal knowledge, they should take it with a reservation, and act according to their own skill and discretion; for, that in such things he could speak only as a man.

خود آسنے ظاہر کیا ہو کہ میں یہہ بات وحي یا الہام سے کہتا ہوں' یا قرینہ حالیہ اور مقالیہ سے معلوم ہو کہ وہ وحي یا الہام سے کہا گیا ہے ' اور اسکے سوا جو آسکا اور کلام ہے ' اور جو دن رات انسان کے برتاو میں آتا ہے ' اور دنیاوي آمورات سے علاقہ رکھتا ہے ' آسکو وحي سے کچھہ علاقہ نہیں ہے ' اسکي دلیل یہہ ہے کہ * مشکواۃ میں رافع ابن خدیج سے روایت ہے " کہ جب نبي صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ میں تشریف لائے ' تو مدینہ والے کھجوریں کے درخت میں نر کھجور کا مادہ ڈالتے تھے ' حضرت نے فرمایا کہ تم کیا کرتے ہو ' آنہوں نے کہا کہ ہم یوں ہي کیا کرتے ہیں ' حضرت نے فرمایا کہ شاید تم نکرو تو بہتر ہو ' پھر آنہوں نے نہ کیا ' تب کھجوریں کم پہلیں اسکا ذکر حضرت سے آن لوگوں نے کیا ' پھر آپنے فرمایا کہ میں انسان ہي ہوں ' جسوقت تمکو کسي چیز کا تمہارے دین کي باتوں میں حکم کروں آسکو اختیار کرو ' اور جب تمکو اپني عقل سے کسي بات کا حکم کروں تو میں بھي انسان ہوں *

* في المشكواة في باب الاعتصام بالكتاب والسنة

عن رافع ابن خديج قال قدم نبي الله صلى الله عليه وسلم المدينة و هم يابرون النخل فقال ماتصنعون قالوا كنا نصنعه قال لعلكم لو لم تفعلوا كان خيرا فتركوه فنقصت قال فذكروا ذلك له فقال انما انا بشر اذا امرتكم بشيء من امر دينكم فخذوه و اذا امرتكم بشيء من راي فانما انا بشر

We learn from this, that holy men, known to be blessed with Inspiration, may possibly fall into error in matters unconnected with the general tenor of the subjects upon which they are accustomed to be inspired, but that we are not on that account to harbour a feeling of doubt or mistrust touching the sacred nature of their saintly and inspired character. It is for this reason that we Mohomedans, although holding all the books of the Old and New testaments to be genuine and true, are yet guided more particularly by the mere text of them, than the narratives and tales to be found in them; and if we find any palpable inaccuracy in the relation of historical facts, still, that circumstance does not stagger our belief; for we look to the meaning of the text, and this is also believed to be the guiding principle of eminent Christians on this subject.

At page 125 of the first volume of his Introduction to the study of the scriptures, Mr. Horne says. "That those very persons to whom the holy Spirit revealed those things which are of the highest authority in religion, sometimes wrote only as faithful historians, and at other times as prophets under the influence of Divine inspiration; and that those writings are so different from each other that the one sort are to be imputed to themselves as the authors, the other to God speaking by them; the former are of service to increase our knowledge, the other of authority in religion, and canonical. Augustine."

اس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر کسي صاحب وحي یا صاحب الہام کے 'اُسقدر قول یا تحریر میں جو بطور عام انسانوں کے ہو ' بالفرض اگر کوئي غلطي یا سہو نکل آوے ' تو کسي طرح اُسکي صاحب وحي یا صاحب الہام اور پاک اور مقدس ہونے پر شبہہ نہیں ہو سکتا ' یہي سبب ہے کہ ہم مسلمان با وجودیکہ تمام کتب عہد عتیق اور عہد جدید کو پاک اور مقدس جانتے ہیں ' مگر خاص متن بیبل کو اُسکي روایت سے علاحدہ تمیز کرتے ہیں ' اور اگر کہیں کچھہ تناقض امور تاریخي میں پاتے ہیں ' تو اُس سے کسي طرح متن بیبل پر شبہہ نہیں کرتے ' کیونکہ محافظت متن کي دراصل ہمکو مد نظر ہے اور ظاہرا یہي طریقہ علماء عیسائي کا بھي معلوم ہوتا ہے " *

* ہارن صاحب سینٹ آگس تئین صاحب کا قول نقل فرماتے ہیں " کہ جن لوگوں پر روح القدس مذہب کي باتیں الہام سے پہونچاتے تھے ' وھي شخص بعض اوقات مثل دیانتدار مورخوں کے (یعني بغیر الہام کے) بھي لکھا کرتے تھے ' اور بعض اوقات الہام کي تاثیر میں ہوکر پیغمبروں کي مانند لکھتے تھے ' اور وہ تحریریں ایک دوسري سے اسقدر اختلاف رکھتي ہیں ' کہ اُن میں سے ایک قسم اُن لوگوں کي طرف اسطرح منسوب کي جاتي ہے ' کہ گویا اُنہوں نے اُسکو بطور مصنف کے تصنیف کیا ہے ؛ اور دوسري قسم خدا پر منسوب کي جاتي ہے کہ گویا خدا اُنکے ذریعہ سے

*ہارن صاحب کا انٹروڈکشن اوپر علوم بیبل کے مطبوعہ سنہ ۱۸۲۵ع جلد ۱ صفحہ

كلام كرتا ہے ' ان میں سے اول قسم کي تحریریں همارے علم کے بڑھانے کے کام آتي هیں ' اوردوسري قسم کي تحریریں مذهب کي سند کے واسطے " *

In the last volume of Thomas Scott's Commentary on the holy Bible, it is stated, that it is by no means necessary that all the productions of a prophet should indicate the evidences of inspiration, and that although Solomon wrote books under that mysterious Divine influence, it does not necessarily follow that his historical writings were also inspired. Besides, it must be borne in mind, that the prophets of old, and the disciples of the Messiah, were only inspired under peculiar circumstances and for special purposes.—

تفسیر هنري اور سکاٹ کي اخیر جلد میں ہے کہ ضرور نہیں کہ هر لکھا پیغمبر کا الهامي یا قانوني هو ' اور اسلیئے کہ حضرت سلیمان نے بعض الهامي کتابیں لکھیں بہہ ضرور نہیں کہ جو اُنہوں نے بطور تاریخ کے لکھا وہ بھي الهامي هو · اور یاد رکھنا چاهیئے کہ پیغمبر اور حواري خاص خاص مطلب اور موقع پر الہام کیئے جاتے تھے *

Watson, in his 4th vol: says with reference to Dr. Benson's Paraphrase on the chapter on Inspiration, that the disciples were only inspired when they wrote to declare the laws of God, and that th[illegible] productions were precise and exact [illegible]fined to that particular inspira[illegible] that when they wrote upon [illegible] matters, unconnected with divinity, they did so according to their own personal knowledge and ability, just as other men write upon similar subjects.— The following examples are cited in illustration of the foregoing observations.—

واٹسن صاحب کي چوتھي جلد میں رسالہ الہام کے اندر جو ڈاکٹر بینسن کے پارافریز ' یعني تفسیر سے لکھا ہے یہہ بات لکھي ہے ' کہ حواري لوگ جب وے دین کي بات بولتے یا لکھتے تھے تو وہ خزانہ الہام سے جو اُنکو حاصل تھا اُنہیں درست رکھتا تھا لیکن وے انسان اور ذوي العقول تھے ' اور اُنہیں الہام بھي هوتا تھا اور جس طرح اور آدمي معاملات میں الہام بغیر عقل سے بولتے اور لکھتے هیں ویساهي وے بھي عام معاملوں میں بولا اور لکھا کرتے تھے " چنانچہ آیندہ مثالوں سے یہہ مطلب ثابت هوتا ہے ' *

"Drink no longer water, but use a little wine for thy stomach's sake and thine often infirmities." (1st Timothy V-23) It is probable this verse was not written under the force of inspiration.

مثلا مقدس پال کے نامہ اول تمتھي کے پانچویں باب کے تئیسویں ورس میں لکھا ہے (اور اب سے تو صرف پاني نہ پیاکر ' بلکہ اپني معدے اور کم زوري کے سبب

تهوڑي شراب پيي) اس ورس سے معلوم هوتا ہے کہ یہہ ورس بغیر الهام کے لکھا گیا هو *

Again: "The cloak that I left at Troas with Carpus, when thou comest bring with thee, and the books, but especially the parchments." (2nd Timo: IV-13) It may be presumed that this passage also like the preceding one was penned without inspiration.

اور مقدس پال کے نامہ دويم تمتهي کے چوتهے باب کے تيرهويں ورس ميں لکھا ہے (وہ لبادا جسے ميں نے تروآہ ميں کارپاہ کے هاں چهوڑا اور کتابيں خصوصا چمڑے کا ورق ليتے آنا) معلوم هوتا ہے کہ يہہ ورس بهي پهلے ورس کيطرح بغير الهام کے لکھا گيا ہے *

The following is likewise of the same character: "Grastus abode at Corinth; but Tropeimus have I left at Miletum sick." (2nd Timo: IV-20)

اور اسيطرح اسي نامہ کے چوتهے باب کا بيسواں ورس بهي بغير الهام کے لکھا هوا معلوم هوتا ہے (اراستہ کرنتهي شهر ميں رها ہے ، تروفمي کو ميں نے ميليتي ميں بيمار چهوڑا) *

The following verses seem to be written under inspiration.

اور يہہ ورس جو آگے آتے هيں معلوم هوتا ہے کہ الهام سے لکھے گئي هيں *

"And unto the married I command, yet not I, but the Lord, let not the wife depart from her husband." (1st Corinth: VII-10)

نامہ اول کرنتهيونکا باب ۷ ورس دس (پهر ميں آنکو جن کا بياہ هوا ہے حکم کرتا هوں، ميں نهيں خداوند حکم کرتا ہے ، کہ جورو اپنے خصم سے جدا نهووے) *

"Now when they had gone throughout Phrygia and the region of Galatia, and were forbidden of the Holy Ghost to preach the word in Asia.

عمال باب ۱۶ ورس ۶ (جب فروگيا سرزمين گالا تيا ، سے گذري روح قدس نے آنهيں اشيا ميں مسيح کي بات کهنے سے منع کيا) *

After they were come to Mysia they assayed to go into Bythinia: but the Spirit suffered them not." (Acts XVI-6-7)

ورس ۷ (تب مسيا ميں آکے آنهوں نے قصد کيا کہ بتهنيا کو جاويں پر روح نے آنهيں جانے نہ ديا) *

The following verses, as is apparent, were not written under the guidance of the Holy Spirit, but by the writer's own solicitude.

اور يہہ ورس جو آگے آتے هيں آنسے معلوم هوتا ہے کہ وہ الهام سے نهيں لکھے گئے بلکہ صرف اجتهاد سے لکھے گئے هيں *

"But to the rest speak I, not the Lord: If any brother hath a wife that believeth

نامہ اول کرنتهيونکا باب ۷ ورس ۱۲ (باقي جو کچهہ ہے خداوند نهيں ميں کهتا هوں ،

not, and she be pleased to dwell with him, let him not put her away" (Ibid-V-12.)

اگر کسي بهائي کي جورو بے ایمان هو' اور اُسکے ساتهه رهنے کي رضامند هو تو وه اُسکو نچهوڑے *)

"Now concerning virgins, I have no commandment of the Lord: yet I give my judgement, as one that hath obtained mercy of the Lord to be faithful" (Ibid-25.)

نامه اول کرنتهیونکا باب ۷ ورس ۲۵ (کنواري کے حق میں خداوند کا کوئي حکم میرے پاس نهیں ' لیکن جیسا دیانتدار هونے کے لیئے خداوند سے رحم پایا هوں ایسیهي صلاح دیتا هوں) *

It is therefore very evident, that the sacred writers wrote not at all times through inspiration, but also from their own volition and knowledge, yet the distinction is marked, that when writing under inspiration, they declared the will of God in behalf of his people; and when they wrote without inspiration, they inculcated precepts of morality for private life.

ان تمام مثالوں سے یهه بات بخوبي روشن ہے ' کہ حواري حضرت مسیح علیهالسلام کے همیشه الهام سے نهیں لکهتے تهے ' بلکه اپنے علم اور اپني اجتهاد سے بهي لکها کرتے تهے ' اسلیئے یهه امتیاز کیا گیا ہے ' کہ حواریین جب کوئي بات الهام سے لکهتے تهے ' تو اُس سے تو یهه سمجها جاتا تها ' کہ وه خدا کي مرضي لوگوں کو بتاتے هیں ' اور جب وه بغیر الهام کے کچهه لکهتے تهے ' تو اُس سے صرف انسان کي تهذیب مراد اخلاق هوتي تهي ' *

And it is within the compass of our own [illegible]wledge and experience, that when [illegible]r refers to matters which are [illegible]e to the evidence of the senses, it not requisite that his pen should be inspired. Beausobre and Lefon say the same thing.

علاوه اسکے یهه بات بهي عقل کے قریب ہے ' کہ جو حال اپني آنکهه کا دیکها هوا یا سنا هوا لکها جاوے ' اُسمیں الهام کي کچهه ضرورت نهیں ہے ' بیوسوبر اور لیفان کا یهي قول تها *

As a summary of these arguments it may be safely asserted, that it is the opinion of both Christians and Mohomedans, that it is not essentially necessary that all the writings that have been left us, which bear the names of inspired men, should be absolutely regarded as proceeding from inspiration.

غرض کہ ان وجوهات سے یهه بات نهایت استحکام سے کهي جاسکتي ہے ' کہ عیسائي اور مسلمان دونوں کا مذهب یهي ہے ' کہ یهه بات کچهه ضرور نهیں ہے کہ سب تحریریں اگلے زمانوں کي جو همارے پاس هیں ' اور جنکو اُن شخصوں نے لکها ہے جنکو الهام هوتا تها ' اُن سب کو کلیة اس طرح پر سمجهنا چاهیئے کہ وه سب الهام سے لکهي گئي هیں *

THIRD DISCOURSE.

توریت اور صحف انبیاء اور زبور اور انجیل جنکا نام قران مجید میں آیا ھے وہ کونسي کتابیں ھیں

What books are those which in the Koran are alluded to under the names of Toureit, Sohoofumbiya, Zuboor, and Injeel.

In my Second Discourse I have dwelt upon Revelations and words of God and from the observations made on the subject, it has doubtless been understood, that the revelations supernaturally received by Prophets and by them expounded to the people, were, in very truth, words of God; and these inspired communications, having been committed to writing, do now form the subject-matter of those books which are known as the productions of the Prophets whose names they bear. Thus, the origin of the Toureit, the Sohoofumbiya, the Zuboor, and the Injeel, is the revelations which were conveyed from God respectively to Moses, to the Israelitish Prophets, to David, and to Jesus, and when those revelations were written down they were known to the world by their respective names of Toureit; Zuboor, Sohoofumbiya, and Injeel.

دوسرے مقدمه میں همنے وحي اور کلام الهي کي حقیقت بیان کي ھے ' اُس سے معلوم هوا هوگا که جو وحي خدا کیطرف سے پیغمبر پاس پهونچے ' اور وه پیغمبر لوگوں کے سامنے بیان کرے حقیقت میں وه خدا کا کلام ھے ' اور جب وه کلام لکها جاوے تو وه اُس پیغمبر کي کتاب ھے جسپر خدا کا کلام اُترا تها ' پس حقیقت توریت اور صحف انبیاء اور زبور اور انجیل کي وه وحي ھے جو خدا کي طرف سے موسی اور انبیاء بني اسرائیل اور داود اور عیسی علیهم السلام پر اُتري ' اور جب وه لکهي گئي تو وه کتاب مکتوب شده توریت و زبور اور صحف انبیاء اور انجیل کے نام سے مشهور وئیں ' *

It is to be remarked however, that there is a perceptible difference in the style of recording the words of God; for in the earlier ages it appears to have been the practice of recording the words of God, in the narrative form; the writer commencing with his subject from its very origin, and inserting in

اب طریقه تحریر میں تفاوت ھے ' پہلے زمانه میں کلام الهي لکهنے کا یهه رواج عام تها ' که بطور روایت کے لکها جاتا تها ' یعني لکهنے والا کلام الهي کا سلسلهوار حال لکهنا شروع کرتا تها ' اور اُسي سلسله میں جو وحي پیغمبر پر اُترے تهي وه بهي لکهه جاتا تها مثلا مقدس متي نے طلاق نه دینے

the body of his narrative, a relation of supernatural events, as occuring to him or to the party of whom, or for whom, he wrote; for example, St: Matthew in his gospel wrote thus about the divorcement of wives:—

کے حکم کو اپنی انجیل میں اسطرح پر لکھا ہے *

* متی باب ۱۹

1. And it came to pass that when Jesus had finished these sayings, he departed from Galilee and came unto the coasts of Judea beyond Jordan.—

Mat. XIX 1-9

۱ * یسوع اس کلام کو تمام کرکر جلیل سے جاکے یردن کے پار یہودیہ کی سرحد میں آیا *

2. And great multitudes followed him; and he healed them there.

۲ اور بہت سی جماعتیں اُسکے پیچھے ہولیاں ' اور اُسنے اُنہیں وہاں چنگا کیا *

3. The Pharisees also came unto him, tempting him, and saying unto him is it lawful for a man to put away his wife for every cause.?

۳ فروسیوں نے اُسکے امتحان کے لیئے اُس پاس آکے کہا ' کہ ہر ایک سبب سے اپنی جورو کو طلاق دینا آدمی کو روا ہے *

4. And he answered and said unto them, have ye not read that he which made them at the beginning made them male and female.

۴ اُسنے جواب دیا کیا تم نے نہیں پڑھا ' کہ جسنے ابتداء میں اُنہیں پیدا کیا ' اُسنے اُنہیں ایک نر و ایک مادہ بنایا *

5. And said, for this cause shall a man leave father and mother, and shall cleave to his wife: and they twain shall be one flesh.?

۵ اور بولا کہ اسلیئے مرد اپنے ما باپ کو چھوڑیگا ' اور اپنی جورو سے ملا رہیگا اور وے دونوں ایک تن ہونگے ' اسلیئے اب وے دو نہیں بلکہ ایک تن ہیں *

6. Wherefore they are no more twain but one flesh. What therefore God hath joined together, let not man put asunder.

۶ پس جو کچھہ خدا نے جوڑا ہے ' آدمی اُسے جدا نکرے *

7. They say unto him, why did Moses then command to give a writing of divorcement, and to put her away.?

۷ اُنہوں نے اُسکو کہا ' کہ پھر موسی نے کیوں طلاق‌نامہ دینے اور اُسے چھوڑ نے کی اجازت دی *

8. He saith unto them, Moses because of the hardness of your hearts suffered you to put away wives: but from the beginning it was not so.

۸ اُسنے اُنکو کہا کہ موسی نے تمہاری سخت دلی کے سبب سے تمکو اجازت دی ' کہ اپنی جورووں کو چھوڑدو ' پر ابتداء میں ایسا نہ تھا *

9. And I say unto you, whosoever shall put away his wife, except it be for

۹ اور میں تمہیں کہتا ہوں ' کہ جو کوئی اپنی جورو کو سواے حرام‌کاری کے '

fornication, and shall marry another committeth adultery: and whoso marrieth her which is put away doth commit adultery.

کسو سببب سے طلاق دے اور دوسري سے بیاہ کرے، وہ زنا کرتا ہے، اور جو کوئي آس چھوڑي گئي عورت سے بیاہ کرے وہ بھي زنا کرتا ہے *

Now we Mohomedans look upon the first, second, third, and seventh verses, as mere narrative, while the remainder of the quotation we consider as the text of the revelation which God descended on Jesus Christ. It is to be observed, that in the case of our own Prophet, the revelations made to him were intended to impart a special miracle of eloquence and they were written down literally and exactly in the form in which they were communicated without any narrative being inserted in them. However it was the rule to call a book by the name of the Prophet, whether the subject-matter was pure doctrine only, or whether it was mixed up with narrative also; and it is on this account that we Mohomedans regard the narrative portions of the Scriptures as apart and distinct from those portions which form the real text. I repeat therefore that the revelations conveyed to the Prophets of old and that were recorded down, are the Pentateuch, the Psalms, the Prophecies, and the gospels entitled the Old and New Testaments.

پس هم لوگ پہلے اور دوسرے اور تیسرے اور ساتویں ورس کو روایت تعبیر کرتے هیں اور باقي کو متن یعني وہ خاص وحي جو حضرت عیسی علیہ السلام پر خدا کي طرف سے آتري، جب همارے پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم پر وحي نازل هوئي، تو آسمیں علاوہ احکام کے فصاحت کا بھي معجزہ مقصود تھا، اسلیئے آسمیں کوئي لفظ روایت کا شامل نہیں هوا، بلکہ صرف وهي لفظ لکھے گئے جو خدا کیطرف سے آترے، بهرحال جب کلام پیغمبر کا لکھا گیا وہ آس پیغمبر کي کتاب ہے، خواہ وہ بشمول روایت لکھي گئي هو، خواہ بلا شمول روایت کے، اور یهي سبب ہے کہ هم مسلمان، متن توریت اور انجیل کو اور آنکي روایت کو جدا جدا تمیز کرتے هیں، اب سمجھہ لینا چاهیئے کہ جو وحي اگلے نبیوں پر آتري، اور وہ جسطرح پر لکھي گئي وہ کتابیں مکتوب شدہ توریت اور زبور اور صحف انبیاء اور انجیل کے نام سے مشهور هوئیں، جنکا نام کتب عهد عتیق اور عهد جدید ہے *

As the revelations made to some of the Prophets, were compiled by different persons into separate books, so thus there appeared a number of books by the name of one prophet as their author; accordingly it must be understood, that whenever I use the name of the book of a certain prophet I consider the work to be included of all the books that are known by the name of that prophet.

بعض انبیاء کي وحي کو متعدد لکھنے والوں نے لکھا، اور آس نبي کے نام کي متعدد کتابیں لکھي گئیں، پس جب هم کسي پیغمبر کي، کتاب کا نام لینگے، تو هماري مراد وہ سب کتابیں هونگي جو آس پیغمبر کے نام سے لکھي گئیں اور مشهور هوئیں *

In committing revelations to writing, at the dictation of the inspired Prophets, it is possible that the amanuensis may have inadvertently omitted some word or passage in the heavenly message, and although I believe, that the writers generally executed their difficult task with such care and assiduity that the probability of mistakes was greatly diminished, yet, it is not impossible, that despite of every human precaution to guard against material errors, some omissions in the test might occur after all; for example, it may be here stated in illustration of these remarks, that St: Matthew, writing of Jesus says that "he came and dwelt in a city called Nazareth: that it might be fulfilled which was spoken by the prophets, He shall be called a Nazarene." (II-23), and yet, no such prediction can be found in the writings of any of the Prophets.

یہہ بھي ممکن ہے کہ پیغمبر نے کوئي بات وحي کي بیان کي ہو ' مگر وحي لکھنے والے سے لکھني رہ گئي ہو ' اگرچہ ہمارا اعتقاد یہہ ہے ' کہ وحي لکھنے والوں نے نہایت سعي اور کوشش سے اس انداز پر وحي کو جمع کیا ہے ' کہ غالبا سب جمع ہو گئي ہیں مگر پھر بھي بمقتضاے بشري کسیکا باقي رہ جانا ناممکن نہیں ' چنانچہ اسکا ثبوت آیندہ مثال سے بیان ہوتا ہے ' * مقدس متی نے اپني انجیل میں لکھا ہے " کہ یوسف ایک شہر میں جسکا نام ناصرت تھا آکر رہا ' اسیطرح جو نبیوں کي معرفت سے کہا گیا تھا ' کہ وہ ناصري کہلاویگا پورا ہوا " حالانکہ یہہ پیشین گوئي اگلے نبیوں کي کسي کتاب میں لکھي ہوئي نہیں ہے *

* متی ۲ — ۲۳

From the foregoing premises the conclusion must of course be obvious, that we Mohomedans hold the belief that the revelations conveyed to the prophets of old times were recorded in the very books which are entitled Toureit, Suhoof Umbiya, Zuboor and Injeel; when these four names occur in our holy Koran, they are understood to signify such books as were recorded before the time of our prophet; were made known to the world by those names; and had obtained authority at any time whatever. It is not our belief that these books as spoken of in our holy Koran, were some other books independent of those that had obtained authority, as above said, at any time whatever. Now I will proceed to advance some

غرض کہ ہم مسلمان یقین کرتے ہیں ' کہ جو وحي اگلے نبیوں پر نازل ہوئي ' وہ اُنہي کتابوں میں لکھي گئي ' جو توریت اور صحف انبیاء اور زبور اور اناجیل کے نام سے مشہور ہیں ' اور جہاں قران مجید میں توریت اور زبور اور صحف انبیاء اور انجیل کا نام آیا ہے ' اُس سے وہي کتابیں مراد ہیں ' جو ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے لکھي گئیں ' اور توریت اور زبور اور صحف انبیاء اور اناجیل کے نام سے کسي نہ کسي وقت مشہور اور مروج ہوئیں ' اور ہمارا یہہ اعتقاد نہیں ہے کہ جن کتابوں کا نام قران مجید میں آیا ہے ' اُن کتابوں کے سوا وہ اور کتابیں تھیں ' اب ہمکو اپنے مذہبي کتابوں

arguments taken from our own sacred writings, to prove that these books spoken of in our holy Koran are the very books which were to have received authority at any time whatever before the time of our prophet.

سے اسبات کي دليل بيان کرني چاهيئے ' که قران مجيد ميں اور حديثوں ميں جو نام ليئے گئے آنسے يهي کتابيں مراد هيں ' چنانچه هم اب آن دليلوں کو بيان کرتے هيں *

First Argument.—In the Bookharee it is written on the authority of Aeesha, that when God began to reveal himself unto our Prophet by conveying his messages to him, the lady Khadeeja heard of it, and she took the Prophet to her cousin by the father's side, whose name was Wurka, the son of Noful, the son of Ussud, the son of Ubdool Oozza, who had become a Christian before the promulgation of Islamism, and whose occupation it was to copy the Injeel in the Hebrew.—This Hudees shows us, that the book now known as the Injeel is here spoken of and historical and antiquarian researches have proved incontestibly, that the Gospel of St. Matthew was written originally in Hebrew.—

عن عايشة رضي الله عنها و هذه قطعة من الحديث الطويل فانطلقت به خديجة حتى اتت به ورقه بن نوفل بن اسد بن عزى ابن عم خديجة وكان امراء تنصر في الجاهلية وكان يكتب الكتاب العبراني فيكتب من الانجيل بالعبرانية ماشاء الله ان يكتب رواه البخاري

پهلي دليل بخاري ميں حضرت عايشه رضي الله عنها سے ايک بهت بڑي حديث منقول هے آس ميں يهه بهي هے ' که پيغمبر خدا صلى الله عليه وسلم پر وحي آنيکي ابتدا هوئي اور حضرت خديجه نے وه حال سناتو حضرت خديجه پيغمبر خدا صلى الله عليه وسلم کو اپنے ساتهه ورقه بيٹے نوفل بيٹے اسد بيٹے عبد العزى اپنے چچيرے بهائي کے پاس لائيں ' اور وه زمانه اسلام سے پهلے عيسائي هوگئے تهے ' اور وه لکهتے تهے انجيل کو عبراني ميں ' جسقدر که خدا لکهواتا تها ' پس اس حديث سے ثابت هوتا هے ' که حديثوں ميں آسي انجيل کا ذکر هے ' جو آس زمانه ميں مروج تهيں ' اور همکو تاريخ سے باليقين ثابت هوتا هے ' که مقدس متى کي انجيل در اصل عبراني ميں تهي *

Second argument.—In the Soora-al-amran, ayat 93, it is written, that *when the Jews denied, that before the* Pentateuch it was lawful to the descend-

دوسري دليل سوره آل عمران ميں هے که جب يهود نے اسبات پر که (توريت سے پهلے سب چيزيں کهانے کي بني اسرائل

ants of Israel to eat all things, excepting such as Israel had himself considered unlawful to him and they asserted that the things which Israel considered unlawful to use, were so even from eternity and since before the time of Ibrahem. God told the Prophet, say unto the Jews, bring hither the Pentateuch and read it, if ye speak truth.—This extract also proves, that what was known in the time of our prophet as the Pentateuch or Toureit, is the book referred to in the preceding verse.

پر حلال تھیں مگر وہ چیزیں جنکو اسرائیل نے اپنی جان پر حرام کرلیا تھا) انکار کیا بلکہ یہہ کہا کہ ہمیشہ سے اور ابراھیم کے وقت سے وہ چیزیں حرام ھیں تو اللہ تعالی نے پیغمبر صاحب سے فرمایا کہ تو یہود سے کہہ" کہ تم لاو توریت کو اور پڑھو اگر تم سچے ہو اس آیت سے ثابت ھوا کہ جو کتاب اُس زمانہ میں توریت کے نام سے مروج تھی اُسی کا ذکر قرآن مجید میں ہے *

سورۃ آل عمران آیت ۹۳
فاتوا بالتورٰۃ فاتلوھا ان کنتم صدقین

Third argument.—In the Bookharee it is written on the authority of Ubdoollah, the son of Oomur, that the Jews brought to our Prophet a Jewish man and a woman who had been taken in adultery, and asked what were the commands respecting them,—He enquired, what was the punishment laid down for this offence in the law of Moses.—They said, the guilty couple should be banished, after their faces were blackened with charcoal.—The Prophet again asked, Have you not found the punishment of stoning prescribed in the Pentateuch? They answered, no; whereupon Ubdoollah, the son of Sullam said they told an untruth and afterwards quoting a passage from the holy Koran said, Bring hither the Pentateuch and read it, if ye speak truth.—The book was brought accordingly and opened; but the man to whom it was given to read, placed the palm of his hand upon the verse relative to the punishment of stoning, and began reading other passages above and below it.—

تیسری دلیل بخاری میں عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ یہودی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس حکم پوچھنے کو ایک یہودی مرد اور عورت کو لائے آن دونوں نے زنا کیا تھا آپ نے فرمایا کہ تم میں سے جو زنا کرے اُسکے ساتھہ تم کیا کرتے ہو آنہوں نے کہا کہ ہم آن دونوں کا منہہ کوئلوں سے کالا کرتے ھیں اور آن دونوں کو جلاوطن کرتے ھیں آپ نے فرمایا تمنے سنگسار کرنا توریت میں نہیں پایا آنہوں نے کہا کہ

عن عبداللہ ابن عمر ان الیھود جاوا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم برجل منھم وامراۃ زنیا فقال لھم کیف تفعلون بمن زنی منکم قالوا نحممھما و نضربھما فقال لاتجدون فی التوراۃ الرجم فقالوا لانجد فیھا شیئا فقال لھم عبداللہ ابن السلام کذبتم فاتوا بالتوراۃ فاتلوھا ان کنتم صادقین فوضع مدراسھا الذی یدرسھا منھم کفہ علی ایۃ الرجم فطفق یقرء مادون یدہ وماوراءھا ولایقرء آیت الرجم ونزع یدہ عن ایتہ

الرجم فقال ماهذه فلما راوا ذلک قالوا هي اية الرجم فامر بهما فرجم قريبا من حيث يوضع الجنايز عند المسجد فرايت صاحبها يحني عليها يقيها الحجارة رواه البخاري

ہمنے تو اُس میں کچھہ نہیں پایا ' پھر اُنسے عبداللہ ابن سلام نے کہا ' کہ جھوٹ بولے تم ' اور یہہ آیت قــران مجید کي پڑھي ' کہ تم لاو توریت کو اور پڑھو اگر تم سچّے ہو (چنانچہ توریت آئي اور وہ مقام نکالا) پھر توریت کے پڑھنے والے نے آیت رجم پر اپنا ہاتھہ رکھہ لیا ' اور ادھر اُدھر سے پڑھنے لگا اور آیت رجم کو نہ پڑھا پھر عبداللہ ابن سلام نے اُسکا ہاتھہ آیت رجم پر سے اُٹھا لیا ' اور کہا کہ یہہ کیا ہے ' جب اُنہوں نے دیکھا تو کہا یہہ آیت رجم کي ہے ' پھر حکم دیا اُن دونوں پر ' اور وہ دونوں مسجد کے پاس جہاں جنازہ رکھنے کي جگہہ ہے سنگسار کیئے گئے ' عبداللہ ابن عمر کہتے ہیں ' کہ میں نے دیکھا زاني کو جھک جاتا تھا اُس عورت پر پتھر بچانے کو ' اس حدیث سے ثابت ہے ' کہ جو توریت اُس زمانہ میں موجود تھي ' اور منگائي گئي اور پڑھي گئي اُسي کا ذکر قران مجید میں اور حدیث میں ہے ' اور وہ آیت رجم جسپر اُس یہودي نے ہاتھہ رکھہ لیا تھا اس توریت میں بھي جو اب ہمارے ہاتھہ میں ہے موجود ہے *

*قوانین ۲۰ — ۲
۲۰ — ۱۰
استثناء ۲۲ — ۲۳ و ۲۴

Seeing this, Ubdoollah, the son of Sullam removed the man's hand from the concealed passage, and obliged him to confess, that that was the law for stoning.—So the order was given, and the offenders were stoned near the musjid, where the coffin of the dead was brought. Ubdoollah, the son of Oomur adds, that he saw the adulterer bend his body over the woman, to try to shield her from the stones.—

This Hudees demonstrates the fact, that the Pentateuch which existed in the time of our prophet, is the book which is spoken of in our holy Koran and Hudees; and the authority for stoning criminals guilty of adultery, which the reader concealed by the palm of his hand, is also found in the Pentateuch of our own time in the verses quoted in the margin.

Levit: XX-2-10
Deut: XXII-23-24

چوتھي دلیل اللہ صاحب نے سورۃ المائدہ میں اپنے پیغمبر کو فرمایا ' کہ یہودي کسطرح تجھکو حکم بدینگے '

سورۃ المائدہ آیت ۴۶ وکیف یحکمونک و عندهم التورىة فيها

Fourth argument.—God said to his Prophet in the Soorutool Maidah, ayat 46, "How will the Jews submit to thy decision, since they have the law, containing the judgement of God? Then will they turn their backs, after this;

but those are not true believers."

Here again is the Pentateuch clearly alluded to.—

Fifth argument. God said in Soorut-ool Maidah, ayat 47 and 48.—"We have surely sent down the law containing direction and light: thereby did the prophets who professed the true religion judge those who Judaized; and the doctors and priests also judged by the book of God, which had been committed to their custody; and they were witnesses thereof.—Therefore fear not men, but fear me; neither sell my signs for a small price.—And whoso judgeth not according to what God hath revealed, they are infidels.—We have therein commanded them that they should give life for life; and eye for eye, and nose for nose, and ear for ear, and tooth for tooth; and that wounds should also be punished by retaliation: but whoever should remit it as alms, it should be accepted as an atonement for him. And whoso judgeth not according to what God hath revealed, they are unjust."

جكم الله ثم يتولون من بعد ذالك وما اولئك بالمومنين

اور آنکے پاس توریت هے ' جس میں حکم هے الله کا ' پهر آسکے پیچهے پهرے جاتے هیں ' اور وه نهیں مان نے والے ' اس آیت سے صاف ثابت هے که جو توریت آس زمانه میں یهودیوں کے پاس تهي آسکا ذکر قران مجید میں هے *

سورة المائده آیت ۴۷ و ۴۸

انا انزلنا التورىة فيها هدى ونور يحكم بها النبيون الذي اسلموا للذين هادوا والربا نيون والاحبار بما استحفظوا من كتب الله وكانوا عليه شهداء فلا تخشوا الناس واخشون ولاتشتروا باياتي ثمنا قليلا و من لم يحكم بماانزل الله فاولئك هم الكا فرون وكتبنا عليهم فيها ان النفس بالنفس والعين بالعين والانف بالانف والاذن بالاذن والسن بالسن والجروح قصاص فمن تصدق به فهو كفارة له ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الظالمون

پانچویں دلیل الله صاحب نے سورة المائده میں فرمایا هے ' که تحقیق همنے آتاري توریت ' آس میں هدایت اور روشني هے ' آسپر حکم کرتے تهے پیغمبر جو حکمبردار تهے یهودیوں کو ' اور آسپر حکم کرتے تهے درویش اور عالم اس واسطے که نگهبان تهرائے تهے الله کي کتاب پر ' اور آسکے گواه تهے ' سو تم مت ڈرو لوگوں سے اور مجهه سے ڈرو ' اور نه لو میري آیتوں پر مول تهوڑا ' اور جو حکم نکریں آسپر جو الله نے بهیجا سو وهي لوگ کافر هیں ' اور لکهدیا همنے آنپر آس کتاب میں که جان کے بدلے جان ' اور آنکهه کے بدلے آنکهه اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان '

اور دانت کے بدلے دانت ' اور زخموں کا بدلہ برابر ' پھر جسنے بخشدیا اُس سے وہ پاک ہوا ' اور جو کوئي حکم نکرے اُسپر جو اللہ نے اُتارا ' سو وهي لوگ بے انصاف هیں " اس آیت سے ثابت هوتا ہے ' که جو توریت اُس زمانہ میں علماء یہود کے پاس تھي ' اُسیکا ذکر قران مجید میں ہے ' اور اُس توریت میں آیت قصاص بھي تھي ' چنانچہ آیت قصاص اس توریت میں بھي جو همارے هاتهہ میں ہے ' موجود ہے *

* قوانین ۲۴—۱۷ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲

* We are taught by this extract, that the Pentateuch, which was the legal guide of the Jewish Rabbins, is here spoken of; and the allusion to the Kusass or law of retaliation, distinctly identifies it: vide the passage noted in the margin.—

Levit: XXIV 17-19-20-21-22.

چھٹي دلیل اللہ صاحب نے سورة المائدہ میں فرمایا که اور نبیوں کے پیچھے همنے بھیجا عیسی مریم کے بیٹے کو سچ کرتا هوا توریت کو جو آگے سے تھي ' اور اُسکو دي همنے انجیل جسمیں ہے هدایت اور روشني ' اور سچا کرتے هوئے اپنے آگے کي توریت کو اور هدایت اور نصیحت کرتے هوئے پرهیزگاروں کو ' اور چاهیئے که حکم کریں انجیل والے اُس چیز پر جو اُتارا اللہ نے اُسمیں ' اور جو حکم نکرے اُسپر جو اُتارا اللہ نے پھر وهي لوگ فاسق

سورة المائدہ آیت ۴۹ و ۵۰ و ۵۱

و قفینا علی آثارهم بعیسی ابن مریم مصدقالما بین یدیه من التورٰة و اتینه الانجیل فیه هدی ونور مصدقالما بین یدیه من التوراة و هدی و موعظة للمتقین ' و لیحکم اهل الانجیل بماانزل الله فیه و من لم یحکم بماانزل الله فاولئک هم الفسقون ' وانزلنا الیک الکتاب بالحق مصدقالما بین یدیه من الکتاب و مهیمنا علیه فاحکم بینهم بماانزل الله ولاتتبع

Sixth argument.—God said in the Soorut ool Maidah, ayat 49-50-51. "We also caused Jesus, the son of Mary to follow the footsteps of the prophets, confirming the law which was sent down before him: and we gave him the gospel containing direction and light; confirming also the law which was given before it, and a direction and admonition unto those who fear God: that they who have received the gospel might judge according to what God hath revealed therein; and whoso judgeth not according to what God hath revealed they are transgressors.—We have also sent down unto thee the book of the Koran with truth confirming that Scripture which was revealed before it; and preserving the same safe from corruption. Judge therefore between them according to that which God hath revealed; and follow not their desires by swerving from the truth which hath come unto thee. Unto every of you have we given a law and an open path; and if God had pleased he had surely

made you one people, but he hath thought fit to give you different laws that he might try you in that which he hath given you respectively.—Therefore strive to excel each other in good works: unto God shall ye all return, and then will we declare unto you that concerning which ye have disagreed."

اهواءهم عما جاءك من الحق لكل جعلنا منكم شرعة و منهاجا ولو شاء الله لجعلكم امة واحدة ولكن ليبلوكم في ما اتاكم فاستبقوا الخيرات الى الله مرجعكم جميعا فينبئكم بما كنتم فيه تختلفون

هیں ' اور تجهه پر (یعني محمد الرسول الله صلی الله علیه وسلم پر) آتاري همنے کتاب سچ (یعني قران مجید) سچا کرتے هوئے اگلي کتابوں کو اور سب پر شامل ' سو تو حکم کر آن میں جو اُتارا الله نے " اور اُنکي خوشي پر مت چل چهوڑکر سچي راه جو تیرے پاس آئي ' هریک کو تم میں سے دیا همنے ایک قانون اور دستور ' اور اگر چاهتا الله تو تمکو ایک گروه کرتا ' لیکن تمکو آزمایا چاهتا هے اپنے دیئے حکم میں سو تم بڑهه کر نیکیاں لو ' الله کے پاس تم سب کو پهونچنا هے ' پهر جتادیگا جس بات میں تمکو اختلاف تها " اِس آیت سے بهي ثابت هوتا هے ' که جو انجیل اُس زمانه میں تهي اُسیکا ذکر قران مجید میں هے *

In this quotation also it is evident that the New Testament is spoken of.

Seventh argument.—God hath said in the Soorut ool Bukr, ayat 113.—"The Jews say, that the Christians are grounded on nothing and the Christians say, the Jews are grounded on nothing; yet they both read the Scriptures."

سورة البقرة آیت ۱۱۳
وقالت الیهود لیست النصاری علی شيء وقالت النصاری لیست الیهود علی شيء وهم یتلون الکتاب

ساتویں دلیل الله صاحب نے سورة البقر میں فرمایا هے که " یهودیوں نے کها که عیسائي نهیں کچهه راه پر ' اور عیسائیوں نے کها که یهودي نهیں کچهه راه پر ' اور وه سب (یعني یهودي اور عیسائي) پڑهتے تهے کتاب (یعني توریت و انجیل) اس آیت سے بهي ثابت هوتا هے ' که اُس زمانه کے

It is now demonstrated by the foregoing verses that the religious books which the Christians and the Jews of

that time used to read, are spoken of in our Koran.—

I have already shown in another place, that Divine revelations have been made not only to men reputed to be of prophetic character, and known as expositors of God's will, but to private individuals as well.—It is however in the case of Prophets alone that a revelation can be received without any suspicion of error in either of the fact of the revelation itself, or of its interpretation; while on the other hand, mistake is possible as regards an alleged revelation to a private individual in either of the fact of the revelation itself or of its interpretation. Besides, manifestations of the Divine purposes to establish a new sacrament were not vouchsafed to parties who were not known as the Prophets of God; in support of these last remarks, I have quoted the opinion of Martin Luther.—

یہودي اور عیسائي ٬ جن کتابوں کو پڑھتے تھے اُنھي کا ذکر قران مجید میں ہے *

هم پہلے بیان کرچکے هیں ٬ کہ وحي نبي اور غیر نبي دونوں پر آتي ہے ٬ مگر جو وحي نبي پر آتي ہے اُسمیں کبھي غلطي نہیں هوتي ٬ نه اصل وحي میں اور نه تعبیر معني میں ٬ اور جو وحي غیر نبي کو هوتي ہے اُسمیں غلطي هونا ممکن ہے خواہ باعتبار وحي سمجھنے اُس واقعه کے جو هوا خواہ باعتبار سمجھنے معني اور مراد وحي کے ٬ اور علاوہ اسکے غیر نبي کو ایسي وحي نہیں هوتي ٬ جس سے کوئي نیا حکم شریعت کا پیدا هو اور اسي پچھلي بات کے مطابق مارٹن لوتھر صاحب کا قول همنے نقل کیا ہے *

Thus it is that although we Mohomedans acknowledge the apostles of Christ to have been inspired men, and their writings, so true, holy and worthy of respect that they may be used as religious guides, we can not still be disposed to include or embody them in the Injeel, for, according to our religion the Injeel is held to be that sole revelation of God which was made to Jesus Christ himself; we hold that all the apostles and the people of that time were the followers of the revelation made to Jesus Christ; and we further hold that no men of that time had power to prescribe any new doctrines independent of those of Christ

اسلیئے هم مسلمان با وجودیکه حواریین حضرت عیسی علیه السلام کو نہایت مقدس اور پاک ٬ اور صاحب وحي اور الہام سمجھتے هیں ٬ اور اُنکے کلام کو سچ اور واجب العمل جانتے هیں ٬ مگر انجیل میں داخل نہیں کرتے ٬ کیونکه حقیقت انجیل کي همارے مذهب میں وہ وحي ہے ٬ جو خدا کي طرف سے لوگوں کي هدایت کو خاص حضرت عیسی مسیح علیه السلام پر اُتري ٬ اور خود حواري اور تمام لوگ اُس زمانه کے اُسیکے تابع اور اُسیکے بجالانے والے تھے ٬ کسیکا یہه منصب نہیں تھا ٬ که اُس کلام کے سوا ٬ جو حضرت عیسی پر اُترا ٬ اپنے الہام یا

by means of any inspiration they received, and that the apostles were themselves the distributors of the revelation of Christ.

For this reason, we don't consider that the acts of the apostles, or the various epistles-although unquestionably very good books-are to be taken as part and parcel of the New Testament itself; nevertheless we look upon the writings of the apostles in the same light as we do the writings of the friends and associates of our own Prophet, that is to say, as entitled to our respect and veneration.—

The practical result of the preceding observations may be briefly summed up in this way; for example, if any statement of apostolic authority was found to be at variance with any precept emanating from Jesus himself, and if by no argument could we reconcile one with the other, we should in that case hold the word of the Messiah to be paramount to that of his apostle.—In like manner, if there was an apparent contradiction between two statements advanced by two different apostles, we should accept the statement of that one who was known to have been most in the company of Jesus, and have thus had better opportunities of profiting by his teaching, and of learning his views. It must not be supposed however, that by reason of any diversity of opinion among the apostolic authors, we should feel our respect weakened for their holy and exalted character, or for their being inspired men. If difference be found in any opinion of the two apostles with regard to any doctrines which they should have established by their own solicitude for the good of man, it can never detract their apostolic reputations or weaken their credit.

وحي سے کوئي نیا حکم پیدا کرتے ' اور حوارییں حضرت عیسی کے ابھي آسي حکم اور آسي کلام کے پھلانے والے تھے نہ اور کسیکے ' اس سبب سے همارا یہہ اعتقاد ہے ' کہ نامہهاے حوارییں ' اور اعمال حوارییں اور مشاهدات حوارییں ' اگرچہ پاک اور مقدس هیں مگر انجیل میں داخل نہیں ' بلکہ آنکي تعظیم اور تسلیم همارے مذهب بموجب ایسي ہے ' جیسے کہ هم اپنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے کلام کو سچ اور واجب التعظیم اور واجب التسلیم سمجھتے هیں *

نتیجہ اس اختلاف کا صرف اسقدر ہے ' کہ بالفرض اگر کسي حواري کا کلام حضرت عیسی مسیح علیہ السلام کے کلام کے برخلاف هو ' اور کوئي تاویل ایسي نہ نکلے ' جس سے حضرت مسیح اور آس حواري کے کلام کا ایک مطلب هو جاوے ' تو هم حضرت مسیح علیہ السلام کے کلام کو واجب العمل سمجھینگے نہ حواري کے کلام کو ' اور اگر دو حواریوں کے کلام میں باهم اختلاف پاوینگے تو جس حواري نے زیادہ تر تعلیم اور صحبت حضرت عیسی مسیح علیہ السلام کي پائي ہے ' آسکے قول کو اختیار کرینگے اور با وجود اس اختلاف کے کسي حواري کي بزرگي اور تقدس میں کچھہ شبہہ نہیں کرینگے ' اور نہ آنکے صاحب وحي اور الهام هونے میں کچھہ شبہہ کرینگے ' کیونکہ اجتہادیات میں اختلاف هونا کسي بزرگ کي بزرگي میں کچھہ خلل نہیں ڈالتا *

FOURTH DISCOURSE.

توریت اور زبور اور صحف انبیاء اور انجیل پر مسلمانونکا کیا اعتقاد ہے

What faith have Mohomedans in the Toureit (Pentateuch), Zuboor (Psalms), Suheof Umbiya (the books of prophets), and the Gospels?

It must be borne in mind, that the books of the prophets of former times are alluded to in our own sacred writings under four general titles, viz.—

1. Touriet, which means the Pentateuch, or books of Moses.—

پہلے یہہ بات جان لینی چاهیئے ' که اگلے نبیوں کي کتابوں کے چار طرح سے نام هماري مذهبي کتابوں میں آتے هیں *

اول توریت ' یہہ نام اگرچہ خاص حضرت موسی کي کتاب کا ہے ' مگر هم مسلمانوں کے استعمال میں کبهي اس نام سے خاص حضرت موسی کي کتاب مراد هوتي ہے ' اور کبهي کل کتابیں عهد عتیق کي *

2. Suheefa, which denotes the book of a certain prophet; so, if the name of a prophet be joined with this term, it would then signify the book of that particular prophet.—

دوسرے صحیفه ' اس سے عموما بني اسرائیل کے پیغمبروں کي کتابیں مراد هوتي هیں ' مگر اس صورت میں جب خاص کسي پیغمبر کا صحیفه کہا جاوے ' تو اس وقت اسي پیغمبر کي کتاب مراد هوتي ہے *

3. Zuboor, by which is understood the productions of David.—

تیسرے زبور ' یہہ نام خاص حضرت داود علیه السلام کي کتاب کا ہے ' *

4. Injeel, a name given specially to those books which relate to the doctrines of Jesus Christ.

چوتہے انجیل ' یہہ نام خاص حضرت عیسی علیه السلام کي کتاب کا ہے *

Now, we Mohomedans believe from our heart, that the Toureit, Zuboor, the writings of all the prophets, and the Injeel, are all true and sacred records, proceeding primarily from God; and we believe further, that the Koran is the last message which came down from heaven, and that, without doubt, it was

اب سمجہنا چاهیئے ' که هم مسلمان دل سے اسبات پر یقین کرتے هیں ' که توریت اور زبور اور جمیع انبیاء کے صحیفه اور انجیل سب سچ اور برحق هیں ' اور خدا کي طرف سے آتري هیں ' اور سب سے اخیر جو کلام الهي نازل هوا وہ قرآن مجید ہے ' اور بے شک محمد رسول الله صلي الله علیه

delivered to our prophet, Mohomed.

It is in fact the Koran that teaches us to believe faithfully, that the Scriptures above named have originated from God; and in proof of this, the following quotations are made from it.—

وسلم پر آترا ہے *
قرآن مجید ہي سے ہمکو اسبات کي دلي تصديق ہے کہ توریت اور زبور اور صحف انبياء اور انجيل برحق اور خدا کي طرف سے آتري ہوئي ہيں ، چنانچہ قرآن مجيد کي ان آيتوں سے جو آگے آتي ہيں يہہ مطلب ثابت ہے *

Soorutool-nissa-ayat 163-God said unto his Prophet that "verily we have revealed our will unto thee, as we have revealed it unto Abraham, and Ismael, Isaac, and Jacob, and the tribes, and unto Jesus, and Job, and Jonas, and Aaron, and Soloman, and we have given thee Koran as we gave the Psalms unto David."

سورۃ النساء آيت ۱۶۳
انا اوحينا اليک کما اوحينا الى نوح والنبيين من بعده واوحينا الى ابراهيم واسمعيل واسحق ويعقوب والاسباط وعيسى وايوب ويونس وهارون وسليمن وآتينا داود زبورا

سورۃ النساء ميں الله تعالى نے اپنے پيغمبر سے فرمايا ، کہ تحقيق ہمنے وحي بھيجي تجھکو جس طرح وحي بھيجي ہمنے نوح کو ، اور اور نبيوں کو جو آسکے بعد ہوئے ، اور وحي بھيجي ہمنے ابراھيم کو ، اور اسمعيل کو ، اور اسحاق کو ، اور يعقوب کو اور آسکي اولاد کو ، اور عيسي کو ، اور ايوب کو اور يونس اور ہارون کو ، اور سليمان اور دي ہمنے داود کو زبور *

Soorut-ool-Amran-Ayat 3-God said unto his Prophet that "we have sent unto thee the book of the Koran with truth, confirming that which was revealed before it: for we had formerly sent down the Toureit and the Gospel, a direction unto men; and we had also sent down the distinction between good and evil."

سورۃ آل عمران آيت ۳
نزل عليک الکتاب بالحق مصدقا لما بين يديه وانزل التورية والانجيل من قبل هدى للناس وانزل الفرقان

سورۃ آل عمران ميں الله تعالى نے اپنے پيغمبر سے فرمايا ، کہ آتاري تجھہ پر کتاب برحق سچا کرنے والي اگلي کتابوں کو ، جو تيرے سامنے ہيں ، اور آتاري ہے توريت اور انجيل اس سے پہلے لوگوں کي ہدايت کو ، اور آتارا فرقان (يعني قرآن) حق اور باطل ميں فرق کرنے والا *

Soorut-ool-Amran-Ayat 65-God has said, "O ye to whom the Scriptures have been given, why do you dispute concerning Abraham, since the Toureit and the Gospel were not sent down until after him. Do ye not therefore understand.

اور اسي سورة ميں الله صاحب نے فرمايا ' كه اے كتاب والو كيوں جهگڑتے هو ابراهيم پر ' اور كيا نهيں آتري توريت اور انجيل آسكے بعد كيا تمكو سمجهه نهيں *

سورة آل عمران آيت ٦٥
يا اهل الكتاب لم تحاجون في ابراهيم وما انزلت التوراة والانجيل الامن بعده افلا تعقلون

Soorut-ool-Amran-Ayat 8-God spake thus to his Prophet, "say we believe in God, and that which hath been sent down unto us, and that which was sent down unto Abraham, and Ismael, and Isaac, and Jacob, and the tribes, and that which was delivered to Moses, and Jesus and the prophets from their Lord; we make no distinction between any of them, and to him are we resigned."

اور اسي سورة ميں الله صاحب نے فرمايا ' اپنے پيغمبر كو كه تو كهه هم ايمان لائے الله پر اور جو كچهه آترا هم پر ' يعني قران مجيداور جو كچهه آترا ابراهيم و اسمعيل و اسحق و يعقوب اور آسكي اولاد پر ' اور جو ملا موسى كو (يعني توريت) اور عيسى كو (يعني انجيل) اور نبيوں كو (يعني صحيفي) اپنے رب كيطرف سے ' هم فرق نهيں كرتے آن ميں كسيكو ' اور هم آسكے حكم پر هيں *

سورة آل عمران آيت ٨٤
قل امنا بالله وما انزل علينا و ما انزل على ابراهيم واسمعيل و اسحق و يعقوب والاسباط وما اوتي موسى و عيسى والنبيون من ربهم لانفرق بين احد منهم و نحن له مسلمون

Soorut-ool-Amran-184-God said to his Prophet "if the people accuse thee of imposture, the apostles before thee have also been accounted impostors, who brought evident demonstrations, and the book which enlightens the understanding namely the Pentateuch, and the Gospel."

اور اسي سورة ميں الله صاحب اپنے پيغمبر كو فرماتا هے كه پهر اگر تجهكو جهٹلاويں ' تو تحقيق جهٹلائے گئے هيں بهت سے رسول تجهه سے پهلے ' جو لائے معجزے اور صحيفي اور روشن كتاب (يعني توريت يا انجيل) *

سورة آل عمران آيت ١٨٤
فان كذبوك فقد كذب رسل من قبلك جاوا بالبينات والزبر والكتاب المنير

Soorut-ool-bakur-ayat-87-God said to his Prophet "we formerly delivered the book of the law unto Moses, and caused apostles to succeed him, and gave evident miracles to Jesus, the son of Mary, and strengthened him with the holy Spirit."

سورۃالبقر میں الله صاحب فرماتا ہے '

سورۃالبقر آیت ۸۷
ولقد اتینا موسی الکتاب وقفینا من بعدہ بالرسل واتینا عیسی ابن مریم البینات وایدناہ بروح القدس

کہ ہمنے دی موسی کو کتاب (یعني توریت) اور پے درپے بھیجے ہمنے آسکے پیچھے رسول ' اور دیئے ہمنے عیسی مریم کے بیٹے کو معجزے اور قوت دي ہمنے آسکو روح قدس سے *

Soorut-ool-missa-ayat 136-God said "O true believers, believe in God, and his apostle, and the book which he hath caused to descend unto his apostle, and the book which he hath formerly sent down. And whosoever believeth not in God, and his angels and his scriptures and his apostles, and the last day, he surely erreth in a wide mistake."

سورۃالنساء میں الله صاحب نے حکم

سورۃالنساء آیت ۱۳۶
یاایہاالذین امنوامنوا بالله ورسولہ والکتاب الذي نزل علی رسولہ والکتاب الذي انزل من قبل و من یکفر بالله ملائکتہ و کتبہ ورسلہ والیوم الاخر فقد ضل ضلالا بعیدا

دیا ' کہ اے ایمان والو یقین لاو الله پر' اور آسکے رسول پر ' اور آس کتاب پر ' جو اُتاري ہے اپنے نبي پر (یعني قران مجید پر) اور آس کتاب پر جو نازل کي تھي اس سے پہلے (یعني توریت و انجیل) اور جو کوئي یقین نرکہے الله پر ' اور آسکے فرشتوں پر ' اور آسکي کتابوں پر ' اور آسکے رسولوں پر ' اور قیامت پر ' تو وہ بہت دور رستہ بھٹک گیا *

Soorut-ool-eman-ayat 154 to 157-God has said "we gave also unto Moses the book of the Law, a perfect rule unto him who should do right, and a determination concerning all things needful, and a direction and mercy that the children of Israel might believe the meeting of their Lord. And this book which we have now sent down, is blessed, therefore follow it, and fear God that ye may

سورۃالانعام میں الله صاحب نے فرمایا

سورۃالانعام آیت ۱۵۴ لغایت ۱۵۷
ثم آتینا موسی الکتاب تماما علی الذي احسن و تفصیلا لکل شي و ھدی و رحمتہ

کہ پھر دي ہمنے موسی کو کتاب (یعني توریت) پورا فضل نیکي والے پر ' اور بیان ہر چیز کا اور ہدایت اور رحمت ' شاید وہ

لعلهم بلقاء ربهم يومنون وهذا كتاب انزلناه مبارك فاتبعوه واتقوا لعلكم ترحمون ان تقولوا انما انزل الكتاب علي طايفتين من قبلنا وان كنا عن دراستهم لغافلين

لوگ اپنے رب کا ملنا یقین کریں ' اور یہہ قران ایک کتاب هے ' که هم نے آتاري برکت کي ؛ پس آسپر چلو اور پرهیز گاري کرو ' شاید تم پر رحم هو ' تا نه کهو که صرف آتاري گئي کتاب دو گروه پر (یعني توریت یهود پر ' اور انجیل عیسائیوں پر) هم سے پهلے ' اور هم کو آنکے پڑهنے پڑهانے کي خبر نه تهي *

obtain mercy; lest you should say, the Scriptures were only sent down unto two people before us, and we neglected to peruse them with attention."

سورۃ بني اسرائل آیت ۲ واتینا موسی الکتاب وجعلناه هدی لبني اسرائل الا تتخذوا من دوني وکیلا

سورۃ بني اسرائل میں الله صاحب نے فرمایا ' اور دي همنے موسی کو کتاب ' اور اسکو همنے کیا هدایت واسطے بني اسرائل کے تانه پکڑیں میرے سوا کسیکو کام بنانے والا *

Soorut-bani-Israel-ayat 2-God has said "we have given unto Moses the book of the Law and appointed the same to be a direction unto the children of Israel, commanding them saying, Beware that ye take not any other patron besides me."

سورۃ مریم آیت ۳۰ قال اني عبد الله اتاني الکتاب وجعلني نبیا

سورۃ مریم میں الله تعالی نے فرمایا ' که عیسی نے یوں کها ' که میں بنده الله کا هوں ' اوسنے مجهکو دي هے کتاب (یعني انجیل) اور کیا هے مجهکو نبي *

Soorut-mirium-ayat 30-God has said "that Jesus said, Verily I am the servant of God; he has given me the book of the Gospel, and hath appointed me a prophet."

سورۃ الانبیاء آیت ۴۸ و لقد اتینا موسی و هارون الفرقان وضیاء و ذکرا للمتقین

سورۃ الانبیاء میں الله صاحب فرماتا هے ' که تحقیق دي همنے موسی اور هارون کو کتاب فیصله کرنے والي (یعني توریت) اور روشني ' اور نصیحت پرهیزگاروں کو *

Soorut-ool-umbiya-ayat 48-God has said "we formerly gave unto Moses and Aaron the Law, being a distinction between good and evil, and a light and admonition unto the pious."

Soorut-ool-firkan-ayat 35-God said "we heretofore delivered unto Moses the book of the Law, and we appointed him Aaron his brother for a counsellor."

سورة الفرقان میں الله صاحب نے فرمایا ٬

سورة الفرقان آیت ۳۵ ولقد آتینا موسی الکتاب وجعلنا معه اخاه هارون وزیرا

تحقیق دی همنے موسی کو کتاب (یعني توریت) اور کیا همنے آوسکے ساته آوسکے بهائي هارون کو آوسکا وزیر *

Soorut-ool-kissus-ayat 43-God said "we gave the book of the Law unto Moses after we had destroyed the former generations, to enlighten the minds of men, and for a direction and mercy, that preadventure they might consider."

سورة القصص میں الله صاحب نے فرمایا ٬

سورة القصص آیت ۴۳ ولقد آتینا موسی الکتاب من بعد ما اهلکنا القرون الاولی بصایر للناس وهدی و رحمة لعلهم یتذکرون

که تحقیق دي همنے موسی کو کتاب (یعني توریت) بعد آوسکے که هلاک کیں همنے اگلي سنگتیں ٬ بینائي واسطے لوگونکے اور هدایت اور رحمت شاید وه یاد رکهیں *

Soorut-ool-sijda-ayat 23-God said "we heretofore delivered the book of the Law unto Moses, wherefore be not in doubt as to the revelation thereof; and we ordained the same to be a direction unto the children of Israel."

سورة السجده میں الله صاحب نے فرمایا

سورة السجده آیت ۲۳ و لقد اتینا موسی الکتاب فلا تکن في مریة من لقایه وجعلناه هدی لبني اسرائیل

که تحقیق دي همنے موسی کو کتاب (یعني توریت) پهر مت ره دهوکه میں آسکے ملنے سے ٬ اور کیا همنے آسکو هدایت واسطے بني اسرائیل کے *

Soorut-ool-Safat-ayat 117-God said "I have given a book to Moses and Aaron (i. e. Toureit)."

سورة الصافات میں الله صاحب نے

سورة الصافات آیت ۱۱۷ و اتینا هما الکتاب المستبین

فرمایا ٬ که دي همنے آن دونوں کو (یعني موسی اور هارون) کو کتاب واضح (یعني توریت) *

, Soorut-ool-ayqaf-ayat 12-God said "the book of Moses has been revealed before the Koran, to be a guide and a mercy; and this is a book confirming the same, delivered in the Arabic tongue, to denounce threats unto those who act unjustly, and to bear good tidings unto the righteous doers."

سورة الاحقاف آیت ۱۲

ومن قبله کتاب موسی اماما و رحمة و هذا کتاب مصدق لسانا عربیا لینذر الذین ظلموا و بشری للمحسنین

سورة الاحقاف میں الله صاحب فرماتا هے ' که قران سے پہلے هے کتاب موسی کي ' پیشوا اور رحمة ' اور یہه قران ایک کتاب هے توریت کو سچا کرتي هوئي عربي زبان میں ' تاکه ڈراوے ان لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا ' اور خوش خبري دے نیکي والوں کو *

Soorut-ool-nujm ayat 36-37, God said " what hath not he been informed of that which is contained in the books of Moses and of Abraham, who faithfully performed his engagements.?

سورة النجم آیت ۳۶ و ۳۷

ام لم ینبأ بما في صحف موسی وابراهیم الذي وفا

سورة النجم میں الله صاحب نے فرمایا ' کیا اسکو خبر نہیں پہونچي جو هے موسی کے رسالوں میں ' اور ابراهیم کے (یعني رسالوں میں) جس نے الله کا حق پورا کیا *

Thus it is shown incontrovertibly by all these quotations, that we Mohomedans believe from our heart, that the Toureit (Pentateuch), Zuboor (Psalms), Suhoof Umbiya (the writings of the prophets), and the Injeel (the Gospels), are all true, and have all proceeded from God; but it is also to be observed that as the Jews and the Christians having themselves written some books, have attributed their source to God, we are therefore obliged to undergo the necessity of distinguishing the authentic Divine books from those that are fictitious or spurious; and accordingly, on a deep examination of them, whatever books prove to be genuine, we sincerely believe in the same as books proceeding from God.

پس ان تمام آیتوں سے بخوبي ثابت هے ' که هم مسلمان دل سے یقین رکھتے هیں ' که توریت اور زبور اور سب اگلے پیغمبروں کي کتابیں اور انجیل سب سچي اور خدا کي طرف سے هیں ' مگر یہه بهي جاننا چاهیئے ' که یہودیوں اور عیسائیوں نے بعضي کتابیں اپنے هاتهه سے لکھیں ' اور مشہور کیا که یہه بهي خدا کي دي هوئي کتابیں هیں ' اسواسطے همکو اصلي اور سچي کتابوں کو جهوٹي کتابوں سے تمیز کرنا پڑتا هے ' اور جو کتابیں اصلي اور سچي معلوم هوتي هیں ' هم انپر یهي اعتقاد رکھتے هیں که وه سب برحق اور خدا کي دي هوئي کتابیں هیں *

FIFTH DISCOURSE.

یہہ کتنی کتابیں تہیں اور سب بیبل میں شامل ہیں

What was the number of the books descended from God to prophets, and are they all included in the Bible. ?

We Mohomedans maintain that according to our religion no limit should be assigned to the number of these books. It is our firm belief that whatever books descended to the Prophets are authentic and genuine gifts from heaven. However such books that have been known to us, are detailed below.—

ہم مسلمانوں کے مذہب میں جسقدر کتابیں انبیاء علیہم السلام پر آتریں ' اونکی تعداد کا حصر مذکور نہیں ہے ' اسی سبب سے بغیر معین کرنے کسی تعداد کے ہم ایمان رکھتے ہیں ' کہ جسقدر کتابیں انبیاء علیہم السلام پر آتریں سب سچ اور برحق ہیں ' مگر جہاں تک ہمکو علم ہوا ہے وہاں تک اُن کتابونکو جانتے ہیں ' اور اونکے نام اور اُنکی تعداد بیان کرتے ہیں *

The Christian literati divide these books into two portions: Firstly. Those books which descended to Prophets who flourished before the advent of Jesus, and they are styled Old Testament.—Secondly. The books written by the Apostles of Jesus Christ containing the accounts of the revelations given by the Almighty Father to Jesus Christ, and these are called New Testament by the Christians, and Injeel (Gospel) by the Mohomedans.

علماے مسیحی نے اِن کتابونکو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے ' ایک وہ جو حضرت مسیح علیہ السلام سے پہلے انبیاء کی ہیں ' اُنکا نام اولد تسمنت یعنی عہد عتیق رکھا ہے '۔ دوسرے وہ کتابیں جو حضرت مسیح علیہ السلام کے حواریون نے لکھیں ' اور جنمیں وہ کلام الہی شامل ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام پر نازل ہوا ' اُن کتابوں کا نام نیو تسمنت یعنی عہد جدید رکھا ہے ' جسکو ہم مسلمان انجیل کہتے ہیں *

At this stage the Mohomedans and Christians differ in the following matter. The Christians include in the Gospel the epistles, and extraneous accounts recorded by Christ's apostles, but Mohomedans exclude them from the Gospel. We Mohomedans maintain that the Gospel is composed of those books, the contents of which were purely revealed to Christ by the almighty Fathre.—

علاوہ اُسکے علماء مسیحی نے اُن کتابوں کو اور ناموں کو جنکو خود حواریون نے لکھا عہد جدید میں داخل کیا ہے ' مگر ہم مسلمان انکو انجیل میں شامل نہیں کرتے بلکہ انجیل میں وہی کتابیں شمار کرتے ہیں ' جنمیں وہ کلام الہی جو حضرت مسیح علیہ السلام پر اُترا شامل ہے *

Of Old Testament.

بيان عهد عتيق كا

The books of the Old Testament to be found in the present Bible, are not in their full number.

We Mohomedans affirm that the Old Testament should be divided into three portions, to which the Christian literati would offer no objections:—

يهه كتابيں عهد عتيق كے جو اب بيبل ميں داخل هيں سب نهيں هيں اسواسطے هم مسلمان (جس ميں علماء عيسائي بهي كچهه عذر نهيں كرسكتے) عهد عتيق كي كتابوں كو تين قسم ميں تقسيم كرتے هيں *

Firstly. Those books which are contained in the Bible.—

اول وه جو بيبل ميں داخل هيں *

Secondly. Those books whose existence once should not be doubted, but that they are not forthcoming now.—

دويم وه جو بلا شبهه ايك زمانه ميں موجود اور صحيح اور معتمد تهيں مگر اب ناپيد هيں *

Thirdly. The apocryphal writings, some of which also are not forthcoming.

سويم وه جنكو علماء عيسائي نے غير صحيح سمجهه كر بيبل سے خارج كرديا هے ' اور انميں كي بعضي اب بهي دستياب هوتي هيں ' اور بعضي دستياب نهيں هوتيں *

First Division.

بيان قسم اول كي كتابوں كا

The books contained in the present Bible.

1.	Genesis.	كتاب پيدايش يا سفر تكوين	۱
2.	Exodus.	كتاب خروج	۲
3.	Leviticus.	كتاب احبار يا سفر لويان	۳
4.	Numbers.	كتاب اعداد	۴
5.	Deuteronomy.	كتاب استثنا يا سفر توريةِ مثنى	۵
6.	Joshua.	كتاب يوشع	۶
7.	Judges.	كتاب قضات	۷
8.	Ruth.	كتاب روث	۸
9.	1. Samuel.	كتاب اول شموئيل	۹
10.	2. Samuel.	كتاب دويم شموئيل	۱۰
11.	1. Kings.	كتاب اول سلاطين يا ملوك	۱۱
12.	2. Kings.	كتاب دويم سلاطين يا ملوك	۱۲
13.	1. Chronicle.	كتاب اول تواريخ ايام	۱۳
14.	2. Chronicle.	كتاب دويم تواريخ ايام	۱۴

15.	Ezra.	كتاب عزرا	۱۵
16.	Nehemiah.	كتاب نحمياه	۱۶
17.	Esther.	كتاب إستير	۱۷
18.	Job.	كتاب آيوب	۱۸
19.	Psalms.	كتاب زبور يا مزا مير داود	۱۹
20.	Proverbs.	كتاب امثال سليمان	۲۰
21.	Ecclesiastes.	كتاب واعظه سليمان	۲۱
22.	Song of Solomon.	كتاب غزل الغزلات يعني سرود سليمان	۲۲
23.	Isaiah.	كتاب إشعياه	۲۳
24.	Jeremiah.	كتاب يرمياه	۲۴
25.	Lamentations.	كتاب نوحه يرمياه	۲۵
26.	Ezekiel.	كتاب حزقيل	۲۶
27.	Daniel.	كتاب دانيال	۲۷
28.	Hosea.	كتاب هُوشَع	۲۸
29.	Joel.	كتاب يُوئيل	۲۹
30.	Amos.	كتاب عَامُوص	۳۰
31.	Obadiah.	كتاب عُوبَديَاه	۳۱
32.	Jonah.	كتاب يُونَاه	۳۲
33.	Micah.	كتاب ميكاه	۳۳
34.	Nahum.	كتاب نَاحوم	۳۴
35.	Habakkuk.	كتاب حَبَقُّوق	۳۵
36.	Zephaniah.	كتاب صفنياه	۳۶
37.	Haggai.	كتاب حَجّي	۳۷
38.	Zechariah.	كتاب زَكَرياه	۳۸
39.	Malachi.	كتاب مَلاكي	۳۹

Second Division.

The authentic books whose existence once should not be doubted, but that they are not forthcoming now. The contents of the present Bible prove the former existence of such authentic books beyond all doubt, as will appear from the following quotations from the Text.

بيان قسم دويم كي كتابونكا

يہہ وہ كتابيں هيں جو ايک زمانہ ميں موجود تهيں اوراب ناپيد هيں ، مگر آنكا ذكر آن كتب عهد عتيق ميں جو بيبل ميں داخل هيں موجود هے ، اور كوئي شخص انكے صحيح اور معتبر هونے سے اور إسبات سے كه وہ ايک زمانہ ميں موجود تهيں

انکارنهیں درسکتا ، چنانچه اون کتابونکا نام
معه نشان اون ورسونکے جنمیں آنکا ذکر هے
هم اس مقام پر لکهتے هیں *

خروج ۲۴ ـــ ۷	۱ کتاب عهدنامه موسی	1. The covenant of Moses.	Exo: 24-7
اعداد ۲۱ ـــ ۱۴	۲ کتاب جنگ‌نامه موسی	2. The book of the wars of Moses.	Num: 21-14
یوشع ۱۰ ـــ ۱۳ دوم شموئیل ۱ ـــ ۱۸	۳ کتاب الیشیر	3. The book of Jasher.	Josh: 10-13 2. Sam: 1-18
دوم تواریخ ۲۰ ـــ ۳۴	۴ کتاب یاهو پیغمبر بن حنانی	4. The book of Jehu, the son of Hanani.	2. Chro: 20-34
دوم تواریخ ۱۲ ـــ ۱۵	۵ کتاب شمعیاه نبی	5. The book of Shemiah, the prophet.	2. Chro: 12-15
دوم تواریخ ۹ ـــ ۲۹	۶ کتاب اخیاه نبی	6. The Prophecy of Ahijab, the Shilonite.	2. Chro: 9-29
	۷ کتاب ناتهن نبی	7. The book of Nathan, the prophet.	2. Chro: 9-29
	۸ کتاب مشاهدات عیدو غیب بین	8. The Visions of Iddo, the Seer.	2. Chro: 9-29
اول سلاطین ۱۱ ـــ ۴۱	۹ کتاب اعمال سلیمان	9. The book of the Acts of Solomon.	1. Kings 11-41
دوم تواریخ ۲۶ ـــ ۲۲	۱۰ کتاب اشعیاه بن عاموص جسمیں حال بادشاه یهود کا اول سے آخر تک تها	10. The book of Isaiah the prophet, the son of Amoz.	2. Chro: 26-22
دوم تواریخ ۳۲ ـــ ۳۲	۱۱ کتاب مشاهدات اشعیاه جسمیں حزقیاه بادشاه کا حال تها	11. The visions of Isaiah the prophet, the son of Amoz.	2. Chro: 32-32
اول تاریخ ۲۹ ـــ ۳۰	۱۲ سموئیل نبی کی تاریخ	12. The book of Samuel, the Seer,	1. Chro: 29-30
اول سلاطین ۴ ـــ ۳۲ و ۳۳	۱۳ ایکهزار پانچ زبور سلیمان کی	13. The Solomon's 1,005 Songs.	1. Kings-4-32-33
	۱۴ کتاب خواص نباتات و حیوانات سلیمان کی	14. The book of Vegetables and Animals by Solomon.	1. Kings—4-32-33
اول سلاطین ۴ ـــ ۳۲	۱۵ کتاب امثال سلیمان	15. The book of 3,000 Proverbs by Solomon.	1. Kings—4-32,

۱۶ مرثیه یرمیاه

16. * The Lamentations of Jeremiah for Joshua.

2. Chro: 35-35

یهه مرثیه علاوه نوحه یرمیاه کے هے جو بیبل میں داخل هے بشب پیٹرک صاحب کا قول هے که یهه مرثیه جو کها گیا بعد وفات یوشع کے اب گم هے ' اور یقینا وه نهیں هوسکتا جو نوحه یرمیاه مشهور هے ' اسلیئے که یهه نوحه غارت هوئے اورشلیم اور هلاک هوئے صدقیاه پر هے ' اور وه مرثیه موت یوشع پر *

* These Lamentations are independent of those which are admitted among the canonical books.

Bishop Patrick treats of them as follows.—"The Lamentations here mentioned written immediately after the death of Joshua, are now lost. They are certainly not those which we have under the name of the Lamentations of Jeremiah, for these plainly refer to the destruction of Jerusalem and Zedikiah, not to Joshua."—

تفسیر ڈانیلی مطبوعه سنه ۱۸۵۶ع جلد ۱ صفحه ۹۳۶

D'Oyly and Mant, Pub: 1856, Vol. 1. Page 936.

بعض علماء مسیحي کهتے هیں ' که یهه بات بے بنیاد هے که مقدس تحریرونمیں سے کوئي تحریر جاتي رهي هے ' بلکه مقدس تحریروں میں سے نه کوئي تحریر کهوئي گئي هے ' اور نه کهوئي جاسکتي هے مگر اپنے دعوے کے اثبات پر وه ایسي دلیلیں پیش کرتے هیں جو کسي طرح کافي نهیں هیں * آنکي دلیلونکا طرز کلام یهه هے که مقتضی حکمت الهي کا یهه نهیں هے که جو کتاب روح قدس کي تائید سے دي تهي ' پهر اسکو ایسا معدوم کردے که پهر هاته نه آسکے ' اور اگر وه انسان کي تربیت کے لائق نه تهیں تو انکو پهلے هي کیوں دیا تها ' معهذا ایماندار لوگ همیشه ان کتابونکو عزیز رکهتے تهے ' اور وه دور دور پهیل گئیي تهیں ' پهر کیونکر معدوم هو سکتي تهیں ' علاوه اسکے اگرچه ان کتابوں کو الهامي لکهنے والوں نے لکها هو ' مگر یهه ضرور نهیں که وه بهي الهامي هوں ' اسلیئے که الهامي لکهنے والوں کي هر تحریر کا الهامي هونا

Some of the Christian divines maintain that the assertion that some of the sacred writings are now not extant, is groundless, but that, on the coutrary, the sacred writings were neither ever lost, nor could be lost.—However the argument given on this point is not sufficient. The gest of it is "that it seems very unsuitable to the ordinary conduct of Divine Providence to suffer a book written under the influences of the Holy Spirit to be lost; that if those books were not serviceable to instruct and direct mankind in the methods of attaining the great ends of being, why were they at first given; that the zeal of the faithful at all times for their sacred books was such as would be a very effectual means to secure them from perishing; that they were dispersed into the most distant countries; that supposing, that the books in question were written by those who were truly prophets, yet they were not writ-

ten by inspiration; for it is not necessary that every writing of an inspired man must have been written by inspiration; that therefore those books were not admitted among the canonical books; that as, in former times, even small writings used to be denominated books, hence the inference is that every account contained in those books is to be had intermixed in the pages of the Bible; and that those accounts which had no connection with the spiritual instructions of mankind if excluded from the bale of the Bible, it matters very little."

ضرور نہیں ھے ' اس سبب سے وہ کتابیں مقدس کتابون میں داخل نہ تھیں سواے اسکے اگلے زمانہ میں ھر ایک چھوٹي سي تحریر پر بھي کتاب کا اطلاق کیا کرتے تھے ' پس اُن کتابوں کے بعض مطالب موجودہ انھي کتابوں میں داخل ھیں اور بعضے مطالب جو روحاني تربیت سے متعلق نہ تھے ' تو اُن کے نہونے سے بیبل میں کچھہ نقصان نہیں ھے *

Now it may be observed that by reflecting a little, the mind is convinced that the above arguments are not sufficient. Books written under the influences of the Holy Spirit, if lost, give no ground for sullying the ordinary conduct of the Divine Providence. If only one book could be considered sufficient for the instruction of all the mankind, then what occasion was there for sending down the New Testament after the Old Testament. It is true that the faithful always preserved the sacred writings as their dear treasure, but when a general calamity overtakes a nation, then man who is of frail nature, is so much overwhelmed that if he then loses any sacred writing in his posession, it is no worder as especially when we think of the successive disasters which befel the Jewish nation, and see that those sacred writings were not embodied in one volume, but consisted of fragments in the possession of different persons. That these books were not prophetic, is unsupported by any argument especially when we

مگر ظاھر رھے کہ ادنی تامل کرنے سے معلوم ھوتا ھے کہ یہہ دلیلیں کافي نہیں ھیں ' جو کتاب روح قدس کي تائید سے دي گئي ھو ' اُسکے معدوم ھو جانے سے حکمت الھي میں کچھہ نقصان نہیں آسکتا ' اگر ایک ھي کتاب انسان کے ھر حالت کي تربیت کو کافي ھوتي ' تو اولد تستمنت کے بعد ھمکو نیو تستمنت کي حاجت کاھے کو ھوتي ' ایماندار لوگ بلا شبہہ الھامي کتابوں کو عزیز رکھتے ھیں ' مگر عام مصیبت کي حالتوں میں ' جو انسان کو بمقتضی اُسکي ضعیف فطرت کے نہایت درماندہ کر دیتي ھیں (خصوصا وہ پے در پے کي مصیبتیں ' جو یہودیوں پر پڑیں) ' ایسي عزیز تحریروں کا جاتا رھنا کچھہ خلاف نیچر کے نہیں ھے ' علی الخصوص ایسي حالت میں ' کہ وہ ایک جگہہ جمع نہ تھیں ' بلکہ متفرق ٹکڑے لوگونکے پاس تھے اُن کتابوں کے الھامي نہونے پر کوئي دلیل نہیں ہے ' خصوصا جب کہ خود الھامي لکھنے والوں نے اُن سے استخراج کیا ' یا اُن

see that prophetic authors have taken quotations from them in their own writings. That the present Bible contains all the matters embodied in the books which are not now extant, is not a point of controversy. The point to be settled is that there were books other than those which are mentioned in the Bible, but which are not extant now. But here it is worthy of observation that several learned Christain divines have acknowledged that there were such books.—

اُسی طرف اشارہ کیا هو ' فرض کیا جاوے کہ اُن کے تمام مطالب کتب مقدسہ میں هوں ' اور کتب مقدسہ کو اُن کي حاجت نهيں هو ' مگر اِس مقام پر اِسکي بحث نهيں هے بلکہ صرف اتنا کلام هے ' کہ اور بهي معتمد اور صحیح کتابیں تهیں ' جو اب معدوم هيں ' اور يهہ بات ایسي طرح پر ثابت هے ' کہ اُس سے بڑے بڑے علماے مسیحي نے بهي اقرار کیا هے *

* Revd. Mr. Mumford in his book published in London in the year 1843, writes at the foot of the second question, that books cited in Matthew chap: II. v. 23., are not now extant, and in support of his statement, writes that they have been certainly lost, because in them Jesus was styled a Nazarene, while in the present books Jesus is not denominated in this way.—

ممفرد صاحب اپني کتاب سوالات السوالي میں جو سنہ ۱۸۴۳ ع میں لندن میں چهپي هے ' ذیل سوال دوہم کے لکهتے هیں " کہ یهہ کتابیں جن میں حضرت مسیح علیہ السلام کو ناصري کہا گیا تها (اور جسکا ذکر مقدس متي نے باب ۲ ورس ۲۳ میں لکها هے) نیست و نابود هوگئي هیں ' اسلیئے کہ جو کتابیں نبیوں کي اب موجود هیں ' کسي میں حضرت عیسی علیہ السلام کو ناصري نهیں لکها هے *

Chrysostom writes in his Homily that several Prophetic writings have been lost either through the negligence or infedelity of the Jews: some of them were helplessly lost, and some torn up or committed to the flames.—

کریزاستم صاحب اپني هوملي یعني تفسیر میں لکهتے هیں " کہ پیغمبروں کي بہت سي کتابیں ناپید هو گئیں ' اسلیئے کہ یہودیوں نے غفلت سے بلکہ بے دیني سے بعض کتابوں کو کهو دیا ' اور بعض کو پهاڑ ڈالا ' اور بعض کو جلا دیا *

تفسیر ڈانیلي مطبوعہ سنہ ۱۸۵۶ ع جلد ۲ صفحہ ۱۳۹

D'Oyly & Mant Pub. 1856 Vol. 2. P. 139.

Revd. D'Oyly and Richard Mant write as follows. "This enlightened monarch i. e. Solomon being desirous of employing the wisdom which he had received to the advantage of mankind, produced several works for their instruction. Of these, how-

تفسیر ڈانیلي میں هے ' کہ اس بادشاہ روشن ضمیر یعني سلیمان علیہ السلام نے ' اُس دانائي کو جو اُسنے پائي ' اِنسانوں کے فائدہ کے لیئے استعمال میں لانا چاہا ' اور بہت سي کتابیں اُنکي تعلیم کے لیئے لکهیں ' مگر حضرت عزرا نے اُن میں سے صرف تین کو مقدس کتابوں میں داخل

ever, three only were admitted into the canon of sacred writ by Ezra, the others being not designed for religious instruction, or so mutilated by time and accident as to have been judged imperfect''.—

The above mentioned commentators of the Bible write the following in their Comments on the 25th verse in chap: 14th of the 2. Kings.—"The only mention which we have of this prophet is in the present passage and in the account of his famous message Nineveh. What the prophecies were by which he encouraged Jeroboam to proclaim war against the king of Syria, we find nowhere recorded: but not only do we not possess all which the several Prophets wrote, but in many instances they did not commit their predictions to writing.

In short it is fully proved that there were Prophetic writings other than those contained in the present Bible, which have since been lost.

THIRD DIVISION.

The following are those books which are not admitted among the present Canonical books; but some of them are, to this day, received as books of religious authority by some Christian sects; some of them were allowed, for a long time, to rank among the Canonical books, but being afterwards doubted as to their genuineness they were excluded and rejected; and some of them are rejected universally by all the Christians.—

1 to 7. The seven books of Seth.

نیا ' اور باقي (یعني جنکو مقدس کتابوں میں داخل نہیں کیا) یا تو وہ مذھبي تربیت کے لیئے نہیں بنائي گئیں تھیں ' یا ایک زمانہ کے گذرجانے کے سبب خراب اور ناقص ھو گئیں تھیں *

تفسیر ڈائیلي میں ذیل شرح ورس ۲۵ باب ۱۴ کتاب دویم سلاطین کے لکھا ھے ' کہ یونس پیغمبر کا حال اس مقام پرھے اور اُس مشھور پیغام میں جو نینوي کو بہیجي تھي ھے ' اور اُن پیشین گوئیوں کو جنسے اُس نے بادشاہ یربعام کو سریا کے بادشاہ سے لڑنے پر دلیري دي ' کسي جگہہ لکھا ھوا نہیں پاتے ' اسکا سبب صرف یہي نہیں ھے ' کہ بہت سے پیغمبروں کي تحریریں ھمارے پاس نہیں ھیں ' بلکہ یہہ بھي ھے کہ ' پیغمبروں نے اپني بہت سي پیشین گوئیوں کو لکھا ھي نہیں ھے *

تفسیر ڈائیلي مطبوعہ سنہ ۱۸۵۶ع جلد ۱ صفحہ ۸۰۶

غرضکہ ھر طرح یہہ بات ثابت ھے ' کہ اُن مقدس کتابوں کے سوا اور بھي مقدس کتابیں تھیں ' جو مدت سے ناپید ھو گئي ھیں *

بیان قسم سوم کي کتابوں کا

یہہ وہ کتابیں ھیں جو مستعمل بیبل میں داخل نہیں ھیں ' مگر ان میں سے بعضي ایسي ھیں جنکو اب تک بعض فرقہ عیسائیوں کے مانتے ھیں ' اور بعضي ایسے ھیں جنکو ایک زمانہ میں صحیح ٹھہرا کر بیبل میں داخل کیا تھا ' اور پھر نامعتبر ٹھہرا کر خارج کردیا ' اور بعضي ایسے ھیں کہ اُن کو جمہور عیسائي جھوٹے اور جعلي کہتے ھیں *

۱ تا ۷ کتب سبعہ شیث

هارن صاحب کا انٹرودکشن آوپر علوم بیبل کي مطبوعه سنه ۱۸۲۵ع لندن جلد ۱ صفحه ۶۳۷	Horne's Introduction to the Critical Study of the Scriptures. Pub. 1825, Vol. 1. P. 637.	8. The book of Enoch the prophet.	۸ کتاب حنوک یعني ادریس
		9. The Revelation of Abraham.	۹ کتاب مشاهدات ابراهیم
		10. The Revelation of Moses.	۱۰ کتاب مشاهدات موسی
هارن صاحب کا انٹرودکشن آوپر علوم بیبل کے مطبوعه سنه ۱۸۲۵ع لندن جلد ۴ صفحه ۲	Horne's Introduction to the Critical Study of the Scriptures. Pub. 8125. Vio. 4. P. 2.	11. The book of the little Genesis. This book was rejected by the Christian Council held at Trent.	۱۱ کتاب پیدایش صغیر کونسل ٹرنٹ نے اس کتاب کو نا معتمد ٹہرایا
		12. The assumption of Moses.	۱۲ کتاب قیاس موسی
		13. The Testament of Moses.	۱۳ کتاب الوصیت موسی
		14. The book of the Mysteries of Moses.	۱۴ کتاب اسرار موسی
لارڈنر صاحب کے ورکس مطبوعه سنه ۱۸۲۹ع لندن جلد ۲ صفحه ۵۱۲	Lardner's works Pub: 1829. London. Vol: 2. Page 512.	15. The Ascension of Moses.	۱۵ کتاب معراج موسی
تفسیر ڈائیلي مطبوعه سنه ۱۸۵۶ع جلد ۲ صفحه ۷۵۶	D,Oyly and Mant Pub: 1856. London. Vol: 2. Page 756.	16. The book of Esdras No. 1. This book was annexed, however, to some copies of the Septuagint, and was publicly read in the Greek church.—	۱۶ کتاب عزرا نمبر ۱ یهه کتاب سپٹواجنٹ کے بعض نسخوں میں شامل تهے اور یونانی گرجے میں عموما پڑهے جاتے تهے
ایضا صفحه ۷۷۶	Ditto Ditto Page 776.	17. The book of Esdras No. 2. This book is extant only in a few Italian copies and in an Arabic version.	۱۷ کتاب عزرا نمبر ۲ یهه کتاب چند رومي ترجموں میں اور ایک عربي ترجمه میں موجود هے
ایضا صفحه ۸۰۹	Ditto Ditto Page 809.	18. The book of Tobit.	۱۸ کتاب توبت
ایضا صفحه ۸۲۶	Ditto Ditto Page 826.	19. The book of Judith.	۱۹ کتاب جودتهه

Ditto Ditto Page 849.	20. The Rest of the chapters of the book of Esther. These are extant in the Greek and Italian copies.	۲۰ باقي حصه بابوں كتاب إستهر كا يهه كتاب يوناني اور رومي نسخوں ميں موجود هے .	تفسيرڈانيلي مطبوعه سنه ۱۸۵۷ع جلد ۲ صفحه ۸۴۹
Ditto Ditto Page 855.	21. The Wisdom of Solomon. This book is extant in the Greek Prose.	۲۱ وزدم سليمان يعني كتاب دانائي سليمان يوناني زبان ميں يهه كتاب موجود هے *	ايضا صفحه ۸۵۵
Ditto Ditto Page 897.	22. The Wisdom of Jesus the son of Serach, or Ecclesiasticus.	۲۲ ايكلزياسٹكس يعني كتاب الوعظ	ايضا صفحه ۸۷۹
Ditto Ditto Page Page 942.	23. The book of Baruch. This book was cited with respect by many of the earliest Christian writers, and it was not rejected by the council of Trent by the consideration that the parts of it were read in the service of the church.	۲۳ كتاب باروق قديم مصنفوں نے اس كتاب سے سند لي هے اور كونسل ٹرنٹ نے اسكورد نهيں كيا كيونكه اسكے حصے گرجا ميں پڑهے جاتے تهے	ايضا صفحه ۹۴۲
Ditto Ditto Page 955.	24. The Song of the three Holy Children. This book is found to be inserted into the book of Daniel in some of its copies of the Greek version of Theodoret, and in the Vulger Latin Edition of the Bible.	۲۴ كتاب راگ تين پاک بچوں كي بعض يوناني ترجمے تهيو ڈورٹ ميں اور عموما رومي بيبل ميں يهه كتاب بشمول كتاب دانيال موجود هے	ايضا صفحه ۹۵۵
Ditto Ditto Page 959.	25. The History of Susanna. This book is also found to be inserted in the beginning of the book of Daniel in its copies of the said version and of the Latin Bible.	۲۵ كتاب تاريخ سسٹينا انهي ترجموں ميں يهه كتاب بهي كتاب دانيال كے شروع ميں موجود هے	ايضا صفحه ۹۵۹
Ditto Ditto Page 963.	26. The History of the Destruction of Bel and the Dragon. This book is annexed to the end of the Book of Daniel in its copies of the above said version and of the Latin Bible.	۲۶ بل اور ڈريگن كي بربادي كي تاريخ يهه كتاب بهي انهي ترجموں ميں كتات دانيال كے اخير ميں موجود هے	ايضا صفحه ۹۶۳

۲۷ دعاء منيسس بادشاہ يہوديہ

27. The Prayer of Manesses King of Juda.

Ditto Ditto Page 966. | ايضا صفحہ ۹۶۶

۲۸ اول كتاب مقابيس ' يہہ كتاب اور نيز دوسري آگے آنے والي كتاب عبري ميں بهي تهي اور يوناني اور سريا زبان ميں اب بهي موجود ہے

28. First book of the Maccabees.

This book and the next one were formerly extant in Hebrew, but now they are had only in Syriac and Greek.

Ditto Ditto Page 967. | ايضا صفحہ ۹۶۷

۲۹ دويم كتاب مقابيس

29. The Second book of the Maccabees.

Ditto Ditto Page 1017. | ايضا صفحہ ۱۰۱۷

۳۰ كتاب معراج اشعياہ

30. The Book of the Ascension of Isaiah.

۳۱ ملفوظات حبقوق

31. The Preaching of Habakkuk.

Horne's Introduction to the Study of the Scriptures. Pub: 1825. London, Vol: 1. Page 638. | هارن صاحب كا انٹروڈكشن اوپر علوم بيبل كے مطبوعہ سنہ ۱۸۲۵ع لندن جلد ۱ صفحہ ۶۳۸

بيان كتابوں عهد جديد كا

On the New Testament.

اس مقام پر عهد جديد كي كتابوں سے صرف وہ كتابيں مراد هيں ' جنكو حواريوں نے لكها ' اور اُن ميں وہ كلام الهي شامل ہے جو حضرت مسيح عليہ السلام كے اوپر اُترا تها ' اور جنكو هم مسلمان انجيل كهتے هيں *

By the New Testament here I mean with those books which have been recorded by the Apostles of Christ, in relation of the particulars of those revelations which descended to Jesus Christ. These books are called the Injeel by us Mohomedans.

يہہ كتابيں دو قسم كي هيں ' ايک وہ جو بيبل ميں داخل هيں ' دويم وہ جو بيبل ميں داخل نهيں هيں ' اور جنكو علماء مسيحي نے نا معتبر جانكر يا جهوٹي سمجهہ كر خارج كرديا ہے *

These books admit of two sorts:—Firstly—Those books which have been admitted by the Christian divines to be classed among the canonical books of the Scriptures. Secondly—Those books which have not been admitted to rank among them, and are rejected.—

بيان قسم اول كي كتابوں كا

First Division.

۱ انجيل متي

1. The Gospel of Matthew.

۲ انجيل مارک

2. The Gospel of Mark.

۳ انجيل لوک

3. The Gospel of Luke.

۴ انجيل يوحناہ

4. The Gospel of John.

SECOND DIVISION.	بیان قسم دویم کی کتابوں کا
Horne's Introduction to the Critical Study of the Scriptures. Pub: 1825 London, Vol: 1. Page 642.	هارن صاحب کا انٹروڈکشن اوپر علوم بیبل کے مطبوعہ سنہ ۱۸۲۵ع لنڈن جلد ۱ صفحہ ۶۴۲
1. The Gospel of the Infancy of Christ by St. Matthew.	۱ انجیل طفولیت جو متی نے لکھی
2. The Gospel of the Birth of Mary.	۲ انجیل ولادت مریم
3. The Prot-evangelian of James.	۳ انجیل یعقوب
4. The Gospel of Nicodemus.	۴ انجیل نیقودیما
5. The Gospel of Peter.	۵ انجیل پیتر
6. The Second Gospel of John.	۶ انجیل دویم یوحناہ
7. The Gospel of Andrew.	۷ انجیل اندریاہ حواری
8. The Gospel of Philip.	۸ انجیل فلپ
9. The Gospel of Bartholomew.	۹ انجیل بارتھالومی
10. The Gospel of Thomas.	۱۰ انجیل توما حواری
11. 1. The Gospel of the Infancy of Christ by Thomas.	۱۱ انجیل اول طفولیت جو توما نے لکھی
12. 2. The Gospel of the Infancy of Christ by Thomas.	۱۲ انجیل دویم طفولیت جو توما نے لکھی
13. The Gospel of Matthias.	۱۳ انجیل متھی آز
14. The Gospel of Marcus entitled "the Egyptian Gospel."	۱۴ انجیل مرقس جو مصریوں کی کہلاتی ہے
15. The Gospel of Barnabas.	۱۵ انجیل بارناباس
16. The Gospel of Thaddæus.	۱۶ انجیل تھیڈئیس
17. The Gospel of Paul.	۱۷ انجیل پال
18. The Gospel of Appelles.	۱۸ انجیل اپلس
19. The Gospel of Basilides.	۱۹ انجیل بےسیلی ڈس
20. The Gospel of Cerinthus.	۲۰ انجیل سرنتھس
21. The Gospel of the Ebionites.	۲۱ انجیل ابی اونیٹز
22. The Gospel of the Encartites.	۲۲ انجیل انکار ٹیٹس
23. The Gospel of Eve.	۲۳ انجیل حوا
24. The Gospel according to the Hebrews.	۲۴ انجیل یہودیا

25. The Gospel under the name of Jude.
26. The Gospel under the name of Judas Iscariot.
27. The Gospel of Marcion.
28. The Gospel of Merinthus.
29. The Gospel according to the Nazarenes.
30. The Gospel of Perfection.
31. The Gospel of Scythianus.
32. The Gospel of Titan.
33. The Gospel of Truth used by the Valentinians.
34. The Gospel of Valentinus

۲۵ انجیل جوڈ
۲۶ انجیل جوڈس
۲۷ انجیل مارشین
۲۸ انجیل امرن‌تھس
۲۹ انجیل ناصریان
۳۰ انجیل کاملیت
۳۱ انجیل سئی‌تھینس
۳۲ انجیل ٹئی‌ٹن
۳۳ انجیل حقیقت جو ویلن‌ٹی‌نیئن پاس تھی
۳۴ انجیل ویلن‌ٹینس

Besides the above Gospels the other books or writings of the apostles being of two characters are classed in two divisions. Firstly.—Those writings which the Christian divines have admitted to rank among the canonical books of the Scriptures.

2dly.—Those writings which they have absolutely rejected.—

ان کے سوا جو کتابیں اور نامے ' کہ اپنی طرف سے حواریوں نے لکھے ' وہ بھی دو قسم ہیں ' ایک وہ جنکو علماء مسیحی نے عہد جدید میں داخل کیا ہے دوسرے وہ جنکو نامعتبر سمجھکر عہد جدید سے خارج رکھا ہے *

FIRST DIVISION.

1. The Acts of the Apostles.
2. The Epistle to the Romans.
3. The 1st. Epistle of Paul to the Corinthians.
4. The 2nd. Epistle of Paul to the Corinthians.
5. The Epistle of Paul to the Galatians.
6. The Epistle of Paul to the Ephesians.
7. The Epistle of Paul to the Philippians.
8. The Epistle of Paul to the Colossians.

بیان پہلی قسم کی کتابوں کا

۱ اعمال حواریین
۲ رومیوں‌کو پال کا خط
۳ گرنتیوں‌کو پال کا پہلا خط
۴ گرنتھیوں‌کو پال کا دوسرا خط
۵ گلاتیوں‌کو پال کا خط
۶ افسیوں‌کو پال کا خط
۷ فلپیوں‌کو پال کا خط
۸ کلسیوں‌کو پال کا خط

English	Urdu
9. The 1st. Epistle of Paul to the Thessalonians.	۹ تھسلنیکیوں کو پال کا پہلا خط
10. The 2nd. Epistle of Paul to the Thessalonians.	۱۰ تھسلنیکیوں کو پال کا دوسرا خط
11. The 1st. Epistle of Paul to Timothy.	۱۱ تمتھیکو پال کا پہلا خط
12. The 2nd. Epistle of Paul to Timothy.	۱۲ تمتھیکو پال کا دوسرا خط
13. The Epistle of Paul to Titus.	۱۳ تیتی کو پال کا خط
14. The Epistle of Paul to Philemon.	۱۴ فلیمن کو پال کا خط
15. To the Hebrews.	۱۵ عبرانیوں کو خط
16. The General Epistle of James.	۱۶ بارہ فرقوں کو یعقوب کا خط
17. The 1st. Epistle General of Peter.	۱۷ سارے مسیحی لوگوں کے لیئے پطرس کا پہلا خط
18. The 2nd. Epistle General of Peter.	۱۸ سارے مسیحی لوگوں کے لیئے پطرس کا دوسرا خط
19. The 1st. Epistle General of Jhon.	۱۹ سارے مسیحی لوگوں کے لیئے یوحناہ کا پہلا خط
20. The 2nd. Epistle of Jhon.	۲۰ یوحناہ کا دوسرا خط
21. The 3rd. Epistle of John.	۲۱ یوحناہ کا تیسرا خط
22. The General Epistle of Judas.	۲۲ سارے مسیحی لوگوں کے لیئے یہوداہ کا خط
23. The Revelation of St. John the divine.	۲۳ مشاهدات یوحناہ

SECOND DIVISION.	بیان دوسری قسم کی کتابوں کا
1. The Epistle of Mary to Ignatius.	۱ نامہ مریم بنام اگنا شس
2. The Epistle of Mary to the Sicilyans.	۲ نامہ مریم بنام سسلیان
3. The Book of Genesis by Mary.	۳ کتاب پیدایش مریم
4. The Book of Mary.	۴ کتاب مریم
5. The Tradition of Mary.	۵ تاریخ اور حدیث مریم
6. The Book of the miracles of Christ by Mary.	۶ کتاب مریم کی معجزات مسیح میں
7. The Book of Catechisms by Mary.	۷ کتاب سوالات صغیرو کبیر مریم
8. The Book of the Generation of Mary.	۸ کتاب نسل مریم

۹	کتاب مریم انگشتري سلیماني	9. The Book entitled "the Solomon's Ring" by Mary.	
۱۰	کتاب عقاید حواریان	10. The Book of the Constitutions of the Apostles.	Horne's Introduction to the Critical Study of the Scriptures. Pub: 1825. London Vol: 1. Page 642. — هارن صاحب کا انتروڈکشن اوپر علوم بیبل کے مطبوعه سنه ۱۸۲۵ع لندن جلد ۱ صفحه ۶۴۲
۱۱	کتاب تعلیم حواریان	11. The Book of the Doctrines of the Apostles.	Lardner's Works Pub: 1829. London. Vol: 4. Page 106. — لارڈ نر صاحب کے ورکس مطبوعه سنه ۱۸۲۹ع لندن جلد ۴ صفحه ۱۰۶
۱۲	کتاب اعمال پطرس	12. The Acts of Peter.	
۱۳	کتاب اول مشاهدات پطرس	13. The 1st. Revelation of Peter.	
۱۴	کتاب دویم مشاهدات پطرس	14. The 2nd Revelation of Peter.	
۱۵	نامه پطرس بنام کلیمنس	15. The Epistle of Peter to Clemens.	
۱۶	کتاب مباحثه پطرس	16. The Judgement of Peter.	
۱۷	کتاب تعلیم پطرس	17. The Doctrine of Peter.	
۱۸	کتاب وعظ پطرس	18. The Preaching of Peter.	
۱۹	کتاب اداب نماز پطرس	19. The Modes of Praying by Peter.	
۲۰	کتاب خانه بدوشي پطرس	20. The Wanderings of Peter.	
۲۱	کتاب قیاس پطرس	21. The Visions of Peter.	
۲۲	کتاب اعمال یوحناه	22 The Acts of John.	
۲۳	کتاب خانه بدوشي یوحناه	23. The wanderings of John.	
۲۴	کتاب حدیث یوحناه	24. The Tradition of John.	
۲۵	نامه یوحناه بنام هیڈرو پک	25. The Epistle of John to Hadrabuk.	
۲۶	مریم کا وفات‌نامه جو یوحناه نے لکها	26. The Death of Mary by John.	
۲۷	تذکرهٔ مسیح اور آن کے نزول کا صلیب سے جو یوحناه نے لکها تها	27. The Particulars of Christ's descending from the Cross by John.	
۲۸	کتاب مشاهدات دویم یوحناه	28. The second Revelation of John.	
۲۹	کتاب اداب نماز یوحناه	29. The Modes of Praying by John.	
۳۰	کتاب اعمال اندریاه	30. The Acts of Andrew.	
۳۱	کتاب آداب نماز متي	31. The Modes of Praying by Matthew.	

Reference	English	اردو	نمبر	حوالہ
	32. The Acts of Philip.	کتاب اعمال فلپ	۳۲	
Horne's Introduction to the Critical Study of the Scriptures. Pub: 1825 London. Vol: I. Page 642.	33. The Acts of Thomas.	کتاب اعمال توما	۳۳	ھارن صاحب کا انٹوڈکشن اوپر علوم بیبل کے مطبوعہ سنہ ۱۸۲۵ع جلد ۱ صفحہ ۶۴۲
	34. The Revelation of Thomas.	کتاب مشاهدات توما	۳۴	
	35. The Wanderings of Thomas.	کتاب خانہ بدوشي توما	۳۵	
	36. The Modes of Praying by James.	کتاب آداب نماز یعقوب	۳۶	
	37. The Death of Mary by James.	وفات‌نامہ مریم جو یعقوب نے لکہا	۳۷	
	38. The Tradition of Matthias.	کتاب حدیث متهي آز	۳۸	
	39. The Acts of Matthias.	کتاب اعمال متهي آز	۳۹	
	40. The Modes of Praying by Mark.	کتاب آداب نماز مرقس	۴۰	
	41. The Passions of Mark.	مرقس کي کتاب پےشن	۴۱	
Lardner's works. Pub: 1829 London, Vol: 4. Page 106.	42. The Epistle of Barnabas.	نامہ بارناباس	۴۲	لارڈنر صاحب کے ورکس مطبوعہ سنہ ۱۸۲۹ع لندن جلد ۴ صفحہ ۱۰۶
Horne's Introduction &c. Pub: 1829. London, Vol: 1. Page 642.	43. 1. The Acts of Paul or Martyrdom of Thecla.	کتاب اعمال پال یا شہادت تہکلا اول	۴۳	ھارن صاحب کا انٹوڈکشن مطبوعہ سنہ ۱۸۲۵ع جلد ۱ صفحہ ۶۴۲
	44. 2. The Acts of Paul or Martyrdom of Thecla	کتاب اعمال پال یا شہادت تہکلا دوم	۴۴	
	45. The Acts of Paul.	کتاب اعمال پال	۴۵	
Colossians Chap: 4. Verse 19.	46. The Epistle of Paul to the Loadiceans.	نامہ پال بنام لادوکیان	۴۶	نامہ کلسیان ۴—۱۹
	47 to 49. The three Epistles of Paul to the Thessalonians.	تا ۴۹ تین نامے پال کے بنام تہسلیکونیاں	۴۷	
1. Corinthians 5-9. 2. Corinthians 10-9.	50 to 52. The three Epistles of Paul to the Corinthians.	تا ۵۲ تین نامے پال کے بنام کرنتهیان	۵۰	نامہ اول کارنتهین ۵—۹ نامہ دویم ایضا ۱۰—۹
	53. The Epistle of Paul in reply to that of the Corinthians.	نامہ پال درجواب نامہ کرنتهیان	۵۳	

۵۴ تا ۵۹ چهه نامه پال کے بنام سنیکا — 54. to 59. The six Epistles of Paul to Seneca.

ہارن صاحب کا انٹروڈکشن آوپرعلوم بیبل کے مطبوعہ سنہ ۱۸۲۵ع لندن جلد ۱ صفحہ ۶۴۲ — Horne's Introduction to the Critical Study of the Scriptures. Pub. 1825. Vol: 1. Page 642.

۶۰	کتاب مشاهدات اول پال	60. The 1st. Revelation of Paul.
۶۱	کتاب مشاهدات دویم پال	61. The 2nd. Revelation of Paul.
۶۲	کتاب وژن پال	62. The Visions of Paul.
۶۳	کتاب وعظ پال	63. The Preaching of Paul.
۶۴	پال کي کتاب منترسانپ	64. The Book on the magical Incantation of the Snake by Paul.
۶۵	کتاب پريي سپت پال	65. The Precepts of Paul.
۶۶	مکاشفات سرنتهس	66. The Revelation of Cerinthus.
۶۷	اعمال حواريان جو ابي اونيٹز کے پاس تهے	67. The Acts of the apostles made use of by the Ebionites.
۶۸	کتاب هل‌کي‌سيٹس	68. The Book of the Helkesaites.
۶۹	کتاب جيمس	69. The Book of James.
۷۰	کتاب اعمال حواريان ليوشيس کے	70. The Acts of the Apostles by Leucius.
۷۱	اعمال حواريان لن‌ٹي‌شيس	71 The Acts of the Apostles by Lentitius.
۷۲	اعمال حواريان ليان‌ٹيس	72. The Acts of the Apostles by Leontius.
۷۳	اعمال حواريان ليوتهان	73. The Acts of the Apostles by Leuthon.
۷۴	اعمال حواريان جو مني چيز پاس تهي	74. The Acts of the Apostles used by the Manichees.
۷۵	اعمال حواريان سليوکس	75. The Acts of the Apostles by Seleucus.
۷۶	مکاشفه ستفن	76. The Revelation of Stephen.
۷۷	نامه تهمي‌سن مانٹي‌نسٹ	77. The Catholic Epistle of Themison the Montanist.
۷۸	نامه اول کليمنٹ بنام کارن‌تهينز	78. The first Epistle of Clement to the Corinthians.
۷۹	نامه دوم کليمنٹ بنام کارن‌تهينز	79. The Second Ditto Ditto Ditto.
۸۰	نامه اگني شيس بنام افي‌سينز	80. The Epistle of Ignatius to the Ephesians.
۸۱	نامه اگني‌شيس‌بنام ميگني‌شينس	81. The Epsitle of Ignatius to the Magnesians.

82. The Epistle of Ignatius to the Trallians.	۸۲ نامه اگنيشيس بنام ٹريلينز
83. The Epistle of Ignatius to the Romans.	۸۳ نامه اگنيشيس بنام روميان
84. The Epistle of Ignatius to the Philadelphians.	۸۴ نامه اگني شيس بنام فلي ڈل فينس
85. The Epistle of Ignatius to the Smyrnæans.	۸۵ نامه اگنيشيس بنام سمرنيئنز
86. The Epistle of Ignatius to Polycarp.	۸۶ نامه اگنيشيس بنام پولي کارپ
87. The Epistle of Polycarp to the Philippians.	۸۷ نامه پولي کارپ بنام فلي پينز
88. The Shepherd of Hermas.	۸۸ گڈريه هرمس کا
89. The Commands of Hermas.	۸۹ احکام هرمس
90. The Similitudes of Hermas.	۹۰ تماثيل هرمس

Besides the above detailed books there are some others said to be the perductions of Jesus Christ himself, and they are as follow.—

ان کتابوں کے سوا چند کتابيں ايسي تهيں ، جنکو کهتے ہيں که خود حضرت مسيح عليه‌السلام نے لکهي هيں ، اُن کي تفصيل يهه هے *

Horne's Introduction &c. Vol: 1. Page 642. 1. The Epistle to Abgarus.	۱ نامه بنام اَبگارس	هارن صاحب کا انٹروڈکشن اوبرعلوم بيبل کے مطبوعه سنه ۱۸۲۵ع لندن جلد ۱ صفحه ۶۴۲
2. Ditto to Paul and Peter.	۲ نامه بنام پيٹر و پال	
3. The Book of Proverbs and Preaching.	۳ کتاب تمثيلوں اور وعظ کي	
4. A Hymn, which Christ taught to his Disciples.	۴ کتاب مناجات مسيح کي	
5. The Book on Magic.	۵ کتاب سحر کي	
6. The Book on the Birth of Christ, Mary, and her Nurse.	۶ کتاب پيدايش مسيح اور مريم	
Horne's Introduction &c. Vol: 1. Page 642. 7. The Christ Epistle which fell down from Heaven directed to a priest named Leopas in the city of Eras.	۷ نامے جو اسمان پر سے گرے	ايضا صفحه ۶۴۲
8. An Epistle of Christ produced by Manichees.	۸ نامه حضرت مسيح جو ميني کيس نے پيدا کيا	

جن کتابوں پر کسي کتاب کا حوالہ نہیں ہے آنکا نشان ملیگا اکسہومو اور اپوکریفل نیوتستمنت میں جو سنہ ۱۸۲۰ع میں لندن میں چھپي ہے *

یہہ تفصیل کتابوں کي جو لکھي گئي وہ ہے جو ہمنے اگلي کتابوں میں پائي ہے اور کچھہ تعجب نہیں کہ انکے سوا اور بھي کچھہ تحریریں معتبر یا نا معتبر ہوں. جنکي اطلاع ہم تک نہ پہونچي ہو *

The books, to the authority of citing which I have not refered, are quoted from Exihomo and the Apocryphal New Testament published at London in 1820.

I have endeavoured to put down here so many books as above detailed, from the former works which contain them, it is not surprising if there were any more that could not reach my notice, whether they be genuine and authentic or not.

SIXTH DISCOURSE.

اسناد کے معلوم کرنیکا کہ ان کتابوں میں سے کون سی کتابیں معتبر ھیں' مسلمانو کے مذھب میں کیا قاعدہ ھے

WHAT are the methods applied by the Mohomedan religion, to enquire into, and confirm the authenticity of a religious book.?

In deciding the authenticity of a book the chief principle or guide to be, adopted, is to depend on the credibility or incredibility of its author.—So, when going to prove of a book being authentic, or not, we first look to the alleged author, and if he be known to have been a man eminent for virtue and learning in his day, we should hold that fact to be a strong evidence in favor of the orthodoxy of his book; while the reverse would be equally damaging:—then again, we should expect a connected chain of proofs as to his being really the author; and which cannot be received in any other form except that we were satisfied with the presence of such evidences thereof as were to begin from his time, and to continue to our day; and the most satisfactory method by which such proof could be furnished, would be that some contemporary of the author had been assured of its authenticity by having been taught that book by its author himself—and that he in the like manner had taught a third party, and so on in regular sequence down to our age;' for instance we subjoin to the margin a specimen of the connected chain of a proof of the

Syud Ahmud, the author of this work was taught

کتابوں کی معتبری اور غیر معتبری دریافت کرنے کا اصلی مدار اُسکے مصنف کی معتبری اور غیر معتبری پر ھے' پس جس کتاب کی معتبری یا غیر معتبری دریافت کرنی ھو' تو اول یہہ بات دیکھنی چاھیئے' کہ اُسکا لکھنے والا معتبر شخص ھے یا نہیں' اگر معتبر ھے تو وہ کتاب بھی معتبر ھے' اور اگر معتبر نہیں ھے تو وہ کتاب بھی معتبر نہیں ھے' پھر اگر وہ کتاب معتبر شخص کی طرف منسوب ھوتی ھے' تو اِس بات کی سند درکار ھوتی ھے' کہ درحقیقت یہہ کتاب اُسی شخص کی لکھی ھوئی ھے' اور یہہ بات ثابت نہیں ھوتی' جب تک ھمارے زمانہ سے اُس کتاب کے لکھنے والے تک سند متصل ھمارے پاس نھو' اور سند متصل ھم اُسکو کہتے ھیں' کہ کسی معتبر شخص نے اُس کتاب کو اصل لکھنے والے سے پڑھا ھو' پھر اُس سے دوسرے نے پھر اُس سے تیسرے نے یہاں تک کہ ھمارے زمانہ تک اسیطرح اُسکی گواھی پہونچی ھو' چنانچہ حاشیہ پر بطور مثال کے قران مجید کی سند متصل جس طرح کہ مجھہ تک پہونچی ھے لکھتا ھوں' † اِسی طرح پر اور کتابوں کی بھی سند متصل ھم چاھتے ھین' مگر اِن کتابوں کی نسبت ایسی سند متصل

† قد قرات القران المجید والفرقان الحمید علی الشیخ

ہمارے پاس نہیں ہے اسلیئے اِن کتابوں کے معتبر اور غیر معتبر ٹھہرانیکو دوسرا قاعدہ بلحاظ شہرت اور قبول کے قرار پایا ہے ' پس ان جملہ کتابوں کی خواہ وہ بالفعل بیبل میں داخل ہیں یا نہیں ' چار قسمیں قرار پاتی ہیں *

authenticity of our Holy Koran, in which form the proof requsite by us as to the authenticity of a book should appear.

Now it must be admitted that with respect to books under our discussion this chain of convincing evidence is wanting. To ascertain therefore, in what degree they are entitled to credibility, other tests have been adopted, by the process of which these books have been separated into four distinct classes, the distinguishing features of each of which I now proceed to sketch :—

قسم اول جن کتابوں کو علماء ہر وقت نے بلا رد و انکار قبول کیا ' اور سب کا اُنکی صحت پر اتفاق ہوا ' اور شہر بشہر مشہور ہوئیں ' اور علماء اُنکی تعلیم و تعلم میں قرنا بعد قرن مشغول اور مصروف ہوئے ' اور کبھی اور کسی زمانہ میں اُنکی صحت اور اعتبار پر رد و انکار نہیں ہوا ' وہ سب معتمد اور صحیح ہیں *

1. Class.—To this category belong those books whose authenticity has never been called in question, whose renown had spread from city to city ;—books which were used by the pious and

to him, the Holy Koran by Mowlvee Mohomud Mukhsoosoollah who, again, by Shah Ubdool Uzeez who, by Mowlvee Shah Wully-oollah who, by Hajee Mohomud Fazil who, by Sheikh Ubdool Khaliq who, by Sheikh Busree who, by Sheikh Ubdoor Rehman who, by Sheikh Sujjad who, by Sheikh Ubboonnusr who, by Sheikh Zakureea who, by Sheikh Boorhan who, by Imam Mohomud Juzree who, by Imam Ahmud who, by Ubee Ubdiliahil Hossein who, by Imam Ubee Mohomud Kasim who, by Sheikh Ubbil Ubbas Ahmud who, by Ubee Daood Soolaiman who, by Ubee Oomur who, by Sheikh Ubbil Hussun Tahir who, by Sheikh Ally who, by Sheikh Ubbil Ubbas Ahmud who, by Ubee Mohomud 'Oobied who, by Imam Hufs who, by Imam Asim who,

الاجل الافخم مولانا مولوي محمد مخصوص الله و هو علي الشيخ الاجل والحبر الابجل الذي فاق بين الاقران بالتميز مولانا الشيخ عبد العزيز و هو علي والده شاه ولي الله وهو علي حاجي محمد فاضل السندي و هو علي شيخ عبد الخالق التوفي وهو علي شيخ البصري و هو علي شيخ عبد الرحمن التيمي و هو علي شيخ سجاد و هو علي شيخ ابي النصر الطبلاوي و هو علي شيخ الاسلام الزكريا و هو علي شيخ برهان الفلقيلي و هو علي امام محمد الجزري و هو علي امام احمد ابن شيخ الامام وهو علي امام ابي عبد الله الحسين و هو علي امام ابي محمد قاسم و هو علي شيخ ابي العباس احمد وهو علي شيخ ابي داود سليمان و هو علي ابي عمرو

by Sheikh Ubee Ubdoor Rehman & by Zir bin Hoobeish who, by Khuleefa Oosman who, by Mohummud, the prophet of God.

learned men of every age; and which were unanimously allowed & accepted as true & orthodox. To the truth of books so vouched we at once give in our adhesion.

II. Class.—In this class are placed books, the authors of which enjoyed a high reputation in their day.—These books were generally known and esteemed, but yet they did not gain universal repute; and although they were largely quoted by other writers, yet they in course of time, lost their hold in the minds of men, and gradually sunk into oblivion after attaining temporary renown.—These books we also admit to be authentic and worthy of trust but of comparatively less value than those of class I.

III. Class.—In this division are reckoned those books which, although written by eminent men, never attained to any general circulation, and were not adopted as text books by the scholar of the age, nor were they quoted by contemporary or subsequent writers. Such books we do not hold to be of unquestionable authority.—

IV. Class.—The fourth and last class is composed of books which were wholly unknown to antiquity, and made their appearance at a comparatively later period, without attracting the notice of the able and learned men of the time. Such books we do not regard as trustworthy or authentic.—

الدوالي وهو علی شیخ ابي الحسن الطاهر و هو علی شیخ علـــي ابن محمد و هو علی شیخ ابي العباس احمد ابن سهل الا ستالي و هو علی شیخ ابي محمد عبید ابن الصباح و هو علی امـــام حفص و هو علی امام عاصم وهو علی شـــیخ ابـــي عبدالرحمن و زر ابن حبیش و هو عـــلی حضرت امیرالمو منیـــن عثمان ابن عفان جامع الناس علی القران و هو علی سید الانبیاء والمرسلین صـــاحب الوحي والکتـــاب المبین خاتم النبیین محمد رسول الله صلوات الله علیه و عـــلی اله و اصحابه اجمعین و انا العبد المذنب الی اللـــه الصمد سید احمد

قسم دویم وہ کتابیں ھیں جنکو معتبر لکھنے والوں نے لکھا اور اکثر علماء نے اُن کتابوں کو تسلیم کیا ' مگر بعضوں نے اُن کے تسلیم کرنے سے انکار بھي کیا ' یا کسي عھد میں وہ کتابیں اکثر علماء کے نزدیک مقبول رھیں اور معتبر اور مقدس لوگوں نے آنسے سند لي ' اور اپني تحریرات میں اُن کے اقوال اخذ کئے ' مگر پھر کسي زمانہ میں متروک ھو گئیں ' یا یہہ کہ کسي زمانہ میں اُن کي شھرت ھوئي اور پھر وہ شھرت جاتي رھي ' اُن کتابوں کو بھي ھم صحیح اور معتمد مانتے ھیں ' مگر پھلي قسم سے درجہ اعتبار میں کمتر جانتے ھیں *

قسم سویم وہ کتابیں ھیں 'جنکو معتبر لکھنے والوں نے تو لکھا ' مگر چنداں مشھور نہ ھوئیں ' اور علماء کي تعلیم و تعلم میں کثرت سے نہ آئیں ' اور نہ معتبر اور مقدس لوگوں نے اپني تحریرات میں اُن کے اقوال اخذ کئي ' نہ آنکا حوالہ دیا اُن کتابوں کو ھم کتب صحاح میں داخل نہیں کرتے *

قسم چھارم وہ کتابیں ھیں ' جنکا اگلے وقتوں میں کچھہ نام و نشان مذکور نہ تھا ' بعد کے زمانہ میں نکلیں ' اور معتبر لوگوں نے اُن کي طرف التفات نکیا ' اُن کتابوں کو معتبر نہیں سمجھتے *

It is by the foregoing standard that we Mohomedans try the claims of ancient writings which profess to guide mankind in matters of faith; and that all existing books are so judged, whether they are included in the Bible, or not. It seems to me that there is no difference of opinion of any kind between the Mohomedan and the Christian learned as to the rules or methods adopted by them, to inquire into the authenticity or fictitiousness of a book; for Mr. Lardner thus speaks on this subject in the fourth volume of his works at page 102.—

"It seems to me that when we speak of books and rank them according to the several opinions which men have of them, there may be five sorts:—

1stly. Such books as are universally received.

2ndly. Such as are very generally received, and are doubted of by a few only.

3rdly. Such as Eusebius calls controverted or contradicted, which are received by many, or the most, but yet are doubted of by a good number of people.

4thly. Such as are received by a few only, or however rejected by more than they are received. These Eusebius may call spurious.

5thly. There are such as are universally rejected by Catholic Christians, as not having been used by any of the ancients, as books of any value, and containing things contrary to the true

اِس تقسیم بموجب هم مسلمان آن کتابوں کو بهي خواه وه بیبل میں داخل هیں یا نهیں ' چار قسموں پر تقسیم کرتے هیں ' اور جو کتاب جس قسم کي هے اُس قسم میں داخل کرتے هیں *

ظاهرا معلوم هوتا هے ' که اِس امر میں علماء مسیحي کا بهي یهي مذهب هے ' جو هم مسلمانوں کا هے اور هم دونوں میں اُن کتابوں کے معتبر اور نا معتبر ٹهرانے کے قاعده میں کچهه اختلاف نهیں هے ' لارڈ نر صاحب لکهتے هیں " که جب هم کتابوں کا بیان کرتے هیں ' اور متقدمین کے اقوال پر جو اُن کي نسبت هیں لحاظ کرتے هیں ' تو وه کتابیں پانچ قسم کي معلوم هوتي هیں ' *

لارڈ نر صاحب کے ورکس مطبوعه سنه ١٨٢٩ع لندن جلد ٤ صفحه ١٠٢

اول وه کتابیں جنکو سب مانتے تهے *

دوسرے وه جنکو بهت سے مانتے تهے اور صرف چند آدمي اُنپر شک کرتے تهے *

تیسرے وه کتابیں جنکو یوسي بیس نے متنازعه ٹهرایا هے یعني جنکو بهت سے لوگ تسلیم کرتے هیں ' اور بهت سے لوگ اُنپر شک بهي کرتے هیں *

چوتهے وه کتابیں جنکو چند تسلیم کرتے هیں ' یا یهه که جتنے تسلیم کرتے هیں ' اُس سے بهت زیاده اُن کو تسلیم نهیں کرتے هیں ' ایسي کتابیں جهوٹي کتابیں کهلاتي هیں *

پانچویں وه کتابیں جنکو علماء عیسائي عموماً رد کرتے هیں اِس سبب سے که متقدمین میں سے کسي نے اُن کو بطور کتاب معتبر کے استعمال نهیں کیا ' یا اُن

Apostolical doctrine. These are altogether or throughout spurious."—

میں ایسي باتیں شامل هیں جو حقیقي حواریانه تعلیم کے برخلاف هیں ایسي کتابیں بالکل جهوٹي هیں *

Now it is decidedly proved by the above quotations from Mr. Lardner's that there is no diversity of opinion between the Mohomedans and Christians, in their manner of judging of the authenticity of books; the only difference of judgement between them lies in this point that after having rejected a book the Christians do not allow any of its passages to be of any weight at all; but we Mohomedans look to the subject-matter of it, and make its contents rank in three classes according to the value that we give to each of them respectively.

اس تقسیم سے جو لارڈ نر صاحب نے بیان فرمائي صاف معلوم هوتا ہے کہ یهه قاعده هم دونوں مسلمانوں اور عیسائیوں میں غیر متنازعه هے مگر اختلاف صرف اِسقدر ہے کہ جن کتابوں کو علماء عیسائي معتبر نهیں جانتے ' اُن کتابوں کے کسي قول پر بهي اعتبار نهیں کرتے ' اور بالکل بیبل سے خارج سمجهتے هیں مگر هم مسلمان اُسکے اصلي مضامیں پر خیال کرتے هیں ' اور جسقدر مضامین اُس میں مندرج هوتے هیں اُن کي تین قسمیں کرتے هیں *

1st. If the subject-matter is shown to be true, by internal evidence, or by collateral testimony derived from other works, then we accept it as true.

اول یهه که اُسکي صحت اور صداقت اور کسي معتبر دلیل یا معتبر کتاب سے پائي جاتي هے ' تو اُس مضمون کو صحیح اور واقعي مانتے هیں *

2ndly. If by the same rule any portion of the book is shown to be false, then we reject just so much of it.

دوسرے یهه که اُس مضمون کا غلط اور جهوٹ هونا اور کسي معتبر دلیل یا معتبر کتاب سے ثابت هوتا هے ' تو اُس قدر مضمون کو صحیح نهیں مانتے *

3rdly. If neither the truth nor falsity of a certain portion of it can be demonstratively established, and yet if there be no positive evidence against its truth, in that case we steer a middle course; neither admitting altogether, nor rejecting altogether the substance or doctrines of a book so circumstanced.

Further we acknowledge that whatever has been revealed by God to his prophets, is all true; for according to

تیسرے یهه که جس مضمون کي نه معتبري ثابت هے ' اور نه غلط هونا ثابت هے ' اور نه کوئي ایسي قوي دلیل ہے ' جس سے اُسکے غلط هونیکا یقین هو ' تو اِس مضمون کي نه صحت کا اقرار کرتے هیں اور نه اُسکي صحت سے انکار کرتے هیں ' بلکه یهه کهتے هیں که جو کچهه الله نے اپنے نبیوں پر اوتارا ' اُس سب پر هم ایمان لائے هیں ' اور سببب اس کا یهه

our religion it is obligatory upon us all Mohomedans to accept those revelations implicitly in good faith.—If it should happen that any revelation so called, is of doubtful authenticity, though not incontrovertibly shown to be false, we should refrain from rejecting it, lest it should really turn out to be a genuine message uttered by a Prophet as conveyed to him from God, and we might thus unwillingly commit sin by denying God's words: but on the other hand, we should at the same time withhold our acquiescence, because of the absence of sufficient proof of its genuineness.—

ہے ' کہ ہمارے مذہب میں یہہ بات فرض ہے ' کہ جو کلام الہي نبیوں پر آترا ' آس سب کي ہم دل سے تصدیق کریں ' پس جو کلام کہ کیسي نبي کي طرف منسوب ہے ' اور آس کا غلط ہونا ہمکو ثابت نہیں ہوا ' تو آسکے انکار کرنے میں ہمکو یہہ اندیشہ ہے کہ شاید نبي کا کلام ہو ' اور آسکے انکار کرنے سے ہمکو گناہ کا مرتکب ہونا پڑے ' اور آسکي صحت کا اس واسطے اقرار نہیں کر سکتے ' کہ آسکي صحت ہمکو ثابت نہیں *

Tested by the rule above indicated, it is allowed by Mohomedans, that none of the various books which form component parts of the Bible, are of such a nature as to fall into class IV.—The great majority of them belong to the first class, ; some to the second ; and a very few to the third class.—I shall give my reasons in full, when I proceed to classify them, which will be D. V. when I write the commentary upon each book.

بلحاظ اِن تقسیموں کي جسقدر کتابیں ' کہ بالفعل بیبل میں داخل ہیں ' ہم مسلمانوں کے نزدیک کوئي کتاب قسم چہارم میں داخل نہیں ہے ' بلکہ اکثر کتابیں قسم اول کي ہیں ' اور کچھہ تہوڑي قسم دویم کي ' اور بعض قسم سوم کي ' چنانچہ آسکي تفصیل اور تحقیق ' ہم ہر ایک کتاب کي تفسیر میں وقتاً فوقتاً لکھیں گے انشاالله تعالے *

SEVENTH DISCOURSE.

مسلمانوں کے مذهب ميں کتب مقدسه کي تحريف کا کيا مسئله هے

What is the opinion entertained by Mohomedans regarding the corruption of the sacred scriptures.?

Eemam Fukhroodeen Razee says, in his Commentary that the word Tuhreef means to change, to alter, to turn aside anything from its truth.—This meaning is of general application; but whenever the term is used in relation to sacred scriptures, it is, in common acceptation, understood to imply a wilful corruption of the word of God from its true and original purport and intent.—

امام فخرالدين رازي نے تفسير کبير ميں لکها هے ' که تحريف کے معني هيں تغير وتبديل کے اور تحريف پهيرنا ايک چيز کا هے آسکي سچائي سے

تفسير کبير
التحريف التغيير والتبديل والتحريف هو امالة الشيء عن حقه

يهه معني جو امام صاحب نے بيان کيئے يهه عام تحريف کے معني هيں ' مگر کتب مقدسه کي نسبت جو تحريف کا لفظ هم مسلمانوں ميں مروج هے آس سے اصطلاحي معني مراد هيں ' اوروه يهه هيں که جان بوجهه کر اور قصد کرکر کلام الهي کو آسکے اصلي مقصد اور سچے مطلب سے دوسري طرف پهيرنا *

I have ventured to define under three different heads, the peculiar circumstances which serve to convey the sense of the word Tuhreef in its special application to the divine word.—

همنے تحريف کے اصطلاحي معنوں ميں کئي قيديں لگائي هيں *

1st. The corruption must be done knowingly.—

اول يهه که جان بوجهه کر *

2ndly. It must be done wilfully or determinedly.—

دوسرے يهه که قصد کرکر *

3rdly. There must be an obvious perversion of the true meaning of the text.—

تيسرے يهه که اصلي مراد سے آس طرف پهيرنا جو مقصود نهيں هے *

I have given the first definition, because according to our own holy Koran it is a serious crime to alter or corrupt sacred scriptures; but if the alteration be such as might show that it was not done with the deliberate intention of corrupting the scriptures, then it is not

پهلي قيد همنے اسليئے لگائي هے ' که قران مجيد کے حکم بموجب تحريف ايک گناه عظيم هے پهر اگر تحريف سے جان بوجهه کر تحريف کرنا مراد نهو تو وه فعل گناه نهيں رهتا ' پس ضرور هے که جس تحريف کا قران مجيد ميں ذکر هے وه تحريف

to be regarded as a crime.—When, therefore, Tuhreef is mentioned in the Koran, it implies that it is caused knowingly. There are various passages in which it is written, that people who have the word of God change the sense of it, and that they do so knowingly.—This shows clearly, that a criminal knowledge is essential to the corruption of scripture.—

I have given the second definition for this reason, that an improper interference with any book is an act; and when an act is attributed to an actor by whom it has been committed, it is concluded that it has been done designedly.—In the holy Koran whenever the corrupting of scripture is spoken of, it is alluded to as an action proceeding from some body. Another argument to support the opinion, is that an act is regarded as criminal only if it is done wilfully, or with deliberate intention; hence it is proved that the word corruption implies that it is done wilfully.

The third definition–that of distorting a text from its true meaning,-comprehends in fact the original and genuine signification of the word Tuhreef—which means literally the turning away of anything from its truth.—If then it be allowed that no such alteration has been made as to affect the true and obvious sense of any writing, then we should not call that Tuhreef, according to the peculiar meaning of the word.

It must be considered, that the Sacred Scriptures may be corrupted in various ways:—

جان بوجهه کر هو، علاوه اِسکے قران مجید میں بعضي آیتوں میں تحریف کے ذکر کے ساتهه یهه بهي آیا هے که (سنتے کلام الله کا پهر آسکو بدل ڈالتے سمجهه کر اور آنکو معلوم هے) پس اس سے صاف ثابت هوتا هے، که تحریف سے وهي تحریف مراد هے جو جان بوجهه کر هو *

دوسري قید قصد اور ارادہ کي همنے اسلیئے لگائي هے، که بدلنا یا پهیرنا کسي چیز کا ایک فعل هے اور جبکه کوئي فعل کسي فاعل کي طرف منسوب کیا جاتا هے، تو آس سے یهي مراد هوتي هے که آسنے بالقصد یهه کام کیا هے چنانچه قران مجید میں بهي جهاں کهیں تحریف کا ذکر آیا هے وہ فعل کے صیغه سے آیا هے علاوہ اسکے گناہ بهي آسي فعل پر هوتا هے جو بالقصد اور بالعمد هو، اس سے ثابت هے که تحریف سے وهي تحریف مراد هے جو قصداً اور ارادةً هو *

تیسري قید اصلي مراد سے پهیرنے کي همنے اِسلیئے لگائي هے، که یهه معني نفس لفظ تحریف میں واقع هیں، کیونکه اصلي معني تحریف کے هیں پهیرنا ایک چیزکا آسکي سچائي سے پس اگر فرض کیا جاوے که کسي چیز میں کوئي ایسي تغیر و تبدیل واقع هوئي، جس سے آسکي سچائي اور اصلي مطلب میں انحراف نهیں آیا، تو وہ اصطلاحي تحریف نهیں هے *

اب غور کرنا چاهیئے که اِس طرح پر تحریف کتب مقدسه کي کئي صورت سے هوسکتي هے *

1st. By adding words or phrases which were not there originally.—

اول یہہ کہ کتب مقدسہ میں کچہہ لفظ یا عبارت اپني طرف سے بڑھاویں *

2ndly. By striking out existing words or phrases.—

دوسرے یہہ کہ آن میں سے کچہہ لفظ یا عبارت گھٹاویں *

3rdly. By the substitution of other words, differing in meaning form those struck out.—

تیسرے یہہ کہ لفظوں کو بدل دیں، یعني اصلي لفظ نکال کر آنکے بدلے اور لفظ داخل کردیں *

4thly. By making verbal changes while reading, so as to convey to the ear words different from what were written.

چوتھے یہہ کہ کتب مقدسہ میں تو کچہہ تغیر و تبدیل نکریں، مگر آنکے الفاظ کو یعنی کلام الہی کو پڑھتے وقت تغیر کر کر لوگوں کو پڑہ سناویں *

5thly. By reading only some passages, and omitting others.

پانچویں یہہ کہ کتب مقدسہ کے بعض ورسوں کو بتاویں، اور بعض کو چہپاویں *

6thly. By instructing the people in a manner contrary to God's teaching in his holy word, and yet making them believe that this instruction is the true word.

چھٹے یہہ کہ کلام الہي میں جو احکام هیں لوگوں کو آنکے بدلے اور احکام بتاویں، یہہ کہہ کر کہ حکم الہي یوں هي ہے *

7thly. By adopting an improper meaning of certain words of ambiguous or equivocal interpretation, which does not suit the sense intended.

ساتویں یہہ کہ الفاظ مشترک المعني کے وہ معني بیان کریں جو مقصود نہیں هیں *

8thly. By misinterpreting those passages which are mysterious and allegorical.

آٹھویں یہہ کہ آیات خفیہ اور متشابہ کي غلط تاویل بیان کریں *

Some maintain, that besides the above, there is yet another method of corrupting Scripture, and that is, by producing spurious books and publishing them as the inspired word of God. But, in point of fact, this can hardly come under the head* of Tuhreef, because Tuhreef means an actual corruption of God's word; and it will not apply to a

اِن قسموں کے سوا بعضے لوگوں نے اسبات کو بھي تحریف میں داخل کیا ہے، کہ ایک عبارت یا رسالہ اپني طرف سے لکھہ کر مشہور کریں، کہ یہہ خدا کا کلام ہے، مگر در حقیقت یہہ تحریف میں داخل نہیں ہے، کیونکہ تحریف میں ضرور ہے کہ کلام الہي میں تغیر و تبدیل هو، اور اپني طرف سے کوئي عبارت یا رسالہ لکھنا اور آسکو کلام

case in which spurious works are fraudulently sought to be palmed off opon the world as inspired; for this cannot be regarded as a corrupting of God's word, but simply as an attempt to give currency to a lie under false colors.

الهي كهه كر مشهور كرنا ، كلام الهي مين تحريف كرنا نهين هے بلكه سيدہ سے جهوٹ بنانا اور موضوع كرنا هے ٭

The eight different kinds of Tuhreef noticed above, may be divided into two distinct classes; the first four being called Tuhreef Lufzee or verbal corruption, and the last four Tuhreef Maunvee, or corruption of the sense or meaning of Sacred Scripture. My object in making mention of these several kinds of Tuhreef, is merely to show, that corruption in any of these ways was possible; but I do not at all intend to assert, that all these methods were actually put into practice for the purpose of corrupting the Scriptures.—On the contrary it is proved, in the opinion of us Mohomedans, that corruption of the first three kinds was not practised.

يهه آٹهون قسمين تحريف كي جو مذكور هوئين ، ان مين سے پهلي چار قسمين تحريف لفظي كهلاتي هين ، اور پچهلي چار قسمين تحريف معنوي ، ان آٹهون قسمون كے بيان كرنے هے اِس مقام پر مطلب يهه هے ، كه اِن اِن صورتون سے تحريف هونا ممكن هے ، اور يهه مطلب نهين هے كه يهه آٹهون قسمون كي تحريفين كتب مقدسه مين واقع هوئي هين ، كيونكه همارے مذهب بموجب پهلي تين قسمون كي تحريف كا كتب مقدسه مين واقع هونا ثابت نهين هے ٭

Some of the doctors of our faith have indeed maintained that the corruption of the first three kinds above mentioned must have been practised; and the arguments by which they support this assertion, are founded on these three points:—

همارے مذهب كے بعض قديم عالمون نے كتب مقدسه مين پهلي تين قسمون كي تحريف كا هونا بهي مانا هے ، اُن كي راے كي بنياد تين باتون پر هے ٭

1stly.—They include among corruptions all books or writings which being the productions of individuals, have been falsely published under the names of prophets or apostles.—

ايک يهه كه وه لوگ اِسبات كو بهي كه اگر كوئي شخص خود كوئي رساله لكهے اور اُسكو بطور جهوٹ كے كسي پيغمبر يا حواري كے نام سے مشهور كرے تحريف مين داخل كرتے هين ٭

2ndly.—They prove that corruptions of those three kinds were practised by some of the Jews.—So the Samaritans in the 4th verse of the 27th

دوسرے يهه كه اُن كو معلوم هوا هے كه بعضے يهوديون نے بعضي جگهه قصداً تحريف لفظي كي هے ، جيسے كه سامريون نے ورس ۴ باب ۲۷ كتاب استثنا مين ،

chapter of Deuteronomy, substituted the mountain Gozra for that of Ebal.

3rdly.—It was shown that some corruptions had been also made by those who were termed Orthodox :—

For instance, in the Gospel of Mark, Chap. 13. V. 32., some words were omitted because they favored the Arians.—

Again in the Gospel of Luke, Chap. 1. V. 35, some words were added in opposition to the Eutychians.—

In the same Gospel the 43rd. verse of the 22nd. Chapter was omitted, in order that the divinity of Christ might not be questioned.

Again in the 1st. Chapter of the Gospel of Matthew the words, "That before they came together," were omitted in the 18th verse; and the words, "Her first-born," were likewise omitted in the 25th verse of the same chapter, lest any one should doubt the perpetual virginity of Mary, the mother of Christ.—

But on consideration it will appear that these arguments are not sound; nor do such alterations or interpolations pertain to those corruptions which are spoken of in the Holy Koran. I have already remarked that such acts as the publication of a book under the name of a prophet or an apostle, are not corruptions of, but on the contrary wholly contradictions to, the truth. Again, if any person has made interpolations in his private copy of scripture, it is a mere isolated fact, quite unconnected with the general

بجائے (عیبال کے پہاڑ) کے (گذرم کا پہاڑ) بنادیا ہے *

تیسرے یہہ کہ بعض دیندار مسیحیوں کي نسبت بھي اُن کو تحریف لفظي کرنا ثابت ہوا ہے *

مثلاً انجیل مارک باب ۱۳ ورس ۳۲ میں سے بعض الفاظ نکال ڈالے ہیں ' کیونکہ وہ ایرین کے مذہب کي تائید کرتے تھے *

اور لوک کي انجیل کے باب ۱ ورس ۳۵ میں کچھہ لفظ بڑھائے گئے ہیں ' واسطے رد کرنے مذہب یوتي شینز کے *

اور اسي انجیل کے باب ۲۲ کا ورس ۴۳ بعض نسخوں میں سے نکال ڈالا ہے ' تا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کي الوہیت میں شبہہ نہ پڑے *

اور متي کي انجیل کے باب ۱ ورس ۱۸ میں سے لفظ ہم بستر ہویں اور ۲۵ میں سے اُسکا پہلونٹا ' نکال ڈالا ہے ' تاکہ حضرت مریم علیہا السلام کے ہمیشہ کنواري رہنے پر شبہہ نہ پڑے *

مگر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے ' کہ یہہ تینوں دلیلیں اُن لوگوں کي ٹھیک نہیں ہیں ' اور قران مجید میں جس تحریف کا ذکر آیا ہے ' اُس سے کچھہ علاقہ نہیں رکھتیں * کیونکہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں ' کہ اپني طرف سے کوئي رسالہ لکھہ کر کسي پیغمبر یا حواري کے نام سے مشہور کرنا ' وہ تحریف نہیں ہے بلکہ سرے سے موضوعات میں داخل ہے ' اور اگر کسي شخص نے کسي نسخہ میں کوئي تحریف لفظي کي ' تو اُس سے ہمارے قران مجید میں بحث

ہارن صاحب کا انٹروڈکشن اوپر علوم بیبل کے مطبوعہ سنہ ۱۸۲۵ع لندن جلد ۲ صفحہ ۳۲۳

question under discussion; for what we have to consider is, whether all the copies of the Scriptures scattered throughout Christendom and Judaism, did really go forth with corruptions of the three kinds above indicated.

Further, the interpolations practised by the Orthodox, are not such corruptions as the Holy Koran speaks of; because the interpolators conscientiously thought that what they thus altered, was the real truth; and, in our Holy Koran such kinds of corruption are not referred to, but only such as originated from those, who knew perfectly well that their alterations were not the real truth, but yet knowingly brought out a meaning quite contrary to the truth.

نہیں ہے ' بلکہ ہمارے قران مجید میں اُس تحریف سے بحث ہے جو عموماً یہودیوں اور عیسائیوں میں رائج ہوگئی تھی ' بعض دیندار علماء مسیحی نے اگر کچھہ لفظی تغیر و تبدیل کی ' تو وہ بھی وہ تحریف جسکا قران مجید میں ذکر ہے ہرگز نہیں ہوسکتی ' کیونکہ وہ لوگ یقینی جانتے تھے ' کہ اُسکے صحیح اور اصلی اور سچے معنی وہی ہیں ' جسطرح ہمنے لفظوں کو بدلا ہے ' حالانکہ قران مجید میں جس تحریف کا ذکر ہے ' وہ ایسی تحریف نہیں ہے ' بلکہ وہ اُس تحریف کا ذکر ہے جسکو وہ لوگ جانتے تھے ' کہ صحیح اور سچا اور اصلی مطلب یہہ نہیں ہے ' جوہم بیان کرتے ہیں ' اور پھر دیدہ و دانستہ اُس میں تحریف کرتے تھے ' اور جان بوجھہ کر غلط عبارت پڑھتے تھے ' یا غلط معنی بیان کرتے تھے *

Now it is plain from the above observations that those learned doctors of our faith, who have spoken of the first three kinds of corruptions as having been practised in Scripture, did not correctly understand the meaning of the word Tuhreef, and hence other more learned doctors of our faith have stated their deliberate conviction, that no such corruptions took place in the Scriptures, and have thus rejected the opinions advanced by those above mentioned. I may, in this place, make some extracts in proof of this statement.

اس بیان سے صاف ظاہر ہے ' کہ جن علماء نے کتب مقدسہ میں پہلی تین قسموں کی تحریف کا ہونا تسلیم کیا ہے ' اُن سے درباب قرار دینے اصلی مراد تحریف کے لغزش ہوئی ہے اسی لیئے ہمارے مذہب کے بڑے بڑے علماء محققین نے کتب مقدسہ میں پہلی تین قسموں کی تحریف کے واقع ہونے سے انکار کیا ہے ' اور جن لوگوں کی راے اُس طرف گئی ہے ' اُنکا تخطیہ کیا ہے ' چنانچہ ہم اُنکے اقوال اس مقام پر نقل کرتے ہیں *

Imam Mohomud Ismael Bookharee writes in his book that the word Tuhreef (corruption) signifies to change a thing from its original nature, and that there

قال البخاري رحمة الله عليه في صحيحه

امام محمد اسمعیل بخاری رحمۃالله علیه نے اپنی کتاب میں تحریف کی تفسیریوں لکھی ہے

في بيان قوله تعالى يحرفون الكلم عن مواضعه يحرفون يزيلون وليس احد يزيل لفظ كتاب من كتب الله ولكنهم يحرفونه يتاولونه على غير تاويله

که تحریف کے معني هیں بگاڑدینے کے ' اور کوئي شخص نهیں هے جو بگاڑے الله تعالی کي کتابوں سے لفظ کسي کتاب کا ' لیکن یهودي اور عیسائي خدا کي کتاب کو اُسکے اصلي اور سچے معنوں سے پهیر کر تحریف کرتے تهے *

is no man who could corrupt a single word of what has proceeded from God, so that the Jews and Christians could corrupt only by misrepresenting the meaning of the words of God.

قد سئل ابن تيمية عن هذا المسئلة فاجاب في فتاواه ان للعلماء في هذا قولين احدهما وقوع التبديل في الالفاظ ايضاً ثانيهما لا تبديل الا في المعني واحتج للثاني

فتح الباري شرح صحیح بخاري میں هے ' که ابن تیمیه سے تحریف کا مسئله پوچها گیا ' اُنهوں نے جواب دیا که علماء کے اِسمیں دو قول هیں ' ایک یهه که تحریف لفظوں میں بهي هوئي هے اور دوسرے یهه که تبدیل نهیں هوئي مگر صرف معنوں میں ' اور اس دوسري بات پر بهت سي دلیلیں بیان کي هیں *

In the Futhoolbaree, a commentary on the above mentioned Bookharee, it is stated that Ibn Taimea was questioned with regard to the meaning of the word Tuhreef (corruption). He replied that doctors of former times had taken it in two senses; some maintaining that it meant an interpolation of words; and some that it meant the misrepresentation of the meaning of a subject; and that many arguments had been adduced in support of the latter opinion.—

فوزالکبیر في اصول التفسیر

اما تحریف لفظي در ترجمه توریت وامثال ان بکار مي برند نه دراصل توریت پیش این فقیر چنین محقق شد وهو قول ابن عباس

شاه ولي الله صاحب اپني کتاب فوزالکبیر میں لکهتے هیں که میرے نزدیک تحقیق یهي هوا هے ' که اهل کتاب توریت اور اور کتب مقدسه کے ترجمه میں (یعني تفسیر میں) تحریف کرتے تهے نه اصل توریت میں ' اور یهه قول ابن عباس کا هے

Shah Wullee Ullah in his Fouzool Kubeer, says that he thinks that in paraphrases and commentaries on books of the Old Testament, people were in the habit of corrupting the sense of certain passages of Scripture, but that the original text was not tampered with. And the same is the opinion of Ibn Abbas.

Eemam Fukhroodeen Razee states in his Commentary, on the authority of Ibn Abbas, that the Jews and early Christians were suspected of altering the text of the Pentateuch and New Testament; but that in the opinion of eminent doctors and theologians, it was not practicable thus to corrupt the text; because those Scriptures were generally known, and widely circulated, having been handed down from generation to generation. No interpolation could therefore be made in them; although it is admitted that some people used to conceal their true sense and interpretation.---

Soortool B u k r, Ayat 174.

امام فخرالدين رازي اپني تفسير كبير ميں لكهتے هيں كه ابن عباس سے روايت هے كه اهل كتاب توريت اور انجيل كي عبارت ميں تحريف كرتے تهے مگر متكلمين كے نزديك. يعني اُن عالموں كے نزديك جو مذهبي امور كي تحقيق كرنے والے هيں يهه بات يعني توريت وانجيل كي عبارتونكا بدل ڈالنا ممتنع هے كيونكه وه دونو كتابيں نهايت مشهور هو گئي هيں اور تواتر كو پهونچيں هيں يهاں تك كه اُنكي عبارتونكا بدلنا متعذر هوگيا هے ' بلكه وه لوگ جو اصلي مطلب تها اُسكو چهپاتے تهے *

تفسير كبير سورة البقر آيت ١٧٤

عن ابن عبـــاس انهم كانوا يحرفون ظاهرالتورة والانجيل وعندالمتكلمين هذا ممتنع لانهما كاناكتا بين بلغا في الشهرة والتواتر الي حيث يتعذر ذلك فيهما بل كانوا يكتمون التا ويل

In the same Commentary, Eemam Fukhroodeen Razee puts the question: How was it possible to corrupt the Old Testament when it was so well known among the people? To which one answer is suggested:---Perhaps some few persons may have combined for the purpose. In such a case the act might be possible; but in my opinion, says our author, a better explanation may be given; and he proceeds to explain his idea, by stating, that those passages in the Old Testament which foretold the advent of our Prophet Mohomed, certainly requir-

Sooraal Amran, Ayat 78.

اسي تفسير ميں امام فخرالدين رازي نے ايک (سوال) كيا هے ' كه كيونكر ممكن هے داخل كرنا تحريف كا توريت ميں ' باوجود اُسكي نهايت شهرت كے لوگوں ميں (جواب) شايد يهه كام تهوڑے سے آدميوں نے جنكا تحريف پر اكٹها هو جانا ممكن هوكيا هو ' تو اِس صورت ميں ايســـي تحريـــف هوني ممكن هے ' مگر

تفسير كبير سورة ال عمران آيت ٧٨

كيف يمكن ادخال التحريف في التوراة مع شهرته العظيمة بين الناس والجواب لعله صدر هذا العمل من نفر قايل يجـــوز عليهم التواطو علي التحريف ثم انهم عرضوا ذلك المحرف علي بعض العــوام وعلي هذا التقدير

يكون هذا التحريف مستندا والاصوب عندي في تفسير الايته وجه اخر وهو ان الايات الدالته على نبوة محمد صلى الله عليه وسلم كان يحتاج فيها الى تدقيق النظر وتامل القلب والقوم كانوا يوردون عليها الاسولته المشوشته والاعتراضات المظلمته فكانت تصير تلك الدلايل مشتبها على السامعين واليهود كانوا يقولون مراد الله تعالى من هذه الايته ماذكرناه لاماذكرتم فكان هذا هو المراد بالتحريف وبليّ الالسنته وهذا مثل ان المحقق في زماننا اذا استدل بايته من كتاب الله فالمبطل يورد عليه الاسولة والشبهات و يقول ليس مراد الله ماذكرت فكذلك في هذا الصورة و الله اعلم بمراده

ميرے نزديک اِس آيت كي بهتر تفسير يهه هے ' كه جو آيتيں توريت كي نبوة محمد صلى الله عليه وسلم پر دلالت كرتي تهيں ' اُن ميں غور اور فكر كي احتياج تهي اور وه لوگ اُسپر سوالات مشوش اور بيجا اعتراضات كرتے تهے ' پهر وه دليليں سننے والوں پر مشتبه هو جاتي تهيں ' اور يهودي كهتے تهے كه ان آيتوں سے الله تعالى كي مراد وه هي جو هم كهتے هيں ' نه وه جو تم كهتے هو ' پس يهي مراد هے تحريف سے اور زبان بدلنے يا پهيرنے سے ' اِسكي ايسي مثال هے ' جيسے كه همارے زمانه ميں جب كوئي محقق كسي آيت كلام الهي سے استدلال كرتا هے ' تو گمراه لوگ اُسپر سوالات اور شبهات كرتے هيں ' اور كهتے هيں كه الله كي مراد يهه نهيں هے جو تم كهتے هو ' اسيطرح پر اس تحريف كي صورت هے *

ed great judgment and thought for their right apprehension, and that the Jews were accustomed to wrest the true sense of these passages, and to cavil at the conclusions to which they naturally led when correctly understood. The Tuhreef here meant, is clearly that of words and passages, to which one party attached a meaning, which was disputed by another. Examples are not wanting in our own times, when men reputed to be godly, build up arguments on particular passages of the word of God, and so create doubts in the minds of ignorant hearers, and make them call in question the actual intent of the Divine will.—

In the same Commentary, Eemam Fukhrooddeen Razee puts another question: "How is it possible that any corruption could be introduced into a book which descended from one generation to another, and every word and precept of which was known from East to West? One answer may be given, that the people among whom the falsification passed current, were few in number, while those among them who had any acquaintance with Scripture, were still fewer: and so it was possible to falsify the text without detection. Another answer is:—The object of corrupting any writing is to engender doubts, provoke disputes, and raise false arguments, by verbal artifices just as in the present day, people who are averse to the right course, strive to pervert passages of holy writ, and thus raise difficulties to mislead others. This is the true object of corruption.—

Soorutooll Nissa, Ayat 46.

اسي تفسير ميں امام فخرالدين رازي نے ایک اور(سوال) پيش کيا، که کسطرح ممکن هے تحريف ايسي کتاب ميں، جسکے هر هر حرف اور کلمے تواتر کو پهونچ گئے هيں، اور شرق سے غرب تک مشهور هو گئے هيں، پهلا (جواب) شايد يوں کها جاسکے، که وه لوگ تهوڑے تهے اور عالم کتاب الهي کے بهت هي کم تهے، پس ايسي تحريف کرسکے، دوسرا (جواب) تحريف سے مراد هے جهوٹے شبهوں کا ڈالنا، اور غلط تاويلوں کا کرنا، اور لفظ کو صحيح معنوں سے جهوٹے معنوں کي طرف کهينچنا لفظي حيلوں سے جيسے که اس زمانه ميں بدعتي اپنے مذهب کي مخالف ايتوں کے ساتهه کرتے هيں، اِسکو سمجهو اور يهي مراد تحريف کي بهت صحيح هے *

تفسير کبير سورة النساء آيت ۴۶

فان قيل كيف يمكن هذا في الكتاب الذي بلغت آحاد حروفه وكلماته مبلغ التواتر المشهور في الشرق والغرب قلنا لعله يقال القوم كانوا قليلين والعلماء بالكتاب كانوا في غاية القلة فقدروا على هذا التحريف الثاني ان المراد بالتحريف القاء الشبهة الباطلة والتاويلات الفاسدة وجر اللفظ من معناه الحق الى الباطل بوجوه الحيل اللفظية كما يفعله اهل البدعة في زماننا هذا بالايات المخالفة لمذهبهم هذا هو الاصح

In the same Commentary, Eemam says that by Tuhreef is to be understood either false and illogical arguments, or verbal alterations.—Now I have shown above

Tufseer Soorutool Maidah, Ayat 14.

اسي تفسير ميں امام صاحب لکهتے هيں که تحريف سے ياتو غلط تاويل مراد هے يا لفظ کا بدلنا مراد هے اور همنے اوپر بيان

تفسير کبير سورة المائدة آيت ۱۴

التحريف يحتمل التا

that the first suggestion is the most likely, because it is not possible that any mutilations could be made in the text of Scripture which has come down from the earliest ages of antiquity.—

کیا ہے که پہلی مراد بہتر ہے ' کیونکه جو کتاب بتواتر منقول ہو اُس میں تغیر لفظ کی نہیں ہو سکتی *

ویل الباطل ویحتمل تغییر اللفظ وقد بینا فیما تقدم ان الاول اولی لان الکتاب المنقول بالتواتر لا یتاتی فیه تغییر اللفظ

In the Tufseer Doorray Munsoor, Ibn Moonzur and Ibn Ubbee Hatim state, on the authority of Ibn Muneea, that the Toureit and Injeel are in the same state of purity in which they were sent down from heaven, and that no alterations have been made in them; but that the Jews were wont to deceive the people by unsound arguments, and by wresting the sense of the Scriptures.—There were other books which the Jews had themselves written, although they falsely pretended that those books had come from God.—The writings however which were really inspired, were in careful keeping, and beyond the reach of mutilation.—

تفسیر دررمنثور میں ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے وهب ابن منبه سے روایت کی ہے که توریت و انجیل جسطرح که ان دونوں کو الله نے اُتارا تہا ' اُسی طرح ہیں اُن میں کوئی حرف بدلا نہیں گیا ' لیکن یہودی بہکاتے تہے لوگوں کو ' معنوں کے بدلنے اور غلط تاویل کرنے سے ' اور حالانکه کتابیں تہیں وہ جنکو اُنہوں نے اپنے آپ لکہاتہا ' اور کہتے تہے که وہ الله کی طرف سے ہیں ' اور وہ الله کی طرف سے نه تہیں ' مگر جو الله کی طرف سے کتابیں تہیں رہ محفوظ تہیں ' اُن میں کچہه بدلنا نہیں ہوا تہا *

دررمنثور سورة البقره و اخرج ابن المنذر و ابن ابی حاتم عن وهب ابن منبه قال ان التوراة والانجیل کما انزلهما الله لم یغیر منهما حرف ولکنهم یضلون بالتحریف والتاویل والکتب کانوا یکتبونها من عند انفسهم و یقولون هو من عند الله و ما هو من عند الله فاما کتب الله فانها محفوظة لا تحول

In the same Tufseer Doorray Munsoor, Ibn Ubbee Hatim says, on the authority of Ibn Zaed, that the following sentence in our Koran, "Of the Jews there are some who pervert words from their places"—means that the people did not obey the precepts delivered to them by their Divine pre-

اور اسی تفسیر دررمنثور میں ابن ابی حاتم نے ابن زید سے روایت کی ہے ' که یہه جو الله تعالی نے فرمایا ہے (که تحریف کرتے ہیں کلموں کو اُنکی جگہه

تفسیر دررمنثور سورة النساء واخرج ابن ابی حاتم عن ابن زید فی قوله یحرفون الکلم عن مواضعه قال

ceptor; *i. e.* they did not practically carry out the commands of God.—

قال لا يضعونه على سے) اسکے یہہ معنے ہیں، کہ جس طرح ما انزل الله پر الله نے اُن کو اتارا ہے اُس طرح پر اُن کو نہیں رکھتے ❋

In the same Tufseer, Ibn Jurreer states, on the authority of Ibn Abbas, that the text, "Of the Jews there are some who pervert words from their places," is to be understood as signifying, that the people disobeyed God's commands as given in the Pentateuch, and falsified the sense thereof.—

Tufseer Doorray Munsoor Soorut ool Maidah.

اور اسي تفسیر میں ابن جریر نے ابن عباس سے روایت کي ہے، کہ یہہ جو الله تعالی نے فرمایا ہے کہ (تحریف کرتے ہیں کلموں کي اُن کي جگہہ سے) اُسکے یہہ معنے ہیں کہ جو حدیں احکام کي الله تعالی نے توریت میں مقرر کي ہیں، اُنکو تغیر و تبدیل کرتے ہیں ❋

تفسیر درر منثور سورة المائدة
واخرج ابن جریر عن ابن عباس في قوله یحرفون الکلم عن مواضعه یعني حدود الله في التوراة

Thus, it is clearly shown by the preceding authorities, that the learned doctors of the Mohomedan faith have not held the opinion that the text of the Sacred Scriptures has been corrupted in any of the first three modes; and they have confuted the arguments advanced by those who maintain, that falsification has taken place in the Scriptures, by the descriptions of fraud under notice. There remain now the five other kinds of Tuhreef out of the eight particularized; and with respect to these five, it is admitted by us Mohomedans, that they were brought to bear upon the Sacred Scriptures, so as to pervert the sense of certain passages.—

پس اِن تمام روایتوں سے ظاہر ہوتا ہے، کہ ہمارے مذہب کے علماء محققین نے اُن تین قسموں میں سے کسي قسم کي تحریف کا ہونا کتب مقدسہ میں نہیں مانا ہے، اور جو کوئي شخص اِسبات کا قائل ہوا ہے، کہ تمام کتب مقدسہ میں اُن تینوں قسموں میں سے کسي قسم کي تحریف ہوئي تو اُس قول کا خود ہمارے مذہب کے بڑے بڑے علماء نے تخطیه کیا ہے، باقي رہیں پانچ قسمیں اخیرکي منجمله آٹھہ قسموں مذکورہ بالا کے، پس ہمارے مذہب میں اِنہي پانچ قسموں کي تحریف کا ہونا کتب مقدسہ میں مانا گیا ہے ❋

It is further maintained by us, on the authority of our religious books, that it was by these five methods, and these only, that the inspired writings

اب ہم یہہ دعوی کرتے ہیں کہ ہمارے مذہبي کتابوں سے بھي اِنہي پانچ قسموں کي تحریف کا ہونا کتب مقدسہ میں پایا

were tampered with. I proceed to cite the various authorities having reference to the subject, all of which will tend to corroborate this opinion.

Authorities to prove that corruption of a less vicious kind has taken place.

First Quotation.—In the Soorutool Bukr, God thus alludes to the conduct of the Jews; "And when we said, enter into this city Jericho and eat of the provisions thereof plentifully as ye will; and enter the gate worshipping and say, Forgiveness *i. e. Hitta*,: then we will pardon you your sins, and give increase unto the well-doers:—the ungodly changed the expression into another different from what had been spoken unto them and instead of *Hitta* they said *Hinta, i. e.* wheat; and we sent down upon them indignation from heaven, because they had transgressed."—In this verse reference is made to deceit practised by those Jews who lived in the time of Joshua; and it is clear, that the alteration was *verbal* only, in reading; and that no liberties were taken with the *written text*; for the fraud lay in using the word *Hinta* which was not in text, instead of the real word *Hitta*, which was in it.—Besides, the very words of the foregoing quotation, "The ungodly changed the expression," are proof positive, that the alterations were of *words only* as conveyed to the

Soorutool Bukr, Ayat 58 and 59.

جاتا ھے ' نہ اور کسي قسم کا ' چنانچہ ھم اِس مقام پر اپنے مذھب کي کل روايتيں نقل کرتے ھيں جو تحريف سے متعلق ھيں ' اُن سب روايتوں کے ديکھنے سے معلوم ھوگا ' کہ اُن سب سے وھي پانچ قسموں کي تحريف پائي جاتي ھے *

وہ روايتيں جنسے چوتھي قسم کي تحريف نکلتي ھے

پہلي روايت ' سورہ بقر ميں اللہ تعالی يہوديوں کا حال بيان فرماتا ھے " کہ جب ھمنے کہا يہوديوں کو کہ گھسو اِس شہر ميں (يعني يريحو ميں) اور کھاتے پھرو اُس ميں جہاں چاھو محظوظ ھوکر ' اور گھسو دروازے ميں سجدہ کرتے (يعني جھکہ کر عاجزي سے) اور کہو (حطہ) يعني گناہ اُترے ' تو بخشيں ھم تمکو تقصيريں تمہاري اور زيادہ بھي دينگے نيکي والوں کو ' پھر بدل لي بے انصافوں نے بات ' سوائے اُس کے جو کہدي تھي (حطہ کے بدلے حنطہ کہا جسکے معني گيہوں کے ھيں) پھر اُتارا ھمنے بے انصافوں پر عذاب آسمان سے اُن کي بے حکمي پر " اِس آيت ميں اُن يہوديوں کي تحريف کرنے کا ذکر ھے جو حضرت يوشع عليہ السلام کے وقت ميں تھے ' مگر اِس آيت سے صاف ظاھر ھے ' کہ اُنہوں نے کسي کتاب مقدسہ ميں

سورۃ البقر ايت ٥٨ و ٥٩
واذ قلنا ادخلوا هذه القريته فكلوا منها حيث شئتم رغدا وادخلوا الباب سجدا وقولوا حطة نغفر لكم خطاياكم وسنزيد المحسنين فبدل الذين ظلموا قولا غير الذي قيل لهم فانزلنا على الذين ظلموا رجزا من السماء بما كانوا يفسقون

ear, and not of the written text.

تغیر و تبدیل نہیں کی تھی ' بلکہ صرف زبانی پڑھنے میں لفظ حطہ کے بدلے حنطہ پڑہ دیا تھا ' اور اِس آیت میں جو یہہ لفظ ہے ' کہ اُن ے انصفوں نے بات بدل لی ' اُس سے صاف ثابت ہے ' کہ وہ تبدیل صرف زبانی تھی *

Second Quotation.— God says in the Soora al Amran; "And there are certainly some of them who read the Scriptures perversely, that ye may think what they read to be really in the Scriptures, yet it is not in the Scriptures; and they say, This is from God; but it is not from God; and they speak that which is false concerning God, against their own knowledge."—This verse shows, that the Scripture readers were in the habit of substituting *words of their own* for those of the text; but it does not show that there was any tampering with the written text itself.—

Soora al Amran, Ayat 78.

دوسری روایت ' اللہ تعالی سورہ ال عمران میں فرماتا ہے " کہ اہل کتاب میں ایسے بھی لوگ ہیں ' کہ کتاب پڑھنے میں زبان پھیر لیتے ہیں کہ تم جانو وہ کتاب میں ہے ' اور وہ نہیں کتاب میں ' اور کہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالی کا کہا ہے ' اور وہ نہیں اللہ کا کہا ' اور اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں جان کر " اِس آیت سے یہہ بات بخوبی ظاہر ہے ' کہ اہل کتاب کتب مقدسہ جو لوگوں کے سامنے پڑھتے تھے ' اُس وقت لفظ کچھہ ہوتا تھا اور پڑہ کچھہ دیتے تھے ' اور یہہ مطلب کسی طرح نہیں نکلتا ' کہ لکھی ہوئی کتاب میں کچھہ تغیر و تبدیل کردیتے تھے *

سورۃ ال عمران آیت ۷۸
وان منهم لفريقا يلوون السنتهم بالكتاب لتحسبوه من الكتاب و ماهو من الكتاب و يقولون هو من عند الله وما هو من عند الله ويقولون على الله الكذب

Eemam Fukhroodeen Razee says in his Commentary, with reference to this verse, that the phrase "they read the Scriptures perversely"—implies that the Scripture readers made many perversions and unwarranted alterations in the course of their readings.—

امام فخرالدین رازی اِس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں ' کہ اللہ تعالی نے جو یہہ فرمایا (کہ کتاب پڑھنے میں زبان پھیر لیتے ہیں) اسکے یہہ معنے ہیں ' کہ وہ لوگ خراب کرتے ہیں لفظ کو ' اور بدل دیتے ہیں اُس کے اعراب کو ' کہ اُس تبدیل

تفسیر کبیر قوله ويلوون السنتهم معناه يعمدون الى اللفظ فيحرفو نها في حركات الاعراب تحريفا يتغيربه المعنى

سے اُس لفظ کے معنے بگڑجاتے ھیں *

Third. Quotation.—God has said in the Soorut ool Nissa; "Of the Jews there are some who pervert words from their places; and say, We have heard and have disobeyed; and do thou hear without understanding our meaning, and look upon us: perplexing with their tongues, and reviling the true religion.—But if they had said, We have heard and do obey; and do thou hear and regard us; certainly it were better for them, and more right.—But God hath cursed them by reason of their infidelity; therefore a few of them only shall believe."—

Soorut ool Nissa, Ayat 46.

تیسري روایت اللہتعالی سورہ نساءمیں فرماتا ھے ' کہ جو یہودي ھیں بدلتے ھیں کلموں کو آن کي جگہہ سے ' اور کہتے ھیں ھمنے سنا اور نہ مانا ' اورسن نہ سنایا جائیو' اور رعنا کا لفظ کہتے ھیں اپني زبان کو پھیر کر' اور عیب دیکر دین میں ' اور اگروہ کہتے ھمنے سنا اور مانا اور سن اور ھم پر نظرکر' تو بہتر ھوتا آن کي حقمیں اور درست ' لیکن لعنت کي آنکو اللہ نے آن کے کفر سے ' سو ایمان نہیں لائے مگر کم *

سورة النساء آیت ۴۶
مــن الذین ھادوا یحرفون الکلم عن مواضعه ویقولون سمعنا و عصینا و اسمع غیر مسمع و راعنــا لیا بالسنتهم و طعــناً فی الدین ولوانهم قالوا سمعنا واطعنا واسمع وانظرنا لکان خیرالهم واقوم ولکن لعنهم الله بکفرهم فلا یو منون الاقلیلا

In this *Ayat* there are two expressions which claim notice:—1st "They say,"—and 2ndly., "Perplexing with their tongues," both of which serve to substantiate the charge brought against the Jews, that they were accustomed in reading to *change the words* of holy writ, *by substituting words of their own;* but it is *not stated,* that they were guilty of corrupting the text itself.—

اِس آیت میں دو لفظ ھیں ' ایک یہہ کہ کہتے ھیں ' اور دوسرا یہہ کہ اپني زبان پھیرکر' ان دونوں لفظوں سے ثابت ھوتا ھے ' کہ یہودي زبان سے پڑھنے میں لفظوں کو بدل ڈالتے تھے اور کچھہ کا کچھہ پڑہ دیتے تھے ' نہ یہہ کہ کتاب کي عبارت بدل دیتے تھے *

Fourth Quotation.—God hath said in the Soorut ool Maidah;—"Wherefore, because they have broken their covenant, we have cursed them, and hardened their hearts; they distorted the words from their places, and forgot what they were admonished."—

Ayat 14.

چوتھي روایت ' اللہتعالی سورہ مائدہ میں فرماتا ھے ' آن کے عہد توڑنے پر ھمنے آنکو لعنت کي ' اورکردیئے آن کے دل سیاہ ' تحریف کرتے ھیں کلموں کي

سورة المائدہ آیت ۱۴
فبما نقضهم میثاقهم وجعلنا قلوبهم قاسیة یحرفون الکلم عن مواضعه ونسواحظا مما ذکروا به

In the verse preceding this one, the phrase, "Perverting words from their places" is used, and the same phrase occurs here also; in both these verses therefore the meaning is identical.— The concluding sentence of this last verse, "Forgotten what they were admonished," is to be understood as implying, that the people *perverted the meaning of scripture passages*, and not that they mutilated the text.—

اُن کي جگہہ سے ' اور بھول گئے فائدہ لینا اُس نصیحت سے جو اُن کو کي تھي *

اِس سے اُوپر جو آیت مذکور ھوئي ' اُس میں بھي یہي لفظ تھے ' کہ بدلتے ھیں کلموں کو اپني جگہہ سے ' اور اِس آیت میں بھي یہي لفظ ھیں ' پس جو معنے اُن لفظوں کے پہلي آیت میں لئے گئے ھیں ' وھي معنے اِن لفظوں کے اِس آیت میں بھي لیئے جاوینگے ' علاوہ اِس کے خود اِس آیت میں جو یہہ لفظ ھیں ' نہ اُس نصیحت سے فائدہ لینا بھول گئے ' اِس سے پایا جاتا ھے ' کہ جو مطلب اور مقصود تھا اُس کو بدل دیا تھا نہ یہہ کہ کتابوں کي عبارت بدل دي تھي *

Fifth Quotation.—God says in the Sroout ool Bukr: "Do ye therefore desire that the Jews should believe you? yet a part of them heard the word of God and then wilfully perverted it, after they had understood it."—The clause "Perverting the word after they had heard it," shows, that the change was only *verbal* in reading:—not that the written words of the text were changed.—

Ayat 75.

پانچویں روایت ' اللہ تعالیٰ سورہ بقر میں فرماتا ھے ' کہ اے مسلمانوں کیا تم توقع رکھتے ھو ' کہ یہود مانیں گے تمہاري بات ' اور ایک لوگ تھے اُن میں کہ سنتے کلام اللہ کا ' پھر اُس کو بدل ڈالتے سمجھہ کر ' اور اُن کو معلوم ھے *

سورۃ البقر آیت ٧٥

افتطمعون ان یومنوا لکم و قد کان فریق منھم یسمعون کلام اللہ ثم یحرفونہ من بعد ما عقلوہ و ھم یعلمون

The summary of the argument is this, that corruption of the fourth class is proved, but not that of any of the first three classes.—

اِس آیت میں جو یہہ لفظ ھیں ' کہ اللہ کا کلام سن کر بدل ڈالتے تھے ' اِس سے ظاھر ھے کہ وہ تحریف زباني تھي ' جسطرح کہ سناتھا ' نہ یہہ کہ کتاب کي لکھي ھوئي عبارت کو بدل دیتي تھے *

غرض کہ جسقدر یہہ آیتیں ھم نے نقل کیں ' اِن سے صرف چوتھي قسم کي تحریف پائي جاتي ھے ' نہ پہلي تین قسموں کي '

Authorities which prove corruption of the 5th class.

First Quotation.—In the Bookharee there is a tradition related of Abdoollah Ibn Oomer, which shows that when, on a certain occasion, it became necessary to refer to the passage in the Pentateuch, authorizing the penalty of stoning to death for the crime of adultery, the Jewish Scripture-reader concealed the passage with the palm of his hand, and began reading other parts of the page. Seeing this trickery, Addoollah Ibn Sallam removed the reader's hand from the concealed passage, and said to him, What is this? whereupon the reader was constrained to acknowledge, that it was the law they were seeking for.—

We learn from this verse of holy writ, that the reader *hid* the law about stoning in the Pentateuch; but it is *nowhere* shown, or even hinted, that that law was really struck out of the code. And it is found there to this day.

Levit. XX-2-10.
Deut. XXII-23-24

Second Quotation.—God says in the Soorut ool Bukr; "They who conceal any of the clear orders or directions which we have sent down, after what we have manifested unto men in the Scripture, shall be cursed."—

Ayat 159.

وہ روایتیں جنسے پانچویں قسم کي تحریف نکلتي هے

پهلي روایت ، بخاري میں عبدالله ابن عمر سے ایک بڑي حدیث منقول هے ، اُس حدیث میں یهه بهي هے که جب توریت میں آیته رجم کو ڈهونڈنے لگے تو یهودي توریت کے پڑهنے والے نے آیت رجم پر اپنا هاتهه رکهه لیا ، اور اِدهر اُدهر سے پڑهنا شروع کیا ، اور آیت رجم کو نه پڑها پهر عبدالله ابن سلام نے اُس کا هاتهه آیته رجم پر سے اُٹها لیا ، اور کها که یهه کیا هے جب اُنهوں نے دیکها تو کها که یهه آیت رجم کي هے *

بخاري عن عبدالله ابن عمر وهذه قطعته من حدیث طویل فوضع مدراسها الذي یدرسها منهم کفه علی آیته الرجم فطفق یقرء مادون یده وماوراءها ولم یقرء آیته الرجم فنزع یده عن آیته الرجم فقال ماهذه فلماراوا ذلک قالوا هي آیته الرجم

اِس حدیث سے صرف اسقدر معلوم هوتا هے که جو آیت رجم توریت میں موجود تهي اُسکو چهپایا تها نه یهه که کتاب میں سے اُس آیت کو نکال ڈالا تها چنانچه اب بهي توریت مقدس میں آیت رجم موجود هے *

قوانین ۲۰—۲ و ۱۰
استثناء ۲۲—۲۳ و ۲۴

دوسري روایت الله تعالی نے سوره بقر میں فرمایا هے که جو لوگ چهپاتے هیں جو کچهه اُترا صاف حکم اور هدایت بعد اِس کے که هم اُن کو ظاهر کرچکے

سورة البقر آیت ۱۵۹
ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والهدی من بعدما بینـاه للنـاس

في الكتاب اولئك يلعنهم الله ويلعنهم اللا عنون •

لوگوں کے واسطے کتاب (یعني توریت میں) اُن کو لعنت دیتا ہے الله ' اور لعنت دیتے ہیں لعنت دینے والے *

Eemam Fukhroodeen Razee says, in his Commentary, that there is a tradition of Abdoollah Ibn Abbas to this effect, that one of the Nasarees (the Nestorians) asked a Jew, what were the signs of Mohomed's coming mentioned in the Toureit, and also put some questions about certain precepts but that the Jews hid them. It was upon this that the verse came down from heaven.—

امام فخرالدین رازي نے تفسیر کبیر میں لکھا ہے ' کہ عبدالله ابن عباس نے روایت کي ہے ' کہ ایک گروہ نے انصاریوں میں سے پوچھا ایک یہودي سے ' کیا ہے توریت میں نشانیاں محمد صلی الله علیه وسلم کي اور بعض احکام بھي پوچھے ' پھر اُنہوں نے چھپا یا ' تب اُتري یہہ آیت *

تفسیر کبیر قال ابن عباس ان جماعته من الانصار سئلوا نفرا من اليهود عما في التوراة من صفته صلى الله عليه وسلم و من الاحكام فكتموا فنزلت الاية

This proves that the Jews *hid* certain passages of Scripture, not that they struck them out of the book.—

اِس آیت سے بھي اِسیقدر ثابت ہوتا ہے ' کہ یہودیوں نے توریت کے ورسوں کو چھپایا تھا ' نہ یہہ کہ اُس میں سے کوئي ورس نکال ڈالا تھا *

Third Quotation.—God says in the Soorut ool Bukr, Ayat 174. in allusion to the chief Rabbins among the Jews: "Moreover they who conceal any part of the Scriptures which God hath sent down unto them, and sell it for a small price, shall swallow into their bellies nothing but fire; God shall not speak unto them on the day of resurrection, neither shall he purify them, aud they shall suffer a grievous punishment."—

تیسري روایت ' الله تعالی نے سورہ بقر میں علماء یہود کو یوں فرمایا ہے ' کہ جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھہ اُتارا الله نے کتاب سے ' اور لیتے ہیں اُسپر مول تھوڑا ' وہ نہیں کھاتے اپنے پیٹ میں مگر آگ اور نہ بات کریگا اُنسے الله قیامت کے دن ' اور نہ سنواریگا اُن کو ' اور اُن کو دکھہ دینے والا عذاب ہے *

سورة البقر آیت ١٧٤
ان الذين يكتمون ما انزل الله من الكتاب و يشترون به ثمنا قليلا اولئك ما ياكلون في بطونهم الا النار ولا يكلمهم الله يوم القيامة ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم •

تفسير كبير اعلم ان
في قوله تعالى ان
الذين يكتمون مسائل
المسئلة الاولى قال
ابن عباس نزلت
الاية في رؤساء اليهود
كعب ابن الاشرف
و كعب ابن الاشد و
مالك ابن الصيف
و حي ابن اخطب
و ابي يا سر ابن
اخطب كانوا يا خذون
من اتباعهم الهدا يا
فلما بعث محمد
صلى الله عليه وسلم
خافوا انقطاع تلك
المنافع فكتموا امر
محمد صلى الله عليه
وسلم و امر شرايعه
فنزلت هذه الاية
المسئلة الثانية
اختلفوا في
انهم اي شئي كانوا
يكتمون فقيل كانوا
يكتمون صفته محمد
صلى الله عليه وسلم
و اية البشارة به وهو
قول ابن عباس وقتا
ده والسدي والاصم و
ابي مسلم و قال
الحسن كتموا الاحكام

امام فخرالدین رازي تفسير كبير ميں لكهتے
هيں ' جاننا چاهيئے
كه الله تعالى كے اِس
قول ميں كه جو لوگ
چهپاتے هيں ' كئي
مسئله هيں (اول) يهه
كه عبدالله ابن عباس
نے روايت كي ' كه
يهه آيت رؤساء يهود
كے حق ميں آتري
ہے ' اور وه يهه لوگ
تهے ' كعب بيٹا اشرف
كا ' اور كعب بيٹا اشد
كا ' اور مالك بيٹا
صيف كا اور حي بيٹا
اخطب كا ' اور ابي
ياسر بيٹا اخطب
كا ' يهه لوگ ليتے تهے
اپنے تابعداروں سے
نذريں ' پس جب
محمد صلى الله عليه
وسلم نبي هوئے تو وه
لوگ ڈرے كه يهه
فائدے جاتے رهينگے
اسليئے چهپايا محمد
صلى الله عليه وسلم
كي بشارتوں كو ' اور
انحضرت كي شريعت
كے نشانوں كو پس
آتري يهه آيت
(دوسرا مسئله)
يهه ہے ' كه علماء
نے اختلاف كيا هے
إسبات ميں ' كه وه كيا

Eemam Fukhroodeen Razee in his Commentary says, in illustration of this verse, that the phrase, "They who conceal," has various meanings:—Abdoollah Ibn Abbas has said, that this portion of Scripture was sent down with special reference to the conduct of the chief men among the Jews viz: Kaab the son of Ushruff, Kaab the son of Ushud, Malec the son of Syff, Hye the son of Ukhtub, and Ubbee Yaseer the son of Ukhtub.—These men were accustomed to levy pecuniary contributions from the people, and when Mohomed appeared as a Prophet from God, they were filled with alarm, lest they should lose their illicit gains; accordingly they resorted to the device of concealing those passages of Scripture in which his coming was foretold:—whereupon this verse was sent from heaven.—Commentators are not agreed as to what were the particular passages of Scripture which were thus concealed; some say, they were those which make mention of our Prophet's attributes, and of the signs and evidences of his Apostolic character and mission.—This tradition is from Ibn Abbas.—

And Qatada, Suddee, Usum, Ubbee Mooslem, and Hussun have said, that the Jews used to *conceal* the Divine precepts, forasmuch as God hath declared, that the learned men and monks revelled on the substance of the people, and kept them from the way of God.—

The verse under notice clearly shows, that the Jews were in the habit of *concealing* the Divine precepts, not that they actually made any change in the text.—

Fourth Quotation.—In the Soora al Amran God hath said; "And when God accepted the covenant of those to whom the book of the law was given, saying, Ye shall surely publish it unto mankind, ye shall not hide it: yet they threw it behind their backs, and sold it for a small price; but woeful is the price for which they have sold it."—

Ayat 187.

This extract also serves to prove, that the Jews were wont to *conceal* the commands of God.—

وهو كقوله تعالى ان كثيرا من الاحبار والرهبان ليأكلون اموال الناس بالباطل ويصدون عن سبيل الله

چيز چهپاتے تهے ' پهر بعضوں نے کہا کہ وہ چهپاتے تهے تعريف محمد صلى الله عليه وسلم كي ' اور آنحضرت كي نشاني اور آنحضرت كي بشارت ' اور يهه قول ابن عباس كا هے ' اور قتادہ اور سدي اور اصم اور ابي مسلم كا ' اور حسن كا يهه قول هے ' كہ وہ احكام كو چهپاتے تهے ' جيسے كہ الله تعالى نے فرمايا هے (كہ بهت عالم اور درويش اهل كتاب كے كهاتے هيں مال لوگونكا ناحق ' اور روكتے هيں الله كي راہ سے) اس آيت ميں بصراحت اسيقدر مذكور هے ' كہ جو احكام الله تعالى نے كتاب ميں آتارے تهے آنكو اهل كتاب چهپاتے تهے ' نہ يهہ كہ لكهي هوئي كتاب ميں كچهہ بدل ديتے تهے *

چوتهي روايت ' الله تعالى نے سورہ ال عمران

سورة ال عمران ايت ۱۸۷

واذاخذ الله ميثاق الذين اوتوا الكتاب لتبيننه للناس ولاتكتمونه فنبذوه وراء ظهورهم واشتروا به ثمنا قليلا فبئس ما يشترون

ميں فرمايا هے ' اور جب الله نے اقرار ليا كتاب والوں سے كہ اسكو بيان كرو لوگوں پاس اور نہ چهپاو پهر پهينك ديا آنهوں نے وہ اقرار اپني پيٹهہ پيچهے ' اور خريد كيا اوسكے بدلے مول تهوڑا پهركيا بري چيز خريد كرتے هيں ' اس آيت سے بهي صرف چهپانا احكام الهي كا پايا جاتا هے *

Fifth Quotation.—God says in the Soorut ool Maidah—" O ye who have received the Scriptures, now is our Apostle come unto you, to make manifest unto you many things which you concealed in the Scriptures; and to pass over many things.—Now is light and a perspicuous book of revelation come unto you from God "—

Ayat 16.

پانچویں روایت ' الله تعالی سورہ مائدہ میں فرماتا ھے ' اي کتاب والو آیا ھے تم پاس رسول همارا ' کھولتا ھے تم پر بہت چیزیں جو تم چھپا تے تھے کتاب کي (یعني کتاب الهي کي) اور در گذر کرتا ھے تمھاري بہت تقصیروں سے ' تم پاس ائي ھے الله کي طرف سے روشني اور کتاب بیان کرنے والے ' یعني قران مجید *

سورۃ المائدہ ایت ۱۶
یا اھل الکتاب قد جاء کم رسولنا یبین لکم کثیرا مما کنتم تخفون من الکتاب ویعفو عن کثیر قد جاء کم من الله نور وکتاب مبین

This verse also shows, that *concealment* of God's commandments is meant, and not the expunction of them from the book of the law.—

اِس آیت سے بھي یھي معلوم ھوتا ھے ' کہ تحریف سے چھپانا آیات کتب الهي کا مراد ھے , نہ نکالنا آیات کا کتب الھیہ میں سے *

Proof of corruption of the 6th class.

وہ روایتیں جنسے چھٹي قسم کي تحریف پائي جاتي ھے

For this kind of Tuhreef it will be sufficient for me to make one extract:—

Ayat 34.

In the Soout Tobah: God says " O true believers, verily many of the priests and monks devour the substance of men in vanity, and obstruct the way of God." In this verse, the words " in vanity"—or in vain, are understood to signify, that the people made it a practice to proclaim doctrines of their own, contrary to the commands of God, and took bribes from their followers by way of irregular gain to themselves.—

اِس قسم کي تحریف بیان کرنے کو صرف ایک آیت کا نقل کرنا همکو کافي ھوگا ' الله تعالی سورہ توبہ میں فرماتا ھے " اے ایمان والو بہت عالم اور درویش اهل کتاب کے کھاتے ھیں مال لوگوں کے نا حق ' اور اٹکاتے ھیں الله کي راہ سے " اس آیت میں جو لفظ باطل یعني نا حق کا آیا ھے ' اس سے یھي مراد ھے ' کہ برخلاف احکام الهي کے لوگوں کو حکم

سورۃ التوبہ ایت ۳۴
یا ایها الذین امنوا اِن کثیرا من الاحبار والرھبان لیاکلون اموال الناس بالباطل ویصدون عن سبیل الله

بتاکر ' اور فتوی دیکر ' لوگوں کا مال بطور
رشوت لیتے تھے *

Eemam Fukhroodeen Razee writes, in his excellent Commentary, that the word "batil," or "obstructing the way of God," has been variously construed by different commentators:--1st. It has been affirmed by some, that the Scripture readers used to take money from the people and make the commands of God of none effect, by wresting the real sense, and interpreting them falsely to suit their own purposes. 2ndly., Others hold the opinion, that the Jewish doctors used to say openly before the people, that none could find out the will of God except through themselves, and that therefore it was desirable to conciliate their good will by giving largenesses to them: by such insidious teachings, the common people were easily misled, and fell into their designs.—

في التفسير الكبير
قد اختلفوا في تفسير
هذا الباطل على وجوه
الاول انهم يا خذون
الرشا في تخفيف
الاحكام والمسامحة
في الشرايع والثاني
انهم كانوا يدعون
عند الحشو والعوام انه
لاسبيل لاحد الي
الفوز بمرضاة الله الا
بخدمتهم و طاعتهم و
بذل الاموال في
طلب مرضاتهم والعوام
كانوا يفترون بتلك
الاكاذيب

امام فخرالدین رازي علیه الرحمة تفسیر
کبیر میں لکھتے هیں '
که علماء نے باطل
کے لفظ کي تفسیر
میں اِختلاف کیا هے '
کئي طرح پر [اول]
یهه که اهل کتاب
لوگوں سے رشوت لیتے
تھے احکام کے گھٹانے
میں ' اور آنا کاني
کرنے کي شریعت
میں [دوسرے] یهه
که اهل کتاب عوام
لوگوں کے سامنے کهتے
تھے ' که کسي کو خدا
کي مرضي تک
پهونچنے کا رسته هي
نهیں هے ' بجز اُنکي
خدمت اور تابعداري کے ' اور اُنکي مرضي
کے لیئے روپیه خرچ کرنے کے ' اور عوام اِن
جهوٹي باتوں پر بهک جاتے تھے *

Proofs of corruption of the 7th. and 8th. classes.

وہ روایتیں جن سے ساتویں اور آٹھویں
قسم کي تحریف پائي جاتي هے

Corruption of the 7th Class *i. e.* falsifying the true meaning of words and expressions,--and corruption of the 8th class, *i. e.* misinterpreting the sense of whole passages, are closely allied to each other; the difference between them consisting simply in this, that while in the former class, *words* have had given to them a signification inapplicable to their tenor and to the context,--in the

ساتویں قسم ' یعني لفظ کے وہ معنی
بیان کرنے جو مقصود نهیں هیں ' اور آٹھویں
قسم ' یعني آیتوں کي غلط تاویل کرني ' یهه
دونوں قسمیں قریب قریب هیں ' صرف
اِتنا فرق هے ' که پهلي صورت میں لغت
کے معني وہ بیان کرنے هیں ' جو مقصود
نهیں هیں ' اور پچهلي صورت میں اُنکا
مطلب غلط بیان کرنا هے ' اِس واسطے اِن

latter class, a false construction is placed upon *entire sentences and paragraphs.*— One set of proofs will therefore serve to illustrate both these kinds of corruption.—

دونوں قسموں کے لیئے متحد روآیتیں ہیں، جنکا ہم ذکر کرتے ہیں ٭

First Quotation.—God has said in the Soorut oolBukr, addressing the Jews,—

Ayat 42.

"Clothe not the truth with vanity, neither conceal the truth against your own knowledge."—

پہلي روایت، الله تعالی نے سورۂ بقر میں فرمایا ہے،

سورۃالبقر آیت ۴۲ ولا تلبسوا الحق بالباطل و تکتموا الحق و انتم تعلمون

یہودیوں کو خطاب کر کر، که نه ملاو صحیح میں غلط، اور نه چھپاو سچ کو جانکر ٭

We are taught by the Commentary of Eemam Fukhroodeen Razee, that this verse was thus explained; in the Old and New Testament, the predictions referring to the advent of the Prophet Mohomed are of veiled meaning, and not to be understood without the exercise of profound thought and judgment, and by the help of explanation.—Now the Jews were always denying the rightful interpretation of these prophecies, and busied themselves in captious and unprofitable disputations, and in striving, by overstrained arguments and illogical reasoning, to explain away their true meaning.—It was then that this *Ayat* was sent down from heaven, enjoining them not to adulterate truth with falsehood, so as to mislead people, by the doubts they cast upon the true sense of the disputed passages of Scripture.—

إمام فخرالدین رازي علیه الرحمة تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں، که اِس آیت کے معنی یہه ہیں که نه ملاو صحیح میں غلط، بسبب اُن شبہوں کے جو سنے والوں پر ڈالتے ہو، اور یہه بات اِس سبب سے تھي که توریت و اِنجیل میں جو آیتیں محمد صلی الله علیه وسلم کے باب میں آئي ہیں، وہ آیات خفیه ہیں، آنکے جان نے میں استدلال کي طرف حاجت ہوتي ہے، پھر وہ لوگ اُن میں جھگڑا کرتے تھے، اور مشوش کردیتے تھے دلیلوں کو سوچ نے والوں پر، بسبب

في التفسیر الکبیر والمعني ولا تلبسوا الحق بسبب الشبهات التي توردونها علی السامعین وذلک لان النصوص الواردة في التوراة والانجیل في امر محمد صلی الله علیه وسلم کانت نصوصا خفیة تحتاج في معرفتها الی الاستدلال ثم انهم کانوا یجادلون فیها و یشوشون وجوه الدلالة علی المتاملین فیها بسبب القاء الشبهات وهذا هو المراد بقوله ولا تلبسوا الحق

تالیفی شبہوں کے ' اور یہی مراد اللہ تعالی کے قول کی ہے ' کہ نہ ملاو صحیح میں غلط *

This extract demonstrates the fact which is sought to be established, that putting a *false meaning to words*, is all that is charged against the Jews; and not that they were guilty of mutilating the written text.—

پس اس آیت سے صرف غلط معنی بیان کرنے مراد ہیں نہ یہہ کہ لکھی ہوئی کتاب میں کچھہ ملادیتے تھے *

Second Quotation.—God hath said in the Soora al Amran, "O ye who have received the Scriptures, why do you clothe truth with vanity, and knowingly hide the truth."—

Ayat 71.

دوسری روایت ' اللہ تعالی سورہ آل عمران میں فرماتا ہے ' اے کتاب والو کیوں ملاتے ہو صحیح میں غلط ' اور چھپاتے ہو سچی بات جان کر *

سورة ال عمران ایت ۷۱ یـــا اهل الكتـــاب لم تلبسون الحق بالبـــاطل وتكتمون الحق وانتم تعلمون

In the Tufseer Kubeer it is stated, that the phrase "knowingly hide the truth," has reference to the dissembling conduct of the Jews, in that they perverted the sense of those prophecies in the Old Testament which pointed to the coming of Mohomed as God's Apostle. The right apprehension of those predictions demanded much thought and judgment, and the Jews used to strive to conceal the passages which conveyed the truth, in the same manner as the misguided of our own age prevent the true meaning of a passage from being brought to the general notice.—

تفسیر کبیر میں ہے ' کہ یہہ جو اللہ تعالی نے فرمایا کہ چھپاتے ہو سچ کو ' اس سے یہہ مراد ہے ' کہ توریت میں آیتیں موجود ہیں ' جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ پر دلالت کرتی ہیں ' ان آیتوںسے استدلال کرنے میں غور اور فکر درکار ہے ' اور وہ لوگ ان لفظوں کے چھپانے میں جن کے مجموع سے یہہ دلیل پوری ہوتی ہے ' کوشش کرتے تھے ' جیسے کہ ہمارے

في التفسير الكبير اما قوله ويكتمون الحق فـــالمراد ان الايات الموجودة في التوراة الدالة على نبوة محمد صلى الله عليه وسلم كان الاستدلال بها مفتقرا الى التفكر والتامل والقوم كانوا يجتهدون في اخفاء تلك الالفاظ التـــي بمجموعهايتـــم هذا الاستدلال مثل ما ان اهل البدعة في زماننا يسعون في ان لايصل الى عوامهم دلايل المحققين

زمانہ میں بدعتي اِسمیں کوشش کرتے ہیں ' کہ محققین کي دلیلیں عوام تک نہ پہونچیں *

It is also written in the *Tufseer Kubeer*, that whoever strives to conceal the truth has but two methods open to him viz: either to raise doubts, so as to mislead people from the right way; or to cloak those arguments which point to the right way. In illustration of this, it is to be observed, that the words of God quoted above, "clothing truth with falsehood," allude to the first of these methods of deception, while the second is as obviously indicated by this sentence from the same verse, viz "knowingly hide the truth."—But the admixture of falsehood with truth may be made in various ways: 1st., according to Hussun Ibn Zaed, the word of God may be mixed up with tradition: (Eemam Sahib has however freely and repeatedly expressed his opinion that this kind of corruption could not possibly have occurred in the Old Testament Scriptures.— Many of his reasons for this opinion have already been given, and others will be noticed hereafter. This suggestion of Ibn Zaed may therefore be set aside as of no value.) — 2ndly., Those people used to pretend in the morning they were Moslems, and in the evening they would change, so as to overthrow the faith of the people with doubts. This is the idea of Ibn Abbas and Qitada— 3rdly., In the Toureit there are predictions referring to our prophet Mohomed, and to his attributes and the signs of his coming; and there are also other passages of ambiguous

اور یہہ بھي تفسیرکبیر میں لکھا ہے ' کہ جو شخص حق بات چھپانے میں سعي کرتا ہے 'اسکو اسبات میں دورستوں کے سوا کوئي راستہ نہیں ہے ' یا تو شبہہ ڈالے جو ناحق پرراہ بتاوے 'یا سچا رستہ بتانےوالي دلیل کو چھپاوے ' پس الله تعالی کا یہہ قول کہ (کیوں ملاتے ہو صحیح میں غلط) اشارہ ہے پہلي بات کي طرف ' اوریہہ قول الله تعالی کا ' (اورچھپاتےہوسچي بات کو) اشارہ ہے دوسري بات کي طرف ' مگر صحیح میں غلط ملانا اِسکي کئي صورتیں ہیں (اول) تحریف توراة کي کہ ملاویں کلام الہي کوکلام محرف سے ' یہہ روایت حسن اورابن زید کي ہے (مگر امام صاحب نے جا بجا بیان کیا ہے 'کہ ایسي تحریف

في التفسير الكبير اعلم ان الساعي في الاخفاء لاسبيل له في ذلك الا من احد الوجهين اما بالقاء الشبهة التي تدل على الباطل او باخفاء الدليل الذي يدل على الحق فقوله لم تلبسون الحق بالباطل اشارة الى المقـــام الاول وقوله تكتمون الحق اشارة الى المقام الثـــاني امـــا لبس الحق بالباطل فانه يحتمل ههنا وجوها احدها تحـــريف التوراة فيخلطون المنـــزل بالمحرف عن الحسن وابن زيد وثانيها انهم كانوا يتواضعون على اظهار الاسلام في اول النهار ثم الرجوع عنها اخر النهار تشكيكا للنـــاس عن ابن عباس وقتادة وثالثها ان يكون في التوراة

مايدل على نبوته صلى الله عليه وسلم من البشارة والنعت والصفة ويكون في التوراة ايضا مايوهم خلاف ذلك فيكون كالمحكم والمتشابه فيدلسون على الضعفاء احد الامرين بالاخر كما يفعله كثير من المشبهة وهذا قول القاضي ورابعها انهم كانوا يقولون ان محمدا صلى الله عليه وسلم معترف بان موسى حق ثم ان التوراة دالة على ان شرع موسى لاينسخ وكل ذلك القاء الشبهات

توريت میں نہیں ہو سکتي ' چنانچہ آنکے قول اوپر مذکور ہوچکے اور کچھہ اگے آوینگے پس یہہ راے حسن ابن زید کي درست نہیں ہے " (دوسرے) یہہ کہ وہ لوگ صبح کو اپنا مسلمان ہونا ظاہر کرتے تھے ' اور شام کو پھر جاتے تھے لوگوں کو شک میں ڈالنے کے لیئے ' اور یہہ روایت ابن عباس اور قتادہ کي ہے (تیسرے) یہہ کہ توریت میں وہ ایتیں بھي ہیں ' جو دلالت کرتي ہیں اوپر نبوة محمد صلی الله علیه وسلم کے بطور پیشین گوئي کے ' اور حضرت کي نشانیوں پر ' اور تعریف بتانے پر' اور توریت میں ایسي بھي ایتیں ہیں' جنسے اسکے برخلاف شبہہ پیدا ہوتا ہے ' تو ان ایتوں کي مثال محکم ' اور متشابہ کي ہوئي ' پھر لوگ ان دونوں باتوں کو ملاکر لوگوں پر شبہہ ڈالدیتے تھے ' جیسے کہ اکثر شبہہ ڈالنے والے ایسا کرتے ہیں ' اوریہہ قول قاضي کا ہے (چوتھے) یہہ کہ وہ لوگ کہتے تھے کہ محمد صلی الله علیه وسلم اقرار کرتے ہیں ' کہ موسی برحق ہیں ' پھر توریت دلالت کرتي ہے اسبات پر ' کہ شریعت موسی کي منسوخ نہیں ہونیکي ' اور یہہ سب باتیں شبہہ ڈالنے کي ہیں *

meaning, which beget doubts on the subject; so the Jews used to mix up both these passages, and thus mystify and confuse the people by creating doubts in their minds; just as the captious and illdisposed delight in unprofitable discussions, and disputations, which tend to unsettle the minds of men and involve them in a sea of doubt and perplexity. This is the idea of Qazee—4thly., The Jews used to say, that Mohomed admitted that Moses was true, and the Toureit proves that the laws of Moses will never be done away with. All those and such like assertions, were put forth merely to disturb the minds of men and plunge them into a maze of uncertainty and doubt.

It will be seen, then, that the adulteration of truth with falsehood, does not mean that other words have been added to the text, but it implies simply *an admixture of false interpretation with the true one.*—

غرضکه ان روایتوں سے ظاہر ہے ' که سچ میں جھوٹ ملانے سے کتاب میں کچھه عبارت بڑھا دینا مراد نہیں ھے ' بلکه سچے معنونکو جھوٹے معنوں میں ملانا مراد ھے ❋

Third Quotation.—God says in the Soorut ool Bukr; "Moreover they who conceal any part of the Scripture which God hath sent down unto them, and sell it for a small price, shall swallow into their bellies nothing but fire."—

Ayat 174.

تیسری روایت الله تعالی سورۂ بقرمیں فرماتا ھے ' جو لوگ چھپاتے ھیں جو کچھه آتارا الله نے کتاب سے ' اور لیتے ھیں اسپر مول تھوڑا وہ نہیں کھاتے اپنے پیٹ میں مگر آگ ❋

سورۃ البقرایت ۱۷۴
ان الذین یکتمون ما انزل الله من الکتاب ویشترون به ثمنا قلیلا اولئک ما یاکلون في بطونهم الا النار

In the *Tufseer Kubeer* it is written, that the Mohomedan doctors are not agreed as to the mode of concealment. The saying of Abdoollah Ibn Abbas is recorded, that the people used to change the text of the Toureit and Injeel; but the theologians hold this to have been impracticable, because those books were well known, and had attained immense circulation, a fact which would render any attempt to mutilate the text impossible.—It is allowed however, that there were people among the Jews, who were aware of the prophecies relating to our prophet Mohomed, and that they strove to conceal them or to pervert their meaning, by misconstruction, and misapplication of the sense.—This verse also shows us, that people used, to *hide* the true interpretation of God's word.—

تفسیر کبیر میں لکھا ھے " که علماء میں اختلاف ہے طریقه چھپانے میں ' یعنی کسطرح چھپاتے تھے ' عبدالله ابن عباس کا قول یوں نقل کیا ھے ' که وہ اهل کتاب بدل دیتے تھے عبارت توریت اور انجیل کي ' مگر متکلمین کے نزدیک یهه بات یعني توریت وانجیل میں عبارتونکا بدل دینا ممتنع ھے ' کیونکه وہ دونوں کتابیں نہایت مشہور ہوگئي ھیں ' اورتواتر کوپہونچ گئي ھیں ' یہاں تک که اونکي

في التفسیر الکبیر اختلفوا في کیفیة الکتمان فالمروي عن ابن عباس انهم کانوا یحرفون ظاهر التوراة والانجیل وعند المتکلمین هذا ممتنع لانهما کانا کتابین بلغا في الشهرة والتواتر الی حیث یتعذر ذلک فیهما بل کانوا یکتمون التاویل لانه قد کان فیهم من یعرف الایات الدالة علی نبوة محمد صلی الله علیه وسلم فکانوا یذکرون لها

تاويلات بساطلة و يصرفونها من معاملها الصحيحة الدالة على نبوة محمد صلى الله عليه وسلم فهذا هوالمراد عن الكتمان فيصير المعنى ان الذين يكتمون معاني ما انزل الله من الكتاب

عبارتونکابدلنا متعذر هوگیا هے ' بلکه وه لوگ چهپاتے تهے تاویلات کو ' کیونکه آن میں تهے جوجانتے تهے آن آیتونکوجودلالت کرتي هیں نبوة محمد صلى الله علیه وسلم پر پهر وه کرتے تهے آنکي غلط تاویلیں اور پهیرتے تهے آنکو صحیح مطلبوں سے جو دلالت کرتے تهے اوپر نبوة محمد صلى الله علیه وسلم کے ' پس یهه مراد هے چهپانے سے ' اب اِس آیت کے یهه معنے هوئے که جو لوگ چهپاتے هیں معاني یا مطالب اُس چیزکے جو آتارا الله نے کتاب سے *

Fourth Quotation.—God hath said in the Soorut ool Bukr; "They to whom we have given the Scriptures know our apostle (*i. e.* the fact of Mohomed's being sent from God), even as they know their own children, but some of them hide the truth, against their own knowledge."—From all the foregoing authorities it is very evident, that according to the Mohomedan belief, the expression of *corrupting Scripture* does not imply an actual mutilation of the text; but simply the modifying of words when read to another, or the concealing of passages; or the transgressing of the commandments of God; or misinterpreting or misconstructing the words of God.

Ayat 146.

سورة البقر ایت ۱۴۶ الذین اتینا هم الکتاب یعرفونه کما یعرفون ابناء هم وان فریقا منهم لیکتمون الحق وهم یعلمون

چوتهي روایت ' الله تعالی سوره بقر میں فرماتا هے جنکو همنے دي هے کتاب پهچانتے هیں یهه بات یعني نبي هونا محمد صلى الله علیه وسلم کا جیسے پهچانتے هیں اپنے بیتوں کو ' اور ایک فرقه آن میں سے چهپاتے هیں حق کو جان کر *

پس اِن تمام دلیلوں سے ظاهر هے که مسلمانونکے مذهب میں تحریف سے کتب مقدسه میں آنکي عبارتونکا تغیر وتبدیل کرنا مراد نهیں هے بلکه زباني لوگونکو بدل کر لفظ پڑھ سنانے یا کلام الهي کو اِخفا کرنا یا احکام الهي کو بدلنا یا کلام الهي کے غلط معنے اور غلط تاویلیں بیان کرنا مراد هے *

We may now refer to the fact that people used to palm off their own spurious writings as inspired Scripture. Of this there are abundant proofs deducible from our own religious works, as well as from the history of the Christian church. I proceed to give a few examples.

اب رهي يهه بات كه اپني لكهي هوئي عبارت اور اپنے لكهے هوئے رسالونكا مشهور كرنا كه يهه خدا كا كلام هے اسكے ليئے هماري مذهبي كتابوں ميں اور نيز عيسائي مذهب كي تاريخوں ميں بهت سي سنديں موجود هيں جنكو هم يہاں نقل كرتے هيں *

God says in the Soorut ool Bukr; "And woe unto them who transcribe corruptly the book of law with their hands, and then say, This is from God, that they may sell it for a small price.—Therefore woe unto them because of that which their hands have written; and woe unto them for that which they have gained."—

سورہ بقر ميں الله تعالى فرماتا هے كه

سورة البقر ايت ٧٩ فويل للذين يكتبون الكتاب بايديهم ثم يقولون هذا من عند الله ليشتروا به ثمنا قليلا فويل لهم مما كتبت ايديهم وويل لهم مما يكسبون.

پس خرابي هے اونكو جو لكهتے هيں رساله اپنے هاته سے پهر كهتے هيں يهه الله كے پاس سے هے كه ليويں اسپر مول تهوڑا سو خرابي هے انكو اپنے هاتهه كے لكهے هوئے سے اور خرابي هے انكو اپني كمائي سے *

Mosheim writes as follows in his Ecclesiastical History of the 2nd century ch: III, p. 70, edit: 1860.—

"The Platonists and Pythagoreans deemed it not only lawful but commendable to deceive and to lie for the sake of truth and piety.—The Jews living in Egypt learned from them this sentiment before the Christian æra.—Of this no one will doubt who calls to mind the numerous forgeries of books under the names of eminent men, the Sybilline verses, and other similar trash, a large mass of which appeared in this and the following centuries. I would not say that the orthodox Christians forged all the books of this character; on the

موشيم صاحب كي تاريخ دوسري صدي باب ٣ صفحه ٧٠ مطبوعه سنه ١٨٦٠ ع

موشيم صاحب اپني تاريخ ميں ارقام فرماتے هيں ' كه افلاطون اور فيسا غورث كے پيروں نے اسبات كو صرف جايز هي خيال نهيں كيا تها بلكه قابل تحسين اور افرين كے سمجهتے تهے ' كه راستي اور خدا پرستي كي ترقي كو فريب ديں اور جهوٹ بوليں ' اس راے كو ان يهوديوں نے جو مصر ميں رهتے تهے سنه مسيحي سے پيشتر جيسا كه بهت سي دليلوں سے معلوم هوتا هے ان سے سيكها تها ' اور ان دونوں سے عيسائيوں ميں يهه برائي ابتدا سے پهيلي تهي ' اسبات ميں كوئي شخص شك نهيں كرنے كا ' جب ان كتابونكو جو بهت سے جهوٹ سے بهري هيں ' اور مشهور آدميونكے

نام سے بنائي گئي هيں بغور ديکهيگا، اور سبل‌لين کے اشعار اور اسيطرح کي بيقدر کتابوں پر توجهه کريگا، جو بهت سي دوسري صدي اور آسکي اگلي صديوں ميں نکلي هيں ' ميں يهه نهيں کهتا که جو عيسائي اپنے مذهب پرپکے تهے آنهوں نے اس قسم کي جهوٿي کتابيں بنائي تهيں ' بلکه غالبا وه کتابيں بهت سي ناستک کے فرقه سے نکلي تهيں ' تاهم اسبات سے انکار نهيں کيا جا سکتا که جو عيسائي اپنے مذهب کے پابند تهے ' وه اِس خطا سے بالکل آزاد نه تهے *

contrary it is probable that the greater part of them originated from the founders of the Gnostic sects; yet that the Christians who were free from the heterodox views were not wholly free from this fault, is too clear to be denied."—

وليم ميور صاحب کي آردوتاريخ کليسا مطبوعه سنه ۱۸۴۸ ع حصه ۲ باب ۳

وليم ميور صاحب آردو تاريخ مسيحي کليسا ميں ارقام فرماتے هيں ' که دوسري صدي ميں مسيحيوں ميں گفتگو رهي ' که جب بت‌پرست اور فيلسوف حکيموں کے ساتهه دين کا مباحثه کيا جاوے ' تو اونهي کي بحث کا طرز اور طريقه اختيار کرنا جايز هے که نهيں , آخر کار ارجن وغيره کي راے کے بموجب طريقه مذکور تسليم هوا ' اِس سے البته مسيحي بحاثوں کي تيز عقلي اور نکته سنجي نے بحث ميں زياده رونق پائي ' ليکن راستي اور صفائي ميں کچهه خلل پڑا ' پهر اسي سبب سے بعض لوگ يهه بهي جانتے هيں ' که وه جعلي تصنيفات پيدا هوئيں ' جو که اِس زمانه کے بعد کثرت سے لکهي گئيں اسطرح سے که فيلسوف لوگ جب کسي طريقه کي پيروي کرتے تهے ' توکبهي کبهي اوسکے حقميں کتاب لکهه کے کسي معروف حکيم کے نام سے اِجرا کرتے تهے ' که اس حيله سے لوگ آسپر متوجهه هوکر اوسکي باتيں زياده مانينگے ' اگرچه آسکي باتيں برملا خود مصنف کي

Muir's Church Hist: Part II, ch 3.

Mr. William Muir relates, in his Oordoo History of the Christian church, that in the 2nd century a question arose among the Christians on this point, whether in their discussions upon matters of religion, with idolators and heathen philosophers it was right, or not, to adopt the same style of arguments, and the same weapons as were used by the opposite party? Guided by the opinions of Origen and others, the question was decided in the affirmative.—It was certainly a result of their determination, that the Christian doctors proved superior in the contest, and asserted their advantage over their opponents; but at the same time, this triumph was attended with some damage to the interests of truth and fairness.—People were led to suspect that for this reason were those spurious books issued, which after this century made their appearance in great numbers. In the same way, the philosophers used

هوتیں سواسیطرح مسیحي جو فیلسوفوں کي طرح بحث کرتے تھے ' کتاب لنھہ کے کسي حواري یاخادم حواري یا معروف اسقف کے نام سے رواج دیتے تھے ' ایسا دستور تیسري صدي میں شروع ھوا ' اور کئي سوبرس تک رومي کلیسامیں جاري رھا یہہ بات بہت ھي خلاف حق اور قابل الزام شدید تھي *

sometimes to put forth books upholding some particular doctrine; and by ascribing the authorship to eminent men, they secured for their productions that attention and consideration which they would not have received had the names of the real authors been appended.—In like manner, the Christians who argued in the style of the philosophers, used to write books, and issue them under the name of an apostle, or of the pupil of an apostle, or of any other person of note and renown.—This practice, which originated in the 3rd. century, was perpetuated for many centuries on the Romish church.—It is however a very culpable practice, and opposed to the principles of eternal truth.—

موشیم صاحب کي تاریخ مطبوعہ سنہ ۱۸۶۰ع صدي اول حصہ دویم باب دویم صفحہ ۳۶

اسیطرح موشیم صاحب اپني تاریخ میں ارقام فرماتےھیں ' کہ بہت سے ایسے باعث تھے ' جنکے سبب ابتداء زمانہ میں انجیلونکو ایک نسخہ میں جمع کرنے کي ضرورت ھوئي خصوصا اِس باعث سے کہ بعد رفع ھونے حضرت عیسي کے آسمان پر ' آنکي زندگي اورتعلیمات کي تواریخ پُرفریب اور کہاني امیز ایسے لوگوں سے جنکے ارادے بد نہ تھے ' مگرجو جھوٹے مذھب والے اور سادہ لوح اور خدا پرست فریبیوں سے رغبت رکھتے تھے ' تصنیف ھوئي تھیں ' اور آسکے بعد بہت سي جھوٹي بنیاد کي تحریریں ' جن پر پاک پیغمبروں کے نام بطور مصنفونکے درج کئے گئے تھے ' دنیا پُرفریب سے رکھي گئیں تھیں *

Mosheim 1st cent: Part II, ch: II, p. 36 edit: 1860.

Mosheim thus writes upon this subject: "There were various causes requiring this to be done at an early period, and particularly this, that not long after the Saviour's ascension, various histories of his life and doctrines full of impositions and fables, were composed by persons of no bad intentions perhaps, but who were superstitious, simple, and addicted to pious frauds; and afterwards various spurious writings were palmed upon the world, inscribed with the names of the holy Apostles."—

To sum up the whole matter it is clear, that Mohomedans and Christians are agreed on this point, that among the Jews and Christians it had become a practice to issue spurious books or doctrines under the names of eminent persons. It is to this practice that the denunciations of our Koran refer.—

غرضکہ اسبات میں ہم اور عیسائی دونو
متفق ہیں ' کہ یہودی اور عیسائیوں میں
یہہ رواج ہوگیا تھا ' کہ اپنی طرف سے کوئی
کتاب یا عبارت لکھکر اگلے بزرگوں یا پیغمبروں
کے نام سے مشہور کردیتے تہے ' اور اسی
بات کا ذکر ہمارے قران مجید میں ہے *

EIGHTH DISCOURSE.

کیا یہہ کتابیں بالکل اُن اصل نسخونکے مطابق ھیں ' جنکو الہامي لکھنے والوں نے لکھا تھا

Are the books which compose the Bible identical with the original writings of the inspired Authors?

In respect to this important question, touching the genuineness of the sacred records which are in our hands, and their identity with the original productions of the authors whose names they bear, we find it stated in our religious books, that the Scriptures possessed by the Jews and the Christians were not all uniform and in harmony with each other. There is, for instance, a long tradition in the Bookbaree from Anus, the son of Malik, a part of which is as follows: Huzeefa thus said to Oosman, "O thou, the leader of the Mohomedans, take care of this people that they may not differ among themselves as regards the holy Koran as the Jews and the Christians differ with respect to their Scriptures." This tradition proves that there is a want of agreement as well as room for diversity of interpretation in the Scriptures; and this is a fact which Christian doctors have also agreed in accepting.

اِسباب میں کہ یہہ کتب مقدسہ جو اب ھمارے ھاتوں میں ھیں ' بالکل اُن اصل کتابوں کے مطابق ھیں ' جنکو الہامي لکھنے والونے لکھا تھا یانہیں ھیں ' ھماري مذھبي کتابوں سے صرف اِتني بات پائي جاتي ھے ' کہ یہہ کتابیں جو یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس تھیں اُن میں باھم اِختلاف تھا ' بخاري میں انس ابن مالک سے ایک بڑي حدیث ھے ' اُسکا تکرہ یہہ ھے " کہ حضرت حذیفہ نے حضرت عثمان سے کہا ' کہ اے مسلمانوں کے سردار اِن لوگونکي (یعني مسلمانونکي) اُس سے پہلے خبرلے ' کہ یہہ لوگ اپني کتاب (یعني قران مجید) میں ایسے مختلف ھوجاویں جیسے یہودي اور عیسائي اپني اپني کتاب میں مختلف ھو گئے ھیں " پس اِس حدیث سے اِسقدر پایا جاتا ھے ' کہ اِن کتابوں میں بلا شبہہ اِختلاف عبارت موجود ھیں ' چنانچہ تمام علماء مسیحي بھي اسکا اقرار کرتے ھیں *

بخاري باب جمع القران فقال حذیفه لعثمان یاامیرالمومنین ادرک ھذہ الامته قبل ان تختلفوا في الکتاب إختلاف الیہود والنصاري الی اخرہ

It is to be observed that for a long time copies of the Scriptures were multiplied solely in a manuscript form; and it was therefore almost impossible that they should be kept entirely free from clerical errors, or that unwarranted omissions and insertions of words, should not have resulted in the process of transcription. It may be reasonably concluded that as the process was repeated, and the number of manuscript copies of the Scriptures increased, so the errors and variety of readings increased in proportion; and hence it may be safely affirmed that, in course of time, there was not a single book of Scripture which remained in the same condition in which it originally quitted the hands of its inspired author.

غور کرنا چاهئے که ابتداء تحریر کتب مقدسه سے زمانه دراز تک جسقدر کثرت سے کتب مقدسه کا رواج هوا ' وه بذریعه قلمي نسخوں کے هوا ' اس سبب سے اُن میں غلطي کا ' اور اختلاف عبارت کا نهونا ' اور کمي اوربیشي سے محفوظ رهنا ناممکن تها ' جسقدر کثرت سے وه پهیلیں ' اورجسقدر کثرت سے اُنکي قلمي نقلیں هوئیں ' اوسیقدر غلطیاں اور اختلافات اُن میں پیدا هوئے ' یہاں تک که کہاجا سکتا هے ' که کوئي کتاب اصلي نسخه کے مطابق نهیں رهي تهي

In his Introduction to the Critical Study of the Scriptures Mr. Horne thus quotes a passage from Dr. Bentley: "The real text of the sacred writers does not now (since the originals have been so long lost) lie in any single manuscript or edition, but is dispersed in them all. It is competently exact indeed, even in the worst manuscript now extant; nor is one article of faith or moral precepts either perverted or lost in them."

هارن صاحب کا انٹروڈکشن جلد ٢ صفحه ٣١٤

هارن صاحب اپني کتاب میں ڈاکٹر بنٹلي صاحب کا قول نقل کرتے هیں " که اب کوئي ایک نسخه قلمي یا چهاپه کا مقدس لکهنے والونکي اصلي کتاب کے مطابق نهیں هے ' مگر سب کتابوں میں پهیلے هوئے اور متفرق هوئے هوئے هیں ' اور یهه کتابیں بلاشبهه وهي کتابیں هیں ' یہاں تک که غلط سے غلط قلمي نسخه میں بهي جو اب موجود هے ' کوئي بات مذهب کي یا تهذیب اخلاق کي یا نصیحت کي بدلي نهیں گئي ' اور نه اُسمیں سے کم هوئي هے " غرضکه تجربه سے بهي جو هم دن رات هرقسم کي قلمي کتابوں میں دیکهتے هیں ' اورنیز علماء مسیحي کے اقوال سے بهي بخوبي روشن هے ' که کتب مقدسه نقل هوتے هوتے غلط اور آپسمیں مختلف هوگئیں تهیں *

Our own daily experience of manuscripts, indeed would teach us how likely it was that the Scriptures from being copied over and over again should at last present a great variety of readings; and that this is actually the case all Christian scholars admit.

هارن صاحب کا
انٹروڈکشن جلد ۲
صفحه ۴۳

هارنصاحب نسبت عبري کتابوں عهد
عتيق کي لکہتے هيں ' که وہ کتابيں اگرچه بغير
کسي تغيروتبديل کے همارے پاس پہونچي
هيں ' اور قديم نقل کرنے والوں نے کمال
احتياط کي هے ' توبهي انکو ان غلطيوں سے
آزاد رکہنا ناممکن تها جو غلطياں که عبري
الف بے کے متشابه حرفونکے بدلنے سے ' يا
اور اور باتوں سے ' جو قديم نسخونکے نقل
کرنے ميں هوتي هيں *

يهودي عالم سادہ لوحي سے يقين جانتے
تهے ' که عبري کتب مقدسه ميں بالکل غلطي
نهيں هے ' اور قلمي نسخوں ميں کوئي
ايسا اختلاف نهيں نکل سکتا جو اهم
کي نسبت هو ' مگر فادر مارن صاحب
نے ' نهايت دليري سے اسبات کو رد کيا '
اورعبري کے قلمي نسخونکي غلطياں ان
اختلافات سے نکاليں ' جو عبري اور سميريا
کي کتب خمسه موسى ميں ' اورعبري اور
سبتو اينجنٹ کي کتب عهد عتيق ميں
تهيں ' پهر لوئيس کيپل صاحب نے ' ان
کتابوں کي بهت سي غلطياں بتائيں '
اوريهه بهي بيان کيا که وہ کسطرح پر صحيح
هوسکتي هيں ' پهر بشب والٹن صاحب
نے لوئيس کيپل صاحب کي تائيد کي '
اور اسبات کا اقرار کيا ' که واسطے صحت
عبري عهدعتيق کے کوئي عمدہ قاعدہ بنانا
ضرورهے ' پهر سترهويں صدي ميں ' عموما
يهه بات قرار پائي ' که عبري عهد عتيق
کے نسخوں کے مقابله کرنے کي بهت
ضرورت هے *

Mr. Horne thus speaks of the Hebrew books of the Old Testament: "Although the Hebrew text of the Old Testament has descended to our times uncorrupted, yet, with all the care which the ancient copyists could bestow, it was impossible to preserve it free from mistakes, arising from the interchanging of the similar letters of the Hebrew Alphabet, and other circumstances incident to the transcription of the ancient manuscripts."

The Rabbins asserted, and through a credulity rarely to be paralleled, it was implicitly believed, that the Hebrew text was absolutely free from errors, and that in all the manuscripts of the Old Testament not a single various reading of importance could be produced. Father Morin was the first person who ventured to impugn this notion, and he grounded his opinion of the incorrectness of the Hebrew manuscripts on the differences between the Hebrew and the Samaritan texts, and on the differences between the Hebrew and the Septuagint. Morin was soon followed by Louis Cappel who pointed out a great number of errors in the printed Hebrew, and showed how they might be corrected. Bishop Walton declared in favor of the principles asserted by Cappel, and acknowledged the necessity of forming a critical apparatus for the purpose of obtaining a more correct text of the Hebrew Bible. Afterwards since the middle of the seventeenth century the importance and necessity of collating Hebrew manuscripts is generally acknowledged.

In order to explain clearly the subject of this Discourse I think it advisable to give some account of the ancient Codices, respecting which some passages from Mr. Horne are here extracted;—

اب مناسب معلوم هوتا هے ' که اسمقام پر کتب مقدسه کے چند پرانے نسخونکا ذکر کیا جاوے ' تا که مطالب اِس مقدمه کے بوضاحت معلوم هوں ' چنانچه هارنصاحب کے انترودکشن سے جو اوپر علوم بیبل کے هے ' کتب مقدسه کے چند پرانے نسخونکا ذکر کیا جاتا هے *

هارن صاحب کا انترودکشن جلد ۲ حصه ۱ بـاب ۲ فصل ۱

Hebrew manuscripts are divided into the two following classes:—

عهد عتیق کی کتابیں دراصل عبرانی زبان میں هیں اور وه دو ناموں سے پکاری جاتی هیں *

1st, Autographs or those written by the inspired penmen themselves, which have long since perished.

ایک آتُوگرافس (یعنی وه کتابیں جنکو خود الهامی لکهنے والوں نے لکها تها) اُن میں کے سب نسخے ناپید هوگئے ' کوئی بهی موجود نهیں هے *

2ndly, Apographs or copies made from the originals, and multiplied by repeated transcription. These apographs are also divided into the more ancient, which formerly enjoyed the highest authority among the Jews, but have in like manner perished long ago; and into the more modern, which are found in various public and private libraries. The manuscripts which are still extant, are subdivided into two classes as follow.—

دوسرے اَیپُوگرافس (یعنی وه نسخے جو اصلی نسخوں سے نقل هوئے تهے) اور جو مکرر اور سهکرر نقل هوتے هوتے بهت کثرت سے پهیل گئے تهے ' یهه پچهلے نسخے بهی دو قسم کے تهے ' ایک پرانے ' جو یهودیوں میں بهت معتبر اور سندی گنے جاتے تهے ' مگر یهه نسخے بهی مدت سے معدوم هوگئے هیں ' دوسرے نئے ' جو سرکاری کتب خانوں میں ' یا لوگونکے پاس موجود هیں ' اور یهه بهی دو قسم کے هیں *

1st, Rolled manuscripts, which are used in the Synagogues.—

اول رولڈ میڈیو سکرپٹس (یعنی وه قلمی نسخے) جو معابد میں کام میں آتے هیں *

2ndly, Square manuscripts, which are used by the private individuals among the Jews.—

دوسرم سکیوئر میڈیو سکرپٹس (یعنی وه قلمی نسخے) جو مربع تقطیع پر لکهے هیں ' ور عام لوگونکے کام میں آتے هیں *

In the period between the sixth and the tenth centuries, the Jews had two celebrated academies, one at Babylon in the east, and another at Tiberias in the

درمیان چهٹی اور دسویں صدی کے یهودیوں کے دو مدرسه تهی ' ایک بیبلن میں جو مشرق میں هے ' دوسرا تی بیریس

west; where their literature was cultivated, and the Scriptures were very frequently transcribed. Hence arose two recensions or editions of the Hebrew Scriptures; the recension of Scriptures followed by the former academy, was called the Oriental readings, and that followed by the latter the Occidental. The Scriptures of these two recensions were collated in the eighth or ninth century. The differences or various readings observed in them were noted, and variously computed at 210, 216 and 220. The differences observed by the academy of the east were designated the eastern readings, and those observed by that of the west the western readings.

میں جو مغرب میں ہے ' اِن دونو مدرسوں میں یہودیوں کے علم کا بڑا چرچا تھا ' اور کتب مقدسہ بہت کثرت سے نقل کي جاتي تہیں ' اِس سبب سے یہودیوں میں کتب مقدسہ کي دو قسمیں پیدا ہوئیں ' جو نسخے پہلے مدرسہ میں مروج تہے ' وہ اوریِ اِنٹل ریڈنگ (یعني مشرقي نسخے) کہلاتے تہے ' اور جو دوسرے مدرسہ میں تہے ' وہ آکسي ڈنٹل ریڈنگ (یعني مغربي نسخے) کہلاتے تہے ' آٹھویں یا نویں صدي میں ان دونوں نسخونکا مقابلہ ہوا ' اور جہاں جہاں اِختلاف نکلا آسپر نشان کیا گیا ' اور وہ اِختلافات مختلف طور سے شمار ہوئے ' اور آنکي تعداد ٢١٠ و ٢١٦ و ٢٢٠ تک تہي ' مشرقي نسخہ کے اِختلاف اِیسٹرن ریڈنگ ' اور مغربي نسخہ کے اِختلاف ویسٹرن ریڈنگ کہلاتے ہیں *

In the eleventh century Aaron ben Asher, president of the academy at Tiberias, and Jacob ben Naphtali, president of the academy at Babylon, collated the manuscripts of the Oriental and Occidental Jews. The discrepancies observed by these eminent Jewish scholars amount to upwards of 864; with one single exception they relate to the vowel points, and are consequently of little value. The western Jews and the printed editoins of the Hebrew Scriptures almost wholly follow the recension of Aaron ben Asher.—

ابتداے گیارھویں صدي میں عرن بن عشر پریسیڈنٹ مدرسہ ٹي بیریس ' اور یعقوب بن نفتالي پریسیڈنٹ مدرسہ بیبلن نے ' مشرقي اور مغربي یہودي قلمي نسخوں کا مقابلہ کیا ' اور جو ان نامي یہودي عالموں نے اِختلاف پائے ' وہ ٨٦٤ سے زیادہ ہوتے ہیں ' ایک بات کو چھوڑکر باقي اِعراب سے متعلق ہیں ' اور اِس سبب سے چنداں لائق لحاظ نہیں ہیں ' مغربي نسخے ' اور عبري عہد عتیق کے چھپے ہوئے نسخے ' جو اب موجود ہیں ' اور ہمارے ملک میں بھي پائے جاتے ہیں ' وہ بہت کر عرن بن عشر کے نسخے کے پیرو ہیں *

Among the Jews five examplars have been particularly celebrated for their singular correctness, and from them all their subsequent copies have been made.

یہودیوں میں پانچ نسخے بطور نمونہ کے تھے ' جنھوں نے بالتخصیص نہایت صحیح ہونے میں بہت شہرت پائی تھی ' اور اُنھی نسخوں سے تمام نسخے اُنکے بعد کے صحیح ہوتے تھے *

1. The Codex of Hillel was a celebrated manuscript which some Rabbins had seen in the twelfth century; but the learned are by no means agreed that who this Hillel was. Some have supposed that he was the very eminent Rabbi Hillel who lived about six years before the birth of Christ; others imagine that he was the grandson of the illustrious Rabbi Jehuda Hakkadosh, who wrote the Misna, and that he flourished about the middle of the fourth century. Others, again, suppose that he was a Spanish Jew, named Hillel; but Bauer with greater probability supposes the manuscript to have been of more recent date, and written in Spain, because it contains the vowel points, and all the other grammatical minutiæ: and that the feigned name of Hillel was inscribed on its title in order to enhance its price.

اول کوڈکس ہلل ' یہہ ایک مشہور قلمی نسخہ تھا ' اُسکو بعض یہودی عالموں نے بارھویں صدی میں دیکھا تھا ' مگر اِسبات میں نہایت اختلاف ہے ' کہ یہہ ہلل کون تھا ' بعضوں نے خیال کیا ہے کہ یہہ وہ مشہور عالم ہلل ہے ' جو ساٹھہ برس پیشتر ولادت حضرت مسیح علیہ السلام سے تھا ' بعضوں نے کہا ہے کہ یہودا حکادوش جو مشہور عالم تھا ' یہہ ہلل اُسکا پوتا ہے ' جسنے مسنا لکھا ' اور جو چودھویں صدی میں نام آور ہوا ' اور بعضے کہتے ہیں کہ یہہ شخص ہلل نامی سپین کا ایک یہودی تھا ' بایر صاحب زیادہ بھروسے کے ساتھہ کہتے ہیں ' کہ یہہ نسخہ زمانہ حال کا لکھا ہوا ہے ' اور سپین میں لکھا گیا تھا ' کیونکہ اس میں اعراب پائے جاتے ہیں ' اور صرف ونحو کے قواعد موجود ہیں ' ہلل کا نام فریبا اُسکی قدر بڑھانیکو اُسپر لکھہ دیا تھا *

2. The Codex of Ben Asher.
3. The Codex of Ben Naphtali.
} These have already been noticed by us. The first of them was held in much repute in Egypt, as having been revised and corrected in very many places by Ben Asher himself, and as it was the examplar which Maimonides followed in copying the Law, in conformity with the custom of the Jews.

دویم کوڈکس بن عشر
سویم کوڈکس بن نفتالی
} ان دونوں نسخوں کا حال ابھی بیان ہوچکا ہے '

ان دونوں میں سے پہلا نسخہ مصر میں اِسبات میں مشہور تھا : کہ اسکی بہت سے مقاموں کو خود ابن عشر نے صحیح اور نظر ثانی کیا ہے ' اور یہہ وہ نسخہ ہے ' جسکی میمونڈی ڈیز نے توریت کی نقل کرنے میں بموجب یہودی رسم کے پیروی کی ہے *

4. The Codex of Jericho is highly commended by Rabbi Elias Levita, as being the most correct copy of the Law of Moses, and exhibiting the defective and full words.

چہارم کَوڈِکْس، جیری کو، اِس میں صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پانچوں کتابیں ہیں، ایک بڑے یہودی عالم الیس لویتا نے اسبات کی نہایت تعریف کی ہے، کہ یہہ بہت صحیح نسخہ کتب خمسہ موسی کا ہے، اسمیں صحیح لفظ اور غلط لفظ دونوں دکھلائے گئے ہیں *

5. The Codex Sinai was also a very correct manuscript of the Pentateuch, that presented some variations in the accents, in which respect it differed from the former.

پنجم کَوڈِکْس سنی، اِس میں بھی صرف حضرت موسیٰ کی پانچوں کتابیں ہیں، یہہ بھی بہت صحیح نسخہ کتب خمسہ موسیٰ کا ہے، اور اگلے نسخہ سے صرف لہجہ میں متفاوت ہے *

Another sixth Codex called Sanbouki, is mentioned by Pere Simon, as having been seen by him; but nothing certain is known respecting its date, or by whom it was written.

ایک چھٹا نسخہ اور تھا، جو کَوڈِکْس سین بوکی کہلاتا ہے، پیرسائیمن بیان کرتے ہیں، کہ میں نے آسکو دیکھا، مگر اِس امرمیں کہ وہ کب لکھا گیا، اور کسنے آسکو لکھا، کوئی بات تحقیق معلوم نہیں ہے *

As the Hebrew Manuscripts which have been in use since the eleventh century, have all been corrected according to some particular recension or edition, they have from this circumstance been classed into families, according to the country where such recension has been received. The families or recensions are four in number.

گیارھویں صدی سے جسقدر یہودی نسخے پڑھنے پڑھانے میں چلے آتے ہیں، وہ کسی نکسی خاص نسخہ سے صحیح کیئے گئے ہیں، اسلیئے آنکو باعتبار اُس ملک کے، جہاں آنکا رواج تھا، جدا جدا چار خاندانوں میں قرار دیا ہے *

1. The Spanish manuscripts which were corrected after the Codex of Hillel. Most Jews highly value them, while some Hebrew critics hold them in little estimation.

اول سِپِینْش مینیو سکرپٹس (یعنی وہ قلمی نسخے) جو سپین کے لوگوں میں مروج تھے، اور جو کَوڈِکْس هلل سے مُقابلہ ہوکر صحیح کیئے گئے تھے، اکثر یہودی آن نسخونکی بہت قدر کرتے ہیں، مگر بعض محقق یہودی آنکو زیادہ قدر کا نہیں جانتے *

2. The Oriental manuscripts are nearly the same as the Spanish manuscripts, and may be referred to the same class.

دویم آورینٹل مینیوسکرپٹس (یعني وہ قلمي نسخے) جنکا مشرقي ملکوں میں رواج تھا ' یہہ نسخے اور اگلے نسخے ایک هے ' اور ایک هي درجہ میں سمجھنے کے لایق هیں *

3. The German manuscripts, which exhibit important readings that are not to be found in the Spanish manuscripts, but which agree with the Samaritan text of the Pentateuch, and with the ancient versions.

This class of manuscripts is little estimated by the Jews, but most highly valued by Biblical critics.

سویم جرمن مینیو سکرپٹس (یعني وہ قلمي نسخے) جنکا جرمن میں رواج تھا ' ان نسخوں میں امراهم کي عبارتیں اسطرح پر پائي جاتي هیں ' کہ ویسي سپینش مینیو سکرپٹس میں نهیں هیں مگر یہہ عبارتیں سمیرٹین زبان کي کتب خمسہ سے اور قدیم ترجموں سے مطابقت رکھتي هیں ' یہودي ان نسخوں کو زیادہ معتمد نہیں سمجھتے ' مگر محققین بیبل اُن نسخوں کي نہایت قدر کرتے هیں *

4. The Italian manuscripts hold a middle place between the Spanish and the German Codices.

چہارم اٹالین مینیو سکرپٹس (یعني وہ قلمي نسخے) جو اٹلي میں مروج تھے ' یہہ نسخے سپین اور جرمني نسخوں میں اوسط درجے کا اعتماد رکھتے هیں *

Further M. De Rossi has divided Hebrew manuscripts into three classes as follow.

علاوہ اِن قسموں کے ' ایـــم دي راسي صاحب نے تمام قلمي نسخوں کو ' باعتبار زمانہ کے تین قسم میں تقسیم کیا هے *

1. *More ancient* or those written before the twelfth century.

اول جو بہت پُرانے تھے ' یعني جو بارھویں صدي سے پیشتر کے لکھے ھوئے تھے *

2. *Ancient* or those written in the thirteenth and fourteenth centuries.

دویم اوسط درجہ کے پرانے ' یعني جو تیرھویں اور چودھویں صدي کے درمیان کے لکھے ھوئے تھے *

3. *More recent* or those written at the end of the fourteenth or at the beginning of the fifteenth century.

سویم زمانہ حال کے یا وہ نسخے جو چودھویں صدي کے اختتام اور پندھرویں کے شروع میں لکھے گئے *

But the most recent, or those written since the fifteenth century, which are

مگر ایم دي راسي صاحب زمانۂ حال کے نسخوںکو ' یا آنکو جو پندھرویں صدي سے

very numerous, and are those found in the Synagogues, are pronounced to be of little or no use by M. De Rossi, unless it can be proved that they have been transcribed from ancient apographs.

لکھے گئے ہیں ' اور کثرت سے معبدوں میں پائے جاتے ہیں ' قابل اعتبار کے نہیں جانتے تھے جب تک کہ یہہ بات ثابت نہو ' کہ وہ کسی قدیم نسخہ اَپُو گرافس سے نقل ہوئے ہیں *

The total number of Hebrew manuscripts collated by Dr. Kennicott for his critical edition of the Hebrew Bible, is about six hundred and thirty. The total number collated by M. De Rossi for his Collection of Various Readings, is four hundred and seventy nine manuscripts, besides two hundred and eighty eight printed editions. The following are the most ancient manuscripts collated by Dr. Kennicott.

ڈاکٹر کنی کٹ صاحب نے ' عبری نسخہ صحیح کرنے کے لیئے ' عہد عتیق کے ۶۳۰ قلمی نسخونکا مقابلہ کیا ' اور ایم ڈی راسی صاحب نے اپنی کتاب مجموعہ اختلافات عہد عتیق کے بنانے کے لیئے ۴۷۹ قلمی نسخے ' اور ۲۸۸ چھپے ہوئے نسخوں کا مقابلہ کیا ' اُن میں سے جو نہایت قدیم نسخے تھے ' اور جنکا ڈاکٹر کنی کٹ صاحب نے مقابلہ کیا تھا ' اُنکا بیان یہاں کیا جاتا ہے *

1. Codex Laudianus A. 172 and 162, and numbered 1. in Dr. Kennicott's list of Hebrew manuscripts. Some of the letters of this manuscript having become obliterated by the lapse of ages, have been written over a second time; and though such places were written in the same strong character, yet many of the words were becoming a second time invisible, when collated by Dr. Kennicott. This eminent critic assigns it to the tenth century, but De Rossi refers it to the eleventh.

۱ کوڈکس لاڈی اینس سنہ ۱۷۲ وسنہ ۱۶۲ ' ڈاکٹر کنی کٹ صاحب کے یہودی نسخونکی فہرست میں اِس نسخہ کا اول نمبر ہے ' یہہ نسخہ پُرانا تھا ' اور اِس سبب سے اُسکے الفاظ بعض جگہ سے اوڑ گئے تھے ' اور اُنکو پھر روشن سیاہی سے دوبارہ بھرا تھا ' اور پھر وہ بھی مٹ چلے تھے ' ڈاکٹر کنی کٹ صاحب کہتے ہیں ' کہ یہہ نسخہ دسویں صدی کا لکھا ہوا ہے ' اور ایم ڈی راسی صاحب کہتے ہیں ' کہ گیارھویں صدی کا لکھا ہوا ہے *

This Laudian manscript begins with Genesis XXVII. 31.; it contains fourteen thousand variations from Vander Hooght's Edition of the Hebrew Bible. More than two thousands are found in the Pentateuch, which confirm the Septuagint Greek version in one hunred and nine various readings; the Sy-,

یہہ نسخہ شروع ہوتا ہے کتاب پیدایش باب ۲۷ ورس ۳۱ سے ' اِس نسخہ میں واندر* ہوٹ صاحب کے عبری نسخہ سے چودہ ہزار اختلاف ہیں ' جس میں سے دو ہزار سے زیادہ حضرت موسی کی پانچوں کتابوں میں ہیں ' اور یہہ اختلافات ۱۰۹ جگہہ میں سپٹو ایجنٹ سے مطابقت

riac, in ninety eight; the Arabic in eighty two; the Vulgate or Latin Version, in eighty eight; and the Chaldee Paraphrase in forty two; it also agrees with the Samaritan Pentateuch, against the printed Hebrew, in seven hundred instances.

رکھتے هیں ' اور ۹۸ جگهه میں سریا زبان کے نسخه سے ' اور ۸۲ جگهه میں عربي زبان کے نسخه سے ' اور ۸۸ جگهه میں ولگٹ یعني لاطیني زبان کے نسخه سے ' اور ۴۲ جگهه میں کالدي پارافریز سے ' اور یهه نسخه سمارٹین نسخه کے کتب خمسه موسی سے ۷۰۰ مقام میں مطابقت رکھتا ہے ' بخلاف چھپے هوے عبري نسخه کے *

What renders this manuscript the more valuable is, that it preserves a word of great importance for understanding 2. Samuel XXIII. 3-7., which word is confirmed by the Greek version, and thus recovers to us a prophecy of the Messiah.

اس نسخه پرجو زیاده اعتبار کیا جاتا ہے ' اسکي وجهه یهه هے ' که کتاب دویم سموئیل باب ۲۳ ورس ۳ لغایت ۷ کے جس طرز کلام سے ' حضرت مسیح علیه السلام کے آنیکي بشارت نکالي جاتي هے ' اور جس طرز پر وه کلام سپٹواجنٹ میں تھا اسیطرح اس نسخه میں بھي محفوظ تھا *

2. The Codex Carlsruhensis 1, (No. 154 of Dr. Kennicott's list of manuscripts) formerly belonged to the celebrated and learned Reuchlin; whose efforts contributed so much towards the revival of literature in the fifteenth century. This manuscript is now preserved in the Public library at Carlsruhe, and is the oldest that has a certain date.

It is in square folio and was written in the year of the world 4,866, corresponding with 1106 of the Christian era. It contains the Prophets with the Targum.

۲ کوڈکس کارلس ریوهنسس پهلا ڈاکٹر کنیکٹ صاحب کے قلمي نسخونکي فهرست میں ' ۱۵۴ نمبر پر یهه نسخه هے ' ایک مشهور عالم ریوکلن کے پاس یهه نسخه تھا ' پندرهویں صدي میں علم کے تروتازه هونے میں اس عالم نے نهایت کوشش کي تھي ' یهه قلمي نسخه مقام کارلس روه کے سرکاري کتب خانه پرموجود ہے ' جن نسخون پر تاریخ تحریر لکھي هوئي پائي هے ' ان سب میں سے یهه نسخه نهایت قدیم ہے ' مربع تقطیع میں لکھا هے ' اور سنه ۴۸۶۶ پیدایش عالم مطابق سنه ۱۱۰۶ ع کا لکھا هوا ہے ' اسمیں پرافیٹس معه تارگم (یعني صحف انبیاء معه تفسیر زبان کیلدي) کے شامل هیں *

3. The Codex Viennæ (No. 590 of Kennicott) contains the Prophets and

۳ کوڈکس وي اینې ' ڈاکٹر کنیکٹ صاحب کي فهرست میں اسکا ۵۹۰ نمبر

Hagiographa. It is written on vellum in folio, and if the date in its subscription be correct (A. D. 1,018 or 1,019) it is more ancient than the preceding. Bruns collected two hundred important various readings from this manuscript. The points have been added by a later hand.

ہے ' اِس نسخہ میں پرافِٹس اور ہیجو گریفا ہیں ' اور چمڑے پر لکھا ہوا ہے ' اُسکے چندہ پرجوتاریخ ہے (یعني سنہ ۱۰۱۸ وسنہ ۱۰۱۹ ع) اگروہ صحیح ہو تو اگلے نسخوں سے بهي پرانا ہے ' ڈاکٹر برنس صاحب نے دوسو اِختلاف عبارت بڑي بڑي باتونکے اس نسخہ سے جمع کیئے ہیں زمانہ حال میں کسي شخص نے اسمیں اعراب بڑھا دئے ہیں *

4. The Codex Cæsenæ, in the Malatesta Library at Bologna, (No. 536 of Kennicott) is written towards the end of the eleventh century. It contains the Pentateuch, the Haphtarath or sections of the Prophetical books, and the Megilloth, or five books of Canticles, Ecclesiastes, and Esther. De Rossi pronounces it to be a most ancient and valuable manuscript, and states that in its margin are inserted some various readings of still more ancient manuscripts.

۴ کوڈکس سیزني کتب خانہ میلاتستا مقام بالوگنا نمبر ۵۳۶ فہرست کنيکت صاحب یہہ نسخہ گیارھویں صدي کے اخیر کا لکھا ہوا ہے ' اور اِسمیں یہہ کتابیں ہیں ' پین ٹي ٹیک (یعني کتب خمسہ موسیٰ) اور ہیفتارتهہ (یعني پارہ ہاي کتب انبیاء) اور مگلتهہ (یعني پانچ کتابیں) کیں ٹي کلز (یعني گیت سلیمان) اور کتاب راعوت ' اور نوحہ یرمیاہ ' اور واعظ ' اور کتاب استر ' ایم ڈي راسي صاحب اِس نسخہ کو نہایت پسند کرتے تھے ' اور بہت پرانا بتاتے تھے ' اور اُسکے حاشیہ پراور بھي زیادہ قدیم نسخوں کے بعض بعض اختلاف عبارت لکھے ہیں *

5. The Codex Florentinus 2, (No. 162 of Kennicott) is written towards the end of the eleventh, or at the latest, in the beginning of the twelfth century. It contains the books of Joshua, Judges and Samuel. Very many of the letters, which were obliterated by time, have been renewed by a later hand.

۵ کوڈکس فلورنٹینس ' دویم نمبر ۱۶۲ فہرست ڈاکٹر کني کت صاحب. یہہ نسخہ گیارھویں صدي کے اخیر کا یا بارھویں صدي کے شروع کا لکھا ہوا ہے ' اِس میں کتاب یوشع ' اور قضات ' اور سموئیل ہیں ' جو لفظ کہ اِس نسخہ میں مٹ گئے تھے ' وہ دوبارہ لکھدئے گئے ہیں *

6. The Codex Mediolanensis 9, (193 of Kennicott) is written towards the close of the twelfth century. This manu-

۶ کوڈکس مِڈي اولے ٹینسس ' نہم نمبر ۱۹۳ فہرست ڈاکٹر کنيکت صاحب یہہ نسخہ بارھویں صدي کے اخیر کا لکھا

script comprises the Pentateuch. The beginning of the book of Genesis, and the end of Leviticus, and Deuteronomy, have been written by a later hand. Both erasures and alterations occur in this manuscript, and sometimes a worse reading is substituted in place of one that is preferable. Nevertheless it contains many good various readings.

هوا ہے ' اور اس میں حضرت موسی علیه‌السلام کي پانچوں کتابیں هیں ' اور کتاب پیدایش کا شروع ' اور کتاب احبار اور استثنا کا انجام زمانه حال میں زیاده کیا گیا ہے ' اِس نسخه میں مٹ جانا حروف کا ' اور تبدیلیاں بهي واقع هیں ' اور بعض اوقات ایک بُري عبارت اچهي عبارت کي جگهه لکهدي گئي هے ' باوجود اِسبات کے اسمیں بهت سي اچهي عبارتیں مختلف پائي جاتي هیں *

7. The Codex Norimbergensis 4, (201 of Kennicott) contains the Prophets and Hagiographa. It is mutilated in various parts. It is of great antiquity, and from the similarity of its character to that of Codex Carlsruhensis, both Dr. Kennicott and M. De Rossi assign it to the beginning of the twelfth century.

۷ کودکس نارمبرجینسس ' چهارم نمبر ۲۰۱ فهرست ڈاکٹر کني کت صاحب اس نسخه میں صحف انبیاء اور اور مقدس کتابیں هیں ' یهه نسخه بهت پُرانا هے ' اور اکثر جگهه سے شکسته هوگیا ہے ' اِس نسخه کے حرفونکي ' اور کودکس کارلس ریوهن سِس کے حرفونکي ' آپسمیں بهت مشابهت هے ' اِس سبب سے ڈاکٹر کني کت صاحب ' اور ایم دي راسي صاحب نے اِس نسخه کو بارهویں صدي کے شروع کا لکها هوا قرار دیا ہے *

8. The Codex Parisiensis 27, (210 of Kennicott) is a manuscript of the entire Bible in an elegant Italic character. It is highly valued by Dr. Kennicott, and De Rossi, who refer it to the beginning of the twelfth century.

۸ کودکس پیري سي انسس ' بست هفتم نمبر ۲۱۰ فهرست ڈاکٹر کني کت صاحب ' یهه نسخه پوري بیبل کا رومي خط میں ہے ' ڈاکٹر کني کت صاحب اور ایم ڈي راسي صاحب اِسکو بهت پسند کرتے تهے ' اور بارهویں صدي کے شروع کا لکها هوا بتاتے تهے *

9. Coeval with the preceding is the Codex Regiomontanus 2, (224 of Kennicott) written in the Italic character, and it is mutilated in various parts.

۹ کودکس رجي اومان ٹنس ' یهه نسخه بهي رومي حرفوں میں آسي زمانه کا لکها هوا معلوم هوتا هے ' جس زمانه کا اگلا نسخه لکها هوا ہے ' اِس میں پراگندگي

اور هیجوگریفا کي کتابیں هیں ' مگر مختلف جگہہ سے شکستہ هورهي هیں *

10. To the beginning of the twelfth century likewise is to be referred the Codex Parisiensis 24, (No. 366 of Kennicott.) It is imperfect from Jerem: XXIX. 19, to XXXVIII. 2.; and from Hosea IV. 4, to Amos VI. 12.

۱۰ کودکس پیري سي اِنسس ' بست وچهارم نمبر ۳۶۶ فهرست ڈاکٹر کنی کٹ صاحب ' یهہ نسخہ بارهویں صدي کے شروع کا لکها هوا هے ' اور کتاب یرمیاه باب ۲۹ــــ۱۹ سے ' لغایت باب ۳۸ــــ۲ تک اور کتاب یوشع باب ۴ــــ۴ سے ' لغایت کتاب عاموص باب ۶ــــ۱۲ تک ' ناقص ہے *

The following are the most ancient of the manuscripts in the possession of late M. De Rossi, and collated by him, viz:—

اب مناسب هے ' کہ جن پُرانے نسخوں کا ڈاکٹر ایم ڈي راسي صاحب نے مقابلہ کیا اور اُنمیں جو قدیم نسخے هیں ' اُنکا بهي اس مقام پر ذکر کیا جاوے *

The Codex, by him numbered 634, containing a fragment of the books of Leviticus, and Numbers, from Levit: XXI. 19, to Numb: I,50.; and exhibiting every mark of the remotest antiquity. M. De Rossi assigns it to the eighth century.

۱ کودکس نمبر ۶۳۴ ' اِس میں ایک ٹکڑہ کتاب احبار ' اور اعداد کا ہے ' کتاب احبار باب ۲۱ ــــ ۱۹ سے ' لغایت کتاب اعداد باب ۱ــــ۵۰ تک هے ' نهایت قدیم هونے کي اُس میں بهت سي علامتیں پائي جاتي هیں ' ایم ڈي راسي صاحب کے نزدیک آٹهویں صدي کا لکها هوا ہے '

2. A manuscript of the Pentateuch (No. 503), containing from Genesis XII. 41, to Deuteronomy XV. 12. It is composed of leaves of various ages, the most ancient of which are of the ninth or tenth century.

۲ کودکس نمبر ۵۰۳ ' اِس نسخہ میں منجملہ کتب خمسہ حضرت موسی کي ' کتاب پیدایش باب ۱۲ ــــ ۴۱ سے ' کتاب اِستثنا باب ۱۵ــــ۱۲ تک ہے ' اِس میں مختلف زمانوں کے ورق ملے هوئے هیں ' اور پُرانے سے پُرانے ورق ' نویں یا دسویں صدي کے لکهے هوئے معلوم هوتے هیں *

3. A manuscript of the Pentateuch (No. 10), with the Targum and Megilloth. It is written towards the end of the eleventh, or in the beginning of the twelfth century. The chracter

۳ کودکس نمبر ۱۰ ' یهہ قلمي نسخہ بهي ' کتب خمسہ حضرت موسی کا ' معہ تارگم (یعني تفسیر زبان کیلڈي) اور پانچ کتابوں گیت سلیمان ' اور کتاب راعوت اور

which is defaced by time, is rudely formed.

نوحه یرمیاه اوروعظ اور کتاب استر کے ھے ' اور گیارھویں صدی کے اخیر یا بارھویں صدی کے شروع کا لکھا ھوا ھے ' بسبب پُرانے ھونے کے جو حرف مٹے ھوئے تھے ' پھرکر بنائی گئی ھیں *

4. A manuscript of the book of Job, coeval with the preceding one. It is one of the most valuable manuscripts of that book.

۴ قلمی نسخہ کتاب ایوب کا ' عمدہ نسخوں میں سے نہایت عمدہ یہہ نسخہ ھے ' اور اگلے نسخہ کا ھم زمانہ ھے *

5. A manuscript of the Hagiographa (No. 379), the date of which corresponds with that of the preceding one. It begins with Psalms ch. 49, V. 15., and ends with Nehemiah Ch. 40, V. 4.

۵ قلمی نسخہ ھیجوگریفا کا نمبر ۳۷۹ تیسرے اور چوتھے نسخہ کا ھمعصر ھے ' یہہ نسخہ زبور کے باب ۴۹ ـــ ۱۵ سے ' کتاب نحمیا کے باب ۴۰ـــ۴ تک ھے *

6. A manuscript of the Pentateuch (No. 611), written towards the close of the eleventh, or in the beginning of the twelfth century. The ink is frequently faded by age. There are frequent omissions in the text, which are supplied in the margin.

۶ قلمی نسخہ پانچوں کتابوں حضرت موسی کا نمبر ۶۱۱ ' یہہ نسخہ گیارھویں صدی کے اخیر کا ' یا بارھویں صدی کے شروع کا لکھا ھوا ھے ' پُرانا ھونے کے سبب روشنائی پھیکی پڑ گئی ھے ' متن میں جو عبارت لکھنے سے رہ گئی ھے وہ حاشیہ پر لکھی ھوئی ھے *

Dr. Kennicott states that almost all the Hebrew manuscripts of the Old Testament at present known to be extant, were written between the years 1000 and 1459, whence he infers that all the manuscripts written before the year 700 or 800 were destroyed by some decree of the Jewish senate, on account of their many differences from the copies then declared to be genuine. The circumstance is also alleged by Bishop Walton, as the reason why we have so few examplars of the age of 600 years, and why even copies 700 or 800 years old are very rare.

ڈاکٹر کنی کٹ صاحب بیان کرتے ھیں کہ ' عہد عتیق کے عبری تمام قلمی نسخے جتنا موجود ھونا اب ھمکو معلوم ھے ' ایک ھزار اور ایک ھزار چار سو ستاون برسوں کے درمیان کے لکھے ھوئے ھیں ' اور اِس سے وہ یہہ نتیجہ نکالتے ھیں ' کہ تمام قلمی نسخے جو سات سو یا آٹھہ سو برس بیشتر کے لکھے ھوئے تھے ' یہودیوں کی سنٹ (یعنے مجلس آمرا) کے بعض حکموں کے بموجب معدوم کردیئے گئے تھے ' اِس سبب سے کہ اُن نسخوں میں اُن نسخوں سے جو اُسوقت میں خالص گنے جاتے تھے ' بہت اختلاف تھا * اِسبات کو بشپ والٹن صاحب بھی

تصديق كرتے هيں ' اور كهتے هيں كه اسي
سبب سے همارے پاس چهه سوبرس كے
نسخے چند هيں ' اور اسي وجهه سے سات
سو يا آٹهه سو برس كے نسخے بهت كمياب
هيں *

Besides the above mentioned Hebrew manuscripts the Revd. Dr. Buchanan procured in 1806 a manuscript of the Pentateuch from the black Jews in Malabar, who (there is strong reason to believe) are descended from exiled Jews who settled there on the first dispersion of their nation by Nebuchadnezzar. The date of this manuscript cannot now be ascertained; but its text is supposed to be derived from the copies which these Jewish exiles brought with them into India. The present owners could give no precise account of it: some stated that it came originally from Senna in Arabia; others said, it was from Cashmeer. In the manuscript in question Leviticus and the greater part of Deuteronomy are wanting. Mr. Yeates has diligently examined and collated the manuscript with the printed text of the Vander Hooght's edition of the Hebrew Bible: and the result of his investigations is, that the variations in the whole do not exceed forty, and that none of them differ from the common reading as to the sense or interpretation but are merely additions or omissions of a jod or vau letter, making vowels full or deficient, according to the known usage of the Hebrew tongue. Even this

علاوه اِن نسخوں كے ايک عبري قلمي
نسخه توريت كا ريوڈ ڈاكٹر بكينن صاحب
كو سنه ١٨٠٦ع ميں مليبار ميں كالے
يهوديوں كے پاس سے دستياب هوا مليبار
كے يهودي يقينا اُن يهوديوں كے پس
مانده هيں ' جنكو بخت نصر نے اول مرتبه
جلاوطن كيا تها ' اِس قلمي نسخه كي
تاريخ ' كه كب كا لكها هوا هے ' تحقيق نهيں
هوسكتي ' مگر گماں هوتا هے ' كه اُن نسخوں
سے ليا گيا هو گا ' جو اُنكے باپ دادا
هندوستان ميں اپنے ساتهه لائے ' جب اُن
يهوديوں سے اِس نسخه كے بـاب ميں
پوچها گيا ' تو وه اُسكي نسبت كوئي
ٹهيک بات بيان نكرسكے ' بعضوں نے كها
كه صنعاي عرب سے آيا هے ' اور بعضوں نے
كهاكه كشمير سے ' اِس نسخه ميں كتاب
احبار ' اور كتاب استثنا كا بهت ساحصه
نهيں هے ' مسٹر ايٹس صاحب نے '
اندرهوٹ صاحب كے چهپے هوے نسخه سے
اِس نسخه كا مقابله كيا ' اُسكي تحقيقات كا
نتيجه يهه هے ' كه تمام نسخه ميں چاليس
سے زياده اِختلاف نهيں هيں ' اور اُن ميں
سے كوئي اِختلاف عام عبارت سے بلحاظ
معني اور مراد متن كے تفاوت نهيں ركهتا
صرف حرفوں كي كمي يا بيشي كا اختلاف
هے ' جنسے بلحاظ مشهور محاوره يهودي زبان
كے الفاظ كامل يا معيوب معلوم هوتے هيں '

small number of readings was considerably reduced, when compared with the text of Athia's edition, printed in Amsterdam in 1661; so that 'the integrity of the Hebrew text is confirmed by the important testimony of this valuable manuscript, Four readings are peculiar to this copy, which are not to be found in Dr. Kennicott's edition of the Hebrew Bible.

اور اتهي آز صاحب کے چھاپے ہوئے نسخه سے ' جو سنه ١٦٦١ع میں چھپا تھا اور بھي کم اختلاف ھیں ' پس اسطرح پر یہودي متن کي صداقت اِس گران بہا نسخه سے بخوبي ثابت ہوتي ھے ' اور اُسکي شہادت بغیر کسي اعتراض کے بہت بڑي ھے ' چار مقام کي عبارتیں اسي نسخه پر مخصوص ھیں ' وہ عبارتیں ڈاکٹر کنی کٹ صاحب کي عبراني بیبل کے نسخه میں نہیں پائي جاتیں *

It must be borne in mind that as there existed the books of the Old Testament in Hebrew, in like manner there had existed in Hebrew the autograph or original manuscript of the gospel of St. Matthew, but nearly twelve hundred years subsequently it disappeared. The manuscripts of the New Testament that are extant in Greek, are now considered as the originals. I may therefore make a quotation in this place about Greek biblical manuscripts from Horne's Introduction.

یہه بات بھي جانني چاھئے ' که جسطرح عہد عتیق کي کتابیں عبراني زبان میں تھیں ' اسیطرح سینت متي کي لکھي ہوئي انجیل بھي دراصل عبراني زبان میں تھي ' مگر بارہ سوبرس کے قریب سے وہ انجیل معدوم ہوگئي ھے ' اور اب عہد جدید کے یوناني زبان کي کتابیں اصلي گني جاتي ھیں ' اسواسطے مناسب ھے ' که یوناني قلمي نسخونکا بھي ھارن صاحب کي کتاب سے اِس مقام پر کچھه ذکر کیا جاوے *

ھارن صاحب کا انٹروڈکشن جلد ۲ حصه ۱ باب ۲ فصل ۲

Very few manuscripts contain the whole either of the Old or of the New Testament. By far the greater part have only the four Gospels, because they were most frequently read in the churches; others comprise only the Acts of the Apostles, and the Catholic Epistles; others, again, have the Acts, and Saint Paul's Epistles; and a very few contain the Apocalypse. Almost all of them, especially the more ancient manuscripts, are imperfect, either from the injuries of time or from neglect. All manu-

یوناني نسخے بہت کم ھیں ' جنمیں عہد عتیق اور عہد جدید دونو کي کتابیں موجود ہوں ' بہت سوں میں صرف چاروں انجیلیں پائي جاتي ھیں ' کیونکه وہ نہایت کثرت سے گرجوں میں پڑھي جاتي تھیں ' اور بعض نسخوں میں صرف اعمال حواریین اور کیتھلک نامے ' اور بعض میں اعمال اور سینت پال کے نامے اور چند نسخوں میں ایپوکلیپس (یعني مشاھدات سینت یوحنا) موجود ھیں ' سب نسخے خصوصا زیادہ قدیم نسخے زمانه

scripts, the most ancient not excepted, have erasures, and corrections; which, however, have not always been effected so dexterously, but that the original writing may sometimes be seen. Where these alterations have been made by the copyist of the manuscript, they are preferable to those made by later hands. These erasures were sometimes made by drawing a line through the word, or what is much worse, by means of the penknife. But besides these modes of obliterations, the copyists frequently blotted out the old writing with a sponge, and wrote other words in lieu of it: nor was this practice confined to a single letter or word, as may be seen in the Codex Bezæ. Authentic instances are on record in which whole books have been thus obliterated, and other writing substituted in place of the manuscript so blotted out: but where the writing had already faded through age, they preserved their transcriptions without further erasure.

کے ضرر سے یا غفلت سے ناقص ہوگئے ہیں ' تمام نسخوں میں پہلے لکھے ہوئے کومٹایا ہے اور اسکو صحیح کیا ہے بعضي جگہہ خوب نہیں مٹایا ہے ' اسلیئے اصلي لکھا ہوا بھي معلوم ہوتا ہے ' جس مقام پر نقل کرنے والے نے صحیح کیا ہے ' وہ تصحیح بہ‌نسبت اس تصحیح کے جو بعد کو کي گئي ہے معتبر سمجھي جاتي ہے ' محو کرنا پہلے لکھے ہوئے کاکہیں تو اسطرح پر کیا ہے ' کہ لفظوں پر لکیر کھنچ دي ہے ' اور کہیں چاکو سے چھیلا ہے ' اوراکثر جگہہ لکھنے والینے اسفنج سے مٹادیا ہے ' اور اسکي جگہہ اور لفظ لکھدیئے ہیں ' اور اسطرح کا مٹانا ایک حرف یا لفظ ہي پر موقوف نہیں ہے ' جیسے کہ کوڈکس بیزي کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے ' صحت کے ساتھہ کتابوں میں سندیں پائي جاتي ہیں ' جنسے معلوم ہوتا ہے ' کہ اسطرح پر ساري کتابیں کي کتابیں مٹائي جاتي تھیں ' اور اور کتاب بجاے اس قلمي کتاب کے جو مٹائي گئي تھي لکھي جاتي تھي مگر جہاں کہیں تحریر بسبب زمانہ دراز کے اڑگئي تھي ' تو انکو بغیر زیادہ مٹانے کے بدستور قدیم رکھتے تھے ' اور اسي پر لکھہ دیتے تھے *

These manuscripts are termed Codices Palimpsesti, or Rescripti. Before the invention of paper, the great scarcity of parchment in different places induced many persons to obliterate the works of the ancient writers, in order to transcribe their own, or those of some other favourite author in their place: hence doubtless the works of many eminent authors have perished, and particularly

یہہ نسخے کہلاتے ہیں ' کوڈ آئي سز پالمپسستي یا ري سکرپٹي (یعني ایک ٹکڑہ جسمیں سے ایک تحریر مٹائي گئي ' اور اسکي جگہہ دوسري لکھي گئي) بسبب قلت پارچہ منت (یعني بني ہوئے چمڑے یا کپڑے کتاب لکھنے کے) بہت سے لوگ اگلے مورخوں کي لکھي ہوئي کتابیں مٹانے لگے ' اس مطلب سے کہ

those of the greatest antiquity; for such, as were comparatively recent, were transcribed to satisfy the immediate want; while those which were already dim with age, were erased. It was for a long time thought, that this destructive practice was confined to the eleventh, twelfth, thirteenth, and fourteenth centuries, and that it chiefly prevailed among the Greeks: it must, in fact, be considered as the consequence of the barbarism which overspread those dark ages of ignorance; but this destructive operation was likewise practised by the Latins, and is also of a more remote date than has usually been supposed.

اپنے یا کسي دوسرے مورخ کي کتاب ' جسکو وہ چاهتے هیں ' اُسپر نقل کرلیں اس سبب سے بہت سي کتابیں مشهور مورخوں کي معدوم هو گئیں ' خصوصا بہت قدیم کتابیں ' کیونکہ زمانہ حال کي کتابیں اُسوقت کي حاجت روائي کو اُن قدیم کتابوں پر ' جو بسبب گذرنے زمانہ کے دهندلي هوگئي تهیں اور مٹائي گئي تهیں نقل کرلي گئیں تهیں ' مدت تک یہہ خیال کیا گیا تها ' کہ یہہ بد استعمال گیارهویں بارهویں تیرهویں چودهویں صدي تک رها اور بالتخصیص یونان میں جاري تها ' مگر حقیقت میں یہہ ایک نتیجہ وحشت کا تها ' جو اُن جہالت کے زمانوں میں پهیلا هوا تها ' چنانچہ یہي بد استعمال رومیوں میں بهي رایج تها ' اور جیسا کہ عموما خیال کیا گیا تها ' اُس سے زیادہ اخیر زمانہ تک اُن لوگوں میں یہہ استعمال جاري رها *

The total number of manuscripts of the New Testament (whether they have been transmitted to us entire or in fragments) which are known to have been wholly or partially collated, amounts nearly to five hundred; but this number forms only a small part of the manuscripts found in public and private libraries. The result of these collations has shown that certain manuscripts have an affinity to each other, and that their text is distinguished from that of others by characteristic marks; and eminent critics (particularly Griesbach, who devoted the whole of his life to sacred criticism), after diligently comparing the quotations from the New

عهد جدید کے قلمي نسخے پورے یا ناقص ' جو علماء عیسائي کے هاتهہ آئے ' اور جنسے کل کا یا جزکا مقابلہ کیا گیا ' اُن کل کي تعداد پانسو کے قریب تهي ' اور یہہ تعداد بہت چهوٹا حصہ هے اُن قلمي نسخونکا ' جو سرکاري اور لوگونکے نِج کے کتب خانوں میں پائے جاتے هیں اُن مقابلونکے نتیجہ سے یہہ ظاهر هوا ' کہ بعض قلمي نسخے ایک دوسرے سے تسلسل رکهتے هیں ' اور وہ اور نسخوں سے بلحاظ نشانونکے پهچانے جاتے هیں ' مشهور علماء محققین عیسائي خصوصا گریس بک صاحب نے ' جسنے اپني تمام زندگي

Testament in the writings of Clement of Alexandria, and of Origen with those made by Tertullian, and Cyprian, have ascertained that, so early as the third century, there were in existence two families, recensions, or editions of manuscripts, or in other words, two entirely different texts of the New Testament. Michaelis has observed that, as different countries had different versions according to their respective languages, their manuscripts naturally resembled their respective versions, as these versions, generally speaking, were made from such manuscripts as were in common use. Five different systems of recensions or editions have been proposed, viz. by Griesbach and Michaelis, by Mathai, by Mr. Nolan, by Professor Hug, and by Professor Scholz. *

تحقیقات مقدس میں صرف کي ' عہد جدید کے اُن فقرات کو ' جو سکندریہ والے کلیمنٹ ' اور اوریجن کي تحریروں میں ہیں ' اُن فقرات سے ' جو ترتُلّین صاحب اور سائي پیرین صاحب نے لیئے ہیں ' نہایت کوشش سے مقابلہ کرکر دریافت کیا ' کہ بہت ابتداء زمانہ میں یعني تیسري صدي تک قلمي نسخوں کے دو سلسلہ موجود تھے ' یا اسطرح پر تعبیر کیا جاوے ' کہ دو پورے مختلف نسخے عہد جدید کے وجود میں تھے ' میکئلس صاحب نے یہہ دریافت کیا ' کہ مختلف ملکوں میں بموجب اُنکي خاص زبانوں کے مختلف ترجمے عہد جدید کے تھے ' اور اُنکے قلمي نسخے بالذات اپنے مخصوص ترجموں کے مطابق تھے ' اور یہہ ترجمے ایسے قلمي نسخوں سے بنائے گئے تھے جو عام استعمال میں تھے ' غرضکہ مختلف طور سے پانچ طرح پر ' عہد جدید کي کتابوں کے ڈاکٹر گریس بک صاحب میکئلس نے اور میتھي اور مسٹر نولن نے ' اور پرافسر ہگ اور پرافسر سکالز نے قسمیں نکالي ہیں *

The basis of Dr. Griesbach's system is, the division of the Greek manuscripts into three classes, each of which is considered as an independent witness for the various readings which it contains.

ڈاکٹر گریس بک صاحب کے قاعدہ کي بموجب عہد جدید کے یوناني نسخے تین قسموں میں منقسم ہوتے ہیں ' اور ہر ایک قسم واسطے اُن مختلف عبارتونکي ' جو اُس قسم میں ہیں بطور ایک علاحدہ گواہ کے سمجھا جاتا ہے *

The value of a reading, so far as manuscript authority is regarded, is decided by Griesbach, not according to the individual manuscript in which it is found, but according to the number of classes by which it is supported. The classes, under which he arranges all the Greek manuscripts, are the following; and to each of which classes is given the appellation of recension or edition.

گریس بک صاحب نے کسي عبارت کي معتبریکو جہاں تک کہ قلمي نسخہ کي سند پر لحاظ کي جاتي ہے ' صرف اُسي نسخہ کي بموجب ' جس میں وہ عبارت ہے قرار نہیں دیا ' بلکہ بلحاظ تعداد اُس تمام قسم کے نسخوں کے ' جو اُسکي تائید کرتي

هیں قرار دیا هے ' اور وہ قسمیں جنمیں
ڈاکٹر گریس بک صاحب نے ' یوناني
نسخونکو ترتیب دیا هے ' حسب تفصیل
ذیـــل هیں ' اور اِن قسموں میں کے هر
ایک قسم کو نسخہ کے نام سے تعبیر کرتے
هیں *

1. The first class or Alexandrian recension, which is also called the Egyptian recension, comprises those manuscripts, which, in remarkable and characteristic readings, agree with the quotations of the early Alexandrian writers particularly Origen and Clement of Alexandria. After them, the recension was adopted by the Egyptian Greeks. To this class belong the following codices or manuscripts.

۱ الکذندرین نسخہ اِسکو مصري نسخہ
بهي کهتے هیں ' اِس قسم میں وہ قلمي
نسخے داخل هیں ' جنکي مشهور عبارتیں
الکذرندریہ کے مورخوں کي اُن عبارتوں سے
جو اُنهوں نے اپني کتابوں میں نقل کي
هیں مطابقت رکهتي هیں خصوصا اوریجن
اور کلیمنت الگذندریہ والے کي نقل کردہ
عبارتوں سے ' اور آنکے بعد اسي نسخہ کو
مصري یونانیوں نے اختیار کیا تها ' مفصلہ
ذیل نسخے اس قسم میں داخل هیں *

English	Urdu
Codex Alexandrinus. (Griesbach.)	کوڈکس الکذندرینس گریس بک
The Vatican Manuscript. (Ditto)	ویٹیکن قلمي نسخہ گریس بک
Codex Ephræmi. (Dr. Scholz.)	کوڈکس افریمي ڈاکٹر سکالز
Codex Regius 62. (Ditto.)	کوڈکس ریجي آس نمبر ۶۲ ڈاکٹر سکالز
The Guelpherbytanus A. (Ditto.)	کیوئل فربي ٹینس الف ڈاکٹر سکالز
The Guelpherbytanus B. (Ditto.	کیوئل فربي ٹینس ب ڈاکٹر سکالز
Codex Borgiæ. (Ditto)	کوڈکس بارجي ڈاکٹر سکالز
Codex Regius 72. (Griesbach.)	کوڈکس ریجي آس نمبر ۷۲ گریس بک
Codex Regius 14. (Ditto.)	کوڈکس ریجي آس نمبر ۱۴ ایضا
Codex Medicæus. (Ditto.)	کوڈکس مڈي سي آس ایضا
Codex Regius 305. (Ditto.)	کوڈکس ریجي آس نمبر ۳۰۵ ایضا

The Alexandrian recension is followed by the undermentioned versions.

یهہ ترجمے جنکا آگے بیان آتا هے اسي
الگذندرین نسخہ کے پیرو هیں *

English	Urdu
The Coptico Memphitic.	کاپٹیکو میئم فیٹک
The Coptico Basnuric.	کاپٹیکو باسنیورک
The Coptico Sahidic.	کاپٹیکو سهیدک
The Ethiopic.	اتهیوپک
The Armenian.	آرمینین
The Syro-Philoxenian.	سائیرو فلاک سینین

The Occidental or Western recension is that which was adopted by the Christians of Africa, Italy, Gaul, and the west of Europe generally.

This Recension is followed by the following manuscripts.

The Codex Alexandrinus, in the Acts of Apostles and the Catholic Epistles.

The Codex Bezæ or Cantibrigensis.

The Codex Regius 314. (Griesbach.)

The Codex Regius 50. (Ditto.)

The Codex Regius 379. (Ditto.)

The Codex Leicestrensis.

The Codex Vindobonensis.

The Codex Vaticanus, 360. (Griesbach.)

The Codex Vaticanus, 2. (Ditto.)

The Codex Regius 177.

The Codex Regius 375.

With these manuscripts sometimes harmonize the Sahidic versions, made in the fourth century, the Syriac version of Jerusalem, and the readings in the margin of the Syro Philoxenian version; as also the Old Latin versions, which were in use before the Vulgate version. With this edition also coincides the Vulgate Latin version, which is followed by Isidore, Bishop of Seville, Remigius, Bede, Rabanus Maurus, Haymo, Anselm, Pietro, Daimiani, Bernard, and all subsequent writers in communion with the Latin Church for the last thousand years, as well as the Lectionaries, and other Ecclesiastical books of that church.

٢ آکسي ڈنٹل یا ویسٹرن (یعني مغربي نسخه) یهه وه نسخه هے ' جو افریقه اور اٹلي اور گال اورمغربي یورپ میں مروج تها ' اِس نسخه کے پیرو یهه نسخه هیں

کوڈکس الکذندرینس اعمال حواریین ' اور کیتهلک ناموں میں

کوڈکس بیزي یا کین ٹي بري جینسس

کوڈکس ریجي آس نمبر ٣١٤ گریس بک

کوڈکس ریجي آس نمبر ٥٠ گریس بک

کوڈکس ریجي آس نمبر ٣٧٩ ایضا

کوڈکس لیسس ٹرین سس

کوڈکس وندو بانن سس

کوڈکس واٹیکینس نمبر ٣٦٠ گریس بک

کوڈکس واٹیکینس نمبر ٢ گریس بک

کوڈکس ریجي آس نمبر ١٧٧

کوڈکس ریجي آس نمبر ٣٧٥

اِن نسخوں سے بعض جگهه سهڈک ترجمه جو چوتهي صدي میں هوا ' اور یروشلم والا سریا زبان کا ترجمه ' اور وه عبارتیں جو سیرو فلاک سینین ترجمه کے حاشیه میں هیں متفق هوتي هیں اور وه پرانے رومي ترجمے بهي جو ولگٹ ترجمے سے پیشتر مستعمل تهے ' مطابقت رکهتے هیں ' اسي ڈور صاحب بشپ سول کے ' اور رمي جي آس صاحب ' اور بیڈ صاحب ' اور ربنس مارس صاحب ' اور هیمو صاحب ' این سلم صاحب ' اور پیرو دیمني صاحب اور برنرڈ صاحب ' اور اور پچهلے مورخ ' جو هزار سال گذشته میں رومي گرجي سے علاقه رکهتے تهے ' جس ولگٹ رومي ترجمے کي پیروي کرتے تهے ' وه بهي اِس نسخه سے مطابقت رکهتا هے ' اور اسیطرح

درسي کتابیں ' اور اُس گرجي کي مذهبي کتابیں سب اسي نسخه کے مطابق هیں ٭

3. **The Byzantine or Oriental Recension or Edition.** Towards the end of the fourth century, and during the fifth and sixth centuries, critics have observed a text differing from the two first, which they call by the above name, because it was in general use in Constantinople, after that city had become the Capital, and the Metropolitan see of the Eastern Empire.

۳ بائیزین تاین ' یا اوري اینٹل (یعني مشرقي نسخه) چوتهي صدي کے اخیر ' اور پانچویں اور چهٹي صدي کے درمیان میں ' محققین نے ایک ایسا نسخه تلاش کیا ' جو اگلے دو نسخوں سے مختلف هے ' اور اُنهوں نے اُس نسخه کا یهه نام رکها هے ' جو اُوپر مذکور هوا ' اسلیئے که اُسکا قسطنطنیه میں جسکا نام بائیزین تاین هے ' عموما مستعمل تها ' اُس زمانه میں جبکه یهه شهر مشرقي شهنشاهي پوپ کا دار الخلافة هوگیا تها ٭

With this edition are closely allied those of the neighbouring provinces, whose inhabitants were subject to the spiritual jurisdiction of patriarch of Constantinople. The readings of the Byzantine Recension are those which are most commonly found in the printed Vulgate Greek text, and are also most numerous in the existing manuscripts which correspond to it. Griesbach reckons upwards of one hundred manuscripts of this class, which minutely harmonize with each other. On account of the many alterations, that were unavoidably made in the interval between the fourth and fifteenth centuries, Michaelis proposes to divide the Byzantine edition into ancient and modern; but he does not specify any criteria by which we can determine the boundaries between these two classes.

اس نسخه سے اِس شهر کے قریب کے صوبونکے سب نسخے مطابق هیں ' جهاں کے باشندے قسطنطنیه کے پوپ کے روحاني تسلط کے مطیع تهے ' عبارتیں بائیزین تاین نسخه کي وه عبارتیں هیں ' جو چهپي هوئے ولگت یوناني نسخه میں اور موجوده نسخوں میں جو اُسکے مطابق هیں ' نهایت کثرت سے پائي جاتي هیں ' گریس بک صاحب نے ایک سو سے زیاده اِس قسم کے نسخے شمار کیئے هیں ' که جو آپس میں بخوبي متفق هیں ' بسبب بهت سے اختلافات کے ' جو عرصه دراز میں ابتداے چوتهي صدي سے ' پندهرویں تک بغیر هوئے نهیں ره سکتے تهے ' میکئلس صاحب نے بائیزین تین نسخه کو ' قدیم نسخه اور جدید نسخه میں تقسیم کیا هے ' مگر کوئي قاعده مقرر نهیں کیا ' جس سے هم اُن دونوں قسمونکو تمیز کرسکیں ' الکذندرین نسخے میں ' جو چاروں انجیلیں هیں اِن میں بائیزین تاین نسخه کي مطابقت پائي

The Byzantine text is found in the four Gospels of the Alexandrine manuscript; it was the original of the Sclavonic

or Old Russian version, and was cited by Chrysostom, and Theophylact, Bishop of Bulgaria. Michaelis, besides the three foregoing editions, has instituted one other edition, in which is comprehended the fourth class of manuscripts.

جاتي هے ' پرانے روسي ترجمه كي اصل بهي يهي نسخه معلوم هوتا هے ' كريزآستم اور تهيوفليكٹ صاحب بشپ بلگيريا نے اس نسخه كي عبارتونكو بطور سند كے ديا هے ' علاوه اسكے ميكئلس صاحب نے ايک اور قسم کا نسخه ' ان تين قسموں پر زياده ديا هے ' جو چوتهي قسم شمار كي جاتي هے *

4. The Edessene edition is the Peschito or Old Syriac version of the Old Testament so named; it differs from the three preceding recensions. Griesbach has therefore made it an independent class. Although the readings of the Western, Alexandrine, and Edessene editions sometimes differ, yet they very frequently harmonize with each other. A reading confirmed by three of them is supposed to be of the very highest authority; yet the true reading may sometimes be found only in the fourth.

۴ اڈسين نسخه ' پشسكيٹو يا پرانا سريا زبان كا ترجمه عهد جديد كا ' ان اگلے تين نسخوں سے اختلاف ركهتا هے ' اسليئے ميكئلس صاحب نے ' گريس بک صاحب كے بعد ايک اور نسخه قرار ديا هے ' جسكا يهه نام مذكوره بالا هے ' اگرچه مغربي اور سكندريه اور اڈسين نسخونكے عبارتيں ' بعض اوقات اپس ميں اختلاف ركهتي هيں ' مگر پهر بهي اكثر آن ميں مطابقت پائي جاتي هے ' كوئي عبارت جو ان تينوں كي سند سے استحكام پاوے ' وه عبارت نهايت مستند ماني جاتي هے ' اسپر بهي صحيح عبارت بعضي دفعه صرف چوتهے نسخه هي ميں ملتي هے *

Widely different from all the preceding theories, is the system of recension proposed by the learned (Roman Catholic) Professor Hug, of Tribourg, who affirms the existence of three recensions or editions, and divides the history of the sacred text of the New Testament into three periods, viz.

پروفسرهگ صاحب رومن كيتهلک نے ' تمام ترتيبوں كے برخلاف نسخوں كي ترتيب تجويز كي هے ' اور تين نسخوں كے وجود كا اقرار كرتے هيں ' اور نيو ٹسمنٹ كے متن كي تاريخ كوتين زمانوں پر تقسيم كرتے هيں *

1. The First Period comprises the history of the text of the New Testament, from the time when its several books were written to the third century. *That text, according to the testimony of*

اول وه جو ابتدا سے تيسري صدي تک كے لكهے هوے هيں ' مگر كليمنٹ صاحب اسكندريه والے ' اور اوريجن صاحب اور اريني آس صاحب ' اور اور قدما بيان كرتے

هارن صاحب كا انٹروڈکشن مطبوعه سنه ۱۸۲۵ع جلد ۲ صفحه ۶۳

Clement of Alexandria, Origen, Ireneus, and other fathers, was early the object of imprudent or rash alterations; although their statement were greatly exaggerated, yet the fact is certain, that such alterations were actually made; and the text thus altered, was, according to Hug, what is commonly termed the Common edition. Though almost everywhere the same, this edition had two forms, a little different, one of which corresponds with Griesbach's Western recension, and the other with his Special Asiatic Instruments, and particularly with the Peschito or Old Syriac version.

2. Second Period.—The defects of the common edition having been perceived about the middle of the third century, three learned men, severally, and independently, though nearly simultaneously, undertook the arduous task of purifying the text, and of restoring it to its first form, by the aid of manuscripts, viz. Origen in Palestine, Hesychius in Egypt, where he was a Bishop, and Lucian, a priest of Antioch, in Syria. The work of Hesychius was generally received in Egypt, and became the source of Alexandrine family: that of Lucian which was better known, and has sometimes been termed the Editio Vulgata or Luciana, was introduced into divine worship in Syria, in Asia Minor, in Thrace, and at Constantinople; and that of Origen, having been made in his old age, and left for publication by his pupils, was confined within Palestine, where it was soon superseded by the edition of Lucian, and in no long time was entirely lost.

هیں ' که ابتدا میں وہ نسخے بے تمیزي کے ساتهه تبدیلیونکي جاے نظر تهے ' اگرچه آنکے بیانات بہت مبالغه سے بهرے هوئے هیں ' تاهم یهه بات تحقیق هے ' که آن میں تبدلات کیئے گئے تهے ' هگ صاحب کے قول بموجب یهه تبدیل شدہ نسخه وہ هے ' جو کامن یعني عام نسخه پکارا جاتا تها ' اگرچه عموما یهه نسخے آپسمیں ایک سے هیں مگر پهربهي دوطرح کے اور کچهه ایک آپسمیں مختلف هیں ' آن میں سے ایک قسم گریس بک صاحب کے مغربي نسخه کي مطابق هے ' اور دوسرے آس سے ' جسکو اِدسِین نام دیا گیا هے *

دویم وہ زمانه جب اِن نسخوں کي تصحیح هوئي ' جبکه اِس عام نسخه کي جو کامن کہلاتا تها ' تیسري صدي میں خرابیاں معلوم هوئیں تو تین شخص جو بڑے عالم تهي ' اِس نسخه کے صحیح کرنے پر مصروف هوئے ' تا که قلمي نسخونکي مدد سے اِسکو اصلي صورت پر بحال کریں چنانچه اورِیجن صاحب نے بمقام فلسطین اور هسي چِیس صاحب نے مصرمیں جهاں کے وہ بشپ تهے ' اور لوشِین صاحب نے سریا میں ' یهه کام شروع کیا ' هسي چیس صاحب نے جو نسخه صحیح کیا تها ' وہ مصر میں عموما تسلیم هوا ' اور الکذندرین نسخے آسي سے نکلے هیں ' اور لوشِین صاحب نے جو نسخه صحیح کیا تها وہ زیادہ مشهور هوا ' اور سریا اور ایشیامائینر اور تهریس اور کانسٹینٹ اِن آوپل میں پهیل گیا ' اور بعض اوقات آسکو عام نسخه کهتے تهے ' اوریجن صاحب نے جو نسخه صحیح کیا تها ' وہ آنکے بعد آنکے شاگردوں نے مروج

گیا ' مگر صرف فلسطین میں آسکا رواج ہوا ' اور پھر بسبب مروج ہونے لوشین صاحب کے نسخہ کے بالکل معدوم ہو گیا *

3. The Third Period of the history of the text of the New Testament embraces the variations made therein, from the threefold recension in the third century, to our own time.

سویم وہ زمانہ ہے ' جسمیں تیسري صدي کے دوچند و سہ چند نسخوں سے ہمارے زمانہ تک اختلافات ہوگئے ہیں ' جاننا چاہیئے کہ کتابہائے اقدس کے قلمي نسخوں کے مذکورہ بالا خاندانوں میں ' تقسیم کرنے سے عالموں کا مطلب یہہ تھا ' کہ اِس تحقیقات سے ایک صحیح اصلي قلمي نسخہ کو ایک غیر اصلي نسخہ سے اور ایک صحیح عبارت کو غلط عبارت سے تمیز کرسکیں ' ضرورت ان نکتہ چیں تلاشوں کي خواہ تو حواریوں کے اصلي تحریروں کے جاتے رہنے سے پیدا ہوئي یا اُن نسخوں کے جاتے رہنے سے ' جو نسخے خود حواریوں نے امتحان کرلیئے تھے ' اور جنکي اصلیت پر اُنہوںنے اپني تحقیق رائے ظاہر کي تھي *

It must be observed that by the division of the manuscripts of the Scriptures into proposed editions or recensions as above indicated, the object which the learned had in view was to be able, by these investigations, to distinguish an authentic manuscript from a spurious one and a correct reading from a wrong one. The necessity for such critical researches, arose either from the loss of the autographs or original writings of the apostles, or from the loss of those copies which might have been examined by the apostles themselves, and would have enabled a decided opinion to be at once pronounced with regard to the genuineness of any particular reading.

اب مجکو مناسب معلوم ہوتا ہے ' کہ اُن کودکسوں کا کچھہ بیان کروں ' کہ جنسے عالموں کو مطلب مذکورہ بالا کي تحقیق میں کام پڑا تھا ' چنانچہ جو بیان آگے آتے ہیں وہ ہارن صاحب کے انٹروڈکشن سے لیئے گئے ہیں *

Now it seems proper to make some mention here about those Codices with which the learned divines had occasion to deal in their investigations for the purpose above mentioned; and the following passages on the subject from "Horne's Introduction" are given accordingly.

بیان قلمي نسخوں کا جنمیں عہد عتیق اور عہد جدید ہے

Account of manuscripts containing the Old and New Testament.

۱ کودکس الکذندرین میذیو سکرپٹس (یعني سکندریہ کا یوناني قلمي نسخہ) اسمیں عہد عتیق اور عہد جدید کي سب کتابیں ہیں ' تمام علماء عیسائي

1. The Alexandrian manuscript. This manuscript contains all the books of the Old and New Testament; all the Christian divines consider it to be, very ancient and trustworthy. It con-

sists of four volumes, three of which include the books of the Old Testament, and the fourth comprises those of the New Testament, together with the first Epistle of Clement to the Corinthians, and certain Psalms of Solomon, which are now rejected as apocryphal.

اُس نسخه کو نهایت معتبر اور نهایت قدیم جانتے هیں ' یهه نسخه چار جلدوں میں هے ' تین جلدوں میں عهد عتیق کي کتابیں هیں ' اور چوتهي جلد میں عهد جدید کي معه نامه اول کلیمنت بنام کارنتهینز ' اور زبور سلیمان جنکو اب خارج کردیا هے *

It contains all the four Gospels, but they are not perfect. There is wanting in the New Testament as far as Matthew XXV. 6.; likewise from John VI. 50 to VIII. 52., and 2. Corinthians IV. 13, to VII. 7. The Psalms are preceded by the Epistle of Athanasius to Marcelinus, and followed by a catalogue, containing such Psalms as are to be used in prayer for each hour, both of the day, and of the night. The eleventh of the Hymns in which the catalogue also contained, was praise of Mary: the arguments of Eusebius are annexed to the Psalms, and his canons to the Gospels.

اس نسخه میں چاروں انجیلیں هیں مگر پوري نهیں هیں متی کي انجیل ابتدا سے باب ۲۵—۶ تک نهیں هے ' اور یوحنا کي انجیل باب ۶ — ۵۰ سے باب ۸—۵۲ تک نهیں هے ' اور نامه دوم کارنتهینز باب ۴ — ۱۳ سے ساتویں باب ورس ۷ تک نهیں هے ' زبور سے پہلے ایک نامه اتهانیسیس کا بنام مارسیلینس ' اور اُسکے بعد ایک فهرست ایسي زبوروں کي جو دن رات کے هر گهنته کي نماز میں استعمال کیجاتي تهیں مندرج هے ' اور چند همز (یعني دهرم گیت بهي) اُس فهرست میں تهے ' اور اُن میں سے گیارهواں حضرت مریم کي تعریف میں تها ' اور دلایل یوسئبیس زبوروں پر اور اُسکے قواعد انجیلوں پر لگائے هیں *

Some Christian doctors have much extolled this manuscript, while others have had a much lower opinion of it; for instance, Wetstein was one of its most strenuous adversaries.

بعض عالموں عیسائي نے اِس نسخه کي بهت تعریف کي هے ' اور بعضوں نے مذمت کي هے ' چنانچه وتستین صاحب اِس نسخه کي مذمت کرنے والونکے سردار تهے *

The learned do not agree also in this point, where and when this manuscript was written, and by whom. Grabe and Scholz think it was written before the end of the fourth cen-

اِسبات میں بهي اختلاف هے ' که یهه نسخه کهاں کا لکها هوا اور کسکا لکها هوا اور کب کا لکها هوا هے ' گریب صاحب اور سکالز صاحب اِسکو اخیر چوتهي صدي

tury, Wetstein refers it to the fifth; Dr. Sembler, to the seventh; Michaelis, to the eighth; and Audin to the tenth, while Montfaucon is of opinion that no Greek manuscript can be said, with any degree of probability, to belong to an earlier date than the sixth century.

This manuscript originally belonged to Cyrillus Lucaris, a native of Crete, and patriarch of Constantinople; he sent it as a present to King Charles I. by Sir Thomas Rowe, ambassader from England to the Grand Seignor, in the year 1628. It was deposited in the British Museum library in 1753, in which it is still preserved.

سے پہلے کا لکھا ہوا بیان کرتے ہیں ' اور وتسیٹن صاحب پانچویں صدی کا ' اور ڈاکٹر سیمبلر صاحب ساتویں صدی کا ' اور مکیلس صاحب آٹھویں صدی کا ' اور آڈن صاحب دسویں صدی کا ' مونٹ فاکن صاحب کہتے ہیں کہ کوئی یونانی نسخہ چھٹی صدی کے قبل کا غالبا نہیں ہے *

یہہ نسخہ در اصل سریاس لوکئرس جزیرہ کریت کے باشندہ کا تھا ' جو کانسٹین ٹاین اوپل کا پٹیری ارک (یعنی بڑا پادری تھا) اوسنے معرفت سر تامس رو صاحب کے جو ایلچی انگلستان کے تھے ' سنہ ١٦٢٨ع میں بادشاہ چارلس اول کو یہہ نسخہ نذر بھیجا ' سنہ ١٧٥٣ع میں برٹش موزیم کے کتب خانہ میں داخل ہوا ' کہ وہاں اب تک موجود ہے *

2. The Codex Vaticanus.—The Roman edition of the Septuagint printed in 1590, exhibits the text of this manuscript; and in the preface to that edition it is stated to have been written before the year 387, i. e. towards the close of the fourth century. Professor Hug proves this manuscript to have been written in the early part of the fourth century; Bishop Marsh points it to the latter part of the fifth century; and Montfaucon and Blanchine consider it to be of the fifth or sixth century.

It is very surprising to find that notwithstanding both of these manuscripts viz. the Codices Alexandrinus and Vaticanus, are very ancient, and contain the same number of books, yet they differ so much from each other in their texts, that no two manuscripts

٢ کوڈکس واٹیکنس (یعنی وہ نسخہ جو واٹیکن محل میں تھا) رومی ترجمہ سپٹوایجنٹ کا جو سنہ ١٥٩٠ع میں چھپا اس میں اس نسخہ کا متن ہے اور اس رومی نسخے کے دیباچہ میں لکھا ہے ' کہ یہہ نسخہ پیشتر سنہ ٣٨٧ع یعنی چوتھی صدی کے اخیر کا لکھا ہوا ہے ' پروفسر ہگ صاحب اس نسخہ کو چوتھی صدی کے ابتدا کا لکھا ہوا کہتے ہیں ' اور بشپ مارش صاحب پانچویں صدی کے اخیر کا ' اور مونٹ فاکن صاحب اور بلین کاین صاحب پانچویں یا چھٹی صدی کا ' با اینہمہ تعجب یہہ ہے ' کہ یہہ دونوں نسخے یعنی کوڈکس الکذندرین اور کوڈکس واٹیکنس ' باوجود قدیمی ہونے کے ' اور باوجود اسکے کہ دونوں میں کتابوں کی تعداد برابر ہے '

could ever be found with such variations between themselves. *

The Old Testament in this manuscript wants the first 46 chapters of Genesis, and 32 Psalms viz. from Psa. CV. to Psa. CXXXVII.; and the New Testament wants the latter part of the Epistles to the Hebrews, viz. all after chap: IX. v. 14, and also the Epistles of St. Paul to Timothy, Titus, and Philemon, and the whole book of Revelation; it appears however that some one has supplied this deficiency in the fifteenth century. In many places words seem to have been effaced, and resupplied.

Both the above manuscripts do not exhibit the asterisks of Origen, which he had affixed to them when he collated several manuscripts; and which Dr. Kennicott observed, is one proof that they were not taken either from the original edition of Origen, or from its dependent copies which were executed in his time: it is therefore argued that they were made from those copies which did not contain those asterisks, and at a time long after Origen, when copyists had given up the practice of annexing those asterisks to their copies. In short this manuscript is also very ancient, and holds the same dignity and honor with the Alexandrian. It is now kept deposited in the library of the Vatican at Rome.

Account of manuscripts (entire or in part) containing the Septuagint or Greek version of the Old Testament.

1. The Codex Cottonianus is a very ancient and correct manuscript,

اپس میں اسقدر مختلف ہیں ' کہ کسي
قلمي دو نسخوں میں ایسا اختلاف نہوگا *

اِس نسخہ عہد، جدید میں چھیالیس
باب اول سے کتاب پیدایش کے نہیں ہیں
اور ۳۲ زبور ۱۰۵ سے ۱۳۷ تک نہیں ہیں '
عہد جدید میں نامہ عبرانیاں کا پچھلا حصہ
یعني باب ۹ — ۱۴ سے اخیر تک نہیں
ہے ' اورسینٹ پال کے نامے بنام تمتھي
اور طیطوس اور فلیمن اور تمام مشاهدات
یوحنا نہیں ہیں ' مگر پندھرویں صدي میں
کسي نے اُنکو لکھہ کر شامل کردیا ہے '
بہت جگہہ سے لفظ مٹے ہوئے اور پھر درست
کیئے ہوئے ہیں *

ان دونوں نسخوں میں کوئي نشان اُن
نشانوں میں سے ' جو اوریجن صاحب نے
بوقت مقابلہ کے مقرر کیئے تھے نہیں
ہیں اس سبب سے ڈاکٹر کنی کٹ صاحب
یہہ دلیل پکڑتے ہیں ' کہ یہہ دونو نسخے نہ
اصل نسخہ اوریجن صاحب سے اور نہ اُسکي
اُن نقلوں سے ' جو قریب اُسکے زمانہ کے
ہوئي تھیں لکھے گئے ہیں ' بلکہ مدت کے
بعد اُن نقلوں سے جنمیں وہ نشان نہ تھے '
اور نقل نویسوں نے وہ نشان لکھنے موقوف
کردیئے تھے نقل ہوئے ہیں ' غرضکہ یہہ قلمي
نسخہ بھي بہت پرانا ہے ' اور کوڈکس
الکذندریں کے ہم پایہ ہے *

بیان قلمي نسخوں کا جو پورے یا جزوي
ہیں ' جن میں سپٹواجنٹ (یعني
یوناني ترجمہ عہد عتیق کا ہے)

۱ کوڈکس کاٹونینس ' یہہ ایک بہت
قدیم اورصحیح نسخہ ہے ' مگراب اُسکے چند،

but only a few leaves of it now remain, the rest having been consumed by a fire which took place at Cotton's House in Westminister where it was preserved. It is acknowledged to have been written towards the end of the fourth or in the beginning of the fifth century; and it seldom agrees with any manuscript or printed edition, except the Codex Alexandrinus which we have already noticed.

2. 3. The Codex Sarravianus, and Colbertinus are distinct parts of the same manuscript. The Codex Sarravianus is defective in those very leaves viz. seven in Exodus, thirteen in Leviticus, and two in Numbers, which are found in the Colbertine manuscript. These two codices may be referred to the fifth or sixth century. To some paragraphs of the book of Leviticus, titles or heads have been prefixed, evidently by a later hand.

4. The Codex Cæsareus (which is also frequently called the Codex Argenteus, and Codex Argenteo-Purpureus, because it is written in silver letters on purple vellum), is preserved in the Imperial library at Vienna. It consists of twenty six leaves only, the first twenty four of which contain a fragment of the book of Genesis, viz. from Chap. III. 4, to Chap. VIII. 24.: the two last contain a fragment of Saint Luke's Gospel, viz Chap. XXIV. verses 21-49. It is assigned to the end of the fifth or the beginning of the sixth century.

ورق رہ گئے ھیں ' باقي سب آس آگ میں جلگئے ' جو بہ مقام ویسٹ‌مینسٹر کاٹن صاحب کے گھر میں جہاں وہ رکھا ھوا تھا لگي تھي ' آسکو چوتھي صدي کے انجام ' یا پانچویں صدي کے شروع کا لکھا ھوا مانا جاتا ھے ' اور کسي قلمي نسخہ یا چھپي ھوئے نسخہ سے بجز کودکس الکذنڈرینس کے جسکا ھم ابھي بیان کرچکے ھیں ۔ یہہ نسخہ مطابقت نہیں رکھتا *

۲ و ۳ کودکس ساراوئنس ' اور کال‌برٹینس یہہ دونوں ایک ھي نسخہ کے ٹکڑے ھیں کودکس ساراوئینس میں کتاب خروج کے سات ورق ' اور کتاب احبار کے تیرہ اور کتاب اعداد کے دو ورق نہیں ھیں ' مگر یہہ ورق کودکس کال برٹینس میں موجود ھیں ' ان دونوں نسخوں کو پانچویں یا چھٹي صدي کا لکھا ھوا کہا جاسکتا ھے ' کتاب احبار کے چند فقروں کے اغاز کے لفظ علانیہ زمانہ حال کے لکھے ھوئے ھیں *

۴ کودکس سي ساریس ' جسکو کودکس ارجینٹیس ' اور کودکس ارجنٹیو پرپیوریس بھي اکثر اس وجھہ سے کہتے ھیں ' کہ وہ روپہلي حرفوں سے ارغواني چمڑے پر لکھے ھوئي ھے ' یہہ نسخہ شہنشاھي کتب خانہ میں بمقام وینا رکھا ھوا ہے ' اسمیں صرف چھبیس ورق ھیں ' جنمیں سے ۔ اول کے چوبیس ' کتاب پیدایش کا ایک ٹکڑا ھے ' جسمیں باب ۳ ـــ ۴ سے باب ۲۴ آیت ۸ تک ھے ' باقي دو صفحہ سینٹ لوک کے انجیل کا ٹکڑا ھے ' جسمیں باب ۱۴ کي آیت ۲۱ سے آیت ۴۹ تک ھے ' اِس نسخہ کو پانچویں یا چھٹي صدي کا لکھا ھوا اقرار دیا جاتا ھے *

5. The Codex Ambrosianus derives its name from the Ambrosian library at Milan, where it is preserved; it is probably as old as the seventh century.* The accents and spirits in this manuscript have evidently been added by a later hand.

۵ کوڈکس ایمبروسیئنس ' اِس نسخہ کا یہہ نام کتب خانہ ایمبروسین واقع مقام ملن سے نکلا ہے ' جہاں وہ رکھا ہوا ہے ' غالبا یہ ساتویں صدي کا ہے ' اِس نسخہ میں لہجہ اور دیگر علامات سے علانیہ معلوم ہوتا ہے ' کہ زمانہ حال کے کسي شخص نے زیادہ کیا ہے *

6. The Codex Coislinianus consists of two hundred and twenty six leaves of vellum, and it formerly contained the Octateuch (that is the five books of Moses, and those of Joshua, Judges, and Ruth), the two books of Samuel and the two books of Kings. The accents and spirits have likewise been added also in this manuscript by a recent hand. It is referred to the sixth, or at the latest to the seventh century.

۶ کوڈکس کائیس لینئي اینس میں دوسو چھبیس ورق چمڑے کے ہیں ' اور اِسمیں سابق میں پانچ کتابیں موسیٰ ' اور کتابہاے یوشع اور قضات ' اور رعوت ' اور دو کتابیں سموئیل ' اور دو کتابیں سلاطین کي ہیں ' اِس نسخہ میں بھي زمانہ حال کے کسي شخص نے لہجوں اور دیگر علامات کو زیادہ کیا ہے ' یہہ نسخہ چھٹي یا کم سے کم ساتویں صدي کا لکھا ہوا ٹھہرایا جاتا ہے *

7. The Codex Basileo Vaticanus, which is imperfect at the beginning and end, is supposed to have been executed in the ninth century. Dr. Holmes considers it to be a manuscript of considerable value and importance, as it contains some valuable lections which are nowhere else to be found.

۷ کوڈکس بےسي لیووي ٹیکینس کو ' نویں صدي کا لکھا ہوا خیال کیا جاتا ہے ' اور یہہ نسخہ آغاز اور انجام میں ناکامل ہے ڈاکٹر ہالمس صاحب اِس نسخہ کو بہت باوقار اور امر اہم کا سمجھتے ہیں ' چنانچہ اسمیں چند ایسي عمدہ عبارتیں پائي جاتي ہیں ' جو اور کسي جگہہ نہیں پائي جاتیں *

8. The Codex Turicensis is a manuscript of the book of Psalms, the writing of which proves it to have been executed in the eleventh century. The portions of the Psalms wanted in this manuscript are Psal. I.—XXV.; XXX. .1—XXXVI. 20.; XII. 5.—XLIII. 2.; LVIII. 13.—LIX. 4.; LXIV. 11.—LXXI. 4.; XCII. 3.—XCIII. 7.; and XCVI. 12.—XCVII. 8.

۸ کوڈکس ٹیوري سینسس ' کتاب زبور کا نسخہ ہے ' جسکي تحریر سے یہہ ثابت ہوتا ہے ' کہ یہہ نسخہ گیارھویں صدي کا لکھا ہوا ہے ' اِس نسخہ میں جو حصے زبور کے نہیں ہیں وہ یہہ ہیں ' زبور باب ۱ سے باب ۲۵ تک اور باب ۳۰—۱ سے باب ۳۶—۲۰ تک اور باب ۴۱—۵ سے باب ۴۳—۲ تک اور باب ۵۸—۱۳ سے باب ۵۹—۴ تک اور باب ۶۴—۲ سے باب ۷۱—۴

تک اور باب ۹۲—۳ سے باب ۹۳—۷ تک
اور باب ۹۶—۱۲ سے باب ۹۷—۸ تک *

Account of the principal manuscripts containing the New Testament entire or in part.

Before entering on a description of these manuscripts Mr. Horne makes the following observations:—The autographs or original manuscripts of the New Testament, which were written either by the Apostles themselves, or by amanuenses under their immediate inspection, have long since perished; and we have no information whatever concerning their history. The pretended autograph of Saint Mark's Gospel at Venice is now known to be nothing more than a copy of the Latin version, and no existing manuscripts of the New Testament can be traced higher than the fourth century; and most of them are of still later date. Some contain the whole of the New Testament; others comprise particular books or fragments of books; and there are several which contain, not whole books arranged according to their usual order, but detached portions or lessons appointed to be read on certain days in the public service of the Christian church; from which again whole books have been put together. These are called Lectionaria and are of two sorts: 1. Evangelisteria, containing lessons from the four Gospels, and 2. Apostolos, comprising lessons from the Acts and Epistles, and sometimes only the Epistles themselves. When a manuscript contains both parts, Michaelis says that it is called Apostolo-Evangelion. Forty six Evangelisteria

بیان مقدم نسخوں کا جس میں نیوٹسٹیمنٹ پوري یاجزوي هے

ان نسخونکا احوال بیان کرنے سے پیشتر ' هارن صاحب نے درباب آن کے یہہ گفتگو لکھي ہے ' کہ عہد جدید کے وہ اصلي نسخے جنکو خود حواریوں نے لکھا تھا ' یا آن شخصوں نے کہ جنکا لکھا آن کے ملاحظہ میں گذرا مدت سے معدوم هو گئے هیں آنکي تاریخ کے باب میں هم کسي طرح کي اطلاع نهیں رکھتے ' مقام ؤینس میں جس نسخہ کو سینٹ مارک کي اصلي انجیل بتاتے تھے ' وہ نسخہ رومي ترجمہ کا صرف ایک نسخہ ہے ' اور عہد جدید کے موجود نسخوں میں سے کوئي نسخہ چوتھي صدي سے پیشتر کا نهیں پایا جاسکتاهے ' اور آسکے بہت سے نسخے اس سے بھي پچھلے زمانہ کے هیں ' بعض نسخونمیں عہد جدید بالکل ہے ' اور بعض میں خاص کتابیں هیں یا خاص ٹکڑے هیں ' اور بہت سے ایسے نسخے هیں کہ جن میں بموجب معمولي ترتیب کے پوري کتابیں نهیں مرتب هیں بلکہ ایسے متفرق حصے یا وعظ هیں جو گرجہ عیسائي میں معین دنوں کي عام نماز میں پڑھے جاتے تھے ' اور وعظوں اور متفرق حصونکي پوري کتابیں جمع کي گئي هیں ' آنکو لکشنئیریا (یعني وعظ کي کتابیں) کہتے هیں ' اور یہہ دو قسم کي هیں (اول) ایوینجلسٹیریا جنمیں چاروں انجیلونمیں کے وعظ هیں ' اور (دویم) اپاس ٹولس کہ جنمیں اعمال اورناموںمیں

were collated by Griesbach for the four Gospels of his edition of the New Testament; and seven Lectionaria or Apostoli, for the Acts and Epistles. Some manuscripts, again, have not only the Greek text, but are accompanied with a version, which is either interlined, or is in a parallel column; these are called Codices Bilingues. The greatest number is in Greek and Latin; and Latin version is, in general, one of those which existed before the time of Jerome. As there are extant Syria-Arabic, and Gothic-Latin manuscripts, Michaelis thinks it probable that there formerly existed Greek-Syriac, Greek-Gothic, and other manuscripts of that kind, in which the original and some version were written together. Where a transcriber, instead of copying from one and the same ancient manuscript, selects from several those readings, which appear to him the best, the manuscript so transcribed is termed a Codex Criticus.

The following are the manuscripts of the New Testament.

کے وعظ هیں اور بعض اوقات صرف نامے هي هیں ' جبکه کسي نسخه میں یهه دونوں حصے هوتے هیں تب آسکو ڈاکٹر میکئلس صاحب ایپاسٹولواي وین جیلین کے نام سے پکارتے هیں ' ڈاکٹر گریس بک صاحب نے ۴۲ ایوین جیلس تیریا (یعني انجیلوں میں کے وعظ کي کتابوں اور سیوین لکشنیریا کا) اپنے نسخه عهد جدید کي چاروں انجیلوں کے واسطے مقابله کیا ' اور چند نسخوں میں صرف یوناني متن هي هے ' مگر آنکے ساتهه ایک ترجمه بهي هوتا هے ' خواه متن کي هر ایک سطر کے نیچے لکها هوا هوتا هے خواه آدهے صفحه میں مقابل متن کے لکها هوا هوتا هے ' ایسے نسخوں کو کوڈائیسز بلن گیوس کهتے هیں ' بهت سے ان نسخوں میں سے یوناني اور رومي متن رکهتے هیں اور رومي ترجمه عموما اُن ترجموں میں سے هوتا هے ' جو سینٹ جیروم صاحب کے زمانه سے پیشتر موجود تهے ' سریا اور عربي اور فرانسیسي اور رومي متن میں نسخوں کے موجود هونے کے سبب سے ' ڈاکٹر میکئلس اسبات کو غالب خیال کرتے هیں که یوناني اور سریا اور فرانسیسي متن کے بهي سابق میں موجود هونگے ' اور ایسي قسم کے اور نسخے بهي موجود هوں ' جنمیں اصلي متن اور کسي دوسري زبان کا ترجمه دونوں اکهتے لکهے گئے هوں ' جهاں کهیں کسي ناقل نے بجائے ایک هي نسخه سے نقل کرنے کے کتنے هي نسخوں میں سے ایسي عبارتیں منتخب کرکے نقل کي هوں ' جو اُسکو نهایت عمده معلوم هوئي هوں ' ایسا نقل کیا گیا نسخه کوڈکس کرٹیکس کے نام سے پکارا جاتا هے (یعني ایک ایسا نسخه جو نکته چیني سے تیار کیا گیا هو) آگے آنے والے نسخے عهد جدید کے قلمي نسخے هیں ' *

1. The Codex Cottanianus.—This manuscript is only a fragment of the New Testament. Its contents are the following, viz. the Gospel of Matthew chap. XXVI. 57, to 65., and chap. XXVII. 26, to 34; the Gospel of John chap. XIV. 2, to 10., and chap. XV. 15 to 22. This manuscript is supposed to have been written in the fourth, or at least in the beginning of the fifth century.

۱ کوڈکس کاٹونی ایڈس، یہہ نسخہ عہد جدید کی کتابونکا ایک ٹکڑا ہے، متی کی انجیل صرف باب ۲۶ سے ۵۷ لغایت ۶۵، اور باب ۲۷ — ۲۶ لغایت ۳۴ ہے، اور یوحنا کی انجیل باب ۱۴ — ۲ سے ۱۰ تک، اور باب ۱۵ — ۱۵ سے ۲۲ تک ہے، یہہ نسخہ چوتھی صدی یا شروع پانچویں صدی کا لکھا ہوا خیال کیا گیا ہے *

2. The Codex Bezæ, also called the Codex Cantabrigensis, comprises the four Gospels, and the Acts of the Apostles; but in the beginning of the Gospel of Matthew some chapters are wanting. There is a difference of opinion among the literati as to its date: by some it is thought to have been written in the second century; by some in the fifth; by some in the sixth; and by others in the seventh.

It has a considerable number of corrections, some of which have been noticed by Dr. Griesbach; and some of the pages containing Matt. III. 8.—16., John XVIII. 13.— XX–13., and Mark XV. to the end, are written by a later hand, which Wetstein refers to the tenth century, but Griesbach to the twelfth. It shows, by its several symptoms, to have been worked upon by several persons, and at different ages. It is now lodged in the public library of the University of Cambridge.

۲ کوڈکس بیزی، یا کوڈکس کین ٹے برجی ایڈنسس، اسمیں چاروں انجیلیں اور اعمال حواریین ہیں، مگر انجیل متی کی ابتدا سے کچھہ گئی ہوئی ہے، اس نسخہ کے زمانہ تحریر میں اختلاف ہے، بعضے دوسری صدی کا، اور بعضے پانچویں صدی کا، اوربعضے چھٹی صدی کا، اور بعضے ساتویں صدی کا، لکھا ہوا خیال کرتے ہیں، اوراس نسخہ میں بہت سی اصلاحیں کی گئی ہیں، جنمیں سے چند کا ڈاکٹر گریس بک صاحب نے بیان کیا ہے، اور چند صفحہ جنمیں متی باب ۳ — ۸ سے لغایت ۱۶، اور یوحنا باب ۱۸ — ۱۳ سے لغایت ۲ و ۱۳، اور مارک باب ۱۵ سے انجام تک ہیں، ان سبہوں کو زمانہ حال کے کسی شخص نے لکھا ہے، کہ جسکی تاریخ لکھے جانے کی وتستین صاحب دسویں صدی قرار دیتے ہیں، مگر گریس بک صاحب بارھویں صدی، اس نسخے کی بہت سی علامتوں سے یہہ معلوم ہوتا ہے، کہ بہت سے شخصوں نے مختلف وقتوں میں اس نسخہ میں اصلاحیں کی ہیں، اب وہ مقام کین برج کے مدرسہ اعظم کے کتب خانہ سرکاری میں رکھا ہوا ہے *

3. The Codex Ephremi, or Codex Regius.—This manuscript seems to have been written in Egypt, and its date is supposed to be the seventh century. It contains very numerous chasms which have been specified by Griesbach. The disputed verse 4 in the fifth chapter of the Gospel of John is written not in the text, but as a marginal scholium.

٣ کوڈکس افریمي ' یا کوڈکس رجي آس یہہ نسخہ مصر کا لکھا ہوا ہے ' اور ساتویں صدي کا لکھا ہوا خیال کیا گیا ہے ' اِس نسخہ کے عہد جدید میں بہت سے جگہہ سے عبارتیں گئي ہوئي ہیں ' جنکا حال گریس بک صاحب نے اپني کتاب میں بیان کیا ہے ' اِس نسخہ میں یوحنا کي انجیل کے پانچویں باب کا چوتھا ورس ' جسپر نہایت بحث ہے حاشیہ پر ثبت ہے *

4. The Codex Claromontanus or Regius consists of the Epistles of St. Paul only; among others the Epistle to the Hebrews seems to have been inserted by a later hand. This manuscript is considered to have been executed in the sixth or seventh century.

٤ کوڈکس کلارومان ٹینس یا رجي اس اس میں صرف سینٹ پال کے نامے ہیں ' اور چھٹي یا ساتویں صدي کا لکھا ہوا خیال کیا گیا ہے ' مگر عبرانیونکا نامہ نیا لکھا ہوا ہے *

5. The Codex Argenteus is a manuscript containing the four Gospels, in the Gothic version of Ulphilas. There is a great variety of opinion respecting the date of its execution, and nothing on this subject can yet be regarded as decided among the learned.

٥ کوڈکس ارجن ٹینس ' یہہ نسخہ چاروں انجیلوں کا ترجمہ زبان گاتھہ میں ہے جو الفلس صاحب نے کیا تھا ' اِسبابمیں کہ یہہ نسخہ کب کا لکھا ہوا ہے ' نہایت اختلاف ہے ' اور کوئي بات تحقیق نہیں ہوئي *

6. The Codex Rescriptus contains only the Gospel of Matthew out of all the books of the New Testament, and only sixty four leaves of the original writing of this manuscript remain, which are supposed to have been written in the sixth century.

٦ کوڈکس رسکرپٹس ' اِس نسخہ میں عہد جدید کي کتابوں میں سے صرف متی کي انجیل ہے ' چونسٹھہ ورق صرف پرانے لکھے ہوئے ہیں ' جنکو چھٹي صدي کا لکھا ہوا خیال کیا ہے *

7. The Codex Laudianus is a manuscript of the Acts of the Apostles. It is defective from chap. XXVI. 29, to XXVIII. 26. There is an extraordinary coincidence between it and the Old Syriac version of the Acts of the Apostles. By some it is thought to have

٧ کوڈکس لاڈي اینس ' اعمال حواریین کا یہہ نسخہ ہے ' مگر چھبیسویں باب کے انتیسویں ورس سے ' اٹھائیسویں باب کے چھبیسویں ورس تک نہیں ہے ' یہہ نسخہ سریا کے قدیم ترجمہ سے بہت مطابقت رکھتا ہے ' بعضے کہتے ہیں کہ

been written in Sardinia in the seventh century; and by others in the East in the fifth or eighth century.

ساتویں صدی میں بمقام سارڈینیا لکھا گیا ہے ' اور بعضے کہتے ہیں کہ مشرقی ملکونکا لکھا ہوا ہے ' اور پانچویں صدی یا آٹھویں صدی کا لکھا ہوا خیال کیا گیا ہے *

8. The Codex Bœrnerianus contains the Epistles of St. Paul, with the exception of that to the Hebrews, which was formerly rejected by the church of Rome. The time when this manuscript was written, has not been determined with decision, but is supposed to be between the eighth and tenth centuries.

۸ کوڈکس بوارنری اینس ' اِس نسخہ میں سینٹ پال کے نامے ہیں ' مگر عبرانیوں کے نام کا نامہ نہیں ہے ' جسکو روم کے گرجانے سابق میں خارج کردیا تہا ' اِسکا زمانہ تحریربہی بخوبی تحقیق نہیں ہے ' مگر آٹھویں اور دسویں صدی کے درمیاں کا لکھا ہوا خیال کیا گیا ہے *

9. The Codex Cyprius or Colbertinus is a copy of the four Gospels. A considerable difference of opinion prevails among the learned respecting the age of this manuscript. Some ascribe it to the eighth century, and some to the tenth.

۹ کوڈکس سی پربس ' یا کال برٹیئنس ' اِس نسخہ میں چاروں انجیلیں ہیں اسکے زمانہ تحریرمیں بہی اِختلاف ہے بعضی آٹھویں اور بعضی دسویں صدیکا لکہا ہوا خیال کرتے ہیں *

10. The Codex Basiliensis is a manuscript of the four Gospels, supposed to have been written in the eighth or ninth century. It is mutilated in Luke I. 69—II. 4., III. 4,—15., XII. 58—XIII.12., XV. 8.—20., and XXIV. 47, to the end of the Gospels: but the chasms in Luke I. 66—II. 4., XII. 58-XIII. 12., and XV. 8—20, have been filled by a later hand.

۱۰ کوڈکس بیسی لین سس ' اس میں بہی چاروں انجیلیں ہیں ' اور اٹھویں یا نویں صدی کا لکھا ہوا خیال کیا گیا ہے ' مگر سینٹ لوک کی انجیل باب ۱ — ۶۹ سے باب ۲ — ۴ تک ' اور باب ۳ — ۴ سے پندرہ تک ' اور باب ۷ — ۵۸ سے باب ۱۳ — ۱۲ تک ' اور باب ۱۵ — ۸ سے ورس ۲۰ تک اور باب ۲۴ — ۴۷ سے انجیلوں کے آخر تک آڑا لیا گیا ہے ' مگر لیوس باب ۱ — ۶۹ سے باب ۲ — ۴ تک ' اور باب ۱۲ — ۵۸ سے باب ۱۳ — ۱۲ تک ' اور باب ۱۵ — ۸ سے ورس ۲۰ تک جو کہ اُس میں نہیں ہیں اُنکو نیا لکھہ کر ملایا ہے *

11. The Codex Harleianus is a collection of lessons from the four Gospels, and was written A. D. 905.

۱۱ کوڈکس هاري اينس ' انجيلوں کي نصيحتوں کا ايک مجموعه هے ' جو سنه ۹۹۵ ع ميں لکهاگيا تها *

12. The Codex San-Germanensis is a manuscript of Saint Paul's Epistles, written in the seventh century.

۱۲ کوڈکس سين جرمي نينسس ' اس ميں پال کے نامے هيں ساتويں صدي کے لکهے هوئے *

13. The Codex Augiensis is also a manuscript of the Epistles of St. Paul; it is defective from the beginning to the Rom. III. 8.; and the Epistle to the Hebrews is found not in Greek, but in Latin. It is supposed to have been written in the ninth century.

۱۳ کوڈکس آجي انسيس ' اسميں بهي پال کے نامے هيں ' اور شروع سے روميونکے نامه کے باب ۳ ورس ۸ تک ناقص هے ' اور نامه عبرانيوں کا يوناني زبان ميں نهيں هے ' بلکه رومي زبان ميں هے ' اس نسخه کو نويں صدي کا لکها هوا خيال کيا هے *

14. The Codex Regius is a manuscript of the four Gospels, but defective in Matthew IV. 31—V. 14., and XXVIII. 17, to the end of the Gospel; Mark X. 17—30., and XV. 10—20.; and John XXI. 15, to the end.

۱۴ کوڈکس رجي اس ' چاروں انجيليں اس ميں هيں ' مگر سينٹ متي کي انجيل باب ۴—۳۱ سے باب ۵—۱۴ تک ' اور باب ۲۸—۱۷ سے اخير تک نهيں هے ' اور سينٹ مارک کي انجيل باب ۱۰—۱۷ سے ۳۰ تک ' اور باب ۱۵—۱۰ سے ۲۰ تک اور سينٹ يوحنا کي انجيل باب ۲۱—۱۵ سے اخير تک نهيں هے *

15. The Codex Uffenbachianus is a fragment of the Epistle to the Hebrews, consisting of two leaves only. The first verse of the second chapter is wanting in this manuscript, and it is supposed to have been written during the ninth or eleventh century.

۱۵ کوڈکس افي بيچي اينس ' نامه عبرانيوں کا ايک ٹکڑه هے ' اور صرف دو ورق هيں ' اول آيت دوسرے باب کي اس نسخه ميں نهيں هے ' اور نويں يا گيارهويں صدي کا لکها هوا خيال کيا گيا هے *

16. The Codices Manners Suttoniani are a collection of manuscripts as detailed below.

۱۶ کوڈيسز مينرز ستونياني ' يهه ايک مجموعه بهت سي کتابوں کا هے ' جنکي تفصيل هم نيچے لکهتے هيں *

1. A manuscript of the four Gospels written in the eleventh or twelfth century. The two first verses of the first chapter of St. Matthew's Gospel are wanting.

نمبر ۱ چاروں انجيليں قلمي گيارهويں يا بارهويں صدي کي لکهي هوئي هيں ' مگر متي کي انجيل کے باب اول کے شروع کي دو آيتيں نهيں هيں *

2. **Another manuscript of the four Gospels, written in the twelfth century.**

نمبر ۲ چاروں انجیلوں کا قلمي نسخه بارھویں صدي کا لکھا ھوا *

3. A manuscript of the four Gospels, which is mutilated in the beginning.

نمبر ۳ چاروں انجیلوں کا قلمي نسخه بارھویں صدي کا اول سے ناقص *

4. A manuscript of the four Gospels, written in the tenth century. The first seven verses with a part of the eighth of the first chapter of St. Matthew's Gospel are wanting.

نمبر ۴ چاروں انجیلوں کا قلمي نسخه دسویں صدی کا ' سینٹ متي کي انجیل کي سات آئتیں پوري ' اور کچھه آٹھویں آیت نہیں ہے *

5. A manuscript of the four Gospels, mutilated at the beginning and end, and written in the twelfth century.

نمبر ۵ چاروں انجیلیں ھیں ' بارھویں صدي کي ' لیکن آغاز اور انجام میں ناقص ھیں *

6-8. These are manuscripts containing the Acts of the Apostles, and written respectively in the twelfth, fourteenth, and fifteenth centuries.

نمبر ۶ نمبر ۷ نمبر ۸ } اعمال حواریین ' اور نامه کیتهلک اور نامه سینٹ پال کے قلمي نسخے ھیں بارھویں اور چودھویں اور پندرھویں صدي کي لکھي ھوئي *

9. A manuscript, written in the eleventh century, and containing the Epistles of St. Paul, and the Apocalypse. It is mutilated at the beginning and end, it commencing with Rom. XVI. 15, and ending with Rev. XIX. 4.

نمبر ۹ سینٹ پال کے نامے ' اور مشاهدات باب ۱۹ ــ ۴ تک ' اور رومیوں کا نامه باب ۱۶ ــ ۱۵ سے ہے ' اور گیارھویں صدي کا لکھا ھوا خیال کیا گیا ہے ' مگر یہه نسخه آغاز و انجام میں ناقص ہے *

10-12. Lectionaries from the four Gospels, written in the thirteenth century.

نمبر ۱۰ نمبر ۱۱ نمبر ۱۲ } چاروں انجیلوں کے وعظ ھیں تیرھویں صدي کے لکھے ھوئے *

13. A manuscript, written in the thirteenth century. Formerly it contained the Acts of the Apostles and the Catholic Epistles, together with the whole of St. Paul's Epistles. It is sadly mutilated and torn, both in the middle and at the end.

نمبر ۱۳ سابق میں اعمال حواریین اور نامه کیتهلک اور سینٹ پال کے نامے تھے ' اب اول آخر سے اور بیچ میں بہت شکسته ھوگئے ھیں ' اورتیرھویں صدي کے لکھے ھوئے ھیں *

14. A lectionary from the Acts of the Apostles and the Epistles. It is of the thirteenth century, and mutilated both in the beginning and the end.

نمبر ۱۴ اعمال حواریان اور نامه‌هاے حواریان میں کے وعظ ھیں ' تیرھویں صدي کے لکھے ھوئے آغاز و انجام میں ناقص ھیں *

15-17. These are lectionaries from the Acts of the Apostles, and the Epistles. They were written in the thirteenth century, and every one of them is mutilated.

نمبر ۱۵ نمبر ۱۶ نمبر ۱۷ — اِنمیں بھي اعمال حواریین اورنامہ هاے حواریین کے وعظ هیں ' اور تیرهویں صدي کے لکھے هوئے هیں ' انمیں سے هرایک نسخہ ناقص ھے *

18. A manuscript of the four Gospels, written in the thirteenth century.

نمبر ۱۸ چاروں انجیلیں تیرهویں صدي کي لکھي هوئي هیں *

19. A lectionary from the four Gospels, written in the thirteenth century, and mutilated at the end.

نمبر ۱۹ چاروں انجیلوں کے وعظ هیں ' تیرهویں صدي کے لکھے هوئے اور ناقص هیں انجام میں *

17. The Codices Mosquenses, or Moscow manuscripts are fifty five in number. They are not very ancient, as some belong to the eighth, and others to the tenth, eleventh, twelfth, and thirteenth centuries respectively.

۱۷ کوڈیسز ماسکو اینسس ' اسمیں پچپن نسخے هیں ' مگر بهت قدیم نهیں هیں ' بعضے آٹھویں صدي کے ' بعضے دسویں صدي کے ' بعضے گیارهویں صدي کے بعضے بارهویں بعضے تیرهویں صدي کے هیں *

18. The Codex Brixiensis is a manuscript of the old Italic (Latin version), executed in the eighth century.

۱۸ کوڈکس بوکزي اینسس ' قدیمي رومي ترجمه ھے آٹھویں صدي کا *

19. The Codex Basileensis is a manuscript, which contains the whole of the New Testament, except Revelation, and is supposed to have been written in the tenth century.

۱۹ کوڈکس بیسي لیںسس ' کل عهد جدید سواے مشاهدات یوحنا کے ھے ' دسویں صدي کا لکھا هوا *

20. The Codex Corsendonsensis contains the whole of the New Testament, except the book of Revelation. It appears to have been written in the twelfth century. The copyist when writing it, inserted marginal notes into the text.

۲۰ کوڈکس کارسن ڈانسڈنسس ' کل عهد جدید سواے مشاهدات یوحنا کے ھے ' اور بارهویں صدي کا ھے ' جس نسخه سے نقل کیا ھے آسکے حاشیه پر جو عبارت بطور شرح کے لکھي تھي ' نقل کرنے والے نے متن میں ملادي ھے *

21. The Codex Montfortianus is a manuscript containing the whole of the New Testament. The much contested clause in 1. John V. 7-8, is to be found only in this manuscript. Its date is

۲۱ کوڈکس مانٹ فارٹي اینس کل عهد جدید ھے نامه اول یوحنا کا باب ۵ ـــ ۷و۸ جسپر نهایت بحث ھے صرف اِسي قلمي نسخه میں ھے ' اور گیارهویں

assigned severally to the eleventh, thirteenth, fifteenth, or sixteenth century.

یا تیرھویں یا پندھرویں یا سولھویں صدیکا لکھا ھوا یہہ نسخہ خیال کیا گیا ھے *

22. The Codex Regius is a manuscript of the four Gospels, written in the thirteenth century. It is defective in the following passages: Matthew I. 1—II. 21., XXVI. 33-53., XXVII. 26—XXVIII. 10.; Mark I. 2, to the end of the chapter; and John XXI. 2, to the end of the Gospel.

۲۲ کوڈکس رجیاس ' چاروں آنجیلیں اسمیں ھیں ' اور تیرھویں صدی کا لکھا ھوا ھے ' متی کي انجیل باب ۱—۱ سے باب ۲—۲۱ تک ' اور باب ۲۶—۳۳ سے ورس ۵۳ تک ' اور باب ۲۷—۲۶ سے باب ۲۸—۱۰ تک ' اور مارک کي انجیل باب ۱—۲ سے اخیر باب تک ' اور یوحنا کي انجیل باب ۲۱—۲ سے اخیر انجیل تک نہیں ھے *

23. The Codex Leicestrensis is a manuscript of the whole New Testament; it is defective from the beginning as far as Matt. XVIII. 15., and has also the following chasms, viz. Acts X. 45—XIV. 7.; Jude v. 7, to the end of the Epistle; and it concludes with part of Rev. XIX. It is supposed to have been written in the fourteenth century.

۲۳ کوڈکس لیسس ٹرنسس ' کل عہد جدید ھے ' مگر متی کي انجیل شروع سے باب ۱۸—۱۵ تک ' اور اعمال باب ۱۰—۴۵ سے باب ۱۴—۷ تک ' اور نامہ یہودا ورس ۷ سے اخیر تک ' اور مشاھدات باب ۱۹ سے اخیر تک نہیں ھے ' اور چودھویں صدي کا لکھا ھوا خیال کیا ھے *

24. The Codex Vindobonensis is a manuscript of the four Gospels, written in the eleventh or twelfth century.

۲۴ کوڈکس ونڈو بانئنسس ' چاروں انجیلونکا قلمي نسخہ گیارھویں یا بارھویں صدي کا لکھا ھوا ھے *

25. The Codex Ebnerianus is a manuscript of the whole of the New Testament, except the book of Revelation.

۲۵ کوڈکس اِبنری اینس , کل عہد جدید ہے مگر مشاھدات نہیں ھیں ' یہہ

Now it should be recollected that it is very difficult to determine the dates of the above mentioned Codices, as there are no dates to be found inscribed on them, because of the custom of the ancients not to give the date in their books. Learned divines have, however, endeavoured to determine their respective ages from peculiarities of style; of the written characters employed; of the

بھي جاننا چاھیے ' کہ ان کتابوں کا زمانہ تحریر معین کرنا دقت سے خالي نہ تھا ' کیونکہ اگلے زمانہ میں سال تحریر کا کتابوں پر لکھنا مروج نہ تھا ' مگر بڑے بڑے عالموں واقف کاروں نے اِن کتابونکو دیکھہ کر بلحاظ رسم خط ' اور قواعد تحریر کے جو وقتاً فوقتاً بدلتے رہے ' اور نیز بلحاظ رنگ اور روغن آن چمڑوں کے جن پر یہہ کتابیں

order of arrangement; of the color, polish, or ragged state of the parchment or dressed skins upon which the sacred records were engrossed. There are no other means whatever by which to determine the matter, and it is for this reason that the learned differ so greatly from one another in fixing the dates of these manuscripts. On the whole the combined result of their labors and efforts in fixing the probable æra and consequent value of the sacred writings must be accepted as establishing beyond cavil the fact that these books are very ancient, and far more trustworthy than the works of later times.

لکھي گئيں تهيں ' اور بلحاظ اُن کے شکسته اور بوسيده اور پرانے هونے کے ' هرايک کتاب کا زمانه تحرير قايم کيا هے ' کيونکه اسکے سوا اور کچهه چاره نه تها ' اور اسي سبب سے نسبت زمانه تحرير کے اختلاف راے هوا ' مگر سب کي راے سے اسقدر نتيجه بالاتفاق نکلتا هے ' که يهه کتابيں پراني هيں ' اور بلاشبهه حال کے لکھے هوئے نسخوں سے معتبر هيں *

At a period when these books and all others were in manuscript alone and the art of printing was unknown, it was scarcely possible for the different copies to remain free from errors or various readings. Mr. Horne says: "the Old and New Testaments, in common with all other ancient writings, being preserved and diffused by transcription, the admission of mistakes was unavoidable: which increasing with the multitude of copies, necessarily produced a great variety of different readings."

باايں همه جبکه يهه سب کتابيں قلمي تهيں ' اور فن چهاپه کا نامعلوم تها ' علاوه انکے اور بهت سے نسخے قلمي موجود تهے ' تو کسيطرح ممکن نه تها ' که اُنميں غلطياں واقع نهوتيں † هارن صاحب لکهتے هيں که عهد عتيق اور عهد جديد کي کتابيں اور ديگر تمام قديمي تحريريں عموما بذريعه نقل کے هر ايک پاس هيں ' اور مروج هوئي هيں اسليئے ممکن نه تها که اُنميں غلطياں داخل نهوتيں ' اور جسقدر کثرت سے کتابيں بڑهيں اوسيقدر غلطياں اُنميں پڑيں ' اور اختلاف عبارت اُنميں پيدا هوئے *

† جلد ٢ صفحه ٣١٤

Michaelis, in his Introduction to the New Testament Vol. 1 P P. 263-268, says, that in profane authors, according to Dr. Bentley, where only one manuscript of a particular author had the luck to be preserved, as of Veilleus Paterculus among the Latins, and Hesychius among the Greeks—the faults of the

مکيلس صاحب ڈاکٹر بنٹلي صاحب کا قول اپنے عهد جديد کے ديباچه جلد اول صفحه ٢٦٣ ميں نقل کرتے هيں ' که جن لوگوں کے پاس صرف ايک قلمي نسخه بچا هوا تها ' جيسے رومي اور يوناني اُن ميں يهودي معلموں کے ايسے قصور

پائے گئے ہیں ، اور آنکی اصلاح میں ایسے
عیب ملے ہیں ، کہ باوجود دو پوری
صدیونکی ، نہایت عالم اور تیز فہم نکتہ
چینونکی محنتونکی ، وہ کتابیں ابتک
غلطیوں کا نِرا انبار ہیں ، اور اسیطرح
رہیں گی ، برخلاف اسکے جہاں کہیں
کسی مصنف کے بہت نسخے ہوتے ہیں
اگرچہ بموجب مقدار نسخوں کے اختلاف
عبارت ہمیشہ بڑھتے جاتے ہیں ، مگر وہ
اصلی نسخہ جسکا مقابلہ ہنرمند اور عقیل
لوگوں کے ہاتوں سے ہوا ہمیشہ بہت
صحیح ہوتا ہے ، اور مصنف کے اصلی
الفاظونکے قریب تر پہونچتا ہے *

اب ہمکو خیال کرنا چاہیے ، کہ کتابوں
کے نقل کرنے میں غلطیاں اور اختلاف
عبارت کیوں واقع ہوتے ہیں ، اور
علی الخصوص کتب عہد عتیق ، اور عہد
جدید میں کیوں واقع ہوئے *

مگر اول یہہ بات جان لینی چاہیے ،
کہ مقابلہ کرتے وقت جو اختلاف نکلتے
ہیں ، آنمیں ایک ہی صحیح ہو گا ، اور
باقی غلط ہونگے ، خواہ وہ غلطی نقل
کرنے والیکے جان بوجہہ کر کی ہو ، خواہ
نادانستہ آس سے ہوئی ہو مگر ان غلطیونکا
یہہ حال ہے ، کہ اگر کاتب سے نادانستہ
کسی لفظ کے لکہنے میں کسیطرح کی غلطی
ہوگئی ، تو آسکا صحیح ہو جانا بہت
آسان ہے ، لیکن اگر کاتب نے کسی لفظ
کو دانستہ غلط لکہدیا ہے ، یا نادانستہ
آس سے کچہہ الفاظ یا عبارت لکہنے سے رہ
گئی ہے ، یادانستہ کوئی عبارت یا لفظ
آسنے ملادیئے ہیں ، یا نادانستہ کچہہ لفظ
یا عبارت اصل کتاب میں مل گئی ہے ،

transcribers are found so numerous, and the defects so beyond all redress, that notwithstanding the pains of the most learned and acute critics for two whole centuries, those books still are, and are likely to continue, a mere heap of errors. On the contrary where the copies of an author are numerous, though the various readings always increase in proportion, there the text, by an accurate collation of them, made by skilful and judicious hands, is always the more correct, and comes nearer to the true words of the author.

We may now direct our attention to the causes, from whence arise the verbal errors in the process of transcription of ancient manuscripts in general and of the books of the Old and New Testament in particular.

But previous to entering upon this subject, it may be proper to remark that when several manuscripts are collated, we must of necessity set up one as a standard by which to judge of the rest; that is to say, whatever apparent mistakes may be apparent in the standard, it must nevertheless be accepted as correct, while the errors of the other manuscripts must be exposed and rejected;—such errors may have proceeded either from the wilful corruption of the text by the copyist, or from his mistaking the right for the wrong. When a transcriber has inadvertently erred in a word, such an error can be easily corrected; but when, on the contrary, he has wilfully altered a word or,

یا دانسته یا نادانسته اولٹ پلٹ ہو گئي ہے ' تو اُسوقت اُسکا صحیح کرنا بہت مشکل ہوجاتا ہے ' ہارن صاحب لکھتے ہیں " کہ اکثر اصلي یا خالص عبارت کو دروغ امیز عبارت سے تمیز کرنا مشکل ہوتا ہے " بہرحال مختلف الفاظ یا عبارت میں سے جب ایک کا غلط ہونا ' علانیہ اور یقیني معلوم ہوجاوے ' تو اُسکا نام غلط لفظ یا غلط عبارت ہے ' جسکو انگریزي میں ارّٹا کہتے ہیں ' اور جب اُن مختلف لفظوں ' یا مختلف عبارتوں میں سے کسي پر غلط ہونے کا یقین نہو ' بلکہ شبہہ رہے کہ کون اُنمیں سے صحیح ہے اور کون غلط ' تو اُسکو اختلاف عبارت کہتے ہیں ' جسکا نام انگریزي میں ویریئس ریڈنگس ہے *

has negligently omitted a word or a whole sentence—or has imprudently added a word or a clause—or has wilfully or by mistake inverted some words or sentences, it is, in such instances, very difficult to correct an error so produced, as "It is very difficult" says Mr. Horne "to distinguish the genuine from the spurious." When among the errors and various readings of several books, those of one of them are demonstrated to be certainly incorrect or unauthentic, they are called errata; but when those of none of them can be proved spurious, and thus it cannot be determined which of them are correct, they are then denominated various readings.—

جلد ۲ صفحہ ۳۱۷

ہارن صاحب لکھتے ہیں " کہ دو مختلف عبارتوں پر جب کبھي ذراسا بھي شک اجاتا ہے ' تب اُن سب عبارتوں کا نام ویریئس ریڈنگس ہوتا ہے ' مگر اُسوقت کہ جب ناقل نے علانیہ جھوٹ لکھا ہو ' تو اُس عبارت کا نام ارّٹا ہوتا ہے " اب دیکھنا چاہئیے کہ ان اختلافوں کے واقع ہونے کے کیا کیا سبب ہوتے ہیں *

Thus "whenever the smallest doubt" says Mr. Horne "can be entertained with respect to two or more different readings, they all receive the name of various readings; but in cases where the transcriber has evidently written falsely, they receive the name of errata." Now let us proceed to consider the causes by which various readings are produced.

جلد ۲ صفحہ ۳۲۴

ہارن صاحب لکھتے ہیں ' کہ تمام نسخوں کو نقل کرایا گیا تھا ' یا ناقلوں نے اپ ہي نقل کیا تھا ' اور جو کہ ناقل غلطي کے امکان پر خدا کي طرف سے نگہباني نہیں کئے گئے تھے ' اسلیئے جو غلطیاں واقع ہوئیں اُنکے چار سبب ہیں *

Mr. Horne says that as all manuscripts were either dictated to copyists or transcribed by them, and as these persons were not supernaturally guarded against the possibility of errors, different readings would naturally be produced in the four following ways.

اول ناقلوں کي غفلت ' یا غلطیوں سے اختلاف کا ہونا اور یہہ کئي طرح پر ہوتا ہے *

I. Various readings have been occasioned by the negligence or mistakes of the transcribers.

(1.) When a manuscript is dictated, whether to one or several copyists, the person dictating might not speak with sufficient clearness; he might read carelessly, and even utter words that were not in his manuscript; he might pronounce different words in the same manner. The copyist, therefore, who should follow such dictation, would necessarily produce different readings.

١ جبکه ایک شخص منقول عنه کو پڑھتا جاوے ، اور ایک یا بہت سے نقل کرنے والے آسکو لکہتے جاویں ، اور جو شخص پڑہ کر لکہواتا هے ، وہ اچہي طرح نه بتاوے بلکه بے پرواهي سے پڑھے ، اور ایسے لفظ زبان سے نکالے ، جو اس نسخے میں نہوں جسکي وہ نقل کرواتا هے ، اور اسیطرح مختلف الفاظ زبان سے بتاوے ، تو اس سبب سے ناقل سے جو آسکے بتانے بموجب لکہتا هے ، بالضرور نقل میں اختلاف واقع هونگے *

(2.) Further, as many Hebrew and Greek letters are similar, both in sound, and in form, a negligent or illiterate copyist might occasion various readings by substituting one word or letter for another.

٢ عبري اور یوناني حرف آواز اور صورت میں مشابه هیں ، اس سبب سے غافل اور بیعلم نقل کرنے والا ایک لفظ یا حرف کو ، بجاے دوسرے لفظ یا حرف کے لکہہ کر عبارت میں اختلاف ڈالدیتا هے *

(3.) In like manner the copyists might have mistaken the line on which the copy before them was written, for part of a letter, or they might have mistaken the lower stroke of a letter for the line, or they might have mistaken the true sense of the original and thus have altered the reading: at the same time they were unwilling to correct such mistakes as they detected, lest their pages should appear blotted or defaced, and thus they sacrificed the correctness of their copy to the beauty of its appearance.

٣ منقول عنه جو لکیر کہینچ کر لکہے گئے تهے ، نقل کرنے والا آسکو کسي حرفکا جزو سمجہه گیا ، یا حرف کے کسي شوشه کو غلطي سے لکیر سمجهه گیا ، یا آسنے اصلي لفظ کے صحیح معنے کو غلط سمجہه کر اُسطرح پر لفظ کو بدل دیا ، یا جب وہ غلط لفظ لکہہ گیا اور آسنے جان بهي لیا ، که میں نے غلط لکھا مگر اس خیال سے که نقل میں ذت کٹ هو کر بد صورت هوجاوے گي آسکو صحیح نلیا ، اور اپني نقل کي خوب صورتي پر آسکي صحت کو قربان کردیا ، اور اس سبب سے نسخوں کي عبارتوں میں اختلاف پڑ گیا *

(4.) A person having written one or more words in a wrong place, and not observing it, or not choosing to erase it, might return to the right line

٤ نقل کرنے والا لکهتا کہیں تها اور لکهه گیا اور کہیں سے ، اور پهر آسکو خبر نهوئي یا خبر هوئي ، مگر اپنے لکہے کو مٹانا یا

and thus produce an improper insertion of a word or a clause.

لکهنا بهنند نکیا ' اور جہاں سے چهوتا تها وهیں سے پهر شروع کیا ' اور اسطرح پر ایک لفظ یا جمله نا مناسب طرح سے داخل هوگیا *

(5.) When a transcriber had made an omission, and afterward observed it, he might then subjoin what he had omitted, and thus produced a transposition.

۵ نقل کرنے والے نے کوئي لفظ چهوڑ دیا ' اور جب اُسکو معلوم هوا تو اُسنے اُس چهوٹے هوئے لفظ کو ' اُس جگهه پر لکهدیا جهاں اُسکو خبر هوئي ' اور اسطرح پر لفظ الٹ پلٹ هو گئي ' یعني کهیں کا کهیں لکها گیا *

(6.) Another cause of various lections in Hebrew manuscripts is the addition of letters to the last word in the lines in order to preserve their symmetry; and in Greek manuscripts omissions are frequently occasioned by what is called homœaleteuton or when a word after a short interval occurs a second time in a passage. Here, the transcriber having written the word at the beginning of the passage, on looking at the book again from which he copies, his eye catches the same word at the end of the passage, and continuing to write what immediately follows, he of course omits intermediate words.

۶ عبري نسخوں میں اختلاف عبارتکا بڑا سبب یهه هے ' که سطرونکا اندازه برابر رکهنے کے لیئے ' سطروں کے اخیر میں زیاده لفظ بڑها دیئے جاتے تهے ' اور یوناني قلمي نسخوں میں اکثر الفاظ اور جمله اسلیئے لکهنے سے ره گئے ' که ایک لفظ جو آچکا تها تهوڑي دور بعد پهر وهي لفظ آیا ' اور نقل کرنے والے کي نگاه پہلے لفظ پر سے چوک کر دوسرے لفظ پر جاپڑي ' اور وهاں سے لکهنے لگا ' اور اُن دونوں لفظوں کے درمیان میں جو کچهه آیا وه لکهنے سے ره گیا *

(7.) As all manuscripts were written in capital letters, and without any spaces, between words or even sentences, syllables are frequently omitted or repeated. So, careless or ignorant transcribers have very often mistaken the notes of abbreviation, which are of frequent occurence in ancient manuscripts.

۷ تمام قلمي نسخے بڑے حرفوں میں لکهے جاتے تهے ' اور لفظوں بلکه فقرونکے درمیان میں جگهه نچهوڑتے تهے ' اس سببسے سے کهیں لفظونکے جزو لکهنے سے ره گئے اور کهیں مکرر لکهے گئے ' یا بے پرواه اور جاهل نقل کرنے والیئے اختصار کے نشانوں کو جو قدیم قلمي نسخوں میں اکثر واقع هوتے هیں غلط سمجها *

(8.) Lastly, the ignorance or negligence of transcribers has been a most

۸ بهت بڑا سبب اختلاف عبارت کا نقل کرنے والوں کي جهالت یا غفلت هے

fruitful source of various readings, by their mistaking marginal notes or scholia for a part of the text. It was not unusual in ancient manuscripts to write in the margin an explanation of difficult passages, or a word synonymous to that in the text, but more usual and more easily understood, or with the intent of supplying a seeming deficiency; any or all of which might, in the copies taken from the manuscript in which these notes were written, be easily obtruded into the text itself.

2. Errors or imperfections in the manuscript, from which a transcriber copied, are a further source of various readings.

Besides the mistakes arising from the strokes of certain letters being faded or erased, others of a contrary nature may arise from the transparency of the paper or vellum, whence the stroke of a letter on one side of the leaf may seem to be a part of a letter on the other side of the leaf, and thus different words may be produced.

3. A third source of various readings is critical conjecture, or an intended improvement of the original text.

In reading the works of an author of known literary reputation we ascribe grammatical or arthographical errors, if any are to be found, rather to a mistake of the printer than to a want of knowledge in the writer. In the

که اُنهوں نے حاشیه پر جو شرح لکهي هوئي تهي اُسکو متن کا جزو سمجها ' قدیم قلمي نسخوں کے حاشیه میں مشکل مقامات کي شرح لکهنے کا اکثر رواج تها ' اور آساني سے سمجها جاتا تها ۰ که یهه حاشیه کي شرح هے ' پس اُن حاشیونکي شرحوں میں سے تهوڑا یا سب اُن نسخوں کے متن میں آساني سے مل گیا هوگا جو نسخے ایسے نسخوں سے نقل هوئے جنکے حاشیه پر شرحیں لکهي هوئي هونگي *

دوم دوسرا سبب اختلاف عبارتوں کا خواه اُس قلمي نسخه میں غلطیوں کا هونا هے ' جس سے نقل لکهنے والے نے کي هے *

علاوه اُن غلطیوں کے جو بعض حرفوں کے شوشه کم هو جانے یا مٹ جانے سے واقع هوتي هیں ' چمڑے یا کاغذ کے مختلف حالات سے بهي پیدا هوتي هیں ۰ کاغذ یا چمڑا پتلا هو جس میں سے ایک ورق کا ایک طرف کا لکها هوا دوسري طرف بهوٹ جاوے ' اور دوسري طرف کے حرف کا ایک جزو معلوم هونے لگے ' اور اور لفظ سمجهه میں آوے *

سوئم اختلاف عبارتوں کا سبب یهه بهي هے ' که نکته چین قیاس سے اصلي متن کو ارادتا بهتر اور درست کرنے کي مراد سے صحیح کیا گیا هے *

جبکه هم ایک مشهور عالم کي تصنیف کي هوئي کتاب پڑهتے هیں ' اگر اُسکي کتاب میں کوئي صرف نحو یا قواعد مناظره کي غلطي پاتے هیں ' تب اُس غلطي کو زیاده تر چهاپنے والے پر منسوب

same manner the transcriber of a manuscript attributes the faults of his original to the errors of a former copyist, and alters them, as he supposes they were written by the author. But if he carries his critical conjectures too far, he falls himself into the error which he intended to avoid. This may be done in various ways.

کرتے هیں ' بهنسبت اِسکے که مصنف کیطرف نسبت کریں ' اسیطرح ایک قلمي نسخه کا نقل کرنے والا ' جو اُس کتابمیں جس سے وہ نقل کرتا ہے غلطیاں پائے ' تو اُسکو ناقل اول کیطرف منسوب کرتا هے اور پھر اُنکو وہ اپنی دانست میں اسطرح پر صحیح کرتا هے ' که مصنف نے اُسکو یوں لکھا هوگا ' لیکن اگروہ اپنے نکته چین قیاس کو بہت وسعت دیتا هے ' تب وہ خود اُس غلطي میں پڑتا هے ' جسکے رفع کرنے کا اُسنے ارادہ کیا تھا ' اوراُسکا غلطي میں پڑنا کئي طرح پر هوسکتا هے *

(1.) Thus the transcriber may take an expression to be faulty, which in reality is not so, or he may mistake the sense of the author, and suppose he has discovered a grammatical error, when in fact he himself construes falsely :— or the grammatical error intended to be corrected proceeded from the author himself.

۱ مثلا نقل کرنے والا ایک لفظ کوجو حقیقت میں صحیح هے غلط سمجھه لے ' یا جو مصنف کي مراد هے اُسکو غلط سمجھے ' اور یهه جانے که اُسنے صرف نحو کي غلطي پکڑي ' حالانکه وہ خود غلطي پر هے ' یایهه بات هو که وہ صرف نحو کي غلطي جسکے صحیح کرنے کا اُسنے ارادہ کیا هے حقیقت میں خود مصنف هي نے کي هو *

(2.) Further, some critical copyists have not only corrected ungrammatical or inaccurate expressions, but have even converted inelegant into elegant phrases: and they have likewise omitted words that appeared to them superfluous, or the difference of which they did not understand.

۲ بعض نکته چیں ناقلوں نے نادرست کلامونکو صرف صحیح هي نهیں کیا ' بلکه عمدہ طرز کلامونکو بجاے غیر عمدہ طرز کلامونکے بدلدیا ' اور اسیطرح اُنهوں نے اُن الفاظ کوجو اُنکو فضول معلوم هوئے یا جنکے فرق کو وہ نه سمجھے لکھنے سے چھوڑ دیا *

(3.) Of all the sources of various lections the most ample according to Michaelis, and the most productive of spurious passages in the New Testament, is the practice of altering parallel passages so as to render more perfect their

۳ اختلاف عبارت کے سببوں میں سے بموجب قول مکیلس صاحب کے ' بہت بڑا سبب جس سے عهد جدید میں دروغ آمیزمقامات نهایت کثرت سے پیدا هوئے هیں یهه هي ' که یکساں مقامات کو اسطرح

conformity to each other. The Gospels in particular have suffered in this way; and Saint Paul's Epistles have very frequently been interpolated, in order to make his quotations from the Old Testament harmonize with the Septuagint version, where they differed from the exact words of the latter.

تبدیل کیا گیا هے ' جس سے اُن میں ایک دوسرے سے زیادہ کامل مطابقت کي جاوے اور خاص کر انجیلوں کو اس طریقه سے نقصان پہونچا ' اور سینٹ پال کے ناموں کو اکثر مقامات میں سے اسلیئے اولٹ پلٹ کیا گیا هے ' که اُسکے عهد جدید کے حوالوں کو اُن مقامات میں ' جهاں وه سپٹو ایجنٹ ترجمه کے بعینه الفاظ سے تفاوت رکہتے هیں ' سپٹو ایجنٹ ترجمه سے مطابق کریں *

(4.) Lastly, some critics have altered the New Testament in conformity to the Vulgate version, and thus produced various readings.

۴ بعض نکته چینوں نے عهد جدید کے نسخوں میں اسطرح اختلاف عبارت ڈالدیئے ' که اُنکو ترجمه ولگٹ کے مطابق تبدیل کردیا *

4. Wilful corruptions, in order to serve the purposes of a party, whether Orthodox or Heterodox, are another source of various readings.

چهارم ایک سبب اختلاف عبارت کا ایسي خرابیاں یا تبدیلیاں هیں ' جو کسي فریق کے مطلب برائي کے لیئے دانسته کي گئي هوں ' خواه وه فریق درست مذهب رکهتا هو یا بدعتي هو *

It is a fact that some corruptions have been designedly made by those who are termed Orthodox, and have subsequently been preferred when so made, in order to favor some received opinion, or to preclude an objection against it. So much has been quoted exactly word by word from Mr. Horne's treatises on the subject of various readings.

یهه بات تحقیق هے ' که اُن لوگوں نے جو دیندار کہلاتے هیں ارادتا بعض خرابیاں کیں ' جو خرابیاں یا تبدیلیاں اس دور اندیشي سے کي گئیں تهیں ' که جو مسئله تسلیم کیا گیا هے ' اُسکو تقویت هو ' یا جو اعتراض اُس مسئله پر هوتا هو وه نهوسکے یہاں تک بعینه هارن صاحب کے قول کي نقل هے *

It must be acknowledged that the occurrence of errors, at the time of transcribing, is not only confined to the Scriptures, but extended indeed to all other books likewise; so much so that even our holy Koran of which there are thousands of manuscripts, is not free.

اسبات کا اقرار کرنا چاهئیے ' که نقل هونے میں غلطیوں کا واقع هونا کچهه انهي کتابوں پر موقوف نهیں هے ' بلکه جو کتابیں هاتهه کي لکهي هوئي هونگي ' اُن سب میں غلطیاں واقع هونگي یہاں تک که قران مجید جسکے هزارها قلمي

from such errors; but it must be understood that our holy Koran has never been, nor can be, liable to the errors arising from the faults of copyists; because we Mohomedans do not merely rest our faith on what is written in a copy of the Koran, but on what has been to this day, handed down from man to man in a connected chain, since from the very moment that the holy Koran descended from heaven down to the present time it has always been preserved in their hearts by each succeeding generation of Mohomedans. Hence it is that when certain contradictions are found in a manuscript, we are sure to distinguish, without all danger of error, between what is right and what is wrong. If all the manuscripts and printed editions of the holy Koran were to disappear or perish from the face of the world, we should not be in need of any copy of the Koran at all, to restore its contents to us; for there is not a city or town in which a certain number of persons could not be found, who have the holy Koran from beginning to end so indelibly engraven on the tablets of their memory, that they could readily repeat all the verses of its chapters, and rightly determine the proper place and extent of every verse; and who could judge as to the correctness of its every word, as regards the spelling, the vowel point, and the accent. And all such guardians of our holy Koran will be found supported by a connected chain of proof terminating in our Prophet. Thus it is quite apparent hat when such means are secured to us

قلمي نسخے پائے جاتے هیں ' وہ بهي اس سے خالي نهیں هیں ' مگر اتنا فرق هے که کاتبونکي غلطي سے همارے قران مجید کو کچهه نقصان نهیں پونچها ' اور نه پونچهه سکتا هے ' کیونکه هم مسلمان صرف تحریر پر بهروسا نهیں کرتے ' بلکه روز نزول قران مجید سے اجتک جو سینه بسینه بسند متصل حفظ چلا آتا هے ' اوسپر اعتماد کرتے هیں بس اگر کسي قلمي نسخه میں کوئي غلطي یا اختلاف نکلے ' اسي وقت اصلي اور غلط لفظ میں اسطرح پر تمیز هو جاتي هے ' جس میں کسیطرح کا شبهه نهیں رهتا یہاں تک که اگر اسوقت تمام زمانے میں سے قران مجید کے قلمي اور چهاپه کے نسخے معدوم هو جاویں ' تو همکو قران مجید کے موجود کرنے کے لیئے کبهي نسخه کي حاجت نهیں هے کیونکه هر ایک شهر اور قصبه میں ایسے بہت آدمي نکلیںگے ' جنکو تمام قران مجید من اوله الی آخره بقید آیت اور لفظ اور اعراب اور قرات کے یاد هو گا ' اور هر ایک کے پاس اپنے سے جناب پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم تک سند متصل موجود هو گي جس کے سبب کسیطرح اسکي صحت پر اور اسبات پر که در حقیقت وهي بعینه اور بلفظه نازل هوا ' کسیطرح کا شبهه نهیں هو سکتا *

for determining the strict accuracy of every passage of our holy Koran, no difficulty can arise on this point.

Having thus referred to the causes of the various readings of the Scripture manuscripts, let us now proceed to investigate how they could be determined. The Christian doctors have greatly laboured to reconcile the manuscripts of the Scriptures with their autographs, and the methods pursued by them in so doing, are six in number viz.;—

1. Manuscripts.
2. The most ancient and best editions.
3. Ancient versions.
4. Parallel Passages.
5. Quotations from the Fathers.
6. Conjectural Criticism.

1. The Christian doctors have admitted those manuscripts to be authentic and trustworthy, which have been under the guardianship of the Jewish, Samaritan, and Christian Churches, although they contain those errors which have crept in from whatever cause.

They have preferred the authority of one single authentic manuscript to that of several; for a single such manuscript may contain many such correct readings that were not to be found in many manuscripts put together. Hence the quality and antiquity of manuscripts are rather to be considered than their number.

بهر حال جبکہ همکوقلمي نسخوں کے اختلاف کے اسباب معلوم هوگئے تو اب اسبات پر غور کرنا چاهیئے کہ آنکي صحت کس طرح پر ممکن تهي علماء مسیحي نے ان کتابوں کو اصلي نسخہ کے مطابق صحیح کرنے پر بہت کوشش کي هے اور چهہ اصول قرار دیئے هیں ' جنسے آنهوں نے قلمي نسخوں کو حتي الوسع صحیح دیا هے *

اول قلمي نسخے *

دویم نهایت قدیم اور نهایت عمدہ اڈشنز (یعني چهپے هوئے نسخے *

سویم قدیمي ترجمے *

چهارم یکساں مقامات *

پنجم اگلے مصنفوں کي کتابیں جنمیں کتب مقدسہ کے فقروں کي نقلیں هیں *

ششم قیاسي اصلاح *

۱ علماء مسیحي نے آن قلمي نسخوں کو جو یہودي اور سمارتیں اور عیسائي گرجوں کي نگهباني میں تهے ' بہت معتبر سمجها هے ' باوجود اسبات کے کہ آن میں بهي کسي سبب سے جو غلطیاں داخل هوگئي تهیں وہ آن میں موجود هیں *

علاوہ اِسکے عیسائي علمانے ایک هي معتبر صحیح نسخہ کي سند کو کئي نسخوں کي سند سے ترجیح دي هے ' اور نسخوں کي عمدگي اور خوبي اور قدامت پر زیادہ خیال کیا هے ' نہ آسکي تعداد پر ' کیونکہ جو اچها ایک نسخہ هے ممکن هے کہ آس میں صحیح عبارت هو

اور بہت سے نسخوں میں نہو *

Those manuscripts are accounted the best, which are most agreeable to those used by the ancient interpreters.

جو قلمی نسخے اُن نسخوں سے مطابقت رکھتے ھیں جنکو قدیم مترجموں نے استعمال کیا تھا ، اُن پر زیادہ بھروسا کیا ہے *

The lately written manuscripts are not always to be regaded as unreliable, for it is possible that such a manuscript should have been copied from a correct authentic manuscript.

نئے لکھے ہوئے نسخوں کو بھی عموما نا معتمد نہیں ٹھہرایا ، کیونکہ ممکن ھے کہ شاید وہ نسخہ کسی عمدہ اور قدیم نسخے سے نقل کیا گیا ہو *

An accurate manuscript is preferable to one that is negligently written.

ایک اچھے لکھے ہوئے نسخہ کو برے لکھے ہوئے نسخہ سے ترجیح دی ھے *

When a word is seen erased in some manuscript, and another was substituted, the substituted one is not generally preferred, but whichever of the two seems best to suit the subject, is chosen.

جن قلمی نسخوں میں کوئی لفظ مٹاکر دوسرا لفظ لکھدیا تھا ، عموما اس دوسرے لفظ کو صحیح تصور نہیں کیا ، بلکہ دونوں میں سے جونسا اچھا معلوم ہوا اُسکو پسند کیا ھے *

2. The various readings to be found in the printed editions of the books of the Bible are not to be neglected; they are to be carefully attended to.

٢ چھپے ہوئے نسخونمیں جو اختلاف عبارت ہے ، اُس سے بھی غفلت نہیں کی گئی ، مناسب طرح سے اُسپر بھی لحاظ کیا گیا ھے *

3. Ancient versions, though not free from errors, may be consulted with great advantage in determining the correct reading.

٣ قدیمی ترجمے اگرچہ غلطیوں سے آزاد نہیں ھیں ، مگر اُن سے صحیح اور اعلی عبارت کے تمیز کرنے میں نہایت مدد لی ہے *

4. When a reading is dubious, or lost, and all the means of determining or restoring it fail, parallel passages are then of great help; for instance, if a reading is doubted in a passage, and the same has occurred somewhere else, then if these both agree with each other, the reading formerly doubted is considered correct.

٤ جب کوئی عبارت مشکوک ہو ، یا کچھہ کم ہو گئی ہو ، اور تمام طریقہ تصحیح کے اُسکی صحت سے قاصر ہوں ، اُسوقت مساوی مقامات سے مدد لی گئی ہے ، مثلا ایک مقام کی عبارت کی صحت پر شبہہ ہے ، اور وہی مضمون دوسری جگہہ بھی ایا ہے ، تو اُسکی مطابقت سے مشتبہ عبارت کی صحت کی گئی ہے *

5. **Quotations from the Old and New Testament in the writings of the Fathers shew what were the readings of their day, and are thus serviceable in the determination of various readings by a collation of them. But in doing so, the use of such editions is recommended as are in Greek; the more ancient they are, the more trustworthy they are considered.**

٥ عہد عتیق اور عہد جدید کے فقرے اگلے مصنفوں کي کتابوں میں پائے جاتے ہیں، اُن سے معلوم ہوتا ہے، کہ اُس زمانہ میں کیا عبارت مستعمل تھي اُن کے مقابلہ سے بہوي عبارت مختلف کي تصحیح کي گئي ہے، مگر اسکام کے لیئے وہ کتابیں جو یوناني زبان میں تصنیف ہوئي ہیں معتبر ٹہرائي ہیں، اور جسقدر پراني تصنیف ہو اُسیقدر زیادہ متعبر ہے*

6. In the application of critical conjectures to the decision of various readings the Christian divines have acted with great care and precaution: they assert that the conjectural critism of an interested party in his own case, is little better than subornation of testimony in a court of law; and consequently they have carefully and sparingly presumed to make use of this means of emendation.

٦ قیاسي اصلاح میں علماء مسیحي نے بہت احتیاط کي ہے، اور نہایت غور سے اُسکو استعمال کیا ہے، وہ کہتے ہیں " کہ ایک صاحب غرض کي قیاسي اصلاح اپنے ہي مقدمہ میں، اور برخلاف مستحکم شہادت کے ایسے گناہ سے کچہہ ہي کم ہے جو گناہ آئیں کي عدالت میں جہوٹي شہادت بنانے میں ہوتا ہے " اس سبب سے قیاسي اصلاح میں نہایت تامل سے دلیري کي گئي ہے*

However, conjectural readings, strongly supported by the sense, connexion, the nature of language, or similar texts, may sometimes be probable, especially when it can be shown that they would easily have given occasion to the present reading; but the conjectural readings which do not suit the subject, are contrary to the rules prescribed, or unauthorized or unsupported, are to be rejected.

مگر بعضي دفعہ ایسي قیاسي سي عبارتیں جو ازروے مراد یا ازروے تسلسل مضموں یا محاورہ زبان یا مشابہت نسخوں کے مستحکم ہونے میں غلبہ دي گئي ہیں، خصوصا اُسوقت جبکہ یہہ بات ثابت ہو کہ اُنکا ہونا ضرور چاہیئے تہا، اور جو عبارتیں اِسکے برخلاف، یا ازروے عقاید مستعملہ کے نا جایز یا بے سند ہوتي تہیں، اونکو نہیں مانا جاتا تہا*

"No one" "says Mr. Horne" should attempt this kind of emendation who is not most deeply skilled in the sacred languages; nor should critical conjectures ever be admitted into the text, for we never can be certain of the truth of

ہارنصاحب لکہتے ہیں، کہ کسي شخصکو جو زبانہائے اقدس میں نہایت خوب واقف نہو نہ اس قسم کي اصلاحکا قصد کرنا چاہیے، اور نہ قیاسي اصلاح کو متن میں شامل کرنا چاہیے، کسواسطے کہ قیاسي

merely conjectural readings. Were these indeed to be admitted into the text, the utmost confusion and uncertainty would necessarily be created. The diligence and industry of the Masorites are in this respect worthy of our imitation: they invariably inserted their conjectures in the margin of their manuscripts, but most religiously abstained from altering the text according to their hypotheses: and it is to be regretted that their example has not been followed by some modern translators of the Old and New Testament (and especially of the latter) who, in order to support doctrines which have no foundation whatever in the sacred text, have not hesitated to intrude their conjectures into the text. This is particularly the case with Greek and English New Testaments, edited by Dr. Macey, whose bold and unhallowed emendations were exposed by Dr. Twells, and also with the editors of the (Socinian) Improved Version of the New Testament, whose conjectures and erroneous criticism, and interpolations have been most ably exposed by the Revd. Dr. Nares, and Laurence, the Quarterly and Eclectic Reviewers, and other eminent critics.

عبارت کي صداقت هرگز همکو تحقيق نهين هے ' بلاشبهه اگر اِن قياسي اصلاحون کو متن مين داخل کيا جاوے توبالضرور نهايت پريشاني اور ناتحقيقي هو گي ' اس مقدمه مين مسورا کے قاعده کے بموجب ترجمه لکهنے والون کي محنت اور ادب اس لايق هے ' که هم اُنکي نقل کرين ' وه لوگ هميشه اپنے قلمي نسخون کے حاشيه پر اپنے خيالات يا قياسي اصلاحونکو لکهتے هين ' مگر نهايت مذهبي طور سے متن کو اپنے خيالات کے بموجب تبديل کرنے سے پرهيز کرتے تهے ' اور يهه بات جاے تاسف هے ' که اُن کے طريق کي عهد عتيق اور عهد جديد کے مترجمون علي الخصوص عهد جديد کے زمانه حال کے مترجمون نے ' پيروي نهين کي ' ان لوگون نے اُن مطالب کو جو تحريرهاے اقدس مين کچهه بنياد نهين رکهتے هين ' مستحکم کرنيکے ليئے اپنے خيالات کو متن مين داخل کرنے مين تامل نهين کيا هے ' بالتخصيص يهه حال يوناني اور انگريزي عهد جديد کے اُس نسخه کا هے ' جسکو ڈاکٹر ميسي صاحب نے چهپوايا ' اور اُسکي گستاخ اور ناپاک اصلاحون کو ڈاکٹر توولز صاحب نے گرفت کرکر ملزم کيا ' اور نيز عهد جديد کے ترقي شده ترجمه سوشي کي متن کے چهاپنے والونکا بهي يهي حال هے ' جنکے خيالات اور غلط اصلاحون اور ترجمون کو ' نيرز صاحب اور لارنس صاحب نے جو مذهب کي هر سه ماهي کے امورات پر نظر ثاني کرنے والے هين ' اور اور مشهور نکته چينون نے گرفت کرکر الزام ديا هے *

Taking into consideration all the foregoing points connected with the Scriptures it must now be clear, that the Scriptures had become corrupted by various readings from the multiplicity of copies transcribed; and that the Christian doctors have, as faithfully as they could, endeavoured to remove those differences, and to restore the text in conformity with the originals of the sacred writers in the best way they could. For the attainment of this object they collected numerous ancient manuscripts and carefully examined and collated them with each other; and they corrected whatever errors and differences they found among them, and strove to harmonize to the utmost of their ability, one copy with another in accordance with the rules which have been already mentioned. But notwithstanding all their anxious and laborious efforts to reform and purify from errors the Scriptures, we Mohomedans hold it to be porbable, that there may still be some passages that may not correspond with the autographs or original manuscripts written by the Apostles themselves: because as the transcribers were not supernaturally gifted at the time of copying the manuscripts, and consequently failed to make strictly correct counterparts, so also those who made the subsequent emendations, and who were equally without Divine guidance in the matter, cannot be supposed to have done their work so perfectly as to be altogether faultless; for it is to be observed that the readings which they preferred after comparing various copies might not after all have

ان تمام حالات کے دریافت هونیکے بعد یهه بات قابل تسلیم هے ' که کتابهائے اقدس کے نسخے بسبب کثرت سے نقل هونیکے نهایت مختلف هوگئے تهے ' اور اُن کے صحیح کرنے پر علماء مسیحي نے نیک نیتي سے نهایت درجه پر سعي وکوشش کي ' اور جهاں تک هوسکا ' اور جهاں تک نیک نیتي سے اُنکي سمجهه میں آیا ' اُنهوں نے اُنکو صحیح کیا ' اور یهه بات چاهي که مطابق اصل کے هو جاویں ' چنانچه اسي ارادے سے علماء مسیحي نے کتب مقدسه کے بهت سے نسخے جمع کیئے اور اُن کا مقابله کیا ' اور جسقدر غلطیاں یا اختلاف عبارت اُن میں نکلے اُنکو بموجب اونهي قواعد کے جو همنے ابهي بیان کیئے صحیح کیا ' باایں همه هم مسلمانوں کے نزدیک اب بهي اسبات کا امکان باقي هے که باوجود اسطرح پر مقابله اور تصحیح کے اب بهي ایسے مقامات هوں ' که اُن اصلي نسخوں سے جنکو الهامي لکهنے والوں نے لکها تها مطابقت نرکهتے هوں ' کیونکه جسطرح نقل کرنے والے غلطي میں پڑنے سے خدا کیطرف سے بچائي نهیں گئي تهي ' اسیطرح صحیح کرنے والے بهي خدا کي طرف سے غلطي میں پڑنے سے محفوظ نه تهے ' پس یقین نهیں کیا جاسکتا ' که اُنهوں نے کاملیت کے ساتهه سب کو صحیح کیا ' کیونکه یهه بات غور کرنے کي هے ' که جن قلمي نسخوں یا چهپے هوئے نسخوں سے مقابله کرکر جو عبارت اُنهوں نے اختیار کي هے ' وه عبارت اصل نسخه کي جسکو الهامي لکهنے والوں نے لکها تها نهو ' بلکه جو عبارت اختیار نهیں کي وه عبارت اُس اصلي نسخه کي

conveyed the true sense of a doubtful passage; while on the other hand, that which they rejected as being spurious according to their judgment, might in fact have been the correct reading; and again the Parallel Passages, by which they collated readings, might not correspond in reality. The Quotations from the Fathers by which they also tested the different readings, cannot be relied upon, because the same difficulties present themselves in deciding upon the genuineness of the works of the Fathers, as those which occur in deciding that of the Scriptures; and suppose those works were allowed to be genuine, still the quotations which they make may not be faithful or corresponding with the autographs of the inspired writers. Further the conjectural criticism which the Christian doctors also used in correcting manuscripts, can never be admitted to have been exercised in such a way as to be in exact concord with the meaning of the inspired writers, despite all the care and judgment bestowed upon the work. Moreover, it was a very difficult task to determine the exact original where comments or marginal notes had been inserted in the text, where something of the text was omitted, or where the copyist had erroneously added something to the text.

By all these arguments we Mohomedans may, without reproach, infer that the Scriptures still contain some passages which may possibly be at variance

هو ' یا یکساں مقامات کے مقابلہ سے جو عبارت صحیح کي هے وهاں ویسي یکساں عبارت نہو جسطرح پر صحیح کي هے ' اگلے مصنفوں کي کتابوں میں کتب مقدسہ کے جو فقرات منقول هیں ' اور اُن سے بھي علماء نے مختلف عبارتوں کي تصحیح کي هے ' اُنکي صحت پربھي یقین نہیں هوسکتا ' اول تو اُس کتاب کي صحت پر جسمیں وہ فقرات منقول هیں وهي مشکلیں پیش اتي هیں جو کتب مقدسہ کے قلمي نسخونکي صحت میں پیش آتي هیں ' اوراگر هم یہہ تسلیم بھي کرلیں ' کہ وہ کتاب اُس مصنف کي اُسي اصلي نسخہ کے لفظ بلفظ مطابق هے ' جسکو اُسنے لکھا تھا ' توپھر هم کسیطرح یہہ یقین نہیں کرسکتے ' کہ جو فقرہ کتب مقدسہ کا اُس میں منقول هے ' وہ ایسے هي نسخہ سے نقل هوا هے ' جو بالکل الهامي لکھنے والوں کے نسخہ سے مطابق تھا ' قیاسي اصلاح علماء عیسائي کي گو وہ کیسي هي هوشیاري اور احتیاط سے کي گئي هو ' کسیطرح یقین نہیں دلاتي ' کہ وہ بالکل الهامي لکھنے والوں کے نسخہ سے مطابق هوگئي ' جن قلمي نسخوں میں حاشیہ اورشرح کي عبارت متن میں شامل هو گئي هے ' یا جنمیں سے اصل متن کي عبارت لکھنے سے رہ گئي ' یا جنمیں ناقلوں نے غلفت سے کچھہ گھٹا یا بڑھا دیا ' اُن میں تمیز کرنا نہایت مشکل کام هے *

اِن وجوهات سے هم مسلمان نتیجہ نکالتے هیں کہ ممکن هے کہ اب بھي کتابهاے اقدس میں ایسے مقام هوں جو اصلي نسخوں سے ' جنکو الهامي لکھنے والوں نے

in meaning, with the corresponding passages in the originals.

It must not however be supposed from what is said above, that we question the general harmony and conformity of the Bible with the autographs. On the contrary, we believe that it has been revised and corrected with as much conscientious care and patient industry as could possibly have been brought to bear on this most important task, but we may, at the same time, be permitted to assert that there are still some passages in it, that are not in exact agreement with their originals; and that there are also some passages in it, the fidelity of which to corresponding passages in the autographs is to this day a debated and doubtful question. Further, there may still be other such passages, of which no notice has hitherto reached us. I think that our views regarding these points cannot fairly be objected to by the Christians; nay, Christian commentators themselves hold the same opinion with us Mohomedans respecting them, as I hope to prove to the reader's satisfaction in the body of my commentary on the holy Bible at proper places.

لکھا تھا مطابقت نرکھتے هوں *

همارے اس گفتگو کا یهه مطلب نهیں هے ' که هم تمام بیبل پر اسبات کا شبهه رکھتے هیں ' که وه اصلي نسخوں سے جنکو الهامي لکھنے والوں نے لکھا تھا مطابقت نهیں رکھتي بلکه هم یقین کرتے هیں ' که جهاں تک هوسکا یهه کتابیں نیک نیتي سے اصلي نسخوں سے مطابق کرنے کے لیئے صحیح کي گئیں ' الا چند مقام اب بهي ایسے هیں ' جو بلاشبهه اصلي نسخوں کے مطابق نهیں هوے ' اور بعض ایسے هیں جو اب تک مشتبهه هیں اور ممکن هے که کوئي اور ایسے هي مقام هوں جنکي اطلاع ابتک همکو نهو میں سمجهتا هوں که اس باب میں هم مسلمانوں اور عیسائیوں میں کچهه اختلاف نهیں هے ' بلکه تمام محققین علماء عیسائي کي یهي راے هے جو هم مسلمانوں کي هے ' چنانچه اسکا بیان آینده تفسیر میں اپنے اپنے مناسب مقام پر اویگا *

From the foregoing views respecting the Scriptures we Mohomedans are under the necessity of pondering deeply and anxiously, in order to draw true and real illumination from their pages; and I now proceed to make allusion to those rules, by which we are guided in attaining to that light; they are briefly comprehended under the two following classes :—

بلحاظ ان حالات کے همکو اسبات کي ضرورت پیش آئي هے ' که ان پاک کتابوں سے اصلي اور سچي روشني حاصل کرنیکو زیاده تر دقیقه رس فکر کو کام میں لاویں چنانچه هم وه قواعد اور اصول بیان کریں ' جنکے روسے هم مسلمان ان پاک کتابوں سے ایسي روشني حاصل کرتے هیں ' اور وه قواعد دو چیزوں سے علاقه رکھتے هیں *

Firstly. Such as pertain to an inquiry after the genuineness of the *words* of Scriptnre, in order to find out the original words used by the inspired writers.

اول اِن پاک کتابوں کے صحت الفاظ سے ' تاکہ ہمکو وہ اصلی الفاظ ہاتھہ آویں جو الہامی لکھنے والوں نے لکھے تھے *

Secondly. Such as relate to the use of a correct interpretation of the *sense* of those words, in order to attain to the meaning intended by the inspired writers.

دویم اُن الفاظ کے معنی اور مراد سے تاکہ ہمکو معلوم ہو کہ الہامی لکھنے والوں نے کس معنی میں اور کس مراد میں ' اُن الفاظ کو استعمال کیا تھا *

For the attainment of the former object we apply these two rules.—

پہلا مطلب حاصل ہونے کے لیئے صرف دو اصول ہیں *

1. Collate the ancient editions as carefully as is possible in the same manner as the Christian divines have done. But there is a little difference between our manner of doing so and theirs. The difference being this, that on meeting with two various readings the Christians are disposed to consider that one to be true and right, which is most conformable to their acknowledged faith; while, on the contrary, we Mohomedans, when deciding upon this point, do not apply to it the test of the principles of our faith, or of those of the opposite party; but out of the two various readings we hold that one to be authentic, which has proved to be so after a deep and diligent examination; and by it we abide.—

اول مقابلہ کرنا اِن کتابوں کا جہاں تک ممکن ہو پرانے اور صحیح نسخوں سے ' جیسا کہ علماء عیسائی نے کیا ' مگر اُن کے طریقہ میں اور ہمارے طریقہ میں تھوڑا سا اختلاف ہے ' اور وہ یہہ ہے کہ علماء عیسائی نے بعض مقامات میں اُن اختلافات کو ترجیح دی ہے ' جنسے اُن کے عقاید مسلمہ کی تائید ہوتی تھی ہم مسلمانوں کا طریقہ یہہ نہیں ہے ' بلکہ ہم صحت عبارت کے وقت مطلق اسباتکا خیال نہیں کرتے ' کہ ہمارے یا دوسرے شخص کے عقاید مسلمہ کیا ہیں ' بلکہ ہم دو مختلف عبارتوں میں سے اُس عبارتکو اصلی قرار دیتے ہیں ' جو ایک پر غور امتحان پر ہمکو اصلی ثابت ہووے ' اور پھر اُسکے بموجب جو اعتقاد برامد ہو اُسکو اختیار کرتے ہیں *

2. Stndy the Bible as a whole, and thus try to discover its general aim and purport. When there are two rival readings, that one which corresponds best with the obvious tendency of the rest of the Bible must be the correct one.

دویم ہم تمام بیبل پر خیال کرتے ہیں کہ اُس سے عام نصیحت اور عام ہدایت کیا نکلتی ہے ' اور عبارت مختلفہ میں سے جون سی عبارت ' اُس عام نصیحت اور عام ہدایت کے مطابق ہوتی ہے ' اُسکو ہم ترجیح دیتے ہیں *

For the attainment of the latter object, or for correctly interpreting the sense of the words of Scripture, our fundamental principle is that the purport of all the Scriptures is the same, and differs in no respects whatever; we therefore adopt such of the several meanings of words, as seem most consistent with the general connected scope and design of holy writ; and not such meanings as would convey a sense different from, or inconsistent with that general scope and design.

Accordingly when a verse is met with, the words of which convey a meaning inconsistent with common and connected purport of the whole Bible, we proceed first to inquire into the authenticity of those words, and if unsuccessful in this, we then take them in the sense most consistent with the tendency of the whole Bible; and, again, if such a sense cannot be deduced from the passage in question, we are in that case to designate the verse a doubtful verse, as it does not agree with the general spirit of the inspired writers; but we do not, for a moment, imagine that the reputation of the sacred writers is by any means damaged by this circumstance. If there be any one to affirm in our opposition to our views, that such a verse is not different from what it ought to be, the *onus probandi* will of course rest with him, and he will be expected to prove his assertion, that the disputed passage presents itself to us in precisely the same form in which it was constructed by the inspired penman himself. Next as regards the interpretation

دوسرا مطلب حاصل کرنیکو همارا اصول یهه هے که هم اسبات کا یقین کرتے هیں ' که تمام بیبل کے مطالب متحد هیں ' اور آن میں کسیطرح کا اختلاف نهیں ' اسلیئے هرایک لفظ اور هرایک عبارت کے وه معنے اختیار کرتے هیں ' اور ایسي مراد لیتے هیں جس سے بیبل کي کسي نصیحت اور هدایت میں اختلاف واقع نهو ' اور ایسے معنی اور مراد هم هرگز اختیار نهیں کرتے جس سے بیبل کي هدایتیں مختلف هوجاویں *

اس پچھلے قاعده کے لیئے همارے هاں یهه قرار پایا هے ' که اگر کوئي ورس عهد عتیق یا عهد جدید کا ایسا هم پاویں ' جسکے ایسے الفاظ هوں که اُن سے برخلاف اُس عام هدایت کے جو اور مقاموں میں سے پائي جاتي هے کوئي هدایت نکلے ' تو اول هم اُس ورس کي صحت الفاظ پر متوجه هوتے هیں ' اور جب هم اُس سے کسیطرح مجبور هو جاتے هیں ' تو معاني کیطرف متوجه هوتے هیں ' اور وه معني اختیار کرتے هیں ' جنسے بیبل کے مطالب اهم میں اختلاف واقع نهو ' اور جب اس سے بھي مجبور هو جاتے هیں ' تو اُس ورس کو مشتبهه قرار دیتے هیں ' اور خیال کرتے هیں که اُسکي صحت همکو مطابق اصلي عبارت الهامي لکھنے والوں کے حاصل نهیں هوئي ' مگر کسیطرح الهامي لکھنے والوں پر بد ظني کا گمان نهیں کرتے ' اور جو شخص که اُس ورس کے صحیح اور اصلي هونیکا دعویدار هوتا هے ' اُس سے هم ثبوت اسبات کا چاهتے هیں ' که اُس ورس کے الفاظ درحقیقت اُنهي الفاظ کے مطابق

of the sense of words, we adopt, in the spirit of the rule above given, that meaning of a word, which is most in consonance with the connected purport of the Bible; and were any one to assert that that identical word is used in some parts of the Bible, in a sense different from what it should be according to the connected purport of the Bible, we should then require him to demonstrate, that the meaning of the word which he thus adopts contrary to the general scope and purpose of the whole Bible, was really used by the inspired writers in different senses at different places.

هیں ' جو الہامي لکھنے والوں نے لکھے تھے *
الفاظ کے معني اور مراد سمجھنے میں یہي همارا بھي قاعدہ ہے ' کہ هر لفظ کے وهي معني اختیار کرتے هیں جو عام مطالب بیبل سے مطابقت رکھتے هیں اور اگر کوئي شخص اُن الفاظ کے ایسے معني بیان کرتا ہے ' جو بیبل کے اور مقاموں میں مستعمل نہیں هوئے ' تو اُس سے اسبات کا ثبوت چاهتے هیں ' کہ الہامي لکھنے والوں نے اُسکے وہ معني قرار دیئے تھے *

Besides, if an historical narrative or any epistle of a nature not directly connected with the important purport of the Bible, be found variously related in the different books of Scripture, we should endeavour to ascertain the cause of the discrepancy, and we believe that, if the cause were traced out, the discrepancy itself would be immediately removed; but if we could not find out the cause, or if we were fully convinced of such accounts being in reality different from one another, we should then conclude, either that the copyist was guilty of the error, or that the emendator had failed to correct it: it will then follow that one of those different accounts of the same fact, may be correct; and yet no blame will be reflected upon the inspired historian himself.

علاوہ اسکے کتب مقدسہ میں کسي ایسي قسم کا اختلاف هم پاتے هیں ' جو تاریخ سے متعلق هے یا جسکے لیئے کوئي عام مراد کتب مقدسہ میں نہیں هے ' اگر همکو کچھہ اختلاف نظر پڑتا هے ' تو اول توهم اُس اختلاف کي وجھہ دریافت کرنے پر متوجہہ هوتے هیں ' اور یہہ سمجھتے هیں کہ اگر اسکي اصلي وجھہ معلوم هو جاوے ' تو غالباً یہہ اختلاف نرهے ' اور جب کوئي وجہہ نہیں معلوم هوتي ' یا یقیناً اُسکا مختلف هونا پایا جاتا هے ' تو هم یقین کرتے هیں کہ اُن دونوں مقاموں میں سے کسي مقام میں نقل کرنے والے یا اصلاح کرنے والے نے غلطي کي هے ' اُن دونوں میں سے ایک صحیح هو گا اور ایک غلط هو گا مگر اصل الہامي لکھنے والوں پر هم کسیطرح کا شبہہ نہیں کرتے *

Some Christian divines state that although numerous errors and various readings were found in the Scriptures on

بعض علماء مسیحي یہہ بیان کرتے هیں کہ اگرچہ عهد عتیق اور عهد جدید کے قلمي نسخوں میں مقابلے کے وقت بہت

سي غلطياں اور بہت سے اختلاف عبارت نکلے ' مگر تاهم کوئي بات ايسي نہيں نکلي جو عمده عقايد ايمانيه کے برخلاف هو *

collating and examining different copies of them, yet no discrepancy with respect to important points of faith was ever found.

*

اگرچه بعض لوگ اس پر تکرار کرتے هيں ' اور يهه کہتے هيں که يهه بات قابل تسليم کے نہيں هے ' کيونکه هر شخص جانتا هے ' که اگر کسي کلام ميں سے کوئي لفظ اولٹ پلٹ هو جاوے ' يا تراکيب نحويه اور قواعد صرفيه ميں جو کسي مطلب پر دلالت کرتے هيں تفاوت هو جاوے ' يا کوئي قيد بڑه جاوے يا کم هو جاوے يا کسي لفظ ميں تغير هو جاوے تو معاني اور مراد ميں نہايت تفاوت آجاتا هے ' يہاں تک که بعضي دفعه وصل اور فصل کے تبديل هونے سے ' اور بعضي دفعه حروف روابط کے بدل جانے سے معاني اور مراد ميں تغير آجاتا هے مثلا اگر بجاے اس لفظ کے که (خدا ميں هے) کہا جاوے که (خدا سے هے) تو باوصف بدلنے ايک خفيف حرف کے تغير عظيم معاني اور اعتقاد ميں هو جاتا هے ' پهر کيونکر تسليم کيا جاسکتا هے ' که باوجود نکلنے بہت سي غلطيوں اور اختلاف عبارتوں کے ' اُن سے عقايد ايمانيه ميں کچهه اختلاف نہيں آتا تها ' علي الخصوص ايسي صورت ميں که هم ديکهتے هيں که بعضے عيسائي فرقه (جيسے ابي اونيٹز) اسي قسم کے اختلاف کے سبب بالکليه عقايد ايمانيه ميں اور عيسائي فرقوں سے مختلف هيں *

However this has not been so accepted by some persons. These persons argue that if the words of a clause or passage are inverted, if the grammatical construction of a sentence be faulty,--if the restriction of words in a sentence be not duly attended to,--or if certain words be transposed, the real sense of such a passage or clause will then be changed. Again, they say that even the misapplication of a preposition, or error of punctuation alters the real sense of a sentence. Thus if instead of the sentence "This is in God" be substituted "This is from God," by even so slight a change, a very different sense will be conveyed and thus considerable influence be exercised on the principles of faith. Hence, when such is the case, even with so slight an alteration, how much more serious an aspect does the matter assume when the numerous errors and various readings of the Scriptures, are considered; and hence it is maintained that the numerous errors and various readings in the Scriptures may produce alterations in the real principles and articles of faith, and that from these alterations have arisen some distinct Christian sects, such as the Ebionites.

But while we find by all the present Scriptures in our possession, that all the principles and articles of faith, (the deliverance of which to us commenced with Moses and was continued by the succeeding prophets till the time of our prophet) tend to the same object, and differ no way from one another, we should abstain from entering upon this useless discussion.

مگر میري راے یهه ہے ' که جب هم خود انہي کتب موجودہ میں عقاید ایمانیه کو حضرت موسیٰ سے لیکر خاتم النبیین صلواۃالله علیهم اجمعین تک متحد پاتے هیں ' تو همکو اس فضول بحث اور تکرار میں پڑنے سے کیا فایدہ ہے *

NINTH DISCOURSE.

ان کتابوں کے ترجموں کي نسبت مسلمانوں کا کيا اعتقاد هے

WHAT belief have Mohomedans in the versions of these books?

To turn what is written in one language into another is a most difficult task. Plain subjects in one language may, indeed, be exactly translated; but it is almost impossible that the complicated and subtle doctrines of divinity, and articles of faith should be rendered so as to retain the same degree of elegance and fidelity as in the original tongue; for, such articles of faith cannot be clearly apprehended and understood merely from their simple and literal translation; to be fully comprehended they require attention to be paid to the substance of words, to etymology and to the peculiarities of the grammar of that language, in which they are written. To convey all these important points in a translation from one language into another, is an impossible task.

جاننا چاهيئے که ايک زبان کا ترجمه دوسري زبان ميں درحقيقت ايک نهايت مشکل کام هے ' سيدها سيدها مطلب البته ترجمه ميں ادا هوجاتا هے ' مگر ايسا ترجمه جس سے دقيق دقيق مذهبي مسايل جو نهايت باريک هيں ' اور اعتقاديات اور الهيات سے متعلق هيں ۰ اُس سے اسيطرح پرنکليں جسطرح اصل کتاب سے نکلتے تهے غير ممکن هے ۰ کيونکه اِس قسم کے مسايل صرف صحيح ترجمه هي سے نهيں نکالے جاتے ' بلکه ماده لفظ اور طريقه اشتقاق اور ترکيب نحويه جو مخصوص اُس زبان کي هے اُن سب سے ملکر نکلتے هيں ' اور يهه باتيں سب کي سب اُسيطرح جسطرح اصل ميں هيں ترجمه ميں ادا هوني غير ممکن هيں *

It is frequently the case that a word or phrase of one language conveys several meanings, and that another language does not possess its eqivalent.— In such a case the translator is reduced to the necessity of rendering such passages so as to convey only one meaning out of the several derivable from the translated phrase, or he may adopt a sense thereto which may be in accordance with the principles of his own faith; and by thus translating a

اکثر ايسا اتفاق هوتا هے ۰ که ايک لفظ يا ايک فقره کئي معني رکهتا هے ' اور اُسکے مقابله ميں دوسري زبان کا ايسا لفظ نهيں هوتا جس سے وه سب معني حاصل هوں اسليئے مترجم بمجبوري يا تو اُسکا ترجمه کسي ايک پهلو پر کرتا هے يا صرف بموجب اپني راے اور اپنے اعتقاد اور اپنے مسلمات کے اُسکا ترجمه کرديتا هے جو درحقيقت کلام الهي کي وسعت کو نا واجب تنگي ميں ڈالتا هے ' کيونکه

difficult sentence or phrase, he necessarily contracts the sense of the words of God within unlawful limits, because unless the words of God are expressly restricted to a certain definite and indisputable signification by the power of inspiration or under divine guidance, every person has a right to take into consideration all the different meanings, of which a passage may be susceptible; in order that he may judge for himself, and so abide by that one which may seem to him most correct and right.

هر شخص يهه حق رکهتا هے ' که جبتک بذريعه الهام کے کوئي خاص معني کسي کلام الهي کے مقرر نهوئے هوں اُسوقت تک کلام الهي سے حسقدر مطالب نکلتے هوں اُنسبکو سمجهے اور سب پر غور کرے اور جو مطلب حق اور صحيح ثابت هو اُسکو اختيار کرے *

Hence the translator who has rendered a dubious word or phrase in a style conformable to the rules of his faith, has usurped an unlawful power, especially when the principles of his professed faith are founded on error. From these circumstances it is held in our religion to be essentially necessary, to become conversant with the original language, in which the inspired writers have written their books; for, until we acquire this knowledge we cannot implicitly put our trust in the articles of faith advocated and recommended in the translated versions of those books. A great error was committed even by such eminent translators as Aquila, Theodotian, and Symmachus, namely in the book of Isaiah ch. 7 v. 14., the Hebrew word 'alma' meaning *virgin*, was translated by them into the word *maid*. Our religion therefore cautions us not hastily either to accept any versions of Scripture as right, nor to reject them as wrong, unless we are positively assured of the fact;

پس جبکه مترجم نے اُس کلام الهي کو جس ميں متعدد پهلو تهے ايک پهلو پر جو اُسکے اعتقاد کے مطابق تها ترجمه کرديا تو اُسنے ايک عام حق تلفي کي خصوصا اُس صورت ميں جبکه اُسکا اعتقاد جسکے بموجب اُسنے ترجمه کيا درحقيقت غلط هو ان وجوهات سے هم مسلمانوں کے هاں ضرور ترهے ' که جس زبان ميں مذهب کي اصلي کتابيں هوں اُس زبان سے واقف هونا چاهيئے اور جب تک اصل زبان سے واقفيت نهو صرف ترجمه پر اعتقاديات ميں اعتماد نهيں هوسکتا ديکهو کيسي غلطي کي کتنے بڑے مترجم ايکويلا اور تهيودوشن اور سيميکس نے که کتاب اشعياه باب ۷ ورس ۱۴ ميں جو علمه کا لفظ عبري زبانکا تها اُسکا ترجمه بجائے کنواري کے جوان عورت کرديا ' اسليئے همارے مذهب ميں يهه حکم هے ' که جب تک بخوبي صحت نهو جاوے اُسوقت تک ترجموں کي نه تصديق کرني چاهيئے اور نه تکذيب کرني چاهيئے بلکه يهه کهنا چاهيئے که جو کچهه

خـــدا نے اوتارا ہے اسپر ہم ایمان رکھتے ہیں *

but we may be allowed to assert that we are ready in all circumstances to abide by whatever has descended from Heaven. In the Bookharee there is a tradition related on the authority of Abee Hooraira, that in the time of our prophet the Jews used to read the Pentateuch to Mohomedans in Hebrew, and expound its meaning to them in Arabic, (but as the Mohomedans did not know whether what they explained to them was true or not), our prophet commanded the Moslems neither to be against, nor in favour of what was stated, but to make this reply "We believe in God, and in that which hath been sent down unto us, and in that which hath been sent down unto Abraham, Ismael, Isaac, Jacob, and the tribes, and in that which was delivered to prophets from their Lord: we make no distinction between any of them, and to God are we resigned."

بخاري

عن ابي هريرة قال كان اهل الكتاب يقرؤن التوراة بالعبرانية و يفسرونها بالعربية لاهل الاسلام فقـــال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاتصدقوا اهل الكتاب ولاتكذبوهم وقولوا امنا بالله وماانزل الينا وماانزل الى ابراهيم واسمعيل واسحق ويـــعقوب والاسباط ومـــااوتي موسى وعيسى وما اوتي النبيون من ربهم لانفرق بين احدمنهم ونحن له مسلمون *

بخاري میں ابوہریرہ رضي الله تعالى عنه سے روایت ہے، کہ رسول خدا صلی الله علیه وسلم کے زمانه میں یہودي عبراني میں توریت پڑھتے تھے، اور مسلمانونکے لیئے عربي میں اُسکا مطلب سمجھاتے تھے (مگر مسلمانوں کو یہہ معلوم نہ تھا، کہ وہ مطلب صحیح ہے یا نہیں) اسلیئے رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے فرمایا کہ تم اہل کتاب کو نہ سچا بتاو نہ جھٹلاو اور تم کہو ہمنے یقین کیا الله پر اور جو اُترا ہم پر اور جو اُترا ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور اُسکي اولاد پر، اور جو ملا موسی کو اور عیسی کو اور جو ملا سب نبیوں کو اپنے پروردگار سے ہم فرق نہیں کرتے ایک میں اُن سب سے اور ہم اُسیکے حکم پر ہیں *

Whatever I have above stated about the difficulties incident to the faithful translation of writings from one language into another cannot be well illustrated unless some explanation is given respecting the various versions; accordingly I proceed to offer a few remarks relative to the ancient and modern versions of the books of the Old and New

یہہ مطالب جو ہمنے بیان کیئے اِن کي تصدیق اُسوقت بخوبي ہوتي ہے، جب کتب مقدسه کے قدیم اور جدید ترجمونکا حال معلوم ہو، اسلیئے میں مناسب سمجھتا ہوں، کہ ہارن صاحب کے انٹرو ڈکشن سے کتب مقدسه کے قدیم وجدید چند ترجموں کا ذکر اِس مقام پر کروں،

Testament, which are extracted from Mr. Horne's Introduction to the Critical Study of the Scriptures. But I do not intend at present to make any allusion to those particular verses, which have been so variously translated by their several translators, that they have created a great diversity of meanings touching the fundamental articles of faith, for I mean to take notice of them in their proper places in my comments on the books of the Holy Bible.

اور جن جن ورسوں کے ترجمه میں ایسا اختلاف واقع هوا هے جس سے عقاید ایمادیه میں اختلاف بیدا هوتا هے ' آسکے تذکرہ سے اس مقام پرباز رهوں ' کیونکه آن کا تذکرہ میری تفسیر میں هرایک ایسے ورس کی تفسیر میں اوںگا انشاالله تعالی *

It should, however, be understood that the various interpretations of the same subjects, or other similar errors (if such are to be found among the received versions) are to be ascribed to the inaccuracy of translators, and not to the original, from which those versions have been rendered, and the authenticity of which can, no way, be injured by them: and those who have ventured to assert that the originals are impaired by these diversities and errors among their versions, have certainly erred, and have stepped beyond the limits of truth and justice by forming such an opinion respecting them. May the Almighty Judge forgive such persons for their rashness and presumption.

مگر یهه بات سمجهه لینی چاهیے ' که اختلاف یا غلطی تراجم سے جو درحقیقت مترجموں کا قصور هے ' اصل کتب مقدسه پریا آن کی صحت اور مطابقت پر الزام نهیں آسکتا ' جن لوگوں نے بسبب نقصان ترجموں کے اصل کتب مقدسه میں نقصان تصور کیا ہے ' درحقیقت آنهوں نے غلطی کی هے ' اور حد انصاف سے گذر گئے هیں والله غفور الرحیم *

Of the Chaldee or East Aramean Versions.

The Chaldee Paraphrases which are called Targums, are the versions of the Old Testament in the Chaldee dialect. After returning from their captivity in Babylon, the Jews had become familiar with this tongue. The word *targum* signifies a detailed version—a ver-

کالدی یا ایست ارمین یعنی مشرقی ارمینیه کے ترجمے

کالدی پارافریز ' جسکو تارگم کهتے هیں یهه سب ترجمے عهد عتیق کے کالدی زبان میں هیں ' جبکه یهودی بابلن کی قید سے چهوٹ کرائے ' تو آس زبان سے بخوبی واقف هوگئے تهے ' تارگم کے معنی مفصل ترجمه کے هیں ' جو صرف لفظی ترجمه نهو ' بلکه

sion not only literal but having an exposition or comments with itself. It is probable that when Ezra used to read the Pentateuch to the people in synagogues, he also used to explain it, in order to make it well understood by them.

ترجمه کے ساتھہ مختصر بیان یا تفصیل یا تفسیر بھي شامل هو *

Thus from this time the practice of of reading the Pentateuch in this way was introduced among the Jews. But they did not insert their comments in the original books; they used to make only oral comments or explanation. The practice of inserting comments in the Chaldee versions began with them about the time of Jesus Christ. There were ten Targums written on different books of the Old Testament. As the authors of these Targums were well acquainted with the Hebrew, these Targums are therefore much trusted as furnishing a generally correct interpretation of the Scriptures. They are of great use, especially when there are no other means left to decide the meaning of certain passages in the Old Testament. All these Targums are, however, not of the same value, as will be seen from the perusal of their brief accounts which we now set out to give:—

اغلب هے که حضرت عزرا جب عبادت خانوں میں توریت پڑه کرسناتے تهے ' تو لوگوں کے سمجہانے کو آسکي تفسیر بهي فرماتے تهے ' جب سے یهودیوں میں اس طرح پر توریت کے پڑهنے کا رواج هوا ' مگر تفسیر کا اصل کتاب پر لکهنے کا دستور نه تها ' حضرت مسیح علیه‌السلام کے زمانه کے قریب تفسیرکا کالدي زبان کے ترجموں کے ساتهه لکهنے کا رواج هوا ' اسطرح پر دس تارگمیں عهد عتیق کي مختلف کتابوں پر لکهي گئیں اور جو که آن تارگموں کے مصنف عبري زبانسے بخوبي واقف هونیکا بهت اچها قابو رکهتے تهے ' اس سبب سے آن ترجموں پر کتاب اقدس کے عموما صحیح معنی دینے میں زیاده بهروسا کیا گیا هے ' خصوصا ایسے مقاموں میں جهاں اور کسي وسیله سے آن معنوں کا پانا محال هو ' مگر هرایک تارگم برابر رتبه کي نهیں هے چنانچه هم هرایک کا مختصر حال بیان کرتے هیں *

The Targum of Onkelos.—It is not known with certainty, at what time Onkelos flourished, nor of what nation he was. Some persons say that he was not a Jew, but a native of Babylon, and that he was a proselyte to Judaism, and a disciple of the celebrated Rabbi Hillel, who flourished about fifty years

١ تارگم انکیلاس ' اسکے مصنف کا حال تحقیق نهیں که کب تها اور کس قوم کا تها ' بعضے کهتے هیں که یهودي نه تها بلکه بیبلن کا رهنے والا تها ' اور آسنے یهودي مذهب اختیار کرلیا تها ' ربي هلل جو پچاس برس بیشتر حضرت مسیح علیه‌السلام

before Jesus Christ; and consequently that Onkelos was contemporary with Christ. His Targum is free from idle legends and narratives; and is considered highly valuable. The Jews read this Targum in their synagogues till the sixteenth century.

سے تھے ' آنکا شاگرد تھا اور هم عصر حضرت مسیح علیہ السلام کا ' آسنے صرف حضرت موسی کي پانچ کتابوں پر تارگم لکھي ھے ' آسمیں کچھہ قصے اور فضول باتیں نہیں ھیں اور یہہ تارگم نہایت قدروالی ھے ' سولھویں صدي تک یہودي اس تارگم کو اپنے عبادتخانوں میں پڑھتے تھے *

2. The Targum of Pseudo-Jonathan is also on the five books of Moses; and it is full of fabulous narratives. It is said that the author of this Targum was Jonathan Ben Uzziel, but this assertion is not correct. There are several arguments, by which it is supported that this Targum was executed in the seventh or eighth century.

۲ تارگم سي ڈوجانتھن ' یہہ تارگم بھي حضرت موسی کي پانچ کتابوں پر ھے ' اسمیں افسانے بہت ھیں بعضے کہتے ھیں کہ یہہ تارگم جانتھن بن ازیل کي تصنیف ھے ' مگر یہہ قول صحیح نہیں ھے ' اور بہت وجوھات سے ثابت ھے ' کہ ساتویں یا آٹھویں صدي میں تصنیف کي گئي ھے *

3. The Jerusalem Targum also comments on the five books of Moses. It is by no means a connected paraphrase, sometimes omitting whole verses or even chapters; at other times explaining only a single word of a verse. In many respects it corresponds with the paraphrase of the Pseudo-Jonathan; and it is supposed to have been written in the seventh, eighth, or ninth century.

۳ تارگم یروشلیم ' یہہ بھي حضرت موسی کي پانچوں کتابوں پر ھے ' مگر سلسلہ وار نہیں ھے ' کہیں کسي ورس کي کہیں کسي ورس کي اور کہیں باب کے باب کي تفسیر نہیں لکھي ھے ' اور کہیں کسي ایت کے ایک ھي لفظ کي تفسیر لکھي ھے ' اسکي روش اور تارگم سي ڈوجانتھن کي روش بہت قریب قریب ھے ' اور ساتویں یا آٹھویں یا نویں صدي کے تصنیف ھے *

4. The Targum of Jonathan Ben Uzziel treats on the Prophetical books of the Old Testament. It is free from narratives and legends, and is very valuable and trustworthy.

۴ تارگم جانتھن بن ازیل ' یہہ تارگم عہد عتیق کي پیغمبرانہ کتابوں پر ھے ' اس میں قصے اور افسانے نہیں ھیں اور بہت معتبر اور بڑي قدروالی ھے *

5. The Targum on the Cetubim, Hagiographa, or holy Writings, is ascribed by some persons to Rabbi Joseph, surnamed the one-eyed or blind, who flourished in the third or fourth cen-

۵ تارگم سیٹوبم ' ھیجو گریفا (یعني تحریرھاے اقدس) بعضے کہتے ھیں ' کہ ربي جوزف یہودي جو تیسري چوتھي صدي میں تھا ' اور آسکا کانا یا اندھا لقب

tury; but its author is unknown.

پڑگیا تھا ' اِسکا مصنف ہے ' مگر تحقیق بات یہہ ہے کہ اِسکا مصنف نامعلوم ہے *

6. The Targum on the Megilloth, or five books of Ecclesiastes, Song of Songs, Lamentations of Jeremiah, Ruth, and Esther, is evidently a compilation by several persons. In it are embodied numerous narratives, and idle tales, which prove it to be of the sixth century.

۶ تارگم مجلینھہ ' تاریخ اور غزل الغزلات اور نوحہ جرمیا اور روت اور استھر پر یہہ تارگم بہت سے مصنفوں کي تالیف معلوم ہوتي ہے ' اسمیں افسانے بہت ہیں اور چھٹي صدي کي تصنیف معلوم ہوتي ہے *

7, 8, 9. The Three Targums on the book of Esther. These Targums are full of absurd fables and traditions, and are all of them of very late date.

۷ ۸ ۹ تارگم ہاے استھر ' اس کتاب پر تین تارگمیں ہیں ' اور حال کي تصنیف معلوم ہوتي ہیں ' اور ان میں نا معقول افسانے بہت بھرے ہوئے ہیں *

10. A Targum of the books of Chronicles.—It was unknown in former times, and became known in 1680. It is not very trustworthy and contains numerous tales.

۱۰ تارگم تاریخ پر ' یہہ تارگم پہلے زمانہ میں مشہور نہ تھي ' سنہ ۱۶۸۰ ع میں مشہور ہوئي ' اِسکا اعتبار بہت کم ہے ' اور اِسمیں افسانے بہت ہیں *

ON THE ANCIENT GREEK VERSIONS OF THE OLD TESTAMENT.

قدیم یوناني ترجمے عہد عتیق کے

The Septuagint, or Alexandrine is a very ancient version and was held in great esteem both by the ancient Jews and the Christians. It was constantly read in their synagogues and churches, and from this version various foreign translations were executed, viz. the Arabic, Armenian, Ethiopic, Gothic, and Old Italic; and to this day the Septuagint is exclusively read in the Greek and most other Oriental churches.

سپٹو ایجنٹ یا الکذنڈرین ' یہہ بہت پرانا ترجمہ ہے ' یہودي اور قدیم عیسائي سب مانتے چلے آئے ہیں ' اور اُن دونونکے عبادتخانوں میں پڑھا جاتا تھا ' اور عربي اور آرمینیہ اور اتھوپیک اور گاتھک اور قدیم اٹالک یعني قدیم لاطیني زبانوں میں جو ترجمے ہوئے تھے ' وہ سب اسي سے ترجمہ کیے گئے تھے ' اور آج تک یوناني گرجا میں اور اور مشرقي گرجوں میں یہي ترجمہ پڑھا جاتا ہے *

It is uncertain when this version was executed. Some accounts of its history are given to this effect, that the version was executed miraculously, and under the influences of the Holy

یہہ بات تحقیق نہیں ہوئي کہ یہہ ترجمہ کس زمانہ میں ہوا ہے اور چند حکایتیں مشہور ہیں جنکا مطلب یہہ ہے کہ یہہ ترجمہ بطور کرامت اور اعجاز کے اور روح القدس

Spirit, but even learned Christians do not credit these accounts, The truth seems to be that it was executed by a number of Jews in the year 285 or 286 before the birth of Christ. This version was denominated the Septuagint either from those Jews being seventy two in number, or from the fact of its being approved of by the Sanhedrin or great council of the Jews, which consisted of seventy two members. It was received and held in honor by all the ancients, and many commentaries were written on it. Up to the first century it was of unquestioned authority in the Jewish Synagogues, as a book of religion, when the Jews being unable to resist the arguments from prophecy which were urged against them by the Christians, in order to deprive them of the benefit of that authority, began to deny that it agreed with the Hebrew Text.

كي تائيد سے هوا هے ' مگر خود علماء مسيحي ان حكايتوں كو قابل اعتبار كے نهيں سمجهتے صحيح بات اسقدر معلوم هوتي هے ' كه دوسو پچاسي يا دوسو چهياسي برس قبل ولادت حضرت مسيح عليه السلام كے علماء يهود نے ملكر يهه ترجمه كيا ' يا تو اس سبب سے كه وه بهتر آدمي تهے ' يا اس سبب سے كه يهوديوں كي بڑي عدالت نے جو سينهڈرين كهلاتي تهي اور آس ميں بهتّر ممبر تهے اسكو منظور كيا تها ' سپتو اجنت اس ترجمة كا نام هو گيا ' مگر تمام قدما اسيكو مانتے آئے ' اور اسكي تفسيريں لكهي گئيں ' اور اول صدي تك يهوديوں كے عبادت خانوں ميں بهي بلا عذر سند رها مگر جبكه يهودي آن وجوهات كا بيش كوئي سے مقابله نكرسكے ' جو آنكے روبرو عيسائيوں نے آسكي سند غير معتبر كرنے كے ليئے پيش كيں ' تب يهوديوں نے اقرار كيا كه يهه هماري عبري متن سے مطابق نهيں هے *

1. The Version of Aquilla.—When the Jews had given up reading the Septuagint in their synagogues, the three other versions were executed in the Greek language, of which the present version being the first. The author of this translation was a native of Sinope; he was of Jewish descent, and converted to Christianity: but afterwards he again renounced Christianity. He executed this version in the year 129 of the Christian æra. It is very literally translated from the Original Hebrew.

۱ ايكوئيلا ' جب يهوديوں نے ترجمه سپتواجنت كو چهوڑ ديا تو تين ترجمے يوناني زبان ميں اور هوئے جن ميں سے اول يهه ترجمه هے ' اسكا مترجم سنوپ كا رهنے والا يهودي تها ' پهلے عيسائي هوا ' پهر مرتد هوكر يهودي هوگيا ' غالبا سنه ۱۲۹ ع ميں آسنے يهه ترجمه كيا ' عبري زبان كا نهايت لفظي يهه ترجمه هے *

2, The version of Theodotion, a native of Ephesus, who executed the

۲ . تهيوڈوشن ' يهه شخص افي سس كا رهنے والا تها ' آسنے غالبا سنه ۱۷۵ ع ميں

version probably in the 175 year of the Christian æra; he has revised, as it were, the Septuagint by making his version. His translation of the book of Daniel, which he performed likewise, was also introduced among the Christian Churches, as being deemed more accurate than that of the Septuagint.

3. Symmachus, we are informed by Eusebius, and Jerome, was a Semi-Christian, or Ebionite: for the account given of him by Epiphanius (that he was a Samaritan, then a Jew, next a Christian, and the last of all an Ebionite) is generally regarded as unworthy of belief. Concerning the precise time when he flourished, learned men are of different opinions. Jerome expressly states, that his translation appeared after that of Theodotion. Montfaucon accordingly places Symmachus a short time after Theodotion, that is, about the year 200. The version of Symmachus, who appears to have published a second edition of it revised, is by no means so literal as that of Aquilla; he was certainly much better acquainted with the laws of interpretation than the latter, and has endeavoured, not unsuccessfully, to render the Hebrew idioms with Greek precision.

4, 5, 6.—The three anonymous translations, usually called the fifth, sixth, and seventh versions, derive their names

یہہ ترجمہ کیا ' اِسنے گویا ترجمہ سپٹواجنٹ پر نظرِ ثاني کي ہے ' کتاب دانیال کا جو اُسنے ترجمہ کیا تھا وہ عیسائي گرجوں میں بھي مروج ھوا ' اور یہہ سمجھا گیا کہ بہ نسبت سپٹواجنٹ کے زیادہ ٹھیک اور درست ھے *

۳ سیمکس یوسیبیس صاحب اور جیروم صاحب کے بیان سے معلوم ھوتا ھے کہ یہہ مترجم ایبونایٹ یعني نصف عیسائي تھا ' کیونکہ ایپي فینیس صاحب کے بیان سے ظاھر ہے کہ وہ اول سامري تھا ' پھر یہودي ھوا پھر عیسائي ھوا اور اخیر میں ایبونایٹ ھوگیا ' مگر یہہ بات قابل اعتماد کے نہیں ھے ' اور اسباب میں کہ وہ کب ھوا ھے عالموں میں اختلاف ھے ' جیروم صاحب علانیہ یہہ بیان کرتے ھیں ' کہ اُسکا ترجمہ تہیوڈوشن صاحب کے ترجمہ کے بعد مشہور ھوا ' پس مانٹ فاکن سیمکس صاحب کے زمانہ کو ' تہیوڈوشن صاحب کے تہوڑي ھي مدت بعد ' یعني قریب دوسو سنہ عیسوي میں قرار دیتے ھیں ' اسکا ترجمہ جسکو اُنہوں نے دوبارہ نظرِ ثاني کرکے مشتہر کیا تھا ھرگز ایسالفظي نہیں جیسا کہ ایکوئیلا صاحب کا ترجمہ ہے ' بلاشبہہ سیمکس صاحب بہ نسبت ایکوئیلا صاحب کے قواعد ترجمہ سے زیادہ تر واقفیت رکھتے تھے ' اور اُنہوں نے عبري محاورات کا یوناني میں درستي کے ساتھہ ترجمہ کرنے میں جو کوشش کي ہے اُسمیں بخوبي کامیاب ھوئے ھیں *

۴و۵و۶ یہہ تین گم نام شخصوں کے ترجمے ھیں ' جنکو ھمیشہ پانچواں چھٹا اور ساتواں ترجمہ کہتے ھیں ' اُس ترتیب سے اُنکانام

from the order in which Origen disposed them in his columns. The author of the sixth version must have been a Christian from the manner in which he has translated the 13th verse of the 3rd chapter of Habakkuk. The dates of these three versions are evidently subsequent to those of Aquilla, Theodotion, and Symmachus: from the fragments collected by Montfaucon, it appears that they all contained the Psalms, and Minor Prophets; the fifth and sixth further comprised the Pentateuch, and Song of Solomon; and from some fragments of the fifth and seventh versions found by Bruns in a Syriac Hexaplar manuscript at Paris, it appears that they also contained the two books of Kings. Bauer is of opinion that the author of the seventh version was a Jew.

In the Septuagint, besides the alterations designedly made by the Jews, numerous errors were introduced, in the course of time, from the negligence or inaccuracy of transcribers, and from marginal notes, which had been added for the explanation of difficult words, being suffered to creep into the text. In order to remedy this growing evil, Origen, in the early part of the third century, undertook the laborious task of collating the Greek text then in use with the original Hebrew and with the other translations then in existence, and of producing a new or revised recension. Twenty eight years were devoted to the preparation of this

رکها گیا ہے ' جو اوریجن صاحب نے اپنے کالموں میں قرار دي ہے ' مصنف چوتهے ترجمہ کا کتاب حبقوق کے تیسرے باب کي تیرهویں آیت کے ترجمہ کے طرز سے عیسائي معلوم هوتا ہے یہہ تینوں ترجمے ایکوئیلا صاحب اور تهیوڈوشن صاحب اور سیمکس صاحب کے ترجموں کے بعد کے هیں ' اِن ترجموں کے متفرق حصوں سے جو مانٹ فاکن صاحب نے جمع کئے یہہ معلوم هوتا ہے ' که اُن میں زبور اور صغیر پیغمبروں کي تحریریں تهیں ' اور پانچویں اور چهٹے ترجمے میں عهد عتیق اور راگ سلیمان بهي تهے ' اور پانچویں اور ساتویں ترجموں کے چند ٹکڑوں سے جو برنز صاحب نے زبان سریا کي هگ سیپلر قلمي نسخه میں مقام پیرس میں پائے ' یہہ معلوم هوتا ہے ' که اُن دونوں ترجموں میں کتابهائے سلاطین بهي تهیں ' باؤیر صاحب کي یہہ راے ہے که ساتویں ترجمہ کا مصنف کوئي یہودي تها *

ترجمہ سپٹواجنٹ میں علاوہ اُن تبدیلیوں کے جو یہودیوں نے ارادتاً کیں ' بہت سي غلطیاں اور بهي زمانہ دراز کے گذرنے سے بسبب غفلت اور بے احتیاطي ناقلوں کي اور حاشیه پر کي شرحوں کو متن میں داخل کردینے سے ' جو واسطے سہولت الفاظ مشکل کے لکهي گئي تهیں پیدا هو گئیں اس بڑهنے والي برائي کے رفع کرنے کے واسطے ' اوریجن صاحب نے تیسري صدي کے شروع میں اُسوقتکے یوناني متن مستعملہ کو اصلي عبري متن اور اور ترجموں سے جو اُسوقت میں موجود تهے مقابلہ کرنے کے مشکل کام کو اختیار کرکے اُن سب سے ایک نیا نسخہ حاصل کرنا چاها ' اس عمدہ

ardous work, in the course of which he collected manuscripts from every possible quarter; aided (it is said) by the pecuniary liberality of Ambrose, an opulent man, whom he had converted from the Valentinian heresy, and with the assistance of seven copyists and several persons skilled in caligraphy. Origen commenced his labour at Cæsarea, A. D. 231; and it appears, finished his Polyglott at Tyre, but in what year is not precisely known. His Polyglott consisted of nine columns, the first of which contained the Hebrew in its proper characters: the second supplied the Hebrew text in Greek characters; the versions of Aquilla, Symmachus, the Septuagint, and Theodotion occupied the third, fourth, fifth and sixth columns respectively. When the fifth and sixth versions were added, the page consisted of eight columns; and when the seventh version was added, it comprised nine columns.

نسخه کے تیار کرنے میں اٹھائیس برس صرف هوئے ' جنکے اندر آنهوں نے هر طرف سے نسخے جمع کئے ' اور بیان کیا گیا هے ' که ایمبراس صاحب کے مدد خرچ سے جو ایک میر شخص تهے ' جنکو آنهوں نے غلط بنیاد والي فرقه ویلن ٹینین کے پیرووں میں سے عیسائي کرلیا تها ' اور بمدد سات ناقلوں اور بهت سے ایسے شخصوں کے جو عمده تحریر کا کامل فن رکھتے تهے ' اور اوریجن صاحب نے یهه کام مقام سیزاریامیں سنه ۲۳۱ع میں شروع کیا ' اور معلوم هوتا هے که آنهوں نے اپنا پالي گیلاٹ (یعني کئي متنوں کا مجموعه) مقام ٹائیر میں پورا کیا ' مگر یهه تحقیق نهیں هوا ' که کس سنه میں پورا کیا ' آن کے پالي گیلاٹ میں نو کالم تهے ' جن میں سے اول کالم میں عبري متن عبري حرفوں میں تها ' اور دوسرے کالم میں عبري متن یوناني حرفوں میں تها ' اور ایکوئیلا صاحب اور سمیکس صاحب اور تهیودوشن صاحب کے ترجمے ' اور سپٹو ایجنٹ تیسرے اور چوتهے اور پانچویں اور چهٹے کالم میں تهے ' جب که پانچواں اور چهٹا ترجمه زیاده کیا گیا ' تب پالي گیلاٹ کے صفحه میں آٹهه کالم هو گئے ' اور ساتواں ترجمه ' زیاده کرنے سے نو کالم هو گئے *

On the Ancient Oriental Versions of the Old Testament.

Of the Syriac Versions.

قدیمي مشرقي ترجمے عهد عتیق کے

ترجمے سریا زبان کے

1. Of the Syriac versions the most celebrated is the Peschito or Literal (Versio Simplex), as it is usually called, on account of its very close adherence to the Hebrew text, from which it was immediately made.

سریا زبان کے ترجموں میں سے نهایت مشهور ترجمه پیسکتو یعني لفظي ترجمه هے ' جو اس نام سے بسبب اثبات کے که جس متن عبري سے وه ترجمه کیا گیا تها ' آس سے نهایت مطابق هے پکارا جاتا

The most extravagant assertions have been advanced concerning its antiquity; some referring it to the time of Solomon and Hiram, while others ascribe it to Asa, the high priest of the Samaritans, and a third class to the apostle Thaddeus. The last tradition is received by the Syarin churches; but a more recent date is ascribed to it by modern scholars.

Bishop Walton, Carpzov, Leusden, Bishop Lowth and Dr. Kennicott, assign its date to the first century; Bauer and some other German critics, to the second or third century; Jahn fixes it, at the latest, in the second century. De Rossi pronounces it to be very ancient; but he does not specify any precise date.

سے ، درباب اسکي قدامت کے بہت سا مبالغہ کیا گیا ہے ' بعض لوگ آسکو زمانہ حضرت سلیمان اور جیروم صاحب کا بتاتے ہیں ' اور بعض شخص زمانہ آسا سي جو سامریوں کا پریسٹ تھا منسوب کرتے ہیں اور بعض تھدیس حواریکے وقت کا آسکو بیان کرتے ہیں سریا کے گرجوں میں اس اخیر روایت پریقین کیا گیا ہے ' مگر زمانہ حال کے نکتہ‌چین آسکو زیادہ زمانہ حال کا قرار دیتے ہیں بشپ والٹن صاحب اور کارپ زوز صاحب اور سیوسدن صاحب اور بشپ لوتھہ صاحب اور ڈاکٹر کني کٹ صاحب اس ترجمہ کو اول صدي کا قرار دیتے ہیں ' اور بائیر صاحب اور چند دیگر جرمني کے نکتہ چین دوسري صدي یا تیسري صدي کا قایم کرتے ہیں اور جین صاحب کم سے کم دوسري صدي کا اور ڈي راسي صاحب بہت قدیم کہتے ہیں ' مگر کوئي تاریخ نہیں مقرر کرتے ہیں *

The most probable opinion is that of Michaelis, who ascribes it to the close of the first, or to the earlier part of the second century, at which time the Syrian churches flourished most, and the Christians at Edessa had a temple for divine worship erected after the model of that of Jerusalem: and it is not to be supposed that they would be without a version of the Old Testament, the reading of which had been introduced by the Apostles.

نہایت غالب راے میکیلس صاحب کي ہے ' جو اس ترجمہ کو اول صدي کے اخیر یا دوسري صدي کے شروع کا بتاتے ہیں ' یعني جسوقت میں کہ سریا کے گرجوں کي اچھي ترقي تھي ' اور مقام اڈسا کے عیسائیوں نے یورشلم کے معبد کے طریق پر پرستش کے واسطے معابد بنا لیا تھا ' یہہ نہیں خیال کیا جاتا کہ آن کے پاس عہد عتیق کا کوئي ترجمہ نہوگا ' جسکے پڑھنے کا حواریوں نے وہاں رواج دیا ہو *

The arguments prefixed to the Psalms were manifestly written by a Christian author. This version was evidently

زبور کے اول میں جو وجوہات مندرج ہیں آنکو علانیہ ایک عیسائي نے لکھا ہوگا ظاہر معلوم ہوتا ہے ' کہ یہہ ترجمہ اصلي

made from the original Hebrew, to which it most closely and literally adheres, with the exception of a few passages which appear to bear some affinity to the Septuagint: Jahn accounts for this by supposing, either that this version was consulted by the Syriac translator or translators, or that the Syrians afterwards corrected their translation by the Septuagint.

عبري سے هوا جس سے وہ بجز چند مقاموں کے جو ترجمہ سپٹو ایجنٹ سے زیادہ تر مناسبت رکھتے هیں نہایت مطابق اور بعینہ ہے ' ان چند مقامونکے سپٹوایجنٹ سے مناسبت رکھنے پر جین صاحب کي یہہ راے ہے ' کہ سریـــا والے ترجمہ کے مترجموں نے ترجمہ کرتے وقت سپٹوایجنٹ ترجمہ سے کچہہ مدد لي هو ' یا یہہ کہ سریا والوں نے بعد ازاں اپنے ترجمہ کو سپٹوایجنٹ سے صحیح کیا هو *

Lensden conjectures, that the translator did not make use of the most correct Hebrew manuscripts, and has given some examples which appear to support his opinion Dathe, however, speaks most positively in favour of its antiquity, and fidelity, and refers to the Syriac version, as a certain standard by which we may judge of the state of the Hebrew text in the second century: and both Kennicott and De Rossi have derived many valuable readings from the version.

لیوسڈن صاحب یہہ خیال کرتے هیں ' کہ اس ترجمہ کے مترجم نے نہایت صحیح عبري نسخوں کا استعمال نہیں کیا ' اور چند وجوهات سے اپني راے کو تقویت دي ہے ' باوجود اسکے ڈیتھہ صاحب اس نسخہ کي قدامت اور وفاداري پر نہایت مستحکم راے رکھتے هیں ' اور کہتے هیں کہ اس سریا کے ترجمہ کو ایسا مقدم نسخہ سمجھیں ' کہ جس سے هم دوسري صدي کے عبري متن کو جانچیں ' اور کني کٹ صاحب اور ڈي راسي صاحب نے اس نسخہ میں بہت عمدہ عبارتیں پائیں هیں *

To its general fidelity almost every critic of note bears unqualified approbation, although it is not every where equal: and it is remarkably clear and strong in those passages which attribute characters of Deity to the Messiah.

تقریبا هر مشہور نکتہ چیں اس نسخہ کي عام مطابقت کو اصلي متن سے تسلیم کرتا ہے ' اگرچہ هرایک بدرجہ مساوي قبول نہیں کرتا ' اور یہہ آن کا تسلیم کرنا آن مقاموں سے بخوبي ظاهر هوتا ہے جن میں حضرت مسیح سے صفات الوهیت منسوب کي هیں *

Jahn observes, that a different method of interpretation is adopted in the Pentateuch from that which is to be found in the book of Chronicles; and

جین صاحب یہہ سمجھتے هیں کہ توریت کے ترجمہ کرنے کا طریقہ کتاب تاریخ کے ترجمہ کرنے میں استعمال نہیں کیا گیا '

that there are some Chaldee words in the first chapter of Genesis, and also in the book of Ecclesiastes and the Song of Solomon: whence he infers that this version is the work not of one, but of several authors.

اوریهه بهي كه كتاب پيدايش كے اول باب ميں اور كتاب وعظ اور كتاب راگ ميں چند كيلدي زبان كے لفظ پائے جاتے هيں جس سے جيں صاحب يهه نتيجه نكالتے هيں ' كه يهه ترجمه ايك شخص كا كيا هوا نهيں هے ' بلكه كئي شخصونكا هے *

The other Syriac versions being made from the Septuagint, it is therefore sufficient to give a brief notice of the Syriac translation of Origen's Hexaplar edition of the Seventy, which is the most celebrated and valuable. This translation was executed in the former part of the seventh century; the author of this version is unknown.

اور اور ترجمے سريا زبان كے سپٹو ايجنٹ سے هوئے هيں ' جنميں سے اوريجن صاحب كے هكسپلر نسخه كا جو سريا زبان ميں نهايت پسنديده اور مشهور ترجمه هے ' مختصر بيان كرنا كافي هو گا ' يهه ترجمه ساتويں صدي كے شروع ميں هوا هے ' اور مترجم اسكا نامعلوم هے *

The late Professor De Rossi who published the first specimen of it, does not decide whether it is to be attributed to Marr Abba, James of Edessa, Paul Bishop of Tela, or to Thomas of Heraclea. Assemanni ascribes it to Thomas, though other learned men affirm that he did not do more than collate the books of Scripture.

پرافسر ڈي راسي صاحب جنهوں نے اول هي اس نسخه كا نمونه چهاپا اس بات كا تصفيه نهيں كرتے هيں ' كه آيا اس ترجمه كو مار آبا صاحب يا جيمس صاحب ساكن اڈسي سي ' يا پال بشپ مقام ٹيلا يا طامس صاحب ساكن هريكليا سے منسوب كيا جاوے ' اسے سي ميني صاحب اسكو طامس صاحب سے منسوب كرتے هيں ' اگرچه اور علما يهه كهتے هيں كه اس شخص نے كتابهاے اقدس كے مقابله كرنے كے سوا اس نسخه ميں اور كچهه نهيں كيا *

This version, however, corresponds exactly with the text of the Septuagint, especially in those passages in which the latter differs from the Hebrew.

يهه ترجمه سپٹو ايجنٹ كے متن سے خاص كرأن مقاموں ميں بعينه مطابقت ركهتا هے ' كه جن مقامونميں سپٹوايجنٹ عبري متن سے اختلاف ركهتا هے *

Of the Arabic Versions.

عربي ترجمے

1. Rabbi Saadias Gaon, a celebrated Jewish teacher at Babylon, translated, or rather paraphrased, the Old Testa-

۱ عالم سادي اس گان نے جو ايك مشهور يهودي عالم بيبلن كا تها عهد عتيق كا عربي ميں ترجمه بطور تفسير كے كيا '

ment into Arabic: of this version the Pentateuch was printed at Constantinople, in the year 1546, in Hebrew characters; and in the Paris and London Polyglotts, in Arabic letters.—The prophecy of Isaiah was published by Paulus in 1790, 1791. The remaining books of this translation have not hitherto been discovered.

2. The Arabic version of the Pentateuch, published by Erpenius in 1622, appears to have been executed in the thirteenth century by some African Jew, who has very closely adhered to the Hebrew.

3. The Arabic version of the book of Joshua, printed in the Paris and London Polyglotts, is, in opinion of Bauer, made directly from the Hebrew. Its author and date are not certain.

4. The Pentateuch, Psalms, and Prophecy of Daniel, were translated by Saadia Ben Levi Asnekot, who lived in the early part of the seventeenth century: they are extant only in manuscripts in the British Museum, and are of very little value.

Of the Persian Versions.

Although we have no authentic account of the conversion of the whole Persian nation to Christianity, yet we are informed by Chrysostom and Theodoret, that the Scriptures were very anciently translated into the Persian language. The translation of the Pentateuch, printed in the 4th volume of Bishop Wal-

اس ترجمہ میں سے توریت مقام کانس ٹینٹ ان آوپل میں عبري حرفوں میں سنہ ۱۵۴۶ میں چھاپي گئي تھي ' اور پیرس اور لنڈن کے مذھبي مجموعوں میں عربي حرفوں میں چھاپي گئي تھي کتاب اشعیاہ کو پالس صاحب نے سنہ ۱۷۹۰ و سنہ ۱۷۹۱ع میں چھاپا اس ترجمہ کي باقي کتابیں اب تک نہیں ملیں *

۲ وہ عربي ترجمہ توریت کا جو اریپنیس نے سنہ ۱۶۲۲ میں چھاپا ' تیرھویں صدي میں کسي افریقہ کے یہودي کا جسنے ترجمہ کرنے میں عبري متن کا بہت لحاظ رکھا ہے لکھا ھوا معلوم ھوتا ھے *

۳ کتاب یوشع کا وہ عربي ترجمہ جو پیرس اور لنڈن کے مجموعہ میں چھپا ' بموجب بائیر صاحب کي راے کے عبري متن سے ھوا ھے ' آسکے مترجم اور تاریخ سے اطلاع نہیں ھے *

۴ سعدیا بن لیوي ایسنکي کاٹ نے جو سترھویں صدي کے شروع میں ھوا توریت اور زبور اور کتاب دانیال کا عربي میں ترجمہ کیا ' یہہ ترجمے اب کتب خانہ برٹش موسیم میں صرف قلمي نسخوں میں سے موجود ھیں ' اور بہت بے قدر ھیں *

فارسي ترجمے

اگرچہ تمام فارسیوں کے عیسائي ھوجانے کي کوئي صحیح خبر ھمارے پاس نہیں ہے ' تاھم کریز اسٹم صاحب اور تھیوڈورٹ صاحب کے بیان سے معلوم ھوتا ہے ' کہ فارسي زبان میں کتابہاے اقدس بہت قدیم زمانہ میں ترجمہ ھوئي تھیں ' توریت کا وہ فارسي ترجمہ جو بشپ والٹن صاحب

ton's Polyglott, was executed by a Jew, for the benefit of the Jews, in the eleventh or twelfth century. The Hebrew text is, for the most part, faithfully rendered.

کے مجموعه کي چوتهي جلد ميں چهپا ، آسکو گيارهويں يا بارهويں صدي ميں کسي يهودي نے يهوديوں کے واسطے تيار کيا تها ، يهه ترجمه عبري متن سے اکثر مطابق هوا هے *

Bishop Walton mentions two Persic versions of the Psalms, one by a Portuguese at Ispahan in the year 1618, and another by some Jesuists from the Vulgate Latin version.

بشپ والٹن صاحب زبور کے دو فارسي ترجموں کا ذکر کرتے هيں ، آن ميں سے ايک کسي پورچگل والے ساکن اصفهان نے سنه ١٦١٨ ع ميں کيا ، اور دوسرا کسي يهودي کا ولگٹ رومي ترجمه سے کيا هوا هے *

Of the Egyptian Versions.

مصري ترجمے

From the proximity of Egypt to Judea, it appears that the knowledge of the Gospel was very early communicated to the inhabitants of that country, whose language was divided into two dialects the Sahidic or dialect of Upper Egypt, and the Coptic or dialect of Lower Egypt. In the former of these dialects the ninth chapter of the book of Daniel was published by Munster at Rome in 1786; and Jeremiah chap. 9-17. to chap. 13. by Mingarelli at Bologna in 1785.

مصر سے يهوديه کے قريب هونے کے سبب سے معلوم هوتا هے ، که علم انجيل کا مصر کے باشندوں ميں زمانه ابتدا ميں پهونچا ، جنکي زبان دو قسم کي هے ، اول سهدک يا زبان مصر کے اوپر کے حصه کي اور دوسري کاپٹک يا زبان نيچے کے حصه کے منٹر صاحب نے مقام روم ميں سنه ١٧٨٦ ميں کتاب دانيال کے نويں باب کا ان ميں سے پهلي زبان ميں ترجمه کيا ، اور من گاري لي صاحب نے مقام بالوگنا ميں سنه ١٧٨٥ ميں کتاب جريمه کا نويں باب ورس ١٧ سے باب ١٣ تک اسي زبان ميں ترجمه کيا *

The Coptic language is a compound of the Old Egyptian and Greek; into which the Old Testament was translated from the Septuagint, perhaps in the second or third century, and certainly before the seventh century. The late Dr. Woide was of opinion that both the Coptic and Sahadic versions were made from the Greek. They express the phrases of the Septuagint Version;

زبان کاپٹک قديم مصري اور يونانيوں کي زبانوں سے مرکب هے ، اس زبانميں عهد عتيق کا ترجمه سپٹو ايجنٹ ترجمه سے شايد دوسري يا تيسري صدي ميں مگر بالتحقيق ساتويں صدي سے پيشتر هوا ، ڈاکٹر وايڈ صاحب کي يهه راے تهي که کاپٹک اور سهدک دونو زبانوں ميں ترجمے يوناني زبان سے هوئے ، آن ترجموں ميں

and most of the additions, omissions, and transpositions, which distinguish the latter from the Hebrew, are discoverable in the Coptic and Sahidic versions.

سپٹواجنٹ ترجمہ کے بہت سے طرزکلام پائے جاتے هیں *

Of the Ethiopic or Abyssinian Versions.

اتهیوپیا یا ابیسینیا کی زبان کے ترجمے

The Ethiopic or Abyssinian version, which is still extant, was made from the Septuagint: although its author and date are unknown, yet, from the marks of unquestionable antiquity which it bears there is every reason to believe that it was executed in the second century. Some peculiar readings occur in this translation: but, where it seems to be exact, it derives considerable authority. The first portions of the Ethiopic Scriptures that appeared in print, were the Psalms, and the Song of Solomon; editied at Rome, by John Potken A. D. 1513.

اتهیوپیا یا ابیسینیا زبان کا ترجمہ جو اب بهی موجود هے سپٹواجنٹ ترجمہ سے کیا گیا تها ٬ اگرچہ اس ترجمہ کا مترجم اور زمانہ معلوم نہیں هے لیکن نــــا قابل اعتراض قدامت کی علامتوں سے جو اسمیں موجود هیں ٬ اس بات کے یقین کرنے کی وجهہ هے ٬ کہ یہہ ترجمہ دوسری صدی میں هوا اس میں چند مخصوص عبارتیں پائی جاتی هیں ٬ مگر جهاں کہیں کہ وہ اپنی اصل کے مطابق هے وهاں وہ اپنے قدامت کے باعث سے بہت سی سند حاصل کرتا هے اتهیوپیا کی زبان میں جو حصے کتابہاء اقدس کے اول چهپے ٬ وہ راگ سلیمان اور زبور تهے ٬ جنکو جان پاٹکن صاحب نے روم میں سنہ ۱۵۱۳ میں مرتب کیا تها *

In 1548, the New Testament was also printed at Rome by some Abyssinian priests, and was afterwards reprinted in the London Polyglott: but as the manuscripts used in the Roman edition were old and mutilated, the editors restored such chasms as appeared in the text, by translations from the Latin Vulgate. These editions, therefore, are not of much value, as they do not present faithful copies of the ancient Ethiopic text. About the middle of the seventeenth century appeared in print, the book of Ruth; the Prophecies of

کسی ابیسینیا کے پریسٹ نے مقام روم میں سنہ ۱۵۴۸ میں بزبان ابیسینیا عہد جدید کوبهی چهاپا ٬ اور لندن کے مجموعہ میں بهی عہد جدید پهرچهاپی گئی مگر اسکے رومی نسخہ میں جو پرانے اور شکستہ قلمی نسخوں کا استعمال کیا گیا تها اسلیئے ایسے مقاموں کو جو اسکے متن میں نہیں تهے چهاپنے والوں نے ولگٹ رومی ترجمہ سے ترجمہ کرکے بحال کیا ٬ اسواسطے یہہ نسخے عہد جدید کے اس زبان میں بہت قابل قدر کے نہیں هیں ٬ کیونکہ قدیم اتهیوپیا کی زبان کے متن کی بعینہ نقلیں

Joel, Jonah, Zephan ah, and Malachi; the Song of Moses; that of Hannah (1. Samuel chap. 2.); the Prayers of Hezekiah, Manassah, Jonah, Azariah, and the three children; Isaiah; Habbakuk; the Hymns of the Virgin Mary, Zechariah, and Simeon; and the first four chapters of Genesis. In 1815, the British and Bible Society published a reprint of Ludolf's Edition of the Ethiopic Psalter. This is the whole of the Ethiopic Scriptures hitherto printed.

ان میں نہیں پائی جاتیں ' اور کتاب راموث اور کتاب ھاے پیشین گوئی یوایل اور یوحنا اور زفانیا اور ملاکی ' اور راگ موسیٰ اور راگ حینا (اول سموئیل باب ۲) دعائیں ھیزیکیا اور مینیسا اور یوحنا اور ایزیریا اور تین بچوں کی ' اور کتاب یوشع اور حبقوق اور مریم کی ھمز ' اور کتاب ذکریا اور سائمن اور کتاب پیدایش کے اول کے چار باب ' سترھویں صدی کے درمیان کے قریب ' زبان اتھیوپیا یا ابی سینیا میں یہہ سب چھاپی گئیں ' اتھیو پیا کے زبان کے مجموعہ کتابہاء اقدس کے لیڈ الف صاحب کے نسخہ کو برٹش اور بیبل سوسائٹی نے سنہ ۱۸۱۵ع میں دوبارہ چھاپا ' یہہ جتنی کتابیں ھمنے بیان کیں اتھیوپیا کی زبان میں اتنی ھی کتاب ھاے اقدس اب تک چھپی ھیں *

Of the Armenian Versions.

ارمینیا زبان کے ترجمے

The Armenian version was also made from the Alexandrian Septuagint: its author was Mesrob, who invented letters fully expressive of the Armenian tongue, towards the close of the fourth or early in the fifth century. It is said to have been subsequently altered according to the Peschito or Old Syriac version, and according to the Latin Vulgate by Uscan, an Armenian Bishop, who was specially sent to Amsterdam to superintend the edition there printed in 1666. The edition printed in Constantinople in 1705, was collated by Bredencamp, for the late Revd. Dr. Holmes's edition of the Septuagint. The Armenian version of the Scriptures, has been attributed to Chrysostom, but

ارمینیا زبان کا ترجمہ بھی الکذندریہ والے سپٹو ایجنٹ ترجمے سے ھوا ' اور اسکے مترجم میزراب صاحب تھے جنھوں نے چوتھی صدی کے اخیر یا پانچویں صدی کے شروع میں ارمینیا زبان کے حروف ایجاد کیئے ' بیان کرتے ھیں کہ اسکن صاحب ارمینیا کے بشپ نے ' جواس ترجمہ کے اس نسخہ کے چھپوا نے کی درستی کے واسطے جو سنہ ۱۶۶۶ میں چھپا مقام ایم سٹرڈیم کو بھیجے گئے تھے ' اس ترجمہ کو بموجب پیسٹتو یا پرانے سریا ترجمہ کے ' اور بموجب ولگٹ رومی ترجمہ کے بعدہ تبدیل اور صحیح کیا ھے ' جو نسخہ اس ترجمہ کا مقام کانس ٹینٹن اوپل میں سنہ ۱۷۰۵ میں چھپا ' بریڈن کیمپ صاحب

it does not appear on satisfactory authority.

نے پادري ڈاکٹر ھالمس صاحب کے سپٹواجنٹ کے نسخه سے اسکا مقابله کیا ' کتاب ھاے اقدس کے ارمینیا زبان کے ترجمه کو ' کرپر اسٹم صاحب سے منسوب کرتے ھیں ' مگر یهه بات حسب دلخواه سند نهیں رکھتي ھے *

Of the Russian Versions.

The Sclavonic or old Russian version, is derived from the Septuagint: it was executed in the ninth century by Cyril of Thessalonica, the inventor of Sclavonic letters, in conjunction with Methodius, by both of whom the Gospel was preached to the Bulgarians. The Pentateuch was first printed at Prague in 1519: and the entire Bible in 1570: the edition of the Sclavonic Scriptures, executed at Ostrog in 1581, is the exemplar whence all the modern Russian editions are printed. It is said to have undergone several revisions, particularly in the time of the patriarch Nicon: and the New Testament is rendered with more perspicuity than the Old.

روسي ترجمے

سکلبوانک یا قدیم روسي ترجمه سپٹواجنٹ ترجمه سے ھوا ھے سرل تھسي صاحب کونیکا والے نے جو سکلیوانک زبان کے حرفونکے موجد تھے ' اور میھتودیس صاحب نے شامل ھوکر نوین صدي میں یهه ترجمه کیا تھا ' اور ان دونوں صاحبوں نے بلگیریا والوں کو انجیل کا وعظ بھي کیا اور مقام پراگیو میں سنه ۱۵۱۹ میں توریت اس زبان میں اول چھپي ' اور تمام بیبل سنه ۱۵۷۰ میں اسي زبان میں چھپي ' سکلیوانک یا قدیم روسي زبان میں چھپي ھوئي کتاب ھاے اقدس کا وه نسخه ' جو مقام استراگ میں سنه ۱۵۸۱ میں تیار ھوا مقدم نمونه ھے ' جس سے تمام زمانه حال کے روسي نسخے چھپے ھیں ' بیان کیا گیا ھے که اس پر بهت سي نظر ثانیاں ھوئیں ھیں ' خاص درمقدم پادري نائیکن صاحب کي ' اور عهد جدید اس نسخه کے بهنسبت عهد عتیق کے زیاده صاف عبارت میں ترجمه ھوئي ھے *

On the ancient Latin Versions of the Scriptures.

At the commencement of the Christian æra, Latin was gradually supplanting Greek as a general language, and it soon might be called the language of the Western Church.

قدیم رومي ترجمے کتاب ھاے اقدس کے

۱ سنه عیسوي کے شروع میں رومي زبان بجاے یوناني زبان کے ' رفته رفته لوگوں کي عام زبان ھوتي جاتي تھي پس وه بهت جلد مغربي گرجے کي زبان کهلانے

From the testimony of Augustine, it appears that the Latin Church possessed a very great number of versions of the Scriptures, made at the first introduction of Christianity, and whose authors were unknown; and that, in the primitive times, as soon as any one found a Greek copy and thought himself sufficiently versed in both languages, he attempted a translation of it. In the course of time, this diversity of translations produced much confusion, parts of separate versions being put together to form an entire composition, and marginal notes being inserted into the text: but one of these Latin translations appears to have acquired a more extensive circulation than the others, and for several ages was preferably used, under the name of the Vetus Itala or Old Italic, on account of its clearness and fidelity. This version, which in the time of Jerome was received as canonical, is by him termed sometimes the Vulgate and sometimes the Old, in opposition to the new translation undertaken by him. He mentions no other version.

تھي ' اگستاین صاحب کي شہادت سے یہہ معلوم ہوتا ہے ' کہ کتابہاے اقدس کے بہت سے ترجمے 'جو مذہب عیسائي کے آغاز رواج میں ہوے تھے ' رومي گرجہ میں موجود تھے ' اور آنکے مترجم معلوم نہ تھے ' ابتدا کے زمانوں میں جو ہیں کوئي شخص یوناني نسخہ پاتا تھا ' اور اپنے تئیں دونوں زبانوں یعني یوناني اور رومي میں بخوبي قابل دیکھتا آسکے ترجمہ کا قصد کرتا تھا ایک زمانہ کے بعد ترجموں مختلف کي کثرت سے بہت پریشاني پیدا ہوئي یعني ترجموں کے متفرق حصوں کو ملا کر پوري تالیف بناتے تھے ' اور حاشیہ کي شرح کو متن میں' داخل کردیتے تھے ' مگر ان رومي ترجموں میں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک نے بہ نسبت اوروں کي زیادہ شہرت حاصل کي تھي ' اور بہت سے برسوں تک بسبب اپني فصاحت عبارت اور اصل سے مطابق ہونے کے 'ویٹس ایٹلا یا پرانے رومي ترجمہ کے نام سے بسندیدگي سے لوگوں کے استعمـــال میں تھا ' یہہ ترجمہ جسکو جیروم صاحب کے زمانہ میں مذہبي استعمال کي کتاب مانا جاتا تھا بمقابلہ نئے ترجمہ کے جو جیروم صاحب نے کیا بعض اوقات ولگٹ یعني عام ترجمہ کے نام سے پکارا جاتا ہے ' اور کبھي قدیم رومي ترجمہ کے نام سے ' جیروم صاحب سواے اس ترجمہ کے کسي اور ترجمہ کا ذکر نہیں کرتے *

The Old Italic was translated from the Greek in the Old Testament as well as in the New, there being comparatively few members of the Western Church, who were skilled in Hebrew.

پورانے رومي ترجمہ کي عہد عتیق اور عہد جدید دونوں یوناني ترجمہ سے ہوئي ہیں ' کیونکہ مغربي یعني رومي گرجہ میں بہ نسبت مشرقي یعني یوناني

From the above cited expressions of Augustine, it has been inferred that the Old Italic version was made in the first century of the Christian æra, but the New Testament could not have been translated into Latin before the canon had been formed, which was certainly not made in the first century: and the greater number of Hebraisms and Syriasms observable in it, particularly in the Gospels of Matthew and Mark, have induced some eminent critics to conjecture that the authors of this translation were Jews converted to Christianity. There is, however, every reason to believe, that it was executed in the early part of the second century: "at least it was quoted by Tertullian before the close of that century. But, before the end of the fourth century, the alterations, either designed or accidental, which were made by the transcribers of the Latin Bible, had become as numerous as the alterations in the Greek Bible, before it was corrected by Origen."

گرجه کے چند ایسے ارکان تھے جو عبري زبان سے واقف تھے ' اگستاین صاحب کے کلام مذکورہ بالا سے یہه نتیجه نکالاگیا ہے ' که پورانا رومي ترجمه سنه عیسوي کے اول صدي میں هوا تها ' مگر عهد جدید آس زمانه سے پیشتر جس زمانه میں که مذهبي کتابوں کي ترتیب قرار پائي ' جسکا قرار پانا بلاشبهه اول صدي سے پیشتر نهوا هوگا ' رومي زبان میں ترجمه نهوئي هوگي اور بهت سي عبري اور سریا زبان کي اصطلاحوں کے عهد جدید میں پاے جانے سے ' خاص کر متي اور مارک کي انجیلوں میں بعض مشهور نکته چینوں نے یهه خیال کیا ہے ' که اس قدیم رومي ترجمه کے مترجم ایسے یهودي هوں گے جو عیسائي هوگئے هوں لیکن اسبات کے یقین کرنے کي کامل وجهه ہے ' که یهه ترجمه دوسري صدي کے شروع میں هوا ' القصه ترٹرلین صاحب نے اِسکو دوسري صدي کے اخیر کا بیان کیا ہے ' مگر چوتهي صدي کے انجام سے پیشتر اس ترجمه میں ایسي تبدیلیاں جو ارادتا کي گئیں تهیں یا اتفاق سے پیدا هوگئیں ' اور جو رومي بیبل کے ناقلوں نے کیں ' اسقدر کثیر هو گئے تهیں ' جسقدر یوناني بیبل میں آس زمانه سے پیشتر جس زمانه میں که اوریجن صاحب نے آسکو صحیح کیا تبدیلیاں تهیں *

2. To remedy this growing evil, Jerome, at the request and under the patronage of Pope Damascus, towards the close of the fourth century, undertook to revise this translation, and make it more conformable to the original Greek. He executed the revision of the Old

۲ اس بڑهنے والے برائي کے دفعه کرنے کے لئے ' جیروم صاحب نے حسب الایما اور مدد پوپ ڈیمسکس صاحب کے ' چوتهي صدي کے آخیر میں اس ترجمه پر نظر ثاني کرنے اور آسکو اصلي یوناني کے مطابق کرنے کا اراده کیا ' پس عهد

Testament according to the Hexaplar text of Origen, which he went to Cæsarea to consult, and the New Testament after the original Greek; and completed his task A. D. 384. Of this version the book of Job and the Psalms (which alone have been preserved to our times), together with the Chronicles, Proverbs, Ecclesiastes, and Song of Solomon, are all that were ever published; Jerome's manuscripts, comprising the remaining books of Scripture, having been either lost or destroyed through the wilful negligence or fraud of some individuals whom he has not named.

جديد کي نظر ثاني اوريجن صاحب کے نسخہ هکسپلر کے متن کے مطابق اُنهوں نے کي جس نسخہ سے مطابق کرنے کے واسطے وہ مقام سي زاريا کو گئے ' اور عهد جديد کو اصل يوناني نسخہ کے مطابق نظر ثاني کيا ' اور اُنهوں نے يهہ اپنا کام سنہ ۳۸۴ع ميں پورا کيا ' اس ترجمہ ميں سے کتاب ايوب اور زبور جو همارے زمانہ تک باقي رهي هيں ' اور کتب تاريخ اور امثال اور وعظ اور راگ سليمان ' يهہ وہ سب کتابيں هيں ' جو کبهي چهاپي گئيں هيں جيروم صاحب کے قلمي نسخے جن ميں کتاب اقدس کي باقي ماندہ کتابيں تهيں وہ قلمي نسخے بسبب دانستہ غفلت يا فريب بعض شخصوں کے ' جنکا اُنهوں نے نام نهيں بيان کيا هے ' جاتے رهے اور برباد هو گئے *

But before Jerome had finished his revisal, he had commenced a translation of the Old Testament from the Hebrew into Latin, in order that the Western Christians, who used this last language only, might know the real meaning of the Hebrew text, and thus be the better qualified to engage in controversial discussions with the Jews.

مگر پيشتر اس سے کہ جيروم صاحب نے اس ترجمہ کو نظر ثاني کيا ' اُنهوں نے عهد عتيق کا عبري سے رومي ميں اس ارادہ سے ايک ترجمہ شروع کيا تها ' کہ مغربي عيسائي جو صرف رومي زبان کو استعمال کرتے تهے عبري متن کے اصلي معنے جان سکيں ' تاکہ اُسکے اصلي معنوں سے واقف هوکر يهوديوں سے مباحثہ ميں بهتر قابليت کے ساتهہ مصروف هوں *

3. This version which surpasses all former ones, was executed at different times, Jerome having translated particular books in the order requested by his friends, we learn from Augustine, that it was introduced into the churches by degrees, for fear of offending weak persons: at length it acquired so great an

۳ يهہ ترجمہ جو تمام پهلے ترجموں پر سبقت رکهتا هے مختلف ايام ميں هوا هے ' کيونکہ جيروم صاحب نے خاص خاص کتابيں جس ترتيب سے کہ اُن کے دوستوں نے چاهيں ترجمہ کيں ' اگستاين صاحب کے بيان سے همکو معلوم هوتا هے کہ يهہ ترجمہ اس خوف سے کہ ضعيف

authority from the approbation it received from Pope Gregory 1., that ever since the seventh century it has exclusively been adopted by the Roman Catholic Church, under the name of the Vulgate version.

العقل لوگوں کو ناراضي نهو گرجوں میں بتدریج مروج هوا ۰ اخرکار بسبب منظوري پوپ گریگري اول کے ' اس ترجمه نے ایسي بڑي عزت اور سند حاصل کي , که ساتویں صدي سے رومي کیتهلک گرجے میں اسي کا ولگٹ ترجمه کے نام سے بالکل رواج هوگیا هے *

A decree of the Council of Trent, in the sixteenth century, commanded that the Vulgate alone should be used whenever the Bible was publicly read, and in all sermons, expositions, and disputations; and pronounced it to be authentic,—a very ambiguous term, which ought to have been more precisely defined, than the members of the Council chose to define it. "Upon this ground many contended, that the Vulgate version was dictated by the Holy Spirit, at least was providentially guarded against all error; was consequently of divine authority, and more to be regarded than even the original Hebrew and Greek texts."

اور ایک فتوے کونسل ٹرنٹ سے سولهویں صدي میں یهه حکم هوا که جب کبهي بیبل عموما پڑهي جاے تو صرف ولگٹ ترجمه هي استعمال میں لایا جایا کرے ' اور تمام قسموں کے وعظ اور تفسیروں اور مباحثوں میں اسیکا استعمال رهے ' اور اُس کونسل نے اس ترجمه کي سچائي کو تصدیق کیا ' یهه تصدیق کرنا ایک ایسي مشکوک اصطلاح هے ' جسکو ارکان کونسل نے زیاده درستي کے ساتهه بیان کیا هوتا به نسبت اسکے جیسا که اُنهوں نے اُسکا بیان کرنا پسند کیا هے ' یعني وجوهات اُسکي پسندیدگي کي بیان کرني چاهیئے تهیں ۰ مگر اس کونسل کے اس فتوے سے لوگ جزما یهه کهتے هیں ' که یهه ولگٹ ترجمه روح اقدس نے لکهوایا تها ' اور ادنے درجه یهه که روح اقدس نے اگر اُسکو نهیں لکهوایا تها تو اُسکے غلط نهونے پرخدا نے ضرور مدد کي تهي ' اس سبب سے وه بیان کرتے هیں ' که یهه ترجمه الهیه سند رکهتا هے ' اور اصل عبري اور یوناني متنوں سے بهي یهه زیاده قابل لحاظ کے هے *

In effect, the decree of the Council, however limited and moderated by the explanation of some judicious divines,

في الحقیقت اس کونسل کے فتوے سے ' جسکو رومیوں کے بعض عاقل عالموں علم الهي نے شرح سے محدود اور معتدل

has given to the Vulgate such a high degree of authority, that, in this instance at least, the translation has taken the place of the original: for, many translators, instead of the Hebrew and Greek texts, profess to translate the Vulgate. When they find the Vulgate very notoriously deficient in expressing the sense, they may indeed do the original Scriptures the honor of consulting them, and take the liberty, by following them, of departing from their authentic guide: but, in general, the Vulgate is their original text; and they give us a translation of a translation; by which second transfusion of the Holy Scriptures into another tongue, still more of the original sense is lost, and more of the genuine spirit evaporates.

The universal adoption of Jerome's new version throughout the Western Church rendered a multiplication of copies necessary; and with them new errors were introduced in the course of time, by the intermixture of the two versions (the Old Italic, and Jerome's or the Vulgate) with each other. Of this confusion, Cassiodorus was the principal cause, who ordered them to be written in parallel columns, that the Old version might be corrected by the Vulgate: and though Alcuin in the eighth century, by the command of Charlemagne, provided more accurate copies, the text again fell into such confusion, and was so disfigured by innumerable mistakes of copyists—(notwithstanding the efforts made to correct it by Lan-

کیا ہے ' ایسي بڑي سند اور عزت هوگئي ہے ' کہ سند پکڑنے میں بجاے اصل کے اسي کو اختیار کرتے هیں کیونکہ یہہ رومي مترجم بجاے عبري اور یوناني متنوں کے ولگت کو اپنے ترجموں کي اصل بتاتے هیں ' البتہ جب کبھي وہ ولگت ترجمہ کو مطالب ظاهر کرنے میں ناقص دیکھتے هیں ' تب وہ اصلي کتاب هاے اقدس کي طرف توجہہ کرتے هیں ' اور ان کي پیروي کرنے سے اپنے صادق هادي یعني ولگت ترجمہ سے علیحدگي اختیار کرتے هیں ' مگر عموما انکا اصل متن ولگت هوتا ہے ' پس وہ همکو ترجمہ کا ترجمہ دیتے هیں ' اور کتاب هاے اقدس کے رومي ترجموں کے اور زبانوں میں ترجمہ هونے سے اصلي متن کے مطالب گم هو جاتے هیں ' اور اصلي طبیعت عبارت کي اور زیادہ معدوم هوجاتي ہے *

مغربي گرجہ میں جیروم صاحب کے نئے ترجمہ کے عام رواج هوجانے سے بہت سے نسخوں کي کثرت هوني لازم ائي ' اور بسبب گذرنے زمانہ دراز کے قدیم رومي ترجمہ اور جیروم صاحب کے ولگت ترجمہ کے آپس میں ملجانے سے ان میں نئي غلطیاں داخل هو گئیں ' کیسیو ڈورس اس پریشاني کا پهلا باني تها ' جسنے یہہ حکم کیا تها کہ یہہ دونوں ترجمے موازي کالموں میں لکھے جاویں تاکہ قدیم رومي ترجمہ ولگت ترجمہ کے مقابلہ سے صحیح هو جاوے ' اگرچہ ایل کائن صاحب نے آٹھویں صدي میں شہنشاہ چارلي مین کے حکم سے بہ نسبت سابق کے زیادہ صحیح نسخے تیار کرائے اور لینک فرائینک

franc Archbishop of Canterbury, in the eleventh century, and by Cardinal Nicholas, and some other divines, about the middle of the twelfth, and in the thirteenth centuries)—that the manuscripts of the middle ages materially differ from the first printed editions.

صاحب بزرگ پادري كينٹربري نے ۱۱ صدي ميں ' اور كارڈنل نكوس صاحب اور بعض ديگر محققين نے بارهويں صدي كے وسط كے قريب ' اور تيرهويں صدي كے درميان ميں آنكے متن كے صحيح كرنے ميں بہت سي كوششيں كيں ' مگر متن پهر بهي ايسي پريشان حالت ميں رها ' اور ناقلوں كي بے شمار غلطيوں سے اسقدر خراب هو گيا ' كه اوسط زمانوں كے قلمي نسخے اول كے چهاپے گئے نسخوں سے بہت اختلاف ركهتے هيں *

Robert Stephen was the first person who attempted to remedy this confusion, by publishing his critical editions of the Vulgate in 1528, 1532, 1534, 1540, and particularly in 1545 and 1546. These, particularly the last, having incurred the censures of the doctors of the Sorbonne, John Hentenius a divine of Souvain, was employed to prepare a new edition of the Vulgate: this he accomplished in 1547, having availed himself of Stephen's previous labours with great advantage. A third corrected edition was published by Lucas Burgensis, with the assistance of several other divines of Souvain in 1573, in three volumes, which was also reprinted in 1586, with the critical notes of Lucas Burgensis.

The labours of the Souvain divines not being in every respect approved by Sixtus V., he commanded a new revision of the text to be made with the utmost care: to this work he devoted much time and attention, and corrected the proofs himself of the edition which was published at Rome in 1590. The text

رابرٹ سٹيفن صاحب اول شخص تهے ' جنهوں نے سنه ۱۵۲۸ وسنه ۱۵۳۲ وسنه ۱۵۳۴ وسنه ۱۵۴۰ ' اورخاص كر سنه ۱۵۴۵ سنه ۱۵۴۶ ميں اپنے نكته چيں نسخوں ولگٹ كے چهاپنے سے اس پريشاني كے دور كرنے كا قصد كيا ' اور ان نسخوں سے اورخاص كرپچهلے نسخوں كے مشتهر هونے سے مقام ساربان كے علمانے اُن كے مصنفوں پرملامت كي ' اسليئے جان هين ٹينڈنس صاحب محقق ساوين كو ولگٹ كا ايك نيا نسخه تيار كرنے كے واسطے مصروف كيا گيا اس نسخه كو آنهوں نے سٹيفن صاحب كے پهلے چهپے هوے نسخه سے بہت مدد ليكر سنه ۱۵۴۷ ع ميں پورا كيا ليوكس برجينسس صاحب نے بمدد بہت سے اور محققين ساوين كے ' تين جلدوں ميں ايك اورتيسرا صحيح كيا گيا نسخه اس ترجمه كا سنه ۱۵۸۶ ع ميں معه نكته چين شرحوں ليوكس برجنسس صاحب كے سنه ۱۵۷۳ ميں چهاپا ' اور يهه نسخه سنه ۱۵۸۶ ميں دوباره چهاپا گيا تها *

thus revised, Sixtus pronounced to be the authentic Vulgate, which had been the object of inquiry in the Council of Trent; and ordained that it should be adopted in the Romish Church. But, notwithstanding the labors of the Pope, the edition was discovered to be so exceedingly incorrect, that his successor Clement VIII. caused it to be suppressed, and published another authentic Vulgate in 1592: this however differs more than any other edition, from that of Sixous V., and mostly resembles that of Souvain.

ساوین کے محققوں کے ترجمہ کي هرایک بات کو پوپ‌سیکستس پنجم نے پسند نکیا ' اسلیئے اسنے حکم دیا که اس کے متن کي نہایت غور اور احتیاط سے نظر ثاني کي جاوے ' اس کام پر اسنے بہت ساوقت اور توجہه صرف کي '' اور اس ترجمه کا نسخه جو روم میں سنه ۱۵۹۰ میں چھپا ' وه اسکے پروف خود صحیح کیـــا کرتا تھا اس نسخه کے متن کي جب اسطرح سے نظر ثاني هوچکي ' پوپ‌سیکستس صاحب نے اسکو صحیح اور صادق ولگت ٹهرایا جس کي تحقیقات کونسل ٹرنٹ میں هوئي ' اور حکم دیا که گرجه روم میں اسکو رواج دیا جـــاوے ' باوجود ان پوپ کي کوششوں کے یهه نسخه اسقدر غلط معلوم هوا ' که انکے جانشیں پوپ کلمنٹ هشتم نے اسکا رواج اٹهادیا ' اور ایک اور صحیح نسخه ولگت کا سنه ۱۵۹۲ میں چھاپا ' سیکستس پنجم کے نسخه سے یهه نسخه به نسبت کسي اور نسخه کے زیاده اختلاف رکھتا ہے ' مگر ساوین کے چھپے هوے نسخه سے نہایت مشابه هے *

These fatal variances between editions, promulgated by pontiffs claiming infallibility, have not passed unnoticed by Protestant divines, who have taken advantage of them in a manner that sensibly affects the Church of Rome; especially Kortholt, who has at great length refuted the pretensions of Ballarmine in favor of the Vulgate in a masterly manner, and our learned countryman Thomas James, in his *Bellum Papale, Sive Concordia Discors Sixti* V. (London 1600, 4 to,) who has pointed

ان بہت بڑے اختلافات کو جو ولگت کے نسخوں میں پائے جاتے هیں ' اور جو پوپوں کے سبب سے بهي جنکو غلطي میں نه پڑنے کا دعوي تها بہت زیاده هوے محققیں پروتستنت نے بیان کرنے سے درگذر نہیں کي ہے ' اور ان اختلافات کو اسطرح سے ظاهر کیا هے که جس سے گرجه روم کو بڑا نقصان پهونچتا هے خاص کر کارتهولت صاحب نے بالرمائن صاحب کي وجوهات کو جنسے انهوں نے ولگت ترجمه کے عیب کو چهپایا هے بہت‌سي

out very numerous additions, omissions, contradictions and other differences between the Sixtine and Clementine editions.

دلایل سے نہایت عمدہ طرز کے ساتھہ غلط کیا ہے ' اور ہمارے ہم وطن عالم طامس جیمس صاحب نے اپنی کتاب بیلم پیپل وغیرہ مطبوعہ لندن سنہ ۱۶۰۰ع میں بہت افزودگیوں اور فرو گذاشتوں اور اختلافات کو جو سیکسٹس اور کیلمنٹ کے ولگٹ کے نسخوں میں ہیں ظاہر کیا ہے *

4. The Vulgate is regarded by Papists and Protestants in very different points of view: by the former it has been extolled beyond measure, while by most of the latter it has been depreciated as much below its intrinsic merit.

۴ کیتھلک اور پروٹسٹنٹ عیسائی ولگٹ ترجمہ کے باب میں مختلف راے رکھتے ہیں ' کیتھلک عیسائی تو اسکی بیحد تعریف کرتے ہیں ' اور پروٹسٹنٹ آسکی بیقدری اور کم عزت کرتے ہیں *

Our learned countryman, John Bois (Canon of Ely) was the first who pointed out the real value of this version in his *Collatio Veteris Interpretis cum Beza aliisque recentioribus* (8Vo. 1655.) In this work, which is now of extreme rarity, the author has successfully shown that, in many places, the modern translators had unduly depreciated the Vulgate, and unnecessarily departed from it. Bois was followed by Father Simon, in his *Historie Critique du texte et des versions du Nouveau Testament*, who has proved that the more ancient the Greek manuscripts and other versions are, the more closely do they agree with the Vulgate: and in consequence of the arguments adduced by Simon the Vulgate has been more justly appreciated by biblical critics of later times.

ہمارے ہموطن عالم جان بائس صاحب اول شخص تھے جنھوں نے اس ترجمہ کی اصلی قدر ومنزلت اپنی کتاب کالٹیو مطبوعہ سنہ ۱۶۵۵ع میں ہویدا کی ہے ' اس کتاب میں جو اب نہایت کمیاب ہے آسکے مصنف نے کامیابی سے یہہ ثابت کیا ہے کہ زمانہ حال کے مترجموں نے بہت سے مقاموں میں ولگٹ ترجمہ کی غیر واجبی طریق سے بیقدری کی ہے ' اور آس سے ناحق کنارہ کیا ہے ' بائس صاحب کے بعد فادر سائیمن صاحب نے اپنے نکتہ چینی تاریخ بیبل کے ترجمہ میں یہہ ثابت کیا ہے ' کہ یونانی قلمی نسخے اور اور ترجمے جسقدر قدیم ہوتے ہیں آسیقدر زیادہ وہ ولگٹ ترجمہ سے مطابق ہوتے ہیں اور بسبب وجوہات سائیمن صاحب کے زیادہ زمانہ حال کے بیبل کے نکتہ چینوں نے بہ نسبت سابق کے ولگٹ ترجمہ کی زیادہ واجب طور سے قدردانی کی ہے *

Although the Latin Vulgate is neither inspired nor infallible, as Marinus, Saurez, and other advocates of the Romish Church have attempted to maintain, yet it is allowed to be in general a faithful translation, and sometimes exhibits the sense of Scripture with greater accuracy than the more modern versions: for all those which have been made in modern times, by divines in communion with the Church of Rome, are derived from the Latin Vulgate, which in consequence of the decree of the Council of Trent above noticed, has been substituted for the original Hebrew and Greek texts. The Latin Vulgate therefore is by no means to be neglected by the Biblical critic: and since the *Ante Hieronymian* Latin translation is unquestionably of great antiquity, both these lead us to a discovery of the readings in very ancient Greek manuscripts, which existed prior to the date of any now extant. Even in its present state, notwithstanding the variations between the Sixtine and Clementine editions, and that several passages are mistranslated, in order to support the peculiar dogmas of the Church of Rome, the Latin Vulgate preserves many true readings, where the modern Hebrew copies are corrupted.

اگرچه رومي ولگت ترجمه نه تو الهام سے هوا هے ' او، نه ايسا هے که آس ميں غلطي بالکل هي نهو ' جيسا که مارينس صاحب اوردیگر پیروں گرجه روم نے آسکي بح کي هے تاهم آسکو عموما ایک درست نیک نیتي سے کیا هوا ترجمه مانا جاتا هے اور بعض اوقات آسمیں کتاب اقدس کے کلاموں کے معني به نسبت زمانه حال کے ترجمو نکے زیاده درست اور صحیح نکلتے هیں ' کیونکه وه سب ترجمے جنکو گرجه روم کے محققین نے زمانه حال میں کیا هے رومي ولگت سے هوے هیں ' جو بسبب فتوی کونسل ٹرنت مذکوره بالا کے بجاے اصلي عبري اوریوناني متنوں کے قرارپایا هے ' اسلیئے رومی ولگت سے علم بیبل کے تحصیل کرنے والے کو چاهئیے که ولگت سے بیخبر نرهے ' چنانچه این ٹي هیروني مین رومي ترجمه بلاشبهه بهت قدیم هے ' اسلیئے اِن دونوں نسخوں یعني ولگت اور اس ترجمه سے بهت قدیم یوناني ترجموں کي عبارتیں تحقیق هوتي هیں ' جو نسخے به نسبت اب کسي نسخه موجود کے بهت پہلے موجود تھے ' باوجود بهت سے اختلافوں کے جو درمیان سیکسٹس اور کلیمنت کے نسخوں کے هیں ' اور باوجود اسبات کے که گرجه روم کے خاص مسائل کي پرورش کرنے کے واسطے رومي ولگت کے بهت سے مقامونکا غلط ترجمه کیا گیا هے ' آن میں اس حالت میں بهي بهت سي ایسي صحیح عبارتیں موجود هیں جنکي عبري نسخوں میں تحریف هوگئي هے *

The Old Latin Version of the four Gospels was published at Rome, by Blan-

چاروں انجیلوں کے قدیم رومي ترجمه کو مقام روم میں بلنکني صاحب نے این جیلیدیم

chini, in two voloumes, under the title of *Evangeliarium quadruplex Latinæ versionis autique seu veteris Italicæ:* and the remains of the different ancient versions were collected and published by Sabatier at Rheims, in three volumes 1749. The printed editions of the Vulgate are so numerous, that any account of them would occupy too large a portion of the present work: the Paris edition of Didot published in 1785, in two volumes, may however be noticed for its singular beauty and accuracy, as well as the edition of the New Testament, printed under the superintendence of Leander Von Ess, entitled *Testamentum Novum Vulgatæ Editionis, juxta exemplar ex typographia Apostol. Vaticana, Romæ* 1592.

وغیرہ نام رکھہ کر دوجلدوں میں چھاپا ' اور سبیٹیر صاحب نے مقام ریمس میں قدیم متفرق ترجموں کے باقي ماندہ حصوں کو جمع کرکے سنہ ۱۷۴۹ع میں تین جلدوں میں چھاپا ' ولگٹ ترجمہ کے چھپے ہوے نسخے اسقدر کثرت سے ھیں ' کہ اگر آن کا کچھہ بیان کیا جاوے تو اس کتاب کا بہت ساحصہ بھر جاوے ' مگر ولگٹ ترجمہ کا ڈائیڈوٹ صاحب کا نسخہ جو مقام پیرس میں سنہ ۱۷۸۵ع میں دوجلدوں میں چھپا بسبب آسکي خوب صورتي اور درستی عبارت کے ' اور عہد جدید کا نسخہ جو باھتمام لینڈروان اس صاحب کے ٹستیمنتم ولگٹ وغیرہ کے نام سے مقام روم میں سنہ ۱۵۹۲ع میں چھپا ' یہہ دونو ذکر کرنے کے قابل تھے *

On the Ancient versions of the New Testament.

قدیم نسخے عہد جدید کے

The ancient versions of the New Testament may be divided into three classes—the Oriental, the Latin, and the Western: and as the Latin versions have been noticed in the preceding paragraphs, we shall at present confine our attention to the Oriental and Western translations.

عہد جدید کے قدیم ترجموں کو تین قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ھے یعني مشرقي اور رومي مغربي اور رومي ترجمونکا جو اول فقرہ میں بیان کیا گیا ھے ' اسلیئے ھم اب مشرقي اور مغربي ترجموں کا بیان کرینگے *

Of the Syriac versions of the New Testament.

سریا زبان کے ترجمے عہد جدید کے

The Old Syriac version is usually called the Peschito, that is, *right,* or *exact.* This translation comprises only the four Gospels, the Acts of the Apostles, the Epistles of Saint Paul (including the Epistle to the Hebrews), the first Epistle of St. John, St. Peter's first Epistle, and the Epistle of St. James. The celebrated passage in 1. John ch. 5. v. 7.

قدیم سریا زبان کا ترجمہ پیسکیٹو یعني صحیح اور بعینہ کہلاتا ھے ' اس ترجمہ میں چار انجیلیں اور اعمال حواریان اور نامےھاے سینٹ پال ھیں ' اور سینٹ پال کے ناموں میں وہ نامہ بھي جو یہودیوں کے نام تھا اور اول نامہ سینٹ جان کا اور اول نامہ سینٹ پیٹر کا اور سینٹ جیمس کا

and the history of the woman taken in adultery (John ch. 8. v. 2-11.), are both wanting. All the Christian Sects and the East make use of this version exclusively, which they hold in the highest estimation. Michaelis pronounces it the best translation of the Greek Testament which he ever read, for the general ease, elegance, and fidelity with which it is executed.

نامہ بھي هيں ، مشهور مقام جو جان كي انجيل كے باب ٥ـــ٧ ميں هے ، اور تاريخ اُس عورت كي جو زنا كاري ميں ماخوذ هوئي (جان باب ٨ــــ٢ لغايت ١٢) اس نسخه ميں نهيں هيں ، تمام عيسائي فرقے اورمشرقي عيسائي اسي نسخه كا استعمال كرتے هيں ، اور اسكي نهايت قدر كرتے هيں ميكيلس صاحب بسبب اس نسخه كي سليس عبارت اور مطابقت اصل كے اُسكو يوناني انجيل كا ايسا نهايت عمده ترجمه بتاتے هيں ، كه كبهي اُن كے ديكهنے ميں نه آيا تها *

This Syriac version retains many Greek words, which might have been easily and correctly expressed in Syriac: in Matt. ch. 27. alone there are not fewer than eleven such words. In like manner some Latin words have been retained which the authors of the New Testament had borrowed from the Roman manners and customs. This version also presents some mistakes, which can only be explained by the words of the Greek text, from which it was immediately made. This version is confessedly of the highest antiquity, and there is every reason to believe that it was made, if not in the first century, at least in the beginning of the second. It must certainly have been executed previously to the third century, because the text which it follows, according to Professor Hug, does not harmonize with the recension adopted by the Churches of Palestine and Syria, subsequently to the third century. It is independent, belonging to no family, and sometimes pre-

اُس ميں بهت سے ايسے يوناني لفظ هيں جو آساني سے صحيح سريا ميں آسكتے تهے ، متى كے باب ٢٧ ميں گيــــاره لفظ سے كم نهيں هيں ، اور اسي طرح سے چند رومي الفاظ بهي اُس ميں پاے جاتے هيں ، جنكو عهد جديد كے مترجموں نے رومي اطوار اور رسومات سے ليا ، اس سريا زبان كے ترجمه ميں چند غلطياں بهي معلوم هوتي هيں ، جنكو صرف يوناني متن كے هي الفاظ سے صحيح كيا جاسكتا هے ، كيونكه اسي متن سے وه اول هي زمانه ميں هوا تها ، يهه ترجمه في الحقيقت نهايت قديم هے ، اور اسبات كے يقين كرنے كے لئيے بهت سي دليليں هيں ، كه اگر يهه ترجمه اول صدي ميں نهيں هوا تو دوسري صدي كے شروع ميں هوا هوگا ، بلاشبهه تيسري صدي سے يهه ترجمه پيشتر هوا هوگا ، كيونكه وه متن جسكا وه پيرو هے بموجب پرافسرهگ صاحب كے قول كے اُس نسخه سے مطابقت نهيں ركهتا هے

sents the ancient and peculiar readings of the Vetus Itala or Old Italic version or those occuring in the Codex Cantabrigensis.

جسکو ایلستاین اور سریا کے گرجوں میں تیسري صدي کے بعد رواج دیا گیا تھا ' یہہ سریا زبان کا ترجمہ کسي نسخہ کا پیرو نہیں ہے ' اور کہیں کہیں اس میں قدیم رومي ترجمے یا کوڈکس کین ٹي بیري جینسس کي قدیم اور مخصوص عبارتیں واقع ہوتي ہیں *

There is also extant a Syriac version of the second Epistle of Saint Peter, the second and third Epistles of John, the Epistle of Jude, and the Apocalypse, which are wanting in the Peschito: these are by some writers ascribed to Mar Abba, Primate of the East, between the years 535 and 552. The translation of these books is made from the original Greek; but the author whoever he was, possessed but an indifferent knowledge of the two languages.

سینٹ پیٹر کے دوسرے نامہ کا اور یوحنا کے دوسرے اور تیسرے نامہ کا اور یہود کے نامے اور کتاب مشاهدات کا بهي ایک سریا زبان کا ترجمہ موجود ہے ' اور یہہ سب نامے وغیرہ پسکیٹو ترجمہ میں نہیں هیں ' بعض مورخ انکو مار ابا صاحب مشرق کے پرائیمٹ سے سنہ ۵۳۵ اور سنہ ۵۵۲ کے درمیان میں منسوب کرتے هیں ' ان کتابوں کا ترجمہ اصل یوناني متن سے هوا ہے ' مگر مترجم اس کا جسکا حال معلوم نہیں کہ وہ کون تھا دونو زبانوں کا اچھا علم نہیں رکھتا تھا *

The Philoxenian or Syro-Philoxenian version, derives its name from Philoxenus, or Xenayas, Bishop of Hierapolis or Mabug in Syria, A. D. 488-518, who employed his suffragan Bishop Polycarp, to translate the Greek New Testament into Syriac. This version was finished in the year 508, and was afterwards revised by Thomas of Harkel or Heraclea A. D. 616. Michaelis is of opinion that there was a third edition; and a fourth is attributed to Dionysius Barsalibaeus who was Bishop of Armida from 1166 to 1177. It appears, however, that there were only two editions–the original one by Polycarp, and that revised by Thomas

فیلاکزینین ترجمہ جسکو سائیروفیلاکزینین بهي کہتے هیں ' فیلاکزینیس یا اکزینیس صاحب کے نام سے ' جو هیروپولس یا میبلس واقع سریا کے سنہ ۴۸۸ سے سنہ ۵۱۸ تک بشپ رہے نکلا ہے ' جنہوں نے اپنے ماتحت بشپ پالي کارپ صاحب سے یوناني عہد جدید کا سریا زبان میں ترجمہ کرایا ' یہہ ترجمہ سنہ ۵۰۸ میں پورا هوا اور طامس صاحب هارکل یا هریکلیا والے نے بعد ازین سنہ ۶۱۶ میں اسپر نظر ثاني کي میکیلس صاحب کي یہہ راے ہے کہ عہد جدید کا سریا زبانمیں ایک تیسرا نسخہ بهي تھا ' اور ایک چوتھا ڈائیونیسیس بارسیلبیس

of Harkel; the single copy of the four Gospels, with the alterations of Barsalibaeus, in the twelfth century, being hardly entitled to the name of a new edition.

صاحب سے جو سنه ۱۱۶۶ سے سنه ۱۱۷۷ تک مقام ارمیڈیا کے بشپ رهي منسوب کیا جاتا هے ' مگر باوجود اسکے یهه معلوم هوتا هے ' که صرف دوهي نسخے سریا میں تهے ' اصلي نسخه تصنیف کیا هوا بالي کارب صاحب کا تها ' اور دوسرا نسخه وه تها جسکو طامس صاحب هارکل والیئے نظر ثاني کیا اور چاروں انجیلونکا اکیلا نسخه جسکو بارسیلبیس صاحب نے بارهویں صدي میں کچهه تبدیلیاں کرکے تیار کیا ' اسکو ایک نیا نسخه کهنا اچها زیبا نهیں هے *

The Philoxenian version, though made immediately from the Greek, is greatly inferior to the Peschito, both in the accuracy with which it is executed, and also in its style. It is, however, not devoid of value, and is of real importance to the critic, whose object is to select a variety of readings, with the view of restoring the genuine text of the Greek original, for he may be assured that every phrase or expression is a precise copy of the Greek text as it stood in the manuscript from which the version was made. But, as it is not prior to the sixth century, and the Peschito was written either at the end of the first, or at the beginning of the second century, it is of less importance to know the readings of the Greek manuscript that was used in the former, than those of the original employed in the latter.

یهه فیلا کزینیں ترجمه اگرچه یوناني سے ابتدا میں هوا ' لیکن پسکیٹو ترجمه سے بلحاظ اصلي متن سے مطابقت رکهني اور اپني طرز عبارت کے بهت کمتر هے ' لیکن تب بهي وه بالکل ناکاره نهیں هے ' اور ایسے نکته چین کے واسطے اصل ٹهرانے کے لیئے یهه بهت عمده هے ' جو مختلف عبارتونکو اس منشاء سے منتخب کرنا چاهتا هو که یوناني اصلي نسخه کا متن بحال کرے ' کیونکه وه یهه یقین کرلے که اس نسخه کا هر جمله اور کلام یوناني متن کا بعینه ویسے هي نقل هے جیسا که وه اس نسخه میں تها جس سے یهه ترجمه هوا مگر یهه ترجمه جو چهٹي صدي سے پیشتر کا نهیں هے ' اور پسکیٹو ترجمه خواه تو اول صدي کے انجام خواه دوسري صدي کے آغاز میں هوا تها ' اس لیئے اس یوناني نسخه کي عبارتونسے جس سے فیلا کزینین ترجمه تیار کیا گیا تها ' واقف هونا اسقدر مفید نهیں هے جتنا که اصلي متن کي عبارتوں سے جس سے پسکیٹو ترجمه تیار کیا گیا تها ' آگاه هونا فائده مند هے *

The Palestino-Syriac, or Syria Translation of Jerusalem, was discovered in the Vatican Library at Rome by M. Adler, in a manuscript of the eleventh century. It is not an entire translation of the New Testament, but only a Lectionarium, or collection of detached portions, appointed to be read in the service of the Church on Sundays and festival days. It is written in the Syriac or Chaldee dialect of Jerusalem, and was evidently made in a Roman province. This manuscript has not yet been collated throughout, so that it is very uncertain to what recension it belongs. But, from what is known concerning it, there is reason to think that it combines the readings of different families.

پیلسٹینو سریا زبان کے ترجمہ یا یورشلم کے سریا زبان کے ترجمہ کو بمقام روم کتب خانہ وٹیکن میں ایڈلر صاحب نے گیارھویں صدي میں ایک قلمي نسخہ میں پایا تھا ' یہہ عہد جدید کا پورا ترجمہ نہیں ہے ' مگر یہہ آن متفرق حصوں کا صرف ایک مجموعہ ہے جو گرجے کي نمازوں میں اتواروں اور تہواروں میں پڑھنے کے لیئے مقرر کیئے گئے تھے ' یہہ ترجمہ یورشلم کي سریا یا کیلدي زبان میں لکھا ہوا ہے ' اور علانیہ ایک رومي صوبہ میں تیار ہوا ھے ' اس ترجمہ کا ابتک بالکل مقابلہ نہیں کیا گیا ھے ' پس اسلیئے یہہ بات تحقیق نہیں ہوئي کہ یہہ کون سے نسخہ کے خاندان سے علاقہ رکھتا ھے ' مگر جو کچھہ ھمکو اسکے باب معلوم ہوا ازروے آسکے یہہ سمجھنا لازم ھے کہ اس نسخہ میں مختلف خاندانوں کي عبارتیں مخلوط ھیں *

Of the Egyptian Versions of the New Testament.

مصري ترجمے عہد جدید کے

There are two translations of the New Testament extant in the Egyptian language—one in the Coptic or ancient dialect of Lower Egypt, the other in the Sahidic or dialect of Upper Egypt.

The Coptic version was published at Oxford, in 1716, by Daniel Wilkins, a learned Prussian, who has endeavoured to prove that it must have been executed prior to the third century, but his opinion has been controverted by many learned men, and particularly by Louis Piques, who refers it to the fifth century. The celebrated passage (1. John ch. 5. v. 7,) is wanting in this version,

عہد جدید کے مصري زبان میں دو ترجمہ موجود ھیں ' ایک زبان کاپٹک میں ھے ' جو نیچي کے حصہ مصر کي زبان ہے ' اور دوسرا زبان سہدک میں ھے جو مصر کے اوپر کے حصہ کي زبان ھے *

بمقام آکس فرڈ سنہ ۱۷۱۶ میں ڈینیل ولکنز صاحب نے جو ملک پرشیا کے عالم ھیں ' کاپٹک ترجمہ کو چھاپا اور آنھوں نے اسبات کے ثابت کرنے میں کوشش کي ہے ' کہ یہہ ترجمہ تیسري صدي سے پہلے ہوا ہوگا ' مگر بہت سے عالم خاص کر لوئیس پیکیویس صاحب جو اس نسخہ کو پانچویں صدي کا بتاتے ھیں ان کي راے

as well as in the Syriac Peschito, and Philoxenian translations. A fragment of a Greek-Coptic version of the New Testament, comprising part of St. John's Gospel, was published by Father George, at Rome, in 1789; and another, comprising parts of the Old and New Testaments, was edited, at Copenhagen, by M. Engelbreth. From the observations of Dr. Woide, it appears, that the Coptic inclines more to the Alexandrian than the Sahidic—that no remarkable coincidence is to be found between the Coptic or Sahidic and the Vulgate;—and that we have no reason to suspect that the former has been altered or made to conform to the latter.

کے برخلاف هیں ' مشهور مقام جو اول یوحنا باب ۵ــ۷ میں هے اس ترجمه میں اور ایسے هي سریا زبان کے پسکیٹو اور فیلاکزینین ترجمه میں نهیں هے ' عهد جدید کے ایک یوناني کاپٹک متن کے نسخه کا وه ٹکڑا ' جس میں سینٹ یوحنا کي انجیل کا ایک حصه هے ' فادر جارجي صاحب نے بمقام روم سنه ۱۷۸۹ میں چھاپا اور ایک اور ٹکڑا جس میں عهد عتیق اور عهد جدید کے حصه هیں بمقام کوپن هیگن میں انجل بورتهه صاحب نے مرتب کیا ' اور ڈاکٹر وایڈ صاحب کي کیفیت سے یهه معلوم هوتا هے که کاپٹک ترجمه به نسبت سهدک ترجمه کے الکذنڈرین نسخه سے زیاده وابستگي رکهتا هے ' اور کاپٹک یا سهدک اور ولگٹ ترجموں میں بهت مطابقت نهیں پائي جاتي هے ' اسبات میں همارے شبهه کرنے کي کوئي وجهه نهیں هے که کاپٹک ترجمه کو تبدیل کرکے سهدک ترجمه کے مطابق کرلیا گیا هے*

Concerning the age of the Sahidic version, critics are not yet agreed. Dr. Woide, however, has shown that it was most probably executed in the second century; and, consequently, it is of the utmost importance to the criticism of the Greek Testament. In a dissertation on this version, written in the German language, and abridged by Bishop Marsh, Dr. Woide observes, that there are now in existence two Sahidic manuscripts, one formerly in the possession of the late Dr. Askew, the other brought by the celebrated traveller, Mr. Bruce. The former contains a work, entitled Sophia, and written by Valentinus, in

سهدک ترجمه کا زمانه قایم کرنے میں نکته چین متفق نهیں هیں ' لیکن ڈاکٹر وایڈ صاحب نے یهه ثابت کیا هے که یهه ترجمه غالبا دوسري صدي میں هوا هے ' اس سبب سے یوناني عهد جدید کي نکته چیني میں وه نهایت کار آمد هے ' ایک بحث سے جو اس ترجمه پر هوئي اور جرمني زبان میں لکهي هوئي هے ' اور اسکا بشپ مارش صاحب نے اختصار کیا هے ' ڈاکٹر وایڈ صاحب یهه سمجهتے هیں که اب دو سهدک نسخے موجود هیں ' ایک تو وه جو ڈاکٹر ایسکیو صاحب کے قبضه میں تها ' اور دوسرا وه جسکو مشهور

the second century. This manuscript contains various passages both from the Old and New Testaments, which coincide with the fragments of the Sahidic version now extant; whence it is concluded that a Sahidic version of the whole Bible not only existed so early as the beginning of the second century, but that it was the same as that of which we have various fragments, and which, if put together, would form perhaps a complete Sahidic version of the Bible. The other manuscript to which Dr. Woide appeals, contains two books.

Now that this version was written by a Gnostic, as well as the other manuscript, appears both from the title and the contents, and therefore it is concluded that the author lived in the second century. And as various passages are quoted in it both from the Old and New Testaments, Dr. Woide deduces the same inference as from the foregoing.

سیاح بروس صاحب لائے ' پہلے نسخہ میں ایک سوفیا نام کتاب ھے جسکو ویلی ٹینس صاحب نے دوسري صدي میں لکھا ' اس نسخہ میں ھردو عہد عتیق اور عہد جدید کے مقام پائے جاتے ھیں ' جو سہدک ترجمہ میں کے آن ٹکڑوں سے جو اب موجود ھیں مطابق ھیں ' جس سے یہہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ صرف تمام بیبل کا سہدک ترجمہ ھي دوسري صدي میں موجود نہوگا ' بلکہ وہ ترجمہ ایسا ھي ھوگا جیساکہ وہ ترجمہ ہے جسکے ٹکڑے اب ھمارے پاس ھیں ' اگرآن ٹکڑوں کوجمع کیا جاوے تو شاید پوري بیبل کا سہدک ترجمہ بن جاوے ' ایک اور نسخے میں جسکي ڈاکٹروایڈ صاحب اطلاع دیتے ھیں دو کتابیں ھیں ' آن نسخوں کے نام اور مضامین سے یہہ معلوم ھوتاھے ' کہ یہہ دونوں کسي ناستک کے لکھے ھوے ھیں ' اسلیئے یہہ نتیجہ نکالا جاتا ھے کہ آن کا مصنف دوسری صدي میں ھوا ' اور اس سہدک ترجمہ میں جو عہد عتیق اور عہد جدید کے بہت سے مقام نقل کیئے ھیں آن سے ڈاکٹروایڈ صاحب ویسا ھي نتیجہ نکالتے ھیں ' جیسا کہ پہلوں سے *

Besides the versions in the Coptic and Sahidic dialects, Father George discovered, in a manuscript belonging to Cardinal Borgia, a fragment of a version written in a still different Egyptian dialect, which he calls *dialectus Ammoniaca*. It contains only 1 Cor. ch. 7. v. 36.—ch. 9. v. 16, and ch. 14, v. 33.—ch. 15. v. 33. Dr. Frederick Munter has printed the Sahidic and Ammonine texts of 1 Cor. ch. 9.

علاوہ کاپٹک اور سہدک زبانوں کے ترجمہ کے فادر جارجي صاحب نے ' ایک نسخہ میں جو کارڈینل بارجیا صاحب کا تھا ' ایک ترجمہ کا ایک ترجمہ پایا جو آن دونوں سے ایک اور مختلف زبان میں لکھا ھوا تھا ' جس زبان کا نام ایموني اکا پکارا جاتا ھے اس ٹکڑے میں صرف اول نامہ گرنتھیئنس کے باب ۷ ـــ ۳۶ سے لغایت باب ۹ ـــ ۱۶ ' اور باب ۱۴ ـــ ۳۳ سے لغایت باب ۱۵ ـــ ۳۳

v. 10.—v. 16., in his *Commentatio de Indole Versionis Novi Testamenti Sahidicæ*, in parallel columns, in order to present the reader with a distinct view of the similarity or difference between the two versions. On account, however, of the chief difference consisting in the orthography of single words, he is not disposed to assign to the Ammoniac the name of a separate dialect.

سے ڈاکٹر فریڈرک منٹر صاحب نے اپني تفسیر عہد جدید میں سہدک اور آیمونیک زبانوں میں ۰ اول نامہ گرنتھینس کے باب ۹—۱۰ سے آیت ۱۶ تک اس ارادہ سے موازي کالموں میں چھاپا ہے ' کہ پڑھنے والا ان دونوں ترجموں کي مطابقت اور اختلاف کو اچھي طرح دیکھہ لے ' بسبب مقدم اختلاف کے جو صرف لفظوں کي قوت اور آوازوں میں ہے ' فریڈرک منٹر صاحب نے ایمونیک زبان کو علحدہ نہیں قرار دیا ہے *

Of the Arabic versions of the New Testament.

عربي ترجمے عہد جدید کے

There are many Arabic translations of the New Testament, besides those which have appeared in print: for, since the Arabic language supplanted the Syriac and Egyptian languages, the inhabitants of the countries where these had been spoken, have been obliged to annex Arabic translations to the ancient versions, which are no longer understood. These Arabic translations are supposed to have been made at different times between the seventh and the eleventh centuries: in general they were not all executed from the original text, but from the versions which they were intended to accompany. Thus, some which are placed together with the Greek text, have been made from the Greek, while others have been made from the Syriac, the Coptic, and even from the Latin Vulgate. The chief Arabic translations which have been printed, are the following.

عہد جدید کے بہت سے اور عربي ترجمے علاوہ ان ترجموں کے ہیں جو چھپے ہیں ' کیونکہ جس وقت سے عربي زبان بجاے سریا زبان اور مصر کي زبان کے قرار پائي تب ان ملکوں کے باشندوں نے مجبور ہوکر قدیم کے ترجموں کے ساتھہ جو اب سمجھہ میں نہیں آتے عربي ترجمے لگائے تھے ' خیال کیا جاتا ہے کہ یہہ عربي ترجمے مختلف ایام میں درمیان ساتویں یا گیارھویں صدي کے ہوے ' یہہ ترجمے عموما سب اصلي متن سے نہیں ہوے ' مگر ان ترجموں سے ہوے جنکے ساتھہ لگائے جانے کے واسطے انکو کیا گیا تھا ' مثلا چند ترجمے جو یوناني متن کے ساتھہ لگے ہوے ہیں وہ یوناني متن سے ہوے ' اور باقي ترجمے سریا اور کاپٹک ترجموں سے بلکہ رومي ولگٹ ترجمہ سے بھي ہوے ' مقدم عربي ترجمے جو چھپے ہیں حسب تفصیل ذیل ہیں *

1. The four Gospels printed at Rome, 1590-91: there are some copies with a new title page, and dated 1619. An interlineary Latin translation (taken from the Vulgate, but slightly altered to make it correspond to the Arabic) was published at the same time. This Arabic version appears to have been made from the Greek text: the edition of the four Gospels was reprinted with some corrections in the Paris Polyglott, and again with very numerous corrections from manuscripts by Bishop Walton in the London Polyglott.

۱ نسخہ چار انجیلوں کا جو بمقام روم سنہ ۱۵۹۰ ع اور سنہ ۱۵۹۱ ع میں چھپا ٬ اور چند اور نسخہ هیں جنکے سرنامے نئے هیں اور تاریخ اُنکي سنہ ۱۶۱۹ ہے اسي زمانہ میں ایک عربي ترجمہ جسکے ساتھہ سطر بسطر اُسکا رومي ترجمہ ولگت سے لیا گیا ہے ٬ مگر عربي ترجمہ سے مطابق کرنے کے واسطے اُس میں کچھہ تبدیل کیا گیا ہے چھپا ٬ معلوم هوتا ہے کہ یہہ رومي ترجمہ اصل یوناني متن سے هوا هوگا ٬ چاروں انجیلوں کا یہہ نسخہ معہ چند اصلاحوں کے پیرس کے مجموعہ میں دوبارہ چھاپا گیا تھا ٬ اورپھر بشپ والٹن صاحب نے بہت سے نسخوں کي مدد سے اُس میں بہت سي اصلاحیں کرکے اُسکو لنڈن کے مجموعہ میں چھاپا ٭

2. Erpenius published an Arabic translation at Leyden, in 1616, from a manuscript said to be written A. D. 1342, in the monastery of Saint John, in the desert of Thebais: he has copied his manuscript with singular accuracy, even where there appeared to be Grammatical errors. This is the most elegant, faithful, and genuine edition of the Arabic version, but is unfortunately very difficult to be procured; it corresponds exactly with the Roman edition.

۲ ایک نسخہ سے جسکو بیان کرتے هیں کہ سنہ ۱۳۴۲ عیسوي میں لکھا گیا اور سینٹ یوحنا کے عبادت خانہ واقع بیابان تھے بیس میں دستیاب هوا ٬ ارپینیس صاحب نے مقام لنڈن میں سنہ ۱۶۱۶ میں ایک عربي ترجمہ چھاپا ٬ اِن صاحب نے اپنے نسخہ کو عجیب مطابقت سے نقل کیا هے ٬ یہاں تک کہ جہاں کہیں صرف ونحو کي غلطي بھي معلوم هوئي اُسے بھي ویسے هي رهنے دیا یہہ نسخہ نہایت عمدہ اور بہتر اور اصلي نسخہ عربي ترجمہ کا هے ٬ مگر اِس کا بہم پہونچنا مشکل ہے ٬ رومي ترجمہ سے یہہ نسخہ بعینہ مطابق ہے ٭

3. The Arabic and Latin Bible, printed at Rome by the Congregation *De Propagunda Fide* in 1761, in three

۳ عربي اور رومي بیبل کو جسکو مذهبي مجلس نے مقام روم میں باهتمام سرجیس ریھیس صاحب بشپ دمشق

volumes, under the care of Sergius Risius, Bishop of Damascus, is altered from the Vulgate, and consequently is of no use, either in the criticism or interpretation of the Scriptures.

کے تین جلدوں میں سنہ ۱۷۹۱ع میں چھاپا رومی ولگت سے مختلف کردیا گیا ہے ' اور اس سبب سے یہہ نسخہ کتابہاے اقدس کی عبارت یا معنے کی صحت کرنے میں کچھہ کام کا نہیں ہے *

4. The same remark is applicable to the Arabic New Testament published at London by the Society for promoting Christian knowledge, A. D. 1727, for the use of the Christians in Asia. Its basis is the text of the Paris and London Polyglotts: but the editor, Solomon Negri, has altered in it those passages which vary from the readings of our present Greek text.

۴ جو عربی ترجمہ عہد جدید کا مذہبی سوسائیٹی نے لندن میں سنہ ۱۷۲۷ع میں ایشیا کے عیسائیوں کے استعمال کے لیئے چھاپا ' اسکی بھی کیفیت یہی ہے ' یعنی اسکو بھی تبدیل کردیا گیا ہے ' پیرس اور لندن کے مجموعہ اس نسخہ کی بنیاد ہیں ' مگر اسکے مولف سالومن نگری صاحب نے اسکو ان مقاموں میں تبدیل کیا ہے ' جو ہمارے موجودہ یونانی متن کی عبارت سے اختلاف رکھتے ہیں *

Of the Ethiopic Versions of the New Testament.

اتھیوپیا زبان کے ترجمے عہد جدید کے

Of the author of the Ethiopic version we have no historical account; he is supposed to have been Trumentius, who about the year 330 first preached Christianity in Ethiopia. This version is in the Gheez, or dialect appropriated to religion in Ethiopia. There is also a translation of the New Testament in the Amharic or common dialect of Ethiopia.

اتھیوپیا زبان کے مصنف کے حال سے ہمکو اطلاع نہیں ہے ' خیال کرتے ہیں کہ مصنف اسکے ترومینٹس صاحب تھے جنھوں نے قریب سنہ ۳۳۰ع کے اتھیوپیا میں مذہب عیسائی کا وعظ کیا ' یہہ ترجمہ زبان غیظ میں ہے ' یعنی اس زبان میں جو اتھیوپیا میں مذہب کے لیئے خاص ہے ' عہد جدید کا ایمہرک زبان میں بھی جو اتھیوپیا کی عام زبان ہے ایک ترجمہ ہے *

Of the Armenian Versions of the New Testament.

ارمینیہ زبان کے ترجمہ عہد جدید کے

The Armenian version of the New Testament is unanimously ascribed to Miserob, the inventor of the Armenian Alphabet, and to the Patriarch Isaac, at the end of the fourth or early in the

عہد جدید کے ارمینیہ ترجمہ کو سب لوگ متفق مزراب صاحب سے جو ارمینیہ زبان کے (الف بے) کے موجد ہیں ' اور بشپ اسحاق سے منسوب کرتے ہیں

fifth century. It was twice translated from the Syriac, and then from the Greek; and that the copies now extant were made from the latter text, is evident from their containing those books of the New Testament which were never admitted into the Peschito or ancient literal Syriac version. This version, in the opinion of Semler, is of great importance, as faithfully representing the manuscripts whence it was made: but Michaelis observes, that it would be an inestimable treasure, had it descended to us unaltered by time and superstition. It has, in several instances, been made comformable to the Vulgate by Haitho or Hethom, sovereign of Lesser Armenia from A. D. 1224 to 1270, who was attached to the Church of Rome, and skilled in the Latin language.

اورچھوتھي صدي کے اخیریا پانچویں صدي کے شروع کا خیال کرتے هیں ' یهه ترجمه سریا ترجمه سے دو دفعه کیا گیا تھا ' اور بعده یوناني متن سے کیا گیا تھا ' اس ترجمه کے نسخوں میں جو عهدجدید کي وہ کتابیں پائي جاتي هیں ' جنکو پسکیتو یا قدیم لفظي سریا زبان کے ترجمه میں هرگز جائز نرکھا گیا تھا ' اس سے یهه علانیه معلوم هوتا ہے کہ اس ترجمه کے موجودہ نسخے یوناني متن سے کیئے گئے تھے ' سیملر صاحب کي رائے کے بموجب بڑے کام کا ہے کیونکه جن نسخوں سے وہ هوا ہے آنکي عبارتیں اس میں بعینه نظر آتي هیں ' مگر میکئلس صاحب یهه خیال کرتےهیں که یهه نسخه گویا ایک بیحد خزانه هوتا اگر زمانه اور کذب مذهبي کي خرابیوں سے محفوظ رهکر همتک بجنسهه پهونچتا بادشاه قلیل حصه ارمینیه کے مسمی هیتهویاهیتهم نے سنه ۱۲۲۴ سے سنه ۱۲۷۰ع تک اس نسخه کو بهت سے مقاموں میں تبدیل کر کر رومي ولگت کے مطابق کر لیا ہے ' یهه بادشاه گرجه روم سے تعلق رکھتا تھا ' اور رومي زبان سے واقف تھا *

Of the Persian versions of the New Testament.

فارسي ترجمے عهدجدید کے

There are extant two Persian versions of the four Gospels, the most ancient and valuable of which was first printed in the London Polyglott, by Bishop Walton, from a manuscript in the possession of Dr. Pococke, dated A. D. 1314: it was made from the Syriac, having sometimes retained Syriac words, and subjoined a Persian translation.

چاروں انجیلوں کے دو فارسي ترجمه موجود هیں ' جنمیں سے نهایت عمده اور پسندیده نسخه کو بشپ والٹن صاحب نے ایک نسخه مقبوضه ڈاکٹر باکوک میں سے سنه ۱۳۱۴ع میں لیکر لندن کے مجموعه میں اول چھاپا ' یهه نسخه سریا ترجمه سے هوا ' اس میں کهیں کهیں سریا زبان کے

انفاظ بهي مسلم رکهے هیں ' اور اسکے ساتهه ایک اور فارسي ترجمه لگا هوا تها *

The other Persian translation was edited by Wheloc, and after his decease by Pierson, at London, in 1652-59, after a collation of three manuscripts. It is supposed to have been made from the Greek.

دوسرا فارسي زبان کا ترجمه وي‌لاک صاحب نے ' اور اُنکي وفات کے بعد پیرسن صاحب نے سنه ١٦٥٢ع سے سنه ١٦٥٧ع کے درمیان تک تین نسخوں سے مقابله کرکے مرتب کیا اور چهاپا ' خیال کیا جاتا هے که یهه نسخه یوناني متن سے هوا *

OF THE ANCIENT WESTERN TRANSLATIONS OF THE NEW TESTAMENT.

قدیم مغربي ترجمے عهد جدید کے

The Gothic version of the New Testament was made from the Greek by Ulphilas, a celebrated Bishop of the Mæso-Goths, who assisted at the council of Constantinople in 359, and was sent on an embassy to the Emperor about the year 378. He is said to have embraced Arianism, and to have propagated Arian tenets among his countrymen. Besides translating the entire Bible into the Gothic language, Ulphilas is said to have conferred on the Mæso-Goths the invention of the Gothic characters. The character, however, in which this version of the New Testament is written, is in fact the Latin character of that age; and the degree of perfection, which the Gothic language had obtained during the time of Ulphilas, is a proof that it had then been written for some time.

عهدجدید کے گاتهک زبان کے ترجمے کو یوناني سے الفي لاس صاحب نے جو میسوگات قوم کے مشهور بشپ تهے کیا ' اور کانستاینتن اوپل کي کونسل جو سنه ٣٥٩ع میں هوئي اُسکے معاون تهے ' اور شهنشاه کانستاینتن اوپل کے پاس انهي کو بطور ایلچي کے سنه ٣٧٨ع میں بهیجا گیا تها ' بیان کرتے هیں که یهه صاحب مذهب ایرین ٹینیٹز کے مسائل کے پیرو تهے ' اور اُنهوں نے اصول مذهب مذکوره کو اپنے ملک کے لوگوں میں پهیلایا تها ' کهتے هیں که پوري بیبل کا زبان گاتهک میں ترجمه کرنے کے علاوه الفي‌لاس صاحب نے گاتهک زبان کے حرف بهي ایجاد کیئے ' مگر وه حرف جنمیں کے عهدجدید کا یهه ترجمه لکها هوا هے ' حقیقت میں اُس زمانه کے رومي حرف هیں ' درجه کاملیت جو زبان گاتهک نے زمانه الفي لاس صاحب میں پایا تها دلیل اس بات کي هے که وه حرف تهوڑي مدت تک رهے *

The translation of Ulphilas (who had been educated among the Greeks) was

الفي‌لاس صاحب کا ترجمه جنهوں نے یونانیوں میں تعلیم پائي تهي یوناني متن

ے ہوا ' مگر بہت سے مقاموں میں جو یہہ ترجمہ رومي متن سے مطابقت رکھتا ہے ' اسلیئے یہہ شبہہ ہوتا ہے ' کہ اُس میں رومي ولگٹ میں سے کچھہ لیکر زمانہ حال میں تغیر و تبدیل کردي گئي ہے ' مگر اسکے ناقابل اعتراض قدامت اور اسکے عموما اصل سے مطابق ہونے کے سبب سے اس ترجمہ کو بیبدل کے نکتہچینوں نے بڑا مرتبہ دیا ہے ' مگر بدقسمتي سے یہہ ترجمہ ہمارے وقت تک پورا نہیں پہونچا ' اسکے حصے جو اب چھپے ہیں ' وہ صرف چار انجیلوں میں کابہت سا حصہ ' اور سینٹ پال کے ناموں کے جو بنام رومیوں کے ہیں چند ٹکڑے ہیں *

executed from the Greek: but from its coincidence in many instances with the Latin, there is reason to suspect that it has been interpolated, though at a remote period, from the Vulgate. Its unquestionable antiquity, however, and its general fidelity, have concurred to give this version a high place in the estimation of biblical critics: but unfortunately it has not come down to us entire. The only parts extant in print, are a considerable portion of the four Gospels, and some fragments of St. Paul's Epistles to the Romans.

سکلي وانک یعني قدیم روسي زبان کے ترجمے

سکلیو انک یا قدیم روسي ترجمہ دو مسمی سرل صاحب جو قدیم روسي زبان کے حرفوں کے موجد تھے ' اور میتھوڈیس صاحب دونوں بہائیوں نے ' یوناني اصلی متن سے نویں صدي میں تیار کیا ' یہي دونوں صاحب عہد عتیق کے بھي مترجم تھے ' تمام اُن نسخونمیں جو سنہ ۱۶۵۳ ع سے پہلے کے ہیں ' مشہور آیت اول یوحنا باب ۵ — ۷ نہیں پائے جاتے ہے ' سنہ ۱۶۵۳ ع اور سنہ ۱۶۶۳ ع کے نسخہ میں اس کو حاشیہ پر لکھدیا ہے ' مگر اس نسخہ سے بعد کے تمام نسخوں میں اس آیت کو متن میں شامل کردیا ہے *

Of the Sclavonic or old Russian versions.

The Sclavonic or old Russian version was executed from the original Greek in the ninth century by the two brothers, Cyril (who invented the Sclavonic characters) and Methodius, the translators of the Old Testament. In all the editions prior to the year 1653 the memorable verse, 1. John chap. 5. v. 7. is omitted. In the edition of 1653, and 1665 it is inserted in the margin, but it is incorporated in the text in all subsequent impressions.

اینگلو سیکسن یعني قدیم انگریزي زبان کے ترجمے

اگرچہ مذہب عیسائي ملک برطانیہ میں اول صدي میں آیا تھا ' مگر یہہ

Of the Anglo-Saxon versions.

Although Christianity was planted in Britain in the first century, it does

not appear that the Britons had any translation of the Scriptures in their languages earlier than the eighth century. About the year 706, Adhelm, the first Bishop of Sherborn, translated the Psalter into Saxon: and at his earnest persuasion, Egbert or Eadfrid, Bishop of Lindisfarne, or Holy island, soon after executed a Saxon version of the four Gospels. Not many years after this, the learned and venerable Bede (who died A. D. 735) translated the entire Bible into that language. There were other Saxon versions, either of the whole or detached portions of the Scriptures, of a later date. A translation of the book of Psalms was undertaken by the illustrious King Alfred, who died A. D. 900, when it was about half finished: and Elfric, who was Arch-Bishop of Canterbury in 995, translated the Pentateuch, Joshua, Judith, part of the book of Kings, Esther and Maccabees.

نہیں معلوم ہوتا ہے کہ اُس ملک کے باشندوں کے پاس آٹھویں صدی سے پہلے اُنکی زبان میں کتاب اقدس کا کوئی ترجمہ تھا یا نہیں ' قریب سنہ ۷۰۶ کے ایڈھیلم صاحب شیربارن کے اول بشپ نے زبان سیکسن میں کتاب زبور کا ترجمہ کیا ' اور اُنہی بشپ صاحب کی خواہش سے ایگبرٹ یا اِڈفرڈ صاحب بشپ لنڈس فارن یا مقدس جزیرہ والے نے چاروں انجیلوں کا زبان سیکسن میں اِسکے تھوڑے دنوں بعد ترجمہ کیا ' اس ترجمہ کے ہونے سے تھوڑے دنوں بعد معزز عالم بیڈ صاحب نے جنکا سنہ ۷۳۵ میں انتقال ہوا پوری بیبلکا اس زبان میں ترجمہ کیا ' علاوہ ان ترجموں کے سیکسن زبان کے دیگر ترجمے تمام کتابوں اقدس خواہ متفرق حصوں کے زمانہ حال کے کئے ہوے تھے ' اور کتاب زبور کا ایک ترجمہ مشہور بادشاہ الفرڈ نے جنکا سنہ ۹۰۰ میں انتقال ہوا کرنا شروع کیا تھا ' اُن کی وفات تک صرف ادھا ہونے پایا ' اور الفرک صاحب نے جو مقام کینٹربری کے بشپ اعظم تھے کتاب ہاے توریت اور یوشع اور جوڈت اور سلاطین کا تھوڑا سا حصہ ' اور کتاب استھر اور میکبیس کا اس زبان میں ترجمہ کیا *

The Anglo-Saxon version being evidently translated from the Old Latin, Michaelis is of opinion that it may be of use in determining the readings of that version; and Semler has remarked, that it contains many readings which vary both from the Greek and Latin texts, of which he has given some examples. Dr. Mill selected various lections from this version; which,

اینگلو سیکسن زبان کا ترجمہ علانیہ قدیم رومی ترجمہ سے ہوا معلوم ہوتا ہے میکیلس صاحب کی یہہ راے ہے کہ یہہ ترجمہ قدیم رومی ترجمہ کی عبارتوں کی تصحیح میں کارآمد ہوسکتا ہے ' اور سملر صاحب نے یہہ کیفیت بیان کی ہے ' کہ اس ترجمہ میں بہت سی ایسی عبارتیں ہیں جو یونانی اور رومی دونوں متنوں

from difference of style, and inequalities observable in its execution, he ascribes to several authors: it is supposed to have been executed in the eighth century.

سے اختلاف رکھتي هيں ' اس اختلاف کے ثبوت میں آنھوں نے چند مقام اپني کتاب میں درج کئے هیں ڈاکٹر مل صاحب نے اس ترجمہ سے مختلف عبارتیں انتخاب کیں هیں اور بسبب اختلاف طرز بیان اور دیگر بہت سے ناهمواریوں کے ' جو اس ترجمہ میں پائي جاتي هیں ڈاکٹر مل صاحب کي یہہ راے هے کہ اِسکو کئي مترجموں نے تیار کیا هے ' خیال کیا گیا هے کہ یہہ ترجمہ آٹھویں صدي میں هوا هے *

ON THE MODERN LATIN VERSIONS OF THE OLD AND NEW TESTAMENTS.

زمانہ حال کے ترجمے عہد عتیق اور عہد جدید کے

Of the Modern Latin versions of the Old Testament, made by individuals in communion with the Church of Rome, those of Pagninus, Montanus, Malvenda, Cajetan, and Houbigant, are particularly worthy of notice.

عہد عتیق کے زمانہ حال کے رومي ترجموں میں سے جو گرجہ روم کے پیرووں کے کیئے هوے هیں ' پیگنینس صاحب اور مانٹینس صاحب اور میلونڈ صاحب اور کیجٹن صاحب اور هوبي گینٹ صاحب کے ترجمے خاص کر قابل ذکر کرنے کے هیں *

I. Sanctes Pagninus, a Dominican Monk, was the first modern oriental scholar who attempted to make a new translation of the Scriptures from the original languages. Having, in the course of his studies, been led to conceive that the Vulgate Latin version of Jerome, of which an account has already been given, was greatly corrupted, he undertook to form a new translation of the Old Testament from the Hebrew, following Jerome only where he thought that his version corresponded to the original. Under the patronage of the Popes Leo X., Hadrian VI., and Clement VI., he devoted twenty five years to this great work; which was first

سینکٹس پیگنینس صاحب جو ایک ڈامینکا کے درویش تھے ' زمانہ حال کے مشرقي طالب علموں میں سے اول تھے جنھوں نے اصلي زبانوں سے کتاب هاے اقدس کے نئے ترجمے کرنے کا ارادہ کیا ' آنھوں نے اپنے تحصیل علم کے زمانہ میں یہہ خیال کرکے کہ رومي ولگٹ ترجمہ جیروم صاحب کا جسکا ابھي بیان هوچکا هے بہت ناقص هوگیا هے ' عبري سے عہد عتیق کا ایک نیا ترجمہ تیار کرنے کا ارادہ کیا ' اسطرح پر کہ جہاں کہیں جیروم صاحب کا ترجمہ اصل سے مطابق پایا جائے اُن مقاموں میں اس نئے ترجمہ کے تیار کرنے میں آسکي بھي پیروي کي جاوے

printed at Lyons in 1528. The Jews who read it, attested its fidelity. The great fault of Pagninus is, that he has adhered too closely and servilely to the original text; and this scrupulous attachment has made his translation obscure, barbarous, and full of solecisms. He has also altered the commonly received names of men and cities, and has substituted others in their place, which are pronounced according to the pronounciation of the Masorites.

به استعانت دسویں پوپ لیو اور چھٹي هیدریں اور چھٹي کلیمنٹ کے آنهوں نے اس بڑے کام میں پچیس برس صرف کیئے ' یهه ترجمه اول بمقام لاینز سنه ۱۵۲۸ میں چھپا تها ' جن یهودیوں نے اسکو پڑھا آسکي اصل سے مطابق هونے کو تصدیق کیا ' پیگنینس صاحب کا بڑا قصور یهه هے که آنهوں نے اصلي متن کي اس ترجمه میں نهایت پیروي کي هے ' اور اس مشکوک پیروي نے اس ترجمه کو تاریک وحشت امیز اور غیر محاوره لفظوں سے معمور کردیا هے ' آنهوں نے انسانوں اور شهروں کے عام تسلیم شده ناموں کو بهي تبدیل کیا هے ' اور بجاے آن کے ایسے نام لکھے هیں جنکا تلفظ میسو رائیٹیس کے قواعد تلفظ کے موافق هوتا هے *

Though this translator's labours were very severely criticised by Father Simon, yet he acknowledges his ability and learning: and the later commentators and critics concur in justly commending his work, as being remarkably exact and faithful, and admirably adapted to explain the literal sense of the Hebrew text. Pagninus afterwards translated the New Testament from the Greek, which he dedicated to his patron, Pope Clement VII. It was printed with the former at Lyons, in 1528. In 1557, Robert Stephens printed a new edition of his translation with corrections, in two volumes, but it contains only the Old Testament of Pagninus's version. The New Testament is given in the Latin version of Beza, which we have already noticed.

اگرچه اس مترجم کے ترجمه کي طرز پر فادر سائیمن صاحب نے نهایت سخت نکته چیني کي هے ' تاهم وه آسکي قابلیت اور علم کا اقرار کرتے هیں ' اور آن سے پچھلے مفسر اور نکته چین آسکے ترجمه کو ایسا ماننے میں ازروے انصاف اتفاق کرتے هیں ' که وه ترجمه اصلي عبري متن سے بعینه اور مطابق هے اور آسکے لفظي معني ظاهر کرنے کے لیئے بهت مناسب هے پیگنینس صاحب نے بعد ازاں یوناني متن سے عهد جدید کا ترجمه کیا ' اور اس ترجمه کو اپنے معاون آٹهویں پوپ کلیمنٹ صاحب کے نام پر مخصوص کیا ' یهه ترجمه معه ترجمه عهد عتیق کے مقام لاینز میں سنه ۱۵۲۸ میں چھپا تها ' اور رابرٹ ستیفینز صاحب نے پیگنینس صاحب کے ترجمه کا نیا نسخه معه اصلاحوں کے دو جلدوں

میں سنہ ١٥٥٧ میں چھاپا ' مگر اس
نسخہ میں صرف عہد عتیق چھپي ہے اور
عہد جدید بیزا صاحب کے رومي ترجمہ
میں جسکا بیان ہوچکا ہے چھپي ہے *

2. The translation of Pagninus was revised by Benedict Arias Montanus, who has erroneously been considered as a new translator of the Bible in the Latin language. His chief aim was, to translate the Hebrew words by the same number of Latin ones; so that he has accommodated his whole translation to the most scrupulous rules of Grammar, without any regard to the elegance of his Latinity. Montanus's edition, therefore, may be considered rather as a grammatical commentary, than a true version. In the New Testament, Montanus changed only a few words in the Vulgate version, where he found it to differ from the Greek.

۲ پیگنینس صاحب کے ترجمہ
پربینیدکٹ ایریس مان‌ٹینس صاحب نے
جنکو رومي زبان کا ایک نیا مترجم غلطي
سے سمجھا گیا ہے نظرثاني کي اِنصاحبکا
مقدم ارادہ یہہ تھا کہ عبري الفاظ کو اسي
قدر رومي الفاظ سے ترجمہ کریں کہ جسقدر
عبري میں ہوں ' پس اس التزام کے
باعث سے اُنہوں نے اپنے تمام ترجمہ کو
صرف نحو کے نہایت مشکوک قواعد کے
بموجب کیا ہے اوررومي زبان کي خوبي پر
کسیطرح کا لحاظ نہیں کیا ' اسلیئے مانٹینس
صاحب کا نسخہ بہ نسبت اسکے کہ اُسکو
حقیقي ترجمہ سمجھا جاوے زیادہ‌تر ایسے
تفسیر ہے ' جسمیں صرف نحو کا زیادہ تر
التزام ہے ' عہد جدید میں ولگٹ ترجمہ
کے چند الفاظوں ہي کو صرف تبدیل کیا
ہے ' یعني جہاں کہیں اُنہوں نے اصل
یوناني متن سے اُنکو مختلف دیکھا *

3. The translation of Thomas Malvenda, a Spanish Dominican, being more grammatical and barbarous than that of Montanus, is but little esteemed, and has fallen into oblivion. The version, which bears the name of Cardinal Cajetan, strictly speaking, is not his production; having been made by two persons, (one a Jew, the other a Christian) both of whom were well skilled in the original language of the sacred volume. The whole of the New Testament was likewise translated, except

۳ طامس میل ویندا صاحب کے ترجمہ
میں بہ نسبت ترجمہ مان‌ٹینس صاحب
کے زیادہ ترصرف نحو کي پابندي ہے ؛
اور وحشت انگیز بھي ہے ' اس لحاظ سے
اسکي قدر کم کي جاتي ہے ' اورلوگوں نے
دل سے اُسکو فراموش کردیا ' ترجمہ جو
کارڈینل کیجٹن صاحب کے نام سے مشہور
ہے حقیقت میں اُن کا نہیں ہے ' اُسکو
دوشخصوں نے جن میں سے ایک یہودي
تھا ' اور دوسرا عیسائي ' اور دونو مقدس
کتاب کي اصلي زبان سے خوب واقف تھے

the Revelation. Cajeton carefully avoided those barbarous expressions which he must have used, if his version had been grammatically literal.

ترجمہ کیا تھا ' اسیطرح سے تمام عہد جدید کا بھی ترجمہ سواے کتاب مشاهدات کے انہوں نے ہی کیا تھا ' کیجٹن صاحب نے اُن وحشت انگیز کلاموں کو ' جنکو وہ استعمال کرتے اگر اُن کا ترجمہ بھی صرف نحو کے بموجب لفظی ہوتا ' هوشیاری سے فروگذاشت کیا *

4. The Latin version of the Old Testament, printed by Father Houbigant in his critical edition of the Hebrew Bible, is not framed according to the present Hebrew text, but according to the text, as he thought it should be corrected by manuscripts, ancient versions, and critical conjectures. Since the Reformation, several Latin versions of the Old Testament have been made from the original Hebrew by learned Protestants. The most esteemed are those of Munster, Leo Juda, Castalio, Junius and Tremellius, Schmidt, Dathe, Schott and Winzer.

۴ عہد عتیق کا وہ رومی ترجمہ جو فادر هوبی گینٹ صاحب نے عبری بیبل کے اپنے نکتہ چین نسخہ میں چھاپا عبری متن موجودہ کے بموجب ترجمہ نہیں کیا گیا ہے ' بلکہ بموجب ایسے متن کے ترجمہ کیا گیا ہے جسکا بمدد قدیم قلمی نسخوں اور قدیم ترجموں اور قیاسی اصلاحوں کے تصحیح کرنا انہوں نے مناسب سمجھا ' زمانہ رفارمیشن یعنی ترمیم مذہب سے علماء پروٹستینٹ نے اصلی عبری سے بہت سے رومی ترجمے عہد عتیق کے کیئے ہیں ' اِن ترجموں میں نہایت قدروالے ترجمے اِن صاحبوں کے ہیں ' یعنی منسٹر صاحب لیوجوڈا صاحب اور کیسٹیلیو صاحب اور جونس صاحب اور تریمیلیس صاحب اور سکمیڈٹ صاحب ' اور ڈیتھہ صاحب اور اسکاٹ صاحب اور ونزر صاحب کے *

1. In the year 1534, Sebastian Munster printed at Basle a new translation of the Old Testament from the original Hebrew: and in 1546 he published a second edition, with the Hebrew text, and with the addition of some notes, which Father Simon thinks useful for understanding the style of the sacred writings. Without rigidly adhering to the grammatical signification of the words, like Pagninus and Mon-

۱ سیباستین منسٹر صاحب نے اصل عبری متن سے عہد عتیق کا ایک نیا ترجمہ کرکے مقام بیسل میں سنہ ۱۵۳۴ میں چھاپا انہوں نے ہی ایک دوسرا نسخہ معہ عبری متن اور چند شرحوں کے جنکی نسبت فادر سائیمن صاحب کی یہہ راے ہے ' کہ وہ کتاب هاے اقدس کے طرز بیان کے سمجھنے کے واسطے مفید ہیں سنہ ۱۵۴۶ میں چھاپا ' اور لفظوں کے معنوں کی

tanus, he has given a more free and intelligible version: but not deviating from the sense of the Hebrew text, he has retained some of its peculiar idioms. He has also availed himself of the Commentaries of the best of the rabbinical writers.

صرف نحو سے بہت پیروي نکرکے جیسا کہ پیگنینس صاحب اور مان تینس صاحب نے کي ہے ' زیادہ صاف اور سمجھنے کے لایق ترجمہ کیا ہے ' عبري متن کے معنوں سے تجاوز جو نہیں کیا اسّ سبب سے عبري چند خاص محاورات آن کے ترجمہ میں موجود ہیں ' اس ترجمہ میں سیباس منستر صاحب نے نہایت عمدہ یہودي عالموں کي تفسیروں سے مدد لي ہے *

Simon freely censures particular parts of Munster's version; he decidedly prefers it to those of Pagninus and Montanus: and Huet gives him the character of a translator well versed in the Hebrew language, whose style is very exact and conformable to the original.

سائیمن صاحب منستر صاحب کے ترجمہ کے خاص حصوں پر اعتراض کرتے ہیں' لیکن پیگنینس صاحب اور مان تنس صاحب کے ترجموں کو بہ نسبت آسکے زیادہ پسند کرتے ہیں مگر ہیوایت صاحب منستر صاحب کو ایسا مترجم جانتے ہیں جو عبري زبان سے خوب اگاہي رکھتے تھے ' اور جنکا طرز بیان اصلي سے بالکل مطابق ہے *

2. The translation which bears the name of Leo Juda was commenced by him; but being prevented by death from finishing the work, he left it to be completed by Theodore Bibliander, Professor of Divinity at Zurich. With the assistance of Conrad Pellican, who was Professor of Hebrew in the same place, Bibliander translated the rest of the Old Testament from the Hebrew; the New Testament was undertaken by Peter Cholin and Rodolph Gualter, two learned Protestants, at that time resident at Zurich. Though it was condemned by the divines at Paris, it was favorably received by those of Salamanca, who reprinted it with some trifling alterations. It is acknowledged

۲ وہ ترجمہ جسپر لیوجوڈا صاحب کا نام ہے ' اُنہوں نے ہي کرنا شروع کیا تھا مگر اُن کي زندگي نے وفا نکي ' آخر تھیوڈور باي بیلي اینڈر پرافسر علم الہي مقام زورک والے کے حوالہ ہوا ' اور بمدد کان رڈ پیلیکن صاحب کے جو اُسي مقام میں عبري کے پرافسر تھے باي بیلي اینڈر صاحب نے عہد عتیق کے باقي ماندہ حصہ کو عبري سے ترجمہ کیا ' پیٹر کالن اور راڈالف گالٹر صاحب نے جو دو عالم پروٹستنٹ تھے ' اور اُسوقت مقام زورک میں سکونت رکھتے تھے عہد جدید کا ترجمہ کرنا اختیار کیا ' اگرچہ اُن کا کیا ہوا ترجمہ مقام پیرس کے محققین نے پسند نکیا ' مگر سیلیمینکا کے محققین نے اُسکو اچھي

to be very faithful; and its style is elegant than that of Munster; but the translators have, in some instances, receded too far from the literal sense.

طرح قبول کرکے قدرو منزلت کي اور پھر
چھاپا ' اس ترجمه کو اصل سے بہت مطابق
مانا جاتا ھے ' اوربه نسبت منسٹر صاحب
کے ترجمه کے اس کا طرز بیان زیادہ
پسندیدہ ھے ' مگر دونوں کے مترجم
بعض باتوں میں لفظي معنوں سے بہت
تجاوز کرگئے ھیں *

3. The Latin version of Sebastian Chattillon or Castalio (as he is generally called) was begun at Geneva, in 1542, and finished at Basle in 1550, where it was printed in the following year. His design was, to render the Old and New Testaments in elegant Latin like that of the ancient classic authors; but his style has been severely censured by some critics, as being too much affected, and destitute of that noble simplicity, grandeur, and energy, which characterize the sacred originals. Professor Dathe, however, has vindicated this learned Protestant from these charges.

۳ رومي ترجمه سیباسٹین یاکیسٹلیو
صاحب کا ' جنکو اس نام سے عموما پکار
تے ھیں ' مقام جینیوا سنه ۱۵۴۲ میں تیار
ھونا شروع ھوا ' اور مقام بئیسل میں جہاں
که وہ اگلے سال میں چھپا سنه ۱۵۵۰ میں تمام
ھوا ' ان کا ارادہ تھا ' که عهد عتیق اورعهد
جدید کو قدیم عمده رومي مورخوں کي
مانند ترجمه کریں ' مگر بعض نکته چینوں
نے آن کے طرز بیان پر نہایت سخت
اعتراض کیا ہے ' گویا که وہ محتاج ھے
عمده صفائي اور شان اور خوبي کا جو
مقدس اصلي کتابوں کي علامتیں ھیں '
مگر پروفسر ڈیتھے صاحب نے اس عالم
پروٹسٹنٹ کے ذمه پرسے یهه اتهام دور
کیا ھے *

The version of Francis Junius, and Immanuel Tremellius was first published in 1575: it was subsequently corrected by Junius, and has been repeatedly printed. By the Protestant Churches it was received with great approbation; and to this day it is held in great esteem for its simplicity, perspicuity and fidelity. Father Simon criticised it with great severity; but the learned Matthew Poole, in the preface of his *Synopsis Criticorum Sacrorum*, reckons it among the best versions: and

۴ فرانسیس جونیس صاحب اورایمانوئل
ٹیریمیلیس صاحب کا ترجمه ' اول مرتبه
سنه ۱۵۷۵ میں چھپا ' بعده جونیس صاحب
نے آسکو صحیح کیا تب دوبــــاره چھپا '
پروٹسٹنٹ گرجوں نے اس ترجمه کو بہت
پسند کیا ' اور بسبب آسکي سادگي اور
سلاست عبارت اور اصل سے مطابق ھونے
کے اجتک آسکي بڑي قدر کي جاتي
ھے ' فادر سائیمن صاحب نے اس ترجمه
پر نہایت سخت نکته چیني اور
اعتراض کیا ' مگر میتھیو پول صاحب

the ecclesiastical historian, Dupin, commends it for its close adherence to the Hebrew.

نے اپني کتاب سيناپ سس کے ديباچه ميں اسکو نهايت عمده ترجموں ميں شمار کيا ہے اور گرجا کي تاريخ لکھنے والے صاحب نے اس ترجمه کي ' اس لحاظ سے که وه عبري متن سے نهايت مطابقت رکھتا هے تعريف کي هے *

5. In 1696, was published (after the author's decease) a new Latin translation of the Bible, by Sebastian Schmidt, who was professor of oriental languages at Strasburgh. Of this version there have been several editions. It is strictly literal; and is chiefly useful to young students in the Hebrew language.

۵ سيباستينس سکميدت صاحب نے جو مشرقي زبانوں کے مقام ستراٹيس برگ ميں پرافسر تھے ' بيبل کا ايک نيا رومي ترجمه آسکے مترجم کي وفات کے بعد سنه ۱۶۹۶ ع ميں چھاپا ' اس ترجمه کے بهت سے نسخے هيں ' اور يهه بهت لفظي ترجمه خاص کر عبري زبان کے مبتدي طالب علموں کے ليئے نهايت مفيد هے *

6. The version of John Augustus Dathe, who was professor of oriental literature at Leipsic, is deservedly in high repute for its general fidelity and elegance, both in this country and on the continent.

۶ جان اگستس ڈيتهه صاحب کا ترجمه ' جومقام ليپ سک ميں علوم مشرقي کے پرافسر تھے ' اس ملک ميں اور تمام يورپ ميں بسبب اسکے که وه عموما اصل سے مطابق اور عمده هے بڑي شهرت رکھتا هے *

7. In the year 1816, another new translation of the Old Testament, from the Hebrew, was commenced by M. M. Henry Augustus Schott and Julius Frederick Winzer. One volume only has appeared, comprising the Pentateuch. This version professes to be very close.

۷ هنري اگستس سکاٹ صاحب اور جوليسس فرڈرک ونڈرصاحب نے عهد عتيق کا ايک اور نيا ترجمه عبري سے کرکے سنه ۱۸۱۶ ميں چھاپا ' ابتک آسکي ايک هي جلد جس ميں توريت هے چھپي هے ' يهه ترجمه اصل سے بهت مطابق معلوم هوتا هے *

Besides the preceding new modern Latin versions, there have been several editions of the Latin Vulgate, so much corrected from the original Hebrew and Greek, as in some degree to be considered new translations. Of this number are the Latin Bibles published by Clarius, Eber, and Osiander.

علاوه مذکوره بالا نئے زمانه حال کے رومي ترجموں کے ' بهت سے نسخے رومي ولگت ترجمے کے عبري اور يوناني متنوں سے اسقدر صحيح کئے گئے هيں که گويا نئے ترجمے سمجھے جاويں ' ان هي سب ميں سے وه رومي بيبليں بھي هيں ' جنکو

کیلاریس صاحب اور ایبر صاحب اور آوسی اینڈرز صاحب نے مشتہر کیا *

1. **Isidore Clarius's** edition of the Vulgate first appeared at Venice, in 1542, and is of extreme rarity; it was reprinted at the same place in 1557 and 1564. The editor has not only restored the ancient Latin text, but has also corrected it in a great number of places which he conceived to be erroneously translated, so as to make them conformable to the Hebrew original. Although he corrected more than *eight thousand* places as he states in his preface, yet he omitted some, lest he should offend the Roman Catholics by making too many alterations in the Vulgate version.

۱ اسے سی ڈور کیلاریس صاحب کا نسخہ رومی ولگت کا ' اول مرتبہ مقام وینس میں سنہ ۱۵۴۲ میں مشتہر ہوا اور بہت کمیاب ہے ' پھر اسی مقام میں یہہ نسخہ سنہ ۱۵۵۷ اور سنہ ۱۵۶۴ میں چھپا ' اُنہوں نے قدیم رومی بیبل کو صرف بحال ہی نہیں کیا بلکہ بہت سے مقاموںمیں جہاں کہیں اُنہوں نے خیال کیا کہ وہ غلط ترجمہ ہوا ہے اس طرح سے صحیح کیا ہے ' کہ جس سے وہ اصل عبری متن سے مطابق ہو جاوے ' اگرچہ اُنہوں نے جیسا کہ وہ اپنی کتاب کے دیباچہ میں بیان کرتے ہیں ' اٹھہ ہزار مقام سے زیادہ صحیح کیئے ' تاہم بہت سے اس خوف سے چھوڑدیئے ' کہ رومی ولگت میں بہت سی تبدیلیاں کرنے سے رومن کیتھلک برافروختہ نہوں *

2. The method of Clarius was followed by Paul Eber, who corrected the Vulgate from Luther's German version. His edition was published at Wittemberg, in 1565, with the addition of Luther's translation, under the authority of Augustus, Elector of Saxony, and was reprinted in 1574.

۲ پال ایور صاحب جنہوں نے رومی ولگت لیوتھر صاحب کے جرمن زبان کے ترجمہ سے صحیح کیا ' کیلاریس صاحب کے قاعدہ کے پیرو ہیں ' اِن کا نسخہ مقام وِٹم برگ میں معہ اُسکے جو لیوتھر صاحب کے ترجمہ سے اس میں زیادہ کیا گیا ہے ' اگسٹس صاحب کی سند سے جو مقام سیکسنی کے ایلکٹر ہیں سنہ ۱۵۶۵ ع میں چھاپا گیا تھا ' اور سنہ ۱۵۷۴ ع میں یہی ترجمہ پھر چھپا *

The edition of Luke Osiander appeared in 1578, and has since been very often reprinted; as also a German translation of it, which was first published at Stutgard, in 1600. Andrew **Osiander's** edition was also printed in

۳ نسخہ لیوک اوسی اینڈر صاحب کا سنہ ۱۵۷۸ ع میں مشتہر ہوا اور تب سے کئی بار چھپ چکا ہے ' جیسے کہ اُنکا جرمنی ترجمہ ولگت کا کئی مرتبہ چھپا ' جس کا اول نسخہ مقام سٹٹ گارڈ میں سنہ ۱۶۰۰ ع

1600, and frequently since. They have both corrected the Vulgate, according to the Hebrew originals; and have occasioned some confusion to their readers, by inserting their emendations in a character different from that in which the Vulgate text is printed.

میں چھپا ' اور اینڈرواوسي اینڈرصاحب کا ولگت نسخہ بھي سنہ ۱۹۰۰ ع میں چھپا اور پھر بعد کو بھي کئي دفعہ چھپ چکا ہے ' اِن دونوں صاحبوں نے ولگت کو بموجب اصل عبري کے صحیح کیا ہے ' جن حرفوں میں اُنھوں نے اپنے ولگت کو چھاپا ہے ' اُن حرفوں سے اور مختلف حرفوں میں اپني اصلاحوں کے چھاپنے سے اپني کتاب کے پڑھنے والے کو پریشاني میں ڈالا ہے *

There are likewise several Latin versions of the New Testament, made both by Catholics and Protestants, of which those of Erasmus, Beza, and Sebastiani are particularly worthy of notice.

اسي طرح سے عہد جدید کے بہت سے رومي نسخے ہیں ' جنکو دونوں فرقوں یعني کیتھلکس اور پروٹسٹنٹس نے کیا ہے ان ترجموں میں سے ایریسمس صاحب اوربیزا صاحب اورسیبااسٹي اینئي صاحب کے ترجمہ خاص کرلایق بیان کرنے کے ہیں *

The celebrated Erasmus has the honor of being the first translator of the new Testament into the Latin language from the original Greek. His object was to give a faithful and clear version, in which it is admitted he succeeded as far as it was possible at that time. In this version he followed not only printed copies, but also four Greek manuscripts; according to the example of Jerome, he varied but little from the Vulgate. The first edition of his translation appeared in 1516, and was dedicated to Pope Leo X., by whom it was highly commended in a letter of thanks which he wrote to Erasmus. The Pontiff's praises, however, did not prevent his labours from being censured with great severity by certain Roman Catholic writers, against whom Erasmus defended himself with great spirit.

' مشہور ایریسمس صاحب کو اس بات کي عزت ہے ' کہ اُنھوں نے اصلي یوناني متن سے رومي زبان میں عہدجدید کا سب سے پہلے ترجمہ کیا ' اُنکا مدعا یہہ تہا کہ ایک صاف اور اصل کے مطابق ترجمہ کریں ' جس ارادہ میں لوگ اسبات کوجایز رکھتے ہیں کہ وہ اسقدر کامیاب ہوے جتنا کہ اُس زمانہ میں ممکن تھا ۰ اس ترجمہ کے تیار کرنے میں اُنھوں نے صرف چھپے ہوے نسخوں سے ہي کام نہیں لیا ' بلکہ چارقلمي یوناني نسخوں کا بھي استعمال کیا ہے ' اور بموجب قاعدہ جیروم صاحب کے اُنھوں نے ولگت سے کچھہ ہي اختلاف رکھا ہے ' اُنکے ترجمہ کا اول نسخہ سنہ ۱۵۱۶ ع میں مشہور ہوا اور دسویں پوپ لیو کے نام پر مخصوص کیا گیا ' جنھوں نے شکرگذاري کي ایک چھٹي میں جو بنام

His version has been frequently printed and corrected both by himself and by his editiors.

ایریسمس صاحب کے لکھے اس نسخہ کي
بہت سي تعریف کي ، لیکن پوپ کي
تعریفوں سے یہہ نہوا کہ یہہ صاحب بعض
رومي کیتھلک نکتہ چینوں کے سخت
اعتراض اور نکتہ چیني سے محفوظ رہتے
جنکے مقابلہ میں ایریسمس صاحب نے
بڑي ہمت سے آپ کو اُن کے اعتراضوں
سے بري کیا ، ایریسمس صاحب نے اپنے
ترجمہ کو اکثر خود چھاپا اور اوروں نے بھي
چھاپا *

2. The Latin version of Theodoret Beza was first published in 1556, and has since been repeatedly printed. On account of its fidelity, it has always been highly esteemed by Protestants of every denomination. Bishop Walton, indeed, was of opinion, that he was justly charged with departing unnecessarily from the common readings, without the authority of manuscripts; but a careful examination of Beza's translation will shew that that distinguished prelate was in this instance mistaken.

۲ تھیودورٹ بیزا صاحب کا رومي ترجمہ
اول مرتبہ سنہ ۱۵۵۶ ع میں چھپا ، اور اُس
سے بعد کو بھي کئي بار چھپ چکا ہے ،
اُسکے اصل سے مطابق ہونے کے سبب
سے ہر فرقہ کے پروٹسٹنٹ اُسکي ہمیشہ
قدر کرتے رہے ، البتہ بشپ والٹن صاحب
کي یہہ راے تھي ، کہ اس ترجمہ کے
مصنف پر یہہ الزام ہونا واجب ہے کہ
اس نے عام عبارتوں سے بدوں سند قلمي
نسخوں کے بلا ضرورت پرہیز کیا ہے ، مگر
بیزا صاحب کے ترجمہ کا غور سے امتحان
کرنے پر ظاہر ہو گا ، کہ وہ مشہور بشپ
یہہ راے دینے میں غلطي پر تھے *

3. In the year 1817, a new Latin version of the New Testament was published by Leopoldo Sebastiani, the very learned editor of Lycophron, justly celebrated throughout the East, and not altogether unknown in England, for the losses he sustained, and the misfortunes he suffered, in consequence of the important services which he gratuitously rendered to the British Government, while resident in Persia as President of the missionaries sent out by the Church of

۳ لیوپالڈوسبیسٹیاني صاحب
نے جو کتاب لائي کا فران کے مرتب کرنے
والے ایک بڑے عالم تھے ، ایک رومي ترجمہ
عہد جدید کا سنہ ۱۸۱۷ ع میں چھاپا ، اور
یہہ صاحب مشرق میں خوب مشہور تھے
اور انگلستان میں بھي بالکل انکا نام
چھپا ہوا نہیں ہے ، بسبب نقصانوں کے
جو اُن کو ہوے اور بد بختیوں کے سبب
سے جو اُنہوں نے سرکار انگریزي کے اُن بڑي
خدمات کے سرانجام دینے میں اُسوقت

Rome, at the time that Bonaparte attempted to establish relations with the court of Ispahan. The version is made from the Alexandrian manuscript, with which the translator states that he collated several manuscripts and collections of various readings, availing himself also of every critical aid he could procure and particularly of the writings of the Greek Fathers, and the assistance of the most learned of the modern Greek clergy. To obtain the latter, M. Sebastiani expressly travelled through the whole of Greece. In all *doctrinal* points, this version is made conformable to the tenets inculcated *by the Church of Rome*.

میں سہیں ' جبکہ وہ فارس میں آن میشنریز کے پروپیگنڈس تھے ' جنکو گرجہ روم نے اسوقت میں روانہ کیا تھا جبکہ شہنشاہ بوناپارٹ نے دربار اصفہان سے تعلق پیدا کرنے کا ارادہ کیا ' یہہ ترجمہ الکذندریں نسخہ سے ہوا ' مترجم بیان کرتا ہے کہ میں نے اس نسخہ سے بہت قلمی نسخوں اور مختلف عبارتوں کے مجموعونکا مقابلہ کیا ' اور آسکے ساتھہ ہي آسنے ہر نکتہ چیں مدد سے جو وہ حاصل کرسکا ' خاص کر یونانی متقدمیں کي تحریروں کي ' اور زمانہ حال کے یونانی پادریوں میں سے بڑے عالموں کي مدد سے اپنے کو مستفید کیا ' اخیر مدد کے حاصل کرنے کے واسطے سیباستي اینی صاحب ظاہر ہے کہ تمام یونان میں پھرے ' تمام مقدم مسائل میں یہہ ترجمہ آن قواعد کے مطابق ہے جنپر گرجہ روم میں عمل ہوتا ہے *

Versions in the modern languages of Europe.

Of the German versions.

یوروپي ترجمے زمانہ حال کي زبانوں کے

جرمن زبان کے ترجمے

As Germany has the honor of being the country where the art of printing was first discovered, so it was distinguished in the annals of sacred literature, by being the first in which the holy Scriptures were issued from the press in the vernacular language of its inhabitants.

جرمني کو جیسے اس بات کي عزت ہے کہ اول چھاپہ کا فن وہیں ایجاد ہوا ' اسي طرح مقدس علوم کے دفتر میں آسکا نام اس سبب سے مشہور ہے ' کہ کتاب اقدس اول آسکے باشندوں کي زبان میں چھاپہ میں چھپ کر مشتہر ہوئي *

So early indeed as the year 1466, a German translation from the Vulgate was printed, the author of which is unknown. Scarcely, however, had the Reformation commenced, when Luther designed a new version of the Scriptures for the general use of his countrymen.

پہلے ہي سنہ ۱۴۶۶ ع میں ایک جرمني ترجمہ ولگت سے ترجمہ ہو کرچھپا ' جسکے مترجم کا نام نا معلوم ہے ابھي مذہب کے ترمیم شروع نہیں ہونے پائي تھي ' کہ لیوتھر صاحب نے اپنے ہموطنوں کے عام استعمال کے واسطے کتاب اقدس کا ایک نیا ترجمہ کرنے کا قصد کیا *

2. Luther's first publication comprised the seven penitential Psalms, from the Latin of John Reuchlin. These appeared in 1517, and were followed by the New Testament in 1522; by the Pentateuch, in 1523; by the book of Joshua, and the remaining historical books, in 1524; in which year also appeared the books of Job, Psalms, Proverbs, Ecclesiastes, and the Song of Songs. In 1526 were published the Prophecies of Jonah and Habbakuk; in 1528, those of Zechariah and Isaiah; in 1529, the apocryphal book of Wisdom; in 1530, the book of Daniel, together with the remaining apocryphal books; in 1531, the entire book of Psalms; and 1531 and 1532, the rest of the prophetical books.

۲ لیوتھر صاحب کا اول ترجمہ جو کچھہ تھا جان ریوکلن صاحب کے رومي متن سے سات سامز استغفار کا کیا ہوا تھا ' یہہ سامز سنہ ۱۵۱۷ع میں مشتہر ہوئي ' اور انکے بعد سنہ ۱۵۲۲ ع میں عہد جدید کا ترجمہ مشہور ہوا ' اور اسکے بعد سنہ ۱۵۲۳ ع میں توریت کا ترجمہ اور اُسکے بعد سنہ ۱۵۲۴ع میں کتاب یوشع اور باقي ماندہ کتب تواریخ کا ترجمہ چھپا ' اور اسي سال میں کتاب ہاے ایوب اور زبور اور امثال اور وعظ اور غزل الغزلات بھي چھپیں ' اور سنہ ۱۵۲۶ ع میں پیشین گوئیاں یوحنا اور حبقوق کي مشتہر ہوئیں اور سنہ ۱۵۲۸ ع میں پیشین گوئیاں اشعیاہ اور ذکریا کي اور سنہ ۱۵۲۹ ع میں خارج شدہ کتاب ورَدم کي اور سنہ ۱۵۳۰ ع میں کتاب دانیال معہ باقي ماندہ خارج شدہ کتابوں کے ' اور سنہ ۱۵۳۱ ع اور سنہ ۱۵۳۲ ع میں باقي اور پیغمبروں کي کتابیں چھاپي گئیں *

All the above mentioned portions of Luther's translations are of extreme rarity; in the revision of it he received very important assistance from the learned and candid Philip Melancthon, who also corresponeded with eminent men on various topics of Biblical criticism, in order to render the translation as correct as possible. Further, to ensure its accuracy, a select party of learned men assembled with Luther at Wittemberg, to revise every sentence which he had made directly from the Hebrew and Greek. Melancthon collated the Greek original, Cruciger the Chaldee, and other professors the Rabbinical writings. Justus Jonas, John Bugen-

لوتھر صاحب کے ترجمہ کے یہہ سب حصہ اب نہایت کمیاب ہیں ' اِسکي نظر ثاني کرنے میں اُنھوں نے عالم صاف دل فلپ میلینکتھن صاحب کي بڑي مددلي ' جنھوں نے مشہور شخصوں سے ببیل کے نکتہ چیني کي مختلف باتوں پر اس ارادہ سے خط کتابت کي ' کہ جہاں تک ہوسکے صحیح ترجمہ ہووے ' اور اس ترجمہ کي درستي اور اصل سے زیادہ تر مطابقت کرنے کے واسطے ایک منتخب مجمعہ عالموں کا ' لوتھر صاحب کے پاس مقام ویٹم برگ میں ہر فقرہ کے نظر ثاني کرنے کے لیئے ' جو لوتھر صاحب نے صرف عبري اور یوناني متنوں ہي سے کیا تھا

hagen, and Matthew Aurogallus, also contributed their aid.

جمع هوا ' میلینکتھن صاحب نے اصل یوناني سے مقابلہ کیا ' کروسیجر صاحب نے کالڈي سے اور اور پرافسروں اور یہودي علما کي تحریروں سے مقابلہ کیا ' جستس جونس صاحب اور جان بیوجن هیگن صاحب اور میتھیو اروگیلو صاحب نے بھي مدد دي *

The whole Bible thus revised was published in 1530, and again in 1534, 1541, and 1545. Luther made his version directly from the original Hebrew and Greek, and not one of his numerous enemies durst charge him with the ignorance of those languages. His translation is represented as being uncommonly clear, and accurate, and its style in a high degree pure and elegant.

اس طرح سے نظر ثاني هوکر یہہ تمام بیبل سنہ ۱۵۳۰ ع میں چھپي ' اور سنہ ۱۵۳۴ ع اور سنہ ۱۵۴۱ ع اور سنہ ۱۵۴۵ ع میں مکرر چھپي ' لیوتھر صاحب نے اپنا ترجمہ صرف اصلي عبري اور یوناني متن سے کیا ' اور اُن کے بہت سے دشمنوں میں سے کوئي یہہ اتہام نہ لگا سکا کہ وہ اِن زبانوں سے ناواقف هیں ' بیان کرتے هیں کہ آنکا ترجمہ بہت صاف اور اصل کے مطابق هے اور آسکا طرز بیان بہت عمدہ هے *

Having originally been published in detached portions, as these were gradually and successively circulated among the people, Luther's version produced sudden and incredible effects, and contributed more than any other cause, to extirpate the erroneous principles, and superstitious practices of the Church of Rome, from the minds of a prodigious number of persons.

اصل میں جو یہہ ترجمہ متفرق حصوں میں مشتہر هوا ' چنانچہ یہہ حصے درجہ بدرجہ دست بدست رهے ' اسلیئے لیوتھر صاحب کے ترجمہ سے بہت عجیب اثر پیدا هوے ' اور بے تعداد لوگوں کي طبیعتوں میں سے گرجــــہ روم کے غلط مسائیلوں اور کذب مذهبي استعمالوں کے نکال دینے کا یہہ تــــرجمہ بہت بڑا سبب هوا *

Vuluable as Luthers's German translation of the Scriptures confessedly is, it was severely attacked, on its publication, by the enemies of the Reformation, whose productions are enumerated by Walchius. Luther's translation, reformed by the Zuinglians and Calvi-

علانیہ جیسا کہ لیوتھر صاحب کا جرمني ترجمہ کتابوں اقدس کا بہت قیمتي هے ویساهي آسکے چھپنے کے بعد مذهب کي ترمیم کے دشمنوں نے جنکي کتابوں کو والچیس صاحب نے شمار کیا هے آسپر سخت حملہ کیئے ' لیوتھر صاحب کے

nists, has been printed for innumerable times at different places.

ترجمه کو قوم زینگلینز اور کیلو نیسٹس نے ترمیم کرکے بے شمار مرتبہ مختلف مقاموں میں چھاپا ہے *

3. Between the years 1525 and 1529, Leo Juda published at Zurich a German Swiss translation of the Scriptures. As far as he could, he availed himself of such parts of Luther's version as were then printed. In 1667, a new and revised edition of Leo Juda's translation was published at Zurich: the alterations and corrections in it are so numerous, that it is considered as a new translation, and is commonly called the *New Zurich Bible*, in order to distinguish it from the *Old* Zurich version of Leo Juda.

۳ لیوجوڈا صاحب نے مقام زورک میں سوئیز ٹرینسلیشن کی جرمني زبان میں کتاب ہاے اقدس کا ترجمہ سنہ ۱۵۲۵ ع اور سنہ ۱۵۲۹ ع میں چھاپا ' جہاں تک ہوسکا آنہوں نے لیوتھر صاحب کے ترجمہ کے ایسے حصوں سے جو اُسوقت میں چھپے تھے ' اس ترجمہ کے کرنے میں مدد لي مقام زورک میں سنہ ۱۶۶۷ ع میں ایک نیا اور نظر ثاني کیا ہوا ترجمہ چھپا تھا ' اس نسخہ میں تبدیلیاں اور اصلاحیں اسقدر کثرت سے ہیں ' کہ آسکو ایک نیا ترجمہ سمجھا جاتا ہے ' اور اس نظر سے کہ لیو جوڈا صاحب کے پورانے زورک ترجمہ کو اس نسخہ سے تمیز کرسکیں ' اسکو نیا زورک بیبل پکارتے ہیں *

4. As the Zurich edition differs very materially from that of Luther, John Piscator undertook another, from the Latin version of Junius, and Tremellius, which he has followed very closely. It appeared in detached portions between the year 1602 and 1604, and was repeatedly printed during the seventeenth century.

۴ زورک نسخہ جو لیوتھر صاحب کے نسخہ سے بہت اختلاف رکھتا ہے ' اسلیئے جان پسکیٹر صاحب نے . جونیس اور تریمیلیس صاحب کے رومي ترجمہ سے جسکي آنہوں نے نہایت پیروي کي ہے ' ایک اور ترجمہ کرنا اختیار کیا ' یہہ ترجمہ درمیان سنہ ۱۶۰۲ عیسوي اور سنہ ۱۶۰۴ ع کے متفرق حصوں میں مشتہر ہوا اور سترھویں صدي میں پھر چھپا *

Besides the preceding German versions made by Protestants, there are also translations made by Roman Catholic divines, one of which is the following.

علاوہ مذکورہ بالا جرمني زبان کے ترجموں کے جو پروٹسٹنٹ کے کیئے ہوے ہیں ' رومن کیتھلک محققیں کے کیئے ہوے ترجمے بھي ہیں ' جن میں ایک کا آگے بیان کیا جاتا ہے *

5. The version of John Detemberger, whose translation clearly evinces, that he was utterly unfit for the task he undertook. He took much from Luther, against whom, however, he vehemently inveighs.

۵ جان ڈیٹمبرجر صاحب کا ترجمہ جس سے یہہ صاف معلوم ھوتا ھے کہ اُسکا مترجم اُس کام کے لایق نہ تھا جو اُسنے اختیار کیا ، اِس شخص نے بہت سا کچھہ لیوتھر صاحب کے ترجمہ میں سے لیا ھے ، مگر لیوتھر صاحب کو بہت برا لکھا ھے *

6. There are also translations of the Old Testament in the dialect spoken by the Jews in Germany, called the Jewish-German.

۶ اُس زبان میں بھي عہد عتیق کے ترجمے ھیں جسکو ملک جرمني کے یہودي بولتے ھیں ، اور جسکا نام یہودي جرمني ہے *

7. A translation of the Old Testament in the Jewish-German, made by Rabbi Jekuthiel Ben Isaac Blitz, was printed at Amsterdam, in 1679. Kortholt terms this translator a blasphemous impostor, and charges him with having disguised certain prophecies relative to the Messiah, in consequence of his Jewish predilections.

۷ یہودي جرمني زبان میں ایک ترجمہ عہد عتیق کا جسکو یہودي عالم جي کتھیل ابن اسحاق بلیٹزا نے کیا ھے ، مقام ایمسٹرڈیم میں سنہ ۱۶۷۹ میں چھپا کارتھولٹ صاحب اِسکے مترجم کو خدا کا برا کھنے والا فریبي بتاتے ھیں ، اور یہہ الزام دیتے ھیں کہ اُسنے اپنے مذھب کي پچ سے چند پیشیں گوئیوں متعلقہ مسیح کو چھپا دیا ھے *

Of the versions in the languages spoken in the British Isles.

اُن زبانوں میں کے ترجمے جو انگریزوں کے جزیروں میں بولے جاتي ھیں

English Versions.—Although it is impossible, at this distance of time, to ascertain when or by whom Christianity was first planted in this island, as well as the earliest time when the Scriptures were translated into the language of its inhabitants, yet we know that, for many hundred years, they were favored with the possession of the part, at least, of the sacred volume in their vernacular tongue.

اگرچہ ایسے دراز زمانہ کے گذرنے پریہہ بات تحقیق کرني غیر ممکن ہے کہ انگلستان کے جزیرہ میں مذھب عیسائي نے اول ھي کب اور کس سے رواج پایا ، اور پہلي پہل کتاب ھاے اقدس اُسکے باشندوں کي زبان میں کب ترجمہ ھوئیں ، پھر بھي ھمکو یہہ معلوم ھے کہ بہت برسوں تک اُسکے باشندوں کے پاس مقدس کتاب کا کچھہ حصہ اُنکي خاص زبان میں تھا *

The earliest version of which we have any account, is a translation of the Psalms into the Saxon tongue by Ad-

نہایت زمانہ ابتدا کا ترجمہ جسکے باب میں ہم اطلاع رکھتے ھیں کہ زبور کا وہ ترجمہ ھے جو ایڈھایم یا ایڈیلم صاحب نے جوشربورن

helm or Adelme, the first Bishop of Sherborne, about the year 706.

کے اول بشپ تهے قریب سنه ۷۰۶ کے زبان
سیکسن میں ترجمه کیا *

2. A Saxon version of the Four Gospels was made by Egbert, Bishop of Lindisfern, who died, A. D. 721.

۲ ایگبرٹ صاحب بشپ لینڈس
فرن نے جنکا انتقال سنه ۷۲۱ میں هوا ،
چاروں انجیلوں کا سیکسن زبان میں ترجمه
کیا *

3. A few years after, the venerable Bede translated the entire Bible into that language.

۳ چند سال کے بعد معزز بیڈ صاحب
نے تمام بیبل کا سیکسن زبان میں ترجمه
کیا *

4. Nearly two hundred years after Bede, King Alfred executed another translation of the Psalms, either to supply the loss of Adhelm's (which is supposed to have perished in the Danish wars), or to improve the plainness of Bede's version.

۴ قریب دوسو برس کے بعد بیڈ صاحب
کے باد شاه الفرڈ نے ، خواه تو ایڈهلیم
صاحب کے ترجمه کا نقصان پورا کرنے کے
واسطے ، جسکو خیال کرتے هیں که ڈنمارک
کي لڑائي میں معدوم هوگیا تها ، یا بیڈ
صاحب کے ترجمه کو صفائي اور ترقي دینے
کے واسطے زبور کا ایک اور ترجمه کیا *

5. A Saxon translation of the Pentateuch, Joshua, part of the Kings, Esther, and the Apocryphal books of Judith, and the Maccabees, is attributed to Elfric, or Elfred, who was Archbishop of Canterbury A. D. 995.

۵ ایک سیکسن زبان کا ترجمه توریت کا
اور کتاب یوشع اور کتاب سلاطین کے کچهه
حصے اور کتاب استهر اور جوڈت کے خارج شده
کتابوں اور کتاب هاے میکیبیز کا ترجمه ،
الفرک یا الفرڈ صاحب سے جو سنه ۹۹۵
میں کینٹربري کے آرچ بشپ تهے منسوب
کیا جاتا هے *

A chasm of several centuries ensued, during which the Scriptures appear to have been buried in oblivion, the general reading of them being prohibited by the papal see. The first English translation of the Bible known to be extant, was executed by an unknown individual, and is placed by Archbishop Usher to the year 1290: of this there are three manuscript copies preserved, in the Bodleian library, and in the libraries of

۶ اس زمانه کے بعد کئے صدئیں گذر
گئیں ، جن میں معلوم هوتا هے که کتب
مقدس تغافل میں پڑیں ، اور اُن کے عام
پڑهے جانے کي پوپ نے منادي کي ، اول
انگریزي ترجمه بیبل کا جسکا موجود هونا
معلوم هوا هے کسي نامعلوم شخص کا هے
جسکو ارچ بشپ عشر صاحب سنه ۱۲۹۰ کا
بتاتے هیں ، اس ترجمه کے تین قلمي
نسخے کتب خانه بوڈ لین ، اور اکسفرڈ

Christ Church and Queen's Colleges at Oxford.

میں گرجہ عیسائي اور شہزادي کے کالجوں کے کتب خانوں میں محفوظ هیں *

7. Towards the close of the fourteenth century, John de Trevisa, Vicar of Berkeley in the county of Gloucester, at the desire of his patron Lord Berkeley, is said to have translated the Old and New Testaments into the English tongue. But as no part of this work appears ever to have been printed, the translation ascribed to him is supposed to have been confined to a few texts, which were painted on the walls of his patron's chapel at Berkeley Castle, or which are scattered in some parts of his works, several copies of which are known to exist in manuscript.

۷ چودهویں صدي کے انجام کے قریب کہتے هیں کہ جان ڈي تریویساصاحب نے جو مقام برکلي واقع صوبہ گیلاس ایسٹر کے پادري تھي ' اپنے مہربان لارڈ برکلي صاحب کي خواهش سے عہد عتیق اور عہد جدید کا ترجمہ انگریزي زبان میں کیا مگر اس ترجمہ کے کسي حصہ کا کبھي چھاپا جانا جو معلوم نہیں هوتا ' اس سبب سے یہہ خیال کیا گیا ہے ' کہ جو ترجمہ اُس سے منسوب کیا جاتا هے وہ چند هي متنوں میں محدود رها جو جان ڈي تریویسا صاحب کے مہربان کے گرجہ واقع قلعہ برکلي کي دیواروں پر نقش کردیئے گئے تھے ' یا جو اُن کي کتابوں کے چند حصوں میں جنکے اب بہت سے قلمي نسخے موجود هیں متفرق پڑے هوے هیں *

Nearly contemporary with him was the celebrated John Wickliffe, who, about the year 1380, translated the entire Bible from the Latin Vulgate into the English language as then spoken, not being sufficiently acquainted with the Hebrew and Greek languages to translate from the Originals.

۸ مذکورہ بالا مصنف کے همزمانہ مشہور جان وکلایف صاحب نے قریب سنہ ۱۳۸۰ع کے تمام بیبل کا اُس زمانہ کي انگریزي زبان میں ترجمہ کیا ' کیونکہ عبري اور یوناني زبانوں سے وہ بخوبي واقف نہ تھے *

9. In England, as in other parts of Europe, the spread of the pure doctrines of the Reformation was accompanied with new translations into the vernacular language. For the first printed English translation of the Scriptures we are indebted to William Tindal, who having formed the design of translating the New Testament from the original Greek into English, removed to An-

۹ انگلستان میں بھي اسیطرح سے جیسا کہ یورپ کے اور حصوں میں واقع هوا مذهب کي ترمیم کي پاک تعلیموں کے پھیلنے سے باشندوں کي خاص زبان میں نئے ترجمہ هوے کتب مقدسہ کے اول چھپے هوے انگریزي ترجمہ کے واسطے هم ولیم ٹنڈال صاحب کے ممنون هیں ' جنہوں نے عہد جدید کا اصلي یوناني سے انگریزي میں

twerp in Flanders, for this purpose. Here with the assistance of the learned John Fry or Fryth, who was burnt on a charge of heresy in Smithfield, in 1551, and a friar, called William Roye, who suffered death on the same account in Portugal, he finished it, and in the year 1526 it was printed either at Antwerp or Hamburg.

ترجمہ کرنے کا قصد کیا ' اور اسي نظر سے مقام اینٹ ورپ واقع فلینڈرز کو گئے اس مقام میں بمدد عالم جان فراي یافرتھہ صاحب کے جنکو مقام سمتھہ فیلڈ میں مذهب کي بنیاد میں غلطي کرنے کے اتہام سے سنہ ١٥٥١ ع میں زندہ جلادیا گیا تھا ' اور بمدد ایک مذهبي بھائي کے جسکا نام ولیم رای صاحب تھا ' اور آنکو بھي بسبب اسي اتہام کے مقام پورچگل میں قتل کیا گیا ; ولیم تندال صاحب نے اپنے ترجمہ کو پورا کیا ' اور خواہ بمقام اینٹ ورپ یا بمقام هیمبرگ کے سنہ ١٥٢٦ ع میں یہہ ترجمہ چھپا ' *

10. In 1535, the whole Bible translated into English, was printed in folio, dedicated to the King by Miles Coverdale, a man greatly esteemed for his piety, knowledge of the Scriptures, and diligent preaching; on account of which qualities King Edward VI. subsequently advanced him to the see of Exeter. This is the first translation of the whole Bible printed in our language. It was called a "special" translation, because it was different from the former English translations; as Lewis has shown by camparing it with Tindal's.

١٠ میلس کوردیل صاحب نے جوخدا پرستي اور علم کتب مقدسہ اور وعظ کي جفا کشي کے سبب سے بہت معزز تھے ' تمام بیبل کے انگریزي ترجمہ کو سنہ ١٥٣٥ ع میں چھاپ کر اپنے بادشاہ کے نام سے مخصوص کیا ' اور آن اوصاف کے سبب سے بادشاہ اڈورڈ چوتھے نے آنکو ضلع ایکسیٹر کي بشپي پر ممتاز کیا ' یہہ اول انگریزي ترجمہ تمام بیبل کا هماري زبان میں چھپا هوا ہے ' اِسکو اس وجھہ سے خاص ترجمہ کہتے تھے کہ پہلے انگریزي ترجموں سے مختلف ہے ' جیسا کہ لیوس صاحب نے اِسکو تندال صاحب کے ترجمہ سے مقابلہ کرکے ثابت کیا ہے *

11. In 1537, another edition of the English Bible was printed by Grafton and Whitchurch, at Hamburg, as some think, or, as others suppose, at Malbarow, or Marburg in Hesse, or Marbeck in the duchy of Wittemberg. It bore the name of Thomas Matthewe.

١١ گریفٹن اور وٹ چرچ صاحب نے مقام هیم برگ میں بموجب قول چند شخصوں کے یا مقام مال بارو یا ماربرگ واقع هیسي یا بمقام ماربک واقع صوبہ وٹم برگ میں بموجب قول اور ونکے انگریزي بیبل کا ایک اور نسخہ سنہ ١٥٣٧ ع

Mr. Wanley is of opinion, that to the end of the book of Chronicles, this edition is Tindal's translation; and from thence to the end of the Apocrypha, Coverdale's: Mr. Wanley also observed, that, the whole New Testament was Tindal's. Heylin says, it was no other than the translation of Tindal and Coverdale somewhat altered. The name of Matthewe is allowed for some reasons to have been fictitious, one of which is that the memory of Tindal had become odious to many. It is said that John Rogers, a learned academic, and the first who was condemned to the flames in the reign of Queen Mary, was employed by Cranmer to superintend this edition. and to furnish the few emendations and additions that were thought necessary.

میں چھاپا ' اس ترجمہ پر طامس میتھیو صاحب کا نام تھا ' وینلي صاحب کي یہہ راے ھے ' کہ کتاب تاریخ کا اخر تک اس نسخہ میں تنڈال صاحب کا ترجمہ ہے ' اور وھاں سے اگے کتاب خارج شدہ تک کورڈیل صاحب کا ترجمہ ہے وینلي صاحب نے یہہ بھي معلوم کیا تھا کہ تمام عہد جدید بھي تنڈال صاحب کي ترجمہ کي ھوے ھے ' ھیلن صاحب بیان کرتے ھیں کہ یہہ نسخہ تنڈال صاحب اور کورڈیل صاحب کے نسخہ میں سے کچھہ تبدیل کرکے بناھے میتھیو صاحب کو اس ترجمہ کا مترجم چند وجوہ کے سبب سے نہیں قرار دیا گیا ہے ' جن میں سے ایک وجہہ یہہ ہے کہ یاد گاري تنڈال صاحب کي بہت سے لوگوں کو ناگوار ھوگئي تھي ' اسلیئے میتھیو صاحب کا نام اسپر لکھدیا گیا تھا ' بیان کیا گیا ہے کہ جان راجرز صاحب کو جو ایک عالم مدرس تھے اور سلطنت شاھزادي میرئي میں جولوگ جلادیئے گئے تھے آدمیوں سے یہہ اول تھے ' کرینمر صاحب نے اس نسخہ کے چھپنے کا اھتمام کرنے اور چند اصلاحوں اور افزود گیوں کے کرنے کے واسطے جو ضروري سمجھي گئي تھیں مقرر کیا تھا *

12. As soon as the papal power was abolished in England, and the King's supremacy settled by parliament in 1534, Cranmer was very assiduous in promoting the translation of the Holy Scriptures into the vulgar tongue; well knowing how much the progress of the Reformation depended upon this measure. In April 1593, Grafton and Whitchurch printed the Bible called the

۱۲ انگلستان میں سے جوں ھیں پوپ کي قوت خارج ھوئي ' اور پارلیمنٹ نے سنہ ۱۵۳۴ ع میں بادشاہ کي عظمت قرار دي ' تب کرینمر صاحب نے کتب مقدسہ کے ترجمہ کو عام زبان میں ترقي دینے کے واسطے بہت محنت کي ' کیونکہ وہ یہہ خوب جانتے تھے کہ اس تجویز پر مذھب کي ترمیم کي ترقي بہت منحصر ہے '

"Great Bible;" in its text, those parts of the Latin version, which are not found in the Hebrew or Greek, are inserted in a smaller letter; such, for instance, as the three verses of the 14th Psalm, which are the 5th, 6th, and 7th, in the translation of the English Liturgy, and the controverted clause in I. John. V. 7, 8.; and a mark is used to denote a difference of reading between the Hebrew and Chaldee. In this edition Matthew's Bible was revised, and several alterations and corrections were made in the translation, especially in the book of Psalms. Johnson calls this third edition of the Scriptures the Bible in the large or great volume, and ascribes it to the year 1539; he says, that Miles Coverdales compared the translation with the Hebrew, mended it in many places, and was the chief director of the work.

ماہ اپریل سنہ ۱۵۳۵ ع میں گریفتن اور وٹ چرچ صاحب نے وہ بیبل جسکو بیبل کلاں کہتے ہیں چھاپی اسکے متن میں رومی ترجمہ کے آن حصوں کو جو عبری یایونانی متن میں نہیں پائے جاتے ہیں' چھوٹے حرفونمیں چھاپا ھے مثلا ۳ آتیں چودھویں زبورکی جو انگریزی دعاکی کتاب کے ترجمہ میں پانچویں چھٹی اورساتویں آیتیں ہیں اور مقام متنازعہ اول یوحنا باب ۵–۷ و۸ کا ' عبری اور کالدی متنوں کی عبارت کے اختلاف کو ظاھر کرنے کے واسطے ایک علامت مقرر کی گئی ہے ' یہہ نسخہ گویا نظرثانی کی ہوئی میتھیو کی بیبل ہے ' اس ترجمہ میں بہت سی تبدیلیاں اور اصلاحیں خصوصا کتاب زبور میں کی گئی ہیں ' جانسین صاحب کتب مقدسہ کے اس تیسری بار کے چھپے ہوے نسخہ کو ایسی بیبل کے نام سے تمیز کرتے ہیں جسکی بہت بڑی جلد ھے ' اور آسکو سنہ ۱۵۳۹ ع کا بتاتے ہیں ' وہ بیان کرتے ہیں کہ میلس کورڈیل صاحب نے اس ترجمہ کو عبری سے مقابلہ کیا ' اور بہت سے مقاموں میں اصلاح دی ' اس نسخہ کے مرتب کرنے میں وہ مقدم رھنما تھے *

13. In the course of the year 1539, another Bible was printed by John Byddel called "Tavernor's Bible" from the name of its conductor Richard Tavernor. This is neither a bare revisal of the English Bible just described, nor a new version; but a kind of intermediate work, being a correction of what is called "Matthew's Bible," many of whose

۱۳ جان بیڈل صاحب نے سنہ ۱۵۳۹ ع کے درمیان میں ' ایک اور بیبل جسکو تیورنر صاحب کی بیبل اس سبب سے کہتے ہیں کہ آسکے مرتب کرنے والے کا نام ریچرڈ تیورنر تھا چھاپی ' جس انگریزی بیبل کا ہم ابھی اوپر بیان کرچکے ہیں نہ آس بیبل کا نظرثانی کیا ہوا یہہ نسخہ ھے نہ نیا ترجمہ ہے ' مگر ایک اوسط درجہ

marginal notes are adopted, and many omitted, and others inserted by the editors.

کي کتاب ہے جس میں میتهیو صاحب کي بیبل کو صحیح کیا گیا هے ' جسکے حاشیه کي شرح میں سے کسیقدر اس نسخہ میں داخل کردیا گیا ہے ' اور کسي قدر چھوڑ دیا گیا ہے ' اور کتناهي اسکے مرتب کرنے والوں نے اپني طرف سے بھردیا هے *

14. The several additions from the vulgar Latin inserted in the Great Bible, are omitted in the Bishop's Bible, which is so called from a number of Bishops being employed in its execution; and the verse 7 of I. John V., which was before distinguished by its being printed in a different letter, is here printed without any distinction. This Bible was reprinted in 1572, with several corrections and amendments and several prolegomena. The second edition of this Bible is called "Matthew Parker's Bible."

۱۴ بیبل کلاں میں بہت سے افزودگئیں جو عـــام رومي ترجمه سے لیکر داخل کي گئي هیں آنکو بشپ کي بیبل میں نهیں داخل کیا گیا ' جسکو بشپ کي بیبل اس وجهه سے کهتے هیں ' که آسکو بشپوں نے تیار کیا تها ' اور آیت ۷ اول یوحنا باب ۵ جسکو مختلف حرفوں میں چهاپنے سے امتیاز کیا گیا تها ' اس بیبل میں بدون کسي امتیاز کے آسکو چهاپا گیا ہے ' یهه بیبل سنه ۱۵۷۲ ع میں بهت سي اصلاحوں اور ترمیموں معه بهت سے دیباچهکي گفتگووں کے دوباره چهپي بیبل کا یهه دوسري مرتبه کا چهپا هوا نسخه میتهیو پارکر صاحب کي بیبل کهلاتا هے *

15. The last English version that remains to be noticed, is the authorised translation now in use, which is commonly called King Jame's Bible. He succeeded to the throne of England in 1603; and several objections having been made to the Bishop's Bible at the conference held at Hampton Court in the following year, the King commanded a new version to be undertaken; and fifty four learned men were appointed to this important labour. These learned were divided into six companies; and to each company certain parts of the Bible were given to translate; and the

۱۵ اخیر انگریزي ترجمه جسکا تذکره کرنا باقي ہے وہ ترجمه ہے جو اب مروج هے ' اسکو بادشاه جیمس کي بیبل کهتے هیں ' یهه بادشاه سنه ۱۶۰۳ میں انگلستانکا تخت نشین هوا ' اور آسکے اگلے سال میں دربار هیمپٹن میں جو مجلس جمع هوئي تهي وهاں بشپ کي بیبل پر بهت سے اعتراض پیش کئے گئے تهے ' پس بادشاه نے حکم دیا که ایک نیا ترجمه کیا جاوے ' اور اِس امراهم کے سرانجام کے لیئے ۵۴ عالم مقرر هوے یهه علما چهه گروهوں میں منقسم هوے ' اور هرگروه کو معین حصے

following are some of the instructions given to them by the King.

بیبل کے ترجمہ کرنے کے واسطے دیئے گئے ' اور جو کچھہ بادشاہ نے آن عالموں کو اسکے باب میں هدایتیں کیں آن میں سے چند ذیل میں درج هیں *

The ordinary Bible read in the Church, commonly called the Bishop's Bible, to be followed, and as little altered as the original will permit.

معمولي بيبل جو گرجي ميں پڑهي جاتي هے اور جسکو عموما بشپ کي بيبل کهتے هيں ' اس ترجمه کرنے ميں آسکي پيروي کيجاوے ' اور آسميں اسقدر تبديلي کيجاوے جسقدر اصل کا مقتضا هو *

The names of the Prophets and the holy Writers, with the other names in the text, to be retained as near as may be, accordingly as they are vulgarly used.

پيغمبروں اور مقدس مورخوں کے ناموں کو معه اور آن ناموں کے جو متن ميں هيں جهاں تک ممکن هو آسيطرح رهنے ديا جاوے جيسے که وه عام استعمال ميں هيں *

When any word hath divers significations, that to be kept, which hath been most commonly used by the most eminent fathers, being agreeable to the propriety of the place and the analogy of faith.

جب کسي لفظ کے کئي معنے هوں تو آن ميں سے وه معنے ليئے جاويں جو مناسب موقع کے هوں ' اور عقايد ايمانيه کے برخلاف نهوں ' جنکو نهايت مشهور متقدمين کثرت سے عام استعمال ميں لاتے تهے *

Upwards of two centuries have elapsed, since the authorised English version of the Holy Scriptures, now in use, was given to the British nation. During that long interval, though many passages in particular books have been elucidated by learned men, with equal felicity and ability: yet its general fidelity, perspicuity, and excellence, have deservedly given our present translation a high and distinguished place in the judgment of the Christian world, wherever the English language is known or read. Of late years, however, this admirable version—the guide and solace of the sincere Christian—has been attacked with no common virulence, and arraigned as being deficient in fidelity, prespicuity,

دو صديوں سے زياده گذريں هيں ' که يهه اجازت ديا گيا ترجمه کتب مقدسه کا جو اب تک استعمال ميں هے ' انگريزوں کي قومکو حاصل هوا ' اس مدت دراز کے اندر اگرچه عالموں نے خاص کتابوں کے بهت سے مقامات کي تفسير بهت خوبي اور قابليت سے کي هے ' تاهم آسکي سلاست عبارت اور بالکل اصل سے مطابق هونے اور عمدگي سے ' همارا يهه ترجمه عيسائيوں کي رائے ميں جهاں کهيں انگريزي پڑهي جاتي هے نهايت اعلى اور برتر رتبه رکهتا هے ' مگر چند سال سے اس مشهور ترجمه پر جو سچے عيسائي دل کے ليئے بڑي رهنمائي هے عجب تيزي سے حمله هوا هے اور آسپر يهه الزام لگايا گيا هے که وه اصل

and elegance; ambiguous and incorrect, even in matters of the highest importance.

The principal antagonists of this version, in the present day, (to omit the bold and unmeasured assertions of the late Dr. Geddes and others,) are Mr. John Bellamy, in the Prospectus, Preface, and Notes of his new translation of the Bible, and Sir James Bland Burges, in his "Reasons in favor of a New Translation of the Scriptures." The former of these writers in his Prospectus issued in 1818, affirmed that "no translation has been made from the original Hebrew since the 128th year of Christ," and that "in the fourth century Jerome made his Latin version from the Greek version; from which came the Latin Vulgate, and from the Latin Vulgate all the European translations have been made; thereby perpetuating all the errors of the first translators."

Of the Welsh Versions.

From an epistle of Dr. Richard Davis, Bishop of Saint David's, prefixed to the Welsh New Testament, printed in 1567, we learn there was a British or Welsh version of the Pentateuch extant about (if not before the year) 1527, though the translator's name is not

سے مطابق ہونے ور خوبی اور عمدگی عبارتمیں ناقص اور مشکوک اور غلط یہانتک ہے کہ بڑے بڑے امر اہم کے امور میں بھی صحیح نہیں ہے *

اس ترجمہ کے مقدم دشمن اس زمانہ میں علاوہ ڈاکٹر گڈس صاحب اوراوروں کے جنکی گستاخ اور بیہودہ تقریروں کو ہم ذکر نہیں کرتے ہیں) جان بیلمی صاحب ہیں جنہوں نے اپنی بیبل کے نئے ترجمہ کی تجویز اور دیباچہ اور شرحوں میں اس ترجمہ پر اعتراضات کئے ہیں ' اور دوسرے سر جیمس بلینڈ برجس صاحب ہیں ' جنہوں نے اپنی دلایل متعلقہ ضرورت نئے ترجمہ کتب مقدسہ میں اس ترجمہ میں عیب نکالے ہیں ' ان مورخوں میں سے پہلے نے اپنی تجویز میں جسکو اُنہوں نے سنہ ۱۸۱۸ ع میں مشتہر کیا یہہ اقرار دیا ' کہ سنہ ۱۲۸ عیسوی سے اصل عبرانی متن سے کوئی ترجمہ نہیں ہوا ہے ' اور یہہ کہ چوتھی صدی میں جیروم صاحب نے اپنا رومی ترجمہ یونانی ترجمہ سے کیا تھا ' اور اُن کے ترجمہ سے رومی ولگٹ ترجمہ ہوا ' اور رومی ولگٹ سے تمام یورپ کے ترجمہ ہوے ' اور اس تقریر سے اول مترجموں کی تمام غلطیوں کی ہمیشگی ثابت کرتے ہیں *

ملک ویلز کی زبان کے ترجمے

ڈاکٹر رچرڈ ڈیوز صاحب کے ایک نامہ سے جو سینٹ ڈیوڈ کے بشپ تھے ' اور یہہ نامہ اس زبان کے اُس عہد جدید کے نسخہ میں جو سنہ ۱۵۶۷ ع چھپا شامل تھا ' ہمکو دریافت ہوتا ہے کہ قریب سنہ ۱۵۲۷ ع کے ایک برطانیہ یا ویلز زبان

known. Some other small and detached passages of Scripture appear also to have been translated into this language in the reign of King Edward VI., which were printed, in all probability, for the use of his Liturgy. But it was not until the reign of Elizabeth, that efficient steps were taken to supply the inhabitants of the Principality of Wales with the Holy Scriptures in their vernacular dialect.—

کا ترجمہ نسخہ توریت کا موجود تھا ' اگرچہ آسکے مترجم کا نام معلوم نہیں ہے ' چند دیگر قلیل اور متفرق مقاموں کتابہاے اقدس کا ترجمہ معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ اڈورد چھٹي کي سلطنت میں ہوا ' اور غالبا بادشاہ کے ہمراہي مذہبي گروہ کے استعمال کے واسطے چھپا ' مگر ملکہ الزبت کي سلطنت تک اسبات کي کافي تدبیریں نہیں کي گئي تہیں کہ صوبہ ویلز کے باشندوں کو آن کي خاص زبان میں کتاب اقدس کا ترجمہ بہم پہونچایا جاوے *

William Morgan D. D., Bishop of Llandaff *first* translated the entire Old Testament, together with the Apocrypha into Welsh, and also revised and corrected the former version of the New Testament, both of which were printed in 1588. During the reign of James I., the Welsh version underwent a further examination and correction from Dr. Parry, Morgan's successor in the see of Saint Asaph. This corrected version which is usually called Parry's Bible, is the basis of all subsequent editions.

ولیم مارگن صاحب بشپ مقام لینداف نے تمام عہد عتیق کو معہ خارج شدہ کتابوں کے زبان ویلز میں ترجمہ کیا ' اور عہد جدید کے پہلے ترجمہ کو بھي نظرثاني کیا ' اور اصلاح دي اُنکے یہہ دونوں ترجمے سنہ ۱۵۸۸ میں چھپے ' اور ڈاکٹر پیري صاحب نے بھي جو ضلع سینٹ اِساف کے بشپي میں مارگن صاحب کے جانشین ہوے ' بادشاہ جیمس اول کي سلطنت میں ویلز زبان کے ترجمہ کا اِمتحان کیا ' اور تصحیح کي ' یہہ تصحیح کیا ہوا ترجمہ جو عموما پیري صاحب کي بیبل کہلاتا ہے ' اُس زبان کے تمام اگلے نسخوں کي بنیاد ہے *

Of the Irish versions.

The New Testament having been translated into Irish by Dr. William Daniel, Arch-Bishop of Tuam, Dr. Bedell (who was advanced to the see of Kilmore and Ardagh in 1629), procured the Old Testament to be translated by a Mr. King; who being ig-

جزیرہ ایرلنڈ کي زبان کے ترجمے

جبکہ عہد جدید کا ترجمہ اس زبان میں ولیم ڈینیل صاحب ٹوآم کے آرچ بشپ نے کیا ' تب ڈاکٹر بیڈل صاحب نے جو سنہ ۱۶۲۹ میں مقام کلمور اور ارداغ کي بشپي پر سربلند ہوے ' عہد جدید کا ترجمہ کرنے کے واسطے مسٹر کینگ صاحب کو بہم

norant of the original languages, executed it from the English version. Bedell, therefore, revised and compared it with the Hebrew, the Septuagint, and the Italian version of Diodati. He supported Mr. King, during his undertaking, to the utmost of his ability.

پهونچايا 'ان صاحب نے بسبب اسکے که وه اصلي زبانوں سے واقفيت نرکهتے تهے آسکا ترجمه انگريزي ترجمه سے کيا اسليئے بيڈل صاحب نے اس ترجمه کو عبري متن اور سپٹو اجنٹ اور ڈايوڈيٹي کے رومي ترجمه سے مقابله اور نظر ثاني کيا اور بيڈل صاحب نے کينگ صاحب کے اس کام کي نهايت مدد کي *

Of the Gaelic versions.

The New Testament into this tongue was translated by the late Revd. James Stuart; it bears a high character for its fidelity, and accuracy. Several books of the Old Testament were translated in detached portions at different times and published.

کيلاک زبان کے ترجمے

اس زبان ميں عهد جديد کا ترجمه پادري جيمس ستوارٹ صاحب نے کيا هے ' اصل سے مطابق هونے اور درستي کے سبب سے يهه ترجمه بهت معزز هے ' عهد عتيق کے بهت سي کتابوں کا متفرق حصوں ميں مختلف ايام ميں ترجمه هوکر چهپا *

Of the French versions.

1. The earliest French translation of the Scripture was rendered by Guiars De-Moulin, a canon of St. Pierre d, Aire, in the diocese of Touraine, who was employed in this work from the Vulgate, from 1291 to 1294. In 1512, James Le Fevre, of Estaples, (better known by the name of Jacobus Faber, Stapulensis) published a translation of Saint Paul's Epistles, with critical notes and a commentary, in which he freely censures the Vulgate. The translation of Le Fevre is said to be the basis of all the subsequent French Bibles, whether executed by Roman Catholics or Protestants.

فرانسيسي زبان کے ترجمے

١ نهايت شروع زمانه کا فرانسيسي ترجمه کتب مقدسه کا کايئوس ڈي‌مالن صاحب نے کيا تها ' يهه صاحب سينٹ پيرڈي ايئرواقع بشپي نورين کے کنن تهے ' استرجمه ميں جو ولگٹ سے هوا سنه ١٢٩١ ع سے سنه ١٢٩٤ تک يهه مصروف رهے ' جيمس بي فيور صاحب ساکن استيپلز نے جو جاقوبس فيبر ستيپو ليذسس والے کے نام سے زياده ترمشهور هيں ' سينٹ پال کے نامونکا ترجمه معه نکته چين شرحوں اور ايک تفسير کے سنه ١٥١٢ ع چهاپا ' اس ترجمه ميں رومي ولگٹ ترجمه کو وه ازادي سے ملامت کرتے هيں ' بي‌فيور صاحب کا ترجمه کهتے هيں که تمام اگلے فرانسيسي بيبل

کے ترجموں کي بنياد هے ' جنکو خواہ رومن
کيتهلکس نے کيا خواہ پروٹسٹنٹ نے کيا *

2. The first Protestant French Bible was first published by Robert Peter Olivetan, with the assistance of his relative, the illustrious reformer, John Calvin, who corrected the Antwerp edition, wherever it differed from the Hebrew. It was printed at Geneva in 1540, with additional corrections by Calvin.

۲ رابرٹ پيٹراولاٹونٽ صاحب نے بمدد
مشهور ترميم کنندہ مذهب جان کيلون
صاحب کے ' جو آنکے قرابتي هيں جنهوں
نے اينٹ ورپ صاحب کے نسخه کو اُن
اُن مقاموں ميں صحيح کيا جهاں جهاں
عبري متن سے اختلاف رکهتا تها ' اول
پروٹسٹنٹ فرانسيسي بيبل کو چهاپا '
يهه بيبل معه افزوني کي نئي اصلاحوں کيلون
صاحب کے بمقام جينوا سنه ۱۵۴۶ ميں
چهپا *

3. Another edition appeared at the same place in 1588, revised by the College of pastors and professors of the Reformed Church at Geneva, who so greatly improved Olivetan's Bible, both in correctness and diction, that it henceforth obtained the name of the Geneva Bible, by which it is now generally known. This is, confessedly, the most elegant French version extant; but many Protestants have wished that it were a little more *literal*.

۳ بمقام جينوا ميں ايک اور نسخه
سنه ۱۵۸۸ ميں چهپا ' جسکو جينوا کے
ترميم شدہ گرجے کے پرافسروں اور پاسٹروں
کے کالج نے نظر ثاني کيا ' اور اُنهوں نے
اولا ٹونٽ صاحب کي بيبل کو طرز بيان
اور عبارت کي درستي ميں اسقدر ترقي
دي ' که تب سے اُسکا نام جينوا کے بيبل
هوگيا ' جيسا که وہ اب عموما مشهور هے '
علاوہ يهه نهايت عمدہ فرانسيسي ترجمه
هے جو اب موجود هے ' مگر بهت سے
پروٹسٹنٹ فرقے والوں کي يهه خواهش
هے که يهه ترجمه کچهه تهوڑا اور لفظي هوتا *

4. Another French Protestant version (made from the Italian translation of Diodati) was published in 1562, which was held in estimation by the Calvinists. The French translation of Sebastian Castalio, who was but indifferently skilled in that language, appeared at Basil in 1655; being accommodated to his Latin version above noticed, it

۴ ايک اور فرانسيسي پروٹسٹنٹ
ترجمه جو ڈيوڈاٹي صاحب کے ترجمه سے
هوا سنه ۱۵۶۲ ع ميں چهپا ' اس ترجمه کي
قوم کيلوينسٹس نے بهت قدر کي هے '
اور فرانسيسي ترجمه سيبئسٹين کيسٹليو
صاحب کا جو فرانسيسي زبان کا اچهي
طرح علم نرکهتے تهے بمقام بيسل سنه ۱۶۵۵ ع
ميں مشتهر هوا ' يهه ترجمه اُنهي صاحب

was liable to the same objections, and was never held in any esteem.

کے رومي ترجمہ کے موافق ہوا تھا ' اس سبب سے جو اُس ترجمہ پر اعتراض تھے وہ اس پر بھي تھے *

5. The translation of the entire Bible by Charles Le Cene was published at Amsterdam. The states of the Groningens prohibited the circulation of this version in their province, on account of its Socinian tendency.

۵ چارلس لي سين صاحب نے پوري بيبل کا ترجمہ مقام ايم سٹرڈيم ميں چھاپا ۔ قوم گرانڈجن کے گورنمنٹ نے اپنے ملک ميں اس ترجمہ کے پھيلنے کي اس سبب سے ممانعت کي ' کہ اُس ميں عقايد سوشنين کے پرورش کي گئي تھي *

6. A French translation of the New Testament, by the celebrated cirtic Le Clerc appeared also at Amsterdam: it is said to be tainted with Socinian principles, and has never been much read.

۶ مشہور نکتہ چين لي کلرک صاحب نے بھي عہد جديد کا ايک فرانسيسي ترجمہ مقام ايمسٹرڈيم ميں چھاپا ' بيان کيا جاتا ھے کہ يہہ ترجمہ عقايد ايماني سوشنين سے رنگين ھے ' اور يہہ پڑھنے ميں کبھي نہيں آتا *

7. Father Amelotte's Translation of the New Testament from the Vulgate was published in 1666,67,68. It has been very justly and severely criticised for its blunders by Father Simon.

۷ ايم لوٹ صاحب کا ترجمہ عہد جديد کا ولگٹ ترجمہ سے ھوکر سنہ ۱۶۶۶ و سنہ ۱۶۶۷ و سنہ ۱۶۶۸ ع ميں چھپا ' فادر سايمن صاحب نے اس ترجمہ کے عيبوں پر از روے انصاف کے سخت نکتہ چيني اور اعتراض کئے ھيں *

8. The French Version of the ingenius critic, Father Simon, published with notes in 1702, was translated into English by Mr. Webster. This version was condemned by an ordinance of the Cardinal de Noailles, Archbishop of Paris, and also by two "Instructions" issued by the celebrated Bossuet, Bishop of Meaux.

۸ عاقل نکتہ چين فادر سائمن صاحب کے فرانسيسي ترجمہ کو جو معہ شرحونکے سنہ ۱۷۰۲ ميں چھپا ' مسٹر ويبسٹر صاحب نے انگريزي ميں ترجمہ کيا ' کارڈي نل ڈي نوئيس صاحب آرچ بشپ پيرس کے حکم سے ' اور اُن دو ھدايتوں کے سبب سے بھي کہ جنکو بشپ مياکس مسمي باسوئٹ صاحب نے جاري کيا ' يہہ ترجمہ ناپسند ھوا اور خارج ٹھرا *

Of the Belgian Versions.

ملک بلجيئن کي زبان کے ترجمہ

A Flemish translation of the Scriptures was made from the Vulgate in the

کتب مقدسہ کا ايک فليمش زبان کا ترجمہ ولگٹ سے سولويں صدي ميں ھوا

sixteenth century. For a long time the Protestants in the low countries had only the Dutch translation made from Luther's German version in 1560, which has already been noticed. But in 1618, in consequence of an order issued by the Synod of Dort, a new translation was undertaken from the Hebrew and Greek. It was submitted, when finished, to a careful examination as to its being faithfully executed.

تھا ' مدت تک سب ملکوں کے پروٹسٹینٹس کے پاس صرف ڈچ زبان کا ترجمہ تھا ' جو لیوتھر صاحب کے جرمنی ترجمہ سے جسکی ہم اطلاع دےچکے ہیں سنہ ۱۵۶۰ میں ہوا تھا ' مگر بسبب ایک حکم کے جو مجلس واقع ڈورت سے جاری ہوا تھا ' ایک نیا ترجمہ عبری اور یونانی متنوں سے کیا گیا تھا ' جب یہہ ترجمہ پورا ہوچکا تب آسکا اس نظر سے خوب امتحان کیا گیا کہ وہ اصلی کے مطابق ہوا یا نہیں *

Of the Italian Versions.

Four versions of the Bible are extant in the Italian language. The earliest is that of Nicolao Malermi, who translated it from the Latin Vulgate. The second is that of Antonio Bruccioli; he professes to have made his version from the Hebrew, and Greek, but Walchius says that he chiefly followed the Latin translation of Sanctes Pagninus. An Italian version has been said to have been published under the auspices of Pope Sixtus V.; but its existence is very doubtful. A Protestant Italian version of the New Testament was published at Geneva in 1561, and of the entire Bible in 1562, which is usually considered as a revision of Bruccioli's: but Walchius asserts that it is altogether a new translation. It has, however, long been superseded by the elegant and faithful version of Giovanni Diodati, published in 1607. The latest Italian version is that executed, in conformity with the Vulgate, by Antonio Martini, Archbishop of Florence to-

رومی زبان کے ترجمے

رومی زبان میں بیبل کے چار ترجمے ہیں انمیں سے نہایت زمانہ ابتدا کا نکولیو مالرمی صاحب کا ترجمہ ہے ' آنہوں نے اس ترجمہ کو رومی ولگٹ سے کیا اور دویم درجہ کا ترجمہ آینٹونیو برکسی آلی صاحب کا ہے ' وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمنے یہہ ترجمہ عبری اور یونانی سے کیا ہے ' مگر والچیس صاحب کہتے ہیں کہ آنہوں نے خاص کر سینکٹس پیگدی نس صاحب کے رومی ترجمہ کے پیروی کی ہے ' بیان کیا جاتا ہے کہ پوپ سکسٹس صاحب پانچویں کی مد نظر سے ایک رومی ترجمہ چھپا ہے ' مگر آسکی موجود گی میں بہت شک ہے ' اور ایک پروٹسٹنٹ رومی ترجمہ عہد جدید کا بمقام جینوا سنہ ۱۵۶۱ میں چھپا ' اور پوری بیبل کا ترجمہ سنہ ۱۵۶۲ میں چھپا ' اس ترجمہ کو برکسی آلی صاحب کے نسخہ کا نظر ثانی کیا ہوا نسخہ سمجھا جاتا ہے ' مگر والچیس صاحب یہہ کہتے ہیں کہ وہ بالکل ایک نیا ترجمہ ہے ' جی اوویذی ڈایوڈیٹی

wards the close of the eighteenth century, it received the sanction of Pope Pius VI.

صاحب کا ترجمہ جو عمدہ اور اصلي سے
مطابق ہے اور جو سنہ ۱۶۰۷ میں چھپا ،
استرجمہ سے زیادہ قدر یافتہ ایکمدت سے رہا ھے
نہایت زمانہ حال کا رومي ترجمہ وہ ترجمہ
ھے جسکو بمطابقت رومي ولگٹ ترجمے
کے ایں ٹونیو مارتدي صاحب آرچ بشپ
مقام فلارنس نے آٹھارویں صدي کے آخیر پر
تیار کیا اس ترجمہ کو پوپ پیس چھٹے
نے پسند اور منظور کیا *

Of the Spanish versions.

The earliest edition of the Scriptures in the Spanish language, was executed from the Vulgate. In 1553, a Spanish version of the Old Testament was made for the Jews by Edward Pinel. A much earlier translation than this is said to have been made by some learned Jew, which has been too hastily attributed to Rabbi David Kimchi.

سپین کي زبان کے ترجمے

اس زبان میں کتب مقدسہ کا سب سے
پہلا نسخہ رومي ولگٹ سے ترجمہ ھوا تھا ،
اڈورڈ پینل صاحب نے یہودیوں کے واسطے
عہد عتیق کا ترجمہ زبان سپین میں سنہ
۱۵۵۳ ع میں کیا اس ترجمہ سے ایک بہت
پہلے کا ترجمہ بیان کیا جاتا ھے کہ چند
یہودیوں نے کیا تھا جسکو بغیر فکر کئے ھوئے
یہودي عالم دائود قمچي سے منسوب کرتے
ھیں *

The edition of the Old Testament in Hebrew, and in Jewish-Spainsh, was printed at Vienna, in the years 1813, 14,15,16, for the use of the Jews of Constantinople, of most of the critics of Turkey, who are Spanish-Jews.

عبراني اور یہودیوں کي سپین زبان میں
عہد عتیق کا ایک نسخہ ، مقام ویئنا میں
قسطنطینہ کے یہودیوں اورترکستان کے اون
نکتہ چینوں کے استعمال کے واسطے جو قوم
یہود میں سے رھنے والے سپین کے ھیں
سنہ ۱۸۱۳ وسنہ ۱۸۱۴ وسنہ ۱۸۱۵ و سنہ
۱۸۱۶ ع میں چھپا *

Among the Christians, Cassiodore de Reyna translated the Scriptures into Spanish, from the original languages, but availed himself of the assistance afforded by the Latin versions of Pagninus and Leo Juda.

عیسا ئیونمیں سے کیسیڈو ڈورز ڈي رینا
صاحب نے کتب مقدسہ کا ترجمہ زبان
سپین میں اصلي زبانوں سے کیا ، مگر اس
ترجمہ کرنے میں پیگنینس اور لیو جوڈا
صاحب کے رومي ترجموں سے بھي
مدد لي *

Of the Russian versions.

The Sclavonic or old Russian version has been already noticed by us; but as this, though the established version of the Greek Church, is no longer intelligible to the common people, a translation of the Bible into the modern Russ was made by M. Gluck, a Livonian clergyman, and printed at Amsterdam in 1698. As the Russian language had undergone considerable changes since that time, the Emperor Alexander, by an edict in February 1816, directed the Holy Synod of Moscow to prepare a new translation.

روسي زبان کے ترجمے

سیکلیو انک یا قدیم روسي زبان کے ترجمہ کي هم ابهي اطلاع کرچکے هیں ' مگر یہہ ترجمہ اگرچہ یوناني گرجہ کا معین ترجمہ هے مگر عام لوگونکي سمجهہ میں اب نهیں اتا اسلئے گلک صاحب نے جو لائي ووتیا کے پادري هیں بیبل کا زمانہ حال کے روسي زبان میں ایک ترجمہ کیا اور سنہ ۱۶۹۸ ع میں مقام ایمسٹرڈیم میں چهاپا چنانچہ روسي زبان میں اتنے عرصہ میں بہت سے تبدیلیاں واقع هوئیں هیں اس سبب سے شہنشاہ الکزنڈر نے ایک فرمان مورخہ فروري سنہ ۱۸۱۶ ع سے ماسکو کي مقدس مجلس کو ایک نیا ترجمہ تیار کرنے کي هدایت کي *

Of the Croat versions.

The New Testament in the language of Croatia, was first published at Tubingen in 1551. It was translated by the pastor Truber, and was reprinted with some corrections by the translator, at the same place.

کروٹیا کي زبان کے ترجمے

کروٹیا کي زبان میں عهد جدید اول مرتبہ بمقام ٹیوبنجن سنہ ۱۵۵۱ ع میں چهپے ' اسکا ترجمہ پاسٹر ٹروبر صاحب نے کیا ' اور اسي مقام میں پهر معہ چند صلاحوں کے مترجم نے آسکو دوبارہ چهاپا *

Of the Basquet versions.

The New Testament, in the Basquet dialect, was first printed at Rochelle, in 1571, with a dedication in French to Joan d' Albert, Queen of Navarre, by John de Licarrague de Briscous.

بیسکوئٹ زبان کے ترجمے

اس زبان میں عهد جدید کو معہ ایک فرانسیسي دیباچہ کے جس میں جان ڈي البرٹ ملکہ نوارّي سے اس ترجمہ کو مخصوص کیا گیا تها ' جان ڈي لیکیراگیو ڈي بریسکس صاحب نے بمقام روچل سنہ ۱۵۷۱ ع میں اول دفعہ چهاپا *

Of the Hungarian versions.

The Hungarian Protestant version was executed by Caspar Caroli, who availed himself of the previous labours of Vatablus, Pagninus, Munster, Tremellius, and of the Vulgate. There is

هنگري زبان کے ترجمے

هنگري زبان کا پروٹسٹنٹ ترجمہ کیسپر کیرولي صاحب نے کیا ' آنهوں نے وي ٹیبلس اور پیگ نینس اور منسٹر اور ٹریمیلیس صاحب کے ترجموں اور ولگٹ

also a Popish version, made from the Latin Vulgate, by George Kaldi.

ترجمہ سے مدد لي ' اور اس زبان میں ایک کیتھلک ترجمہ بھي ھے ' جسکو جارج کیلڈي صاحب نے رومي ولگت سے کیا ھے ※

Of the Polish versions.

Three versions of the Scriptures have been published in the Polish language. The first was undertaken for the use of the Roman Catholics. The second was made by the Socinians under the patronage and at the expense of Prince Nicholas Radzivil. The third Polish version was made by the Reformed or Calvinists, in 1596.

A translation of the New Testament into the Judæo-Polish dialect (which is spoken by the Jews, who are very numerous in Poland) has been made by the Revd. N. Solomon, at the expense, and under the patronage of the London Society for promoting Christianity among the Jews; it was printed in 1821. A translation of the New Testament into the language of *Samogitia*, a province of Poland, was printed in 1820, at the expense of the Russian Bible Society.

پولینڈ کي زبان کے ترجمے

اس زبان میں تین ترجمے چھپے ' اول ترجمہ رومن کیتھلکس کے استعمال کے واسطے ھوا تھا ' اور دوسرا قوم سوشیڈینز نے بمدد اور خرچ شاھزادہ نیکولس ریڈزیول صاحب نے کیا ' اور تیسرا ترجمہ پروٹسٹنس فرقہ کیلوینسٹس نے سنہ ۱۵۹۶ ع میں کیا ※

وہ عہد جدید کا ایک ترجمہ جو زبان جیوڈیو پولش میں ھے جس زبان کو پولینڈ والے یہودي جو کثرت سے ھیں بولتے ھیں ' پادري سالومن صاحب نے یہودیوں میں مذھب عیسائي کي ترقي دینے کے لئي لنڈن کے سوسائتي کے مدد خرچ سے تیار کیا ' اور سنہ ۱۸۲۱ ع میں چھاپا ' اور عہد جدید کا ایک اور ترجمہ زبان سیموجیشیا جو پولینڈ کا ایک صوبہ ھے ' سنہ ۱۸۲۰ ع میں روس کي بیبل سوسائٹي کے خرچ سے چھپا تھا ※

Of the Bohemian versions.

The first Bohemian translation was made from the Latin Vulgate, and was published at Prague in 1488. The other for the use of the Protestants in Bohemia, was made from the sacred originals by Albert Nicolai, John Capito, Isaiah Cœpolla, and other learned reformers.

بوھمیا کي زبان کے ترجمے

اس زبان میں اول ترجمہ کتب مقدسہ کا رومي ولگت سے ھوکر بمقام پیریگیو سنہ ۱۴۸۸ ع میں چھپا ' ایک اور ترجمہ ایلبرٹ نیکولي اور جان کیپیٹو اور اسیہاکو پولا صاحب اور دیگر عالم مذھب کے ترمیم کرنے والوں نے' بوھمیا کے استعمال کے واسطے اصلي متنوں سے کیا ※

Of the Modern Greek or Romaic versions.

The Romaic is a corruption of the ancient Greek, so great indeed, that compared with the latter, it may be pronounced a new language; it is at present in general use, both for writing and conversation, the ancient Greek being used solely for ecclesiastical affairs. Into this language the New Testament was translated by Maximus Calliergi, and was printed at Geneva in 1638, in one large quarto volume, in two columns, one containing the ancient, and the other the modern Greek. The Greeks, however, did not receive it with much favor. In the edition of this translation, printed in 1705, the objectionable passages in Seraphin's Preface were omitted. The same person with the assistance of two learned ecclesiastes, is also occupied in translating the Old Testament from the ancient into the modern Greek.

زمانہ حال کي يوناني زبان کے ترجمے

روميک يعني زمانہ حال کي يوناني زبان قديم يوناني زبان کے بگڑنے سے پيدا هوي ، اس ميں اور آس ميں اب اِس قدر اختلاف هے ، کہ آس کو ايک نئي زبان کہا جاوے ، يہہ زبان اب تحرير اور گفتگو ميں هے ، قديم يوناني زبان کا استعمال صرف مذهبي کاروبار کے ليئے هوتا هے ، عهد جديد کو اس زبان ميں ميکسيمس کيليرجي صاحب نے ترجمہ کيا اور يہہ ترجمہ بمقام جينوا سنہ ۱۶۳۸ ع ميں ايک بڑي جلد اور دو کالم ميں چهپا جن ميں سے ايک کالم ميں قديم يوناني زبان ميں اور دوسرے ميں زمانہ حال کي زبان ميں متن تها ، مگر يوناني اس ترجمہ سے خوش نهوے ، اِس ترجمہ کے آس نسخہ ميں جو سنہ ۱۷۰۵ ع ميں چهپا ، سرفن صاحب کے ديباچہ ميں جو کچهہ قابل اعتراض کے مقام تهے آنکو چهاپنے سے چهوڑ ديا گيا تها ، اور ميکسيمس کيليرجي صاحب بمدد دو عالموں کے قديم يوناني زبان سے زمانہ حال کے يوناني زبان ميں عهد عتيق کا ترجمہ بهي کررهے هيں *

Of the Wallachian and Bulgarian versions.

A translation of the New Testament in the Wallachian language was published in Belgrade, in 1648; and a version of the same has been undertaken in the Bulgarian language under the direction of the Petersburgh Bible Society.

وليشي اور بلگيرياکي زبان کے ترجمے

عهد جديد کا ايک ترجمہ زبان وليشي ميں بمقام بلگرڈ سنہ ۱۶۴۸ ع ميں چهپا تها ، اور بهدايت پيٹر زبرگ کي بيبل سوسايٹي کے ، بلگيرياکي زبان ميں بهي عهد جديد کا ترجمہ هو رها هے *

Of the Romanese versions.

The Romanese language is divided into two dialects, the *Chürwelsche*, and

رومينز زبان کے ترجمے

زبان رومينز دو زبانوں يعني چرويلشي اور ليڈنچي ميں منقسم هے اِن ميں سے

the *Ladiniche*. The former is spoken by the inhabitants of the Engadine (one of the loftiest vallies in Switzerland, bordering on the Tyrol); the latter, by the Ladins who reside on the confines of Italy. The Scriptures were translated into the Churwelsche dialect, and published in 1657, at Schuol, a town of the Lower Engadine, and into the Ladinche at Coire, in 1719. Editions of both these versions have lately been printed by the Bible Society at Basle, aided by the British and Foreign Bible Society in London.

Of the Turkish versions.

In 1666, the New Testament was printed in Turkish, at Oxford: it was translated by Dr. Lazarus Seaman, and was published at the joint expense of the Hon. Robert Boyle, and of the Levant or Turkey Company of London, for the benefit of the Christians in Turkey, by whom it was very gratefully received. In the same year a translation of the whole Bible into the Turkish language was completed by Albertus Baboosky, first dragoman or interpreter to the Porte. Some serious charges of inaccuracy, and obsoleteness of language having been brought against this version by the Revd. Dr. Henderson.

Of the Portuguese versions.

In 1681, the New Testament was printed in the Portuguese language at Amsterdam: and some portions were printed in the former parts of the last century by the missionaries at Tranque-

پهلي زبانكو باشندے ان گدَاين كے جو ايک نهايت اونچي سوئيٹزرليند ميں تائيرال سے ملتي هے بولتے هيں ' اور دوسري زبان قوم ليدنز جو اٹالي كي سرحدوں پر رهتي هے بولتي هے كتب مقدسه زبان چرويلشي ميں ترجمه هوكر بمقام سيكو آل كے جو انگداين كے نيچے كے حصه كا ايک شهر هے سنه ١٦٥٧ع ميں چهپي ' اور زبان ليدنچي ميں بمقام كاير سنه ١٧١٩ع ميں چهپے حال ميں ان ترجموں كے بهت سے نسخے بذسل كي بيبل سوسايٹي نے بمدد برٹش فارن بيبل سوسايٹي لندن كے چهاپے هيں *

تركي كي زبان كے ترجمے

عهد جديد اس زبان ميں بمقام اگسفرڈ سنه ١٦٦٦ع ميں چهپي اور لازارس سائمن صاحب نے يهي عهد جديدكو اس زبان ميں ترجمه كيا' اور معزز رابرٹ بائل صاحب اور لندن كي تركے كمپني كے مشموله خرچ سے تركي كے عيسائيوں كے فائده كے واسطے جنهوں نے اس ترجمه كو بهت احسانمندي سے ليا چهپا تها' اسي سال ميں تمام بيبل كا ترجمه اس زبان ميں البرٹس بابوسكي صاحب نے جوپورٹ كے اول مترجم هيں پوراكيا ' اور پادري ڈاكٹرهندرسن صاحب نے غلط ترجمه كرنے اور ايسي لفظوں كے استعمال كرنے كے جو استعمال سے خارج هوگئے هيں چند سنجيده الزام اس مترجم پر لگائے هيں *

پورچگل كي زبان كے ترجمے

اس زبان ميں عهد جديد بمقام ايمسٹرڈيم سنه ١٦٨١ع ميں چهپي' اور مقام ترينكوي بار كے مشنريز نے سترهويں صدي كے پهلے حصه ميں چند متفرق حصهٔ كتب مقدسه

bar. A Portuguese version of the Old Testament, executed by Joao Ferreira d' Almeida and Jacob Oddeen Akker, was published at *Batavia*, in 1748-53. These were Protestant versions. In 1781, Antonio Pereira published a Portuguese version of the New Testament, at Lisbon; and in 1783, the entire Bible. This translation is made from the Vulgate Latin version, and in all doctrinal points is in unision with the Church of Rome.

کے اس زبان میں چھاپے ' عہد عتیق کا اسی زبان کا ایک ترجمہ جو اس فریرا ایل ایلمیڈا اور یعقوب الدین اقر نے کیا تھا مقام بٹیویا میں سنہ ١٧٤٨ اور سنہ ١٧٥٣ع میں چھپا ' یہہ ترجمے پروٹسٹنٹ کے کئے ہوے ہیں ' اور اینٹونیو پیریرا صاحب نے مقام لسون میں سنہ ١٧٨١ ع میں عہد جدید کا اس زبان میں ترجمہ چھاپا ' اور سنہ ١٧٨٣ ع میں تمام بیبل بھی چھاپی ' یہہ ترجمہ ولگٹ رومی ترجمہ سے ہوا ہے ' تمام مسائل مذہبی میں گرجہ روم سے اتفاق رکھتا ہے *

Of the Albanian versions.

The Albanians are a hardy people, inhabiting the countries anciently known by the name of Illyricum and Epirus: numerous tribes of them are also spread over Macedonia and the Morea or Peloponnesus. A translation of the New Testament in their language was finished in the year 1820 by Dr. Evangelos Mexicos, under the patronage and at the expense of the British and Foreign Bible Society; which it is intended to print in parallel columns, one containing the Greek text, other the Albanian version.

ایلبینین زبان کے ترجمے

ایلبینینس ایک سخت قوم اُن ملکوں میں اباد ہے جو زمانہ قدیم میں ایلیریکم اور ایپائرس کے نام سے مشہور تھے ' اُن میں سے بہت سی قومیں میسیڈونیا اور موریہ یا پیلوپونیسس کے ملکوں میں بھی پھیل گئی ہیں ' ڈاکٹر ایوین جیلاس میکسی کاس صاحب نے بمدد اور خرچ برتش اور فارن بیبل سوسایٹی کے سنہ ١٨٢٠ ع میں عہد جدید کا ایک ترجمہ تیار کیا ' جسکو دو کالموں میں چھاپنے کا ارادہ ہے ' جن میں سے ایک میں یونانی متن ہوگا اور دوسرے میں ایلبینین زبان کا متن ہوگا *

On the Modern versions in the languages of Asia.

Of the Hebrew versions.

The New Testament was first translated into Hebrew by the learned Elias Hutter, who published it in his Polyglott edition of the New Testament in twelve languages, viz. Greek, Syriac, Hebrew, Latin, German, Bohemian, Italian, Spanish, French, English, Da-

ایشیا کی زبانوں کے زمانہ حال کے ترجمے

عبرانی ترجمے

عالم ایلیس ہٹر صاحب نے عبری میں عہد جدید کا اول ترجمہ کیا ' اور اپنے عہد جدید کے مجموعہ میں جس میں اِن بارہ زبانوں کے متن ہیں (یعنی یونانی سریا اور عبری اور رومی اور جرمنی اور بوہمیا اور اٹلی اور سپین اور فرانس اور انگلستان

nish, and Polish, at Nuremberg, in 1599, 1600. From Hutter's Polyglott the Hebrew text was detached, and printed separately, with some corrections, under the superintendence of William Robertson, 8vo. London, in 1661. The late Revd. Dr. Buchanan, during his researches in the interior of India, obtained a Hebrew manuscript of the New Testament in the country of Travancore, which is now deposited in the University Library at Cambridge. It is written in the small Rabbinical or Jerusalem character. The translator was a learned Rabbi; and the translation is in general faithful; his design was to make an accurate version of the New Testament, for the express purpose of confuting it, and of repelling the arguments of his neighbours, the Syrian or St. Thome Christians.

اور ڈنمارک اور پولینڈ کي زبانيں) اس ترجمہ کو بمقام نريم برگ سنہ ١٥٩٩ اور سنہ ١٦٠٠ ع ميں چھاپا ' اور ھٹر صاحب کے مجموعہ ميں سے عبري متن معہ چند اصلاحوں کے وليم رابرٹس صاحب کے اھتمام سے لنڈن ميں سنہ ١٦٦١ ع ميں علحدہ چھپا پادري ڈاکٹر بکانن صاحب نے ھندوستان کے سفر ميں ايک عبري نسخہ عہد جديد کا تراونکور کے ضلع ميں سے حاصل کيا ' يہہ نسخہ بمقام کيم برج کتب خانہ يونيورسٹي ميں اب موجود ھے ' اور چھوٹے عبراني حرفوں ميں لکھا ھوا ھے ' اسکا مترجم کوي يہودي عالم ھوگا ' يہہ ترجمہ عموما اصل سے مطابق ھے ' اسکے مترجم نے عہد جديد کا بعينہ ترجمہ اس نظر سے کرنا چاھا تھا کہ عہد جديد کے بناد ڈھادي اور اپنے ھمسايہ سينٹ تھوم عيسا ئيوں کي دلايل کو رد کرے *

Of the Chaldee versions.

کيلڈي زبان کے ترجمے

The New Testament has not hitherto been published in this language: but a copy in manuscript exists in the Vatican Library. The manuscript contains both the Old and New Testaments, written in Syriac characters, but the language is Chaldee.

اس زبان ميں عہد جديد اب تک نہيں چھپي ھے مگر ايک قلمي نسخہ کتب خانہ ويٹي کن ميں موجود ھے ' اس قلمي نسخہ ميں عہد عتيق اور عہد جديد دونوں ھيں ' اور سريا زبان کے حرفوں ميں بزبان کيلڈي لکھا ھے *

Of the versions in the Oriental languages, either translated by the Baptist Missionaries at Serampoor, or printed at the Mission Press.

ترجمے مشرقي زبانوں کے جنکو بيپٹسٹ مشنريز سي رام پور نے کيا يا ھندوستان کے مشنريز نے چھاپا *

The Baptist Missionaries entered India in 1793, and ultimately fixed themselves at the Danish settlement of Serampoor, near Calcutta. To this Mission chiefly belongs the honor of reviving the

بيپٹس مشنريز سنہ ١٧٩٣ عيسوي ميں ھندوستان ميں آئے ' اور سي رام پور ميں جو ڈنمارک والونکا قريب کلکتہ کے ھے بود باش اختيار کي ' پادريوں کے آسي گروہ سے

spirit of promoting Christian knowledge, by translations of the Bible.

The languages spoken in India form three classes, viz. (1.) The Arabic; (2.) the Sanscrit or Sungscrit; and (3.) the Chinese, with the languages respectively derived from or bearing an affinity to them.

MODERN VERSIONS IN THE ARABIC LANGUAGE AND ITS COGNATE DIALECTS.

A version of the entire Bible in Arabic has come down to us. Though highly valued by some Oriental Scholars for its general accuracy and fidelity, it has become antiquated in its dialect, and consequently unacceptable to the learned Arabians. On this account a new translation, in elegant modern Arabic was commenced by Sabat, an eminent Arabian Scholar, under the superintendence of the late Revd. Henry Martyn D. B., one of the Hon. East India Company's chaplains. An eminent edition of the Arabic New Testament, in Syriac characters, was printed in Paris, at the expense of the Bible Society in 1822.

OF THE PERSIAN VERSIONS.

The Persian version already noticed, having also become antiquated and obsolete, a new one was undertaken by Lieutt. Col. Colebrooke, who completed the Four Gospels. An entire version of the New Testament, in pure and elegant Persian, was executed by the late Revd. H. Martyn, who travelled from India to Shiraz, in Persia, for that purpose. A Persian translation of the Old Testament has been commenced

مذهب عيسائي كي ترقي بذريعه ترجموں
بيبل كے خاص كر متعلق هے *

هندوستان ميں جو زبانيں بولي جاتي
هيں وه تين هيں (اول عربي) دوسرے
شينسكرت) اور (تيسرے چيني) اور اور
زبانيں اُن سے مشابهت رکهتي هيں يا اُن
سے نكلي هيں *

زمانه حال كے ترجمے عربي زبان اور
اُسكي متعلق زبانوں كے

تمام بيبل كا ايك عربي ترجمه همارے
وقت تک پهونچا هے ' اگرچه اُس سبب
سے كه وه اصل سے مطابق اور درست هے
چند مشرقي علما اُسكي بهت قدر كرتے
هيں ' مگر اُسكي زبان ايسي قديم هے كه
اب استعمال ميں نهيں رهي ' اس وجهه
سے اب علماء عرب اُسكو پسند نهيں كرتے '
اسليئے اب ايک نيا ترجمه زمانه حال كي
زبان عربي ميں باهتمام پادري هنري مارٹن
صاحب كے مشهور عربي عالم مسمى ثبات
نے كرنا شروع كيا ' عهد جديد كا ايک عربي
نسخه جو سريا زبان كے حرفوں ميں لكهاهوا
هے بيبل سوسايٹي كے خرچ سے بمقام
پيرس سنه ١٨٢٢ ع ميں چهپا *

فارسي ترجمے

جس فارسي ترجمه كي همنے پهلے اطلاع
دي هے ' اوسكي زبان بهي بسبب قدامت
كے غير مستعمل هوگئي اسلئے لفتنٹ
كالبروک صاحب نے نيا ' ترجمه كرنا شروع
كيا ' عهد جديد كا تمام ترجمه بهت عمده
سليس فارسي ميں پادري ريورنڈ صاحب
نے كيا ' انهوں نے اس غرض سے هندوستان
سے شيراز كا سفر كيا ' اور عهد عتيق كا ايک
فارسي ترجمه پونا كے پادري رابنس صاحب

by the Revd. T. Robinson, chaplain at Poonah, with the sanction of the Rt. Rev. Reginald Heber, Bishop of Calcutta.

نے باجازت پادري ريجينلڈ هيبر صاحب بشپ کلکتہ کے کرناشروع کيا ہے *

Of the Pushtoo or Affghan versions.

This language is spoken beyond the river Indus, by a people, who, there is every reason to conclude, are descended from the ten tribes of Israel. The eminent linguist, the late John Leydon M. D., commenced a translation of the New Testament; and on his death in 1812, the Baptist Missionaries at Serampoor procured men skilled in the language to complete his undertaking.

پشتو يا افغاني زبان کے ترجمے

يهہ زبان درياے اٹکس کے پار ايک قوم جسکو هروجهہ سے يهہ مانا گيا ہے کہ اسرائيل کي دس قوموں ميں سے ہے بولتي ہے ' مشهور پادري جان ليڈن صاحب نے عهد جديد کا ايک ترجمہ اس زبان ميں شروع کيا اور سنہ ۱۸۱۲ع ميں اونکي وفات کے بعد سيرام پور کے بيپٹسٹ مشنريز نے اس ترجمہ کے تمام کرنے کے واسطے ايسے شخص بہم پهونچاے جو اس زبان سے واقف تهے *

Of the Bulocha or Buloshe versions.

This language is spoken on the Western banks of the Indus, the country of Buloochistan extending westward to Persia. Considerable progress has been made by the Missionaries in translating the New Testament into this dialect, in which they have printed the Four Gospels.

بلوچي زبان کے ترجمے

يهہ زبان درياے اٹکس کے مغربي کنارہ پر بولي جاتي ہے ' بلوچستان کا ملک ايران سے مغرب کيطرف پهيلا هوا ہے ' اس زبان ميں عهد جديد کا ترجمہ کرنے ميں مشنريز نے بهت سے ترقي کي ہے ' چنانچہ چاروں انجيلوں کو اس زبان ميں چهاپا ہے *

On the Versions in the Sanscrit or Sungscrit language and its cognate dialects.

شينسکرت اور آن زبانوں کے ترجمہ جو آس سے مشابہ هيں يا آس سے نکلي هيں

Of the Sanscrit versions.

This, though the parent of all the languages spoken in western and southern India, is at present, the current language of no country, though it is spoken by the learned nearly throughout India. The New Testament was published at Serampoor in 1808: the Pentateuch and Historical books in 1811; the Hagiographa in 1816; and the

ترجمے شينسکرت زبان کے

اگرچہ اس زبان سے وہ تمام زبانيں نکلي هيں ' جو مغربي اور جنوبي هندوستان ميں بولي جاتي هيں ' مگر في الحال کسي ملک ميں يهہ زبان نهيں بولي جاتي البتہ هندوستان کے وسطہ کے حصہ ميں علما بولتے هيں ' عهد جديد کا ترجمہ اس زبان ميں بمقام سيرام پور سنہ ۱۸۰۸ع ميں چهپا ' اور توريت اور کتب تواريخ کا

translation of the Prophetic books was finished in 1818.

ترجمہ سنہ ۱۸۱۱ ع میں اور اور مقدس تحریروں کا ترجمہ سنہ ۱۸۱۶ ع میں اسي مقام میں چھپا ؛ اور پیغمبروں کي کتابونکا ترجمہ سنہ ۱۸۱۸ ع میں پورا ھوا *

In Western India, not fewer than *twentynine* languages are derived from Sanscrit, and into *seventeen* of these the sacred volume has been wholly or in part translated, viz :—

مغربي ھندوستان میں شینسکرت زبان سے نتیس سے کم زبانیں نہیں نکلي ھیں اُن میں سے سترہ زبانوں میں کتب مقدسہ کا ترجمہ کلي یا جزوي ھوا ھے جنکا ذیل میں بیان کیا جاتا ھے *

The *Sikh, Sheek* or *Punjabee* which is spoken in the province of Punjab, or the country of the five rivers (from *Punj* five, and *ab* water,) : into this language the entire Bible has been translated.

سکھہ یا پنجابي زبان جو صوبہ پنجاب میں یا پانچ دریاوں کے ملک میں بولي جاتي ھے (یعنی پنج کے معنے پانچ اور آب کے معنے پاني) اس زبان میں کل بیبل کا ترجمہ ھوا ھے *

The New Testament only has been translated in the following languages.

اگے انےوالي زبانوں میں صرف عہد جدید کا ھي ترجمہ ھوا ھے

The *Assamese* or language of the kingdom of Assam.

اسام کے زبان میں عہد جدید کا ترجمہ ھوا ھے *

The *Kashmeree* or *Kashmeer,* which is spoken in the extensive province of Kashmeer, in the north of India.

کشمیری زبان میں بھي عہد جدید ترجمہ ھوکر چھپي ھے ؛ یہہ زبان کشمیر کے بڑے صوبہ میں جو ھندوستان کے شمال پر ھے بولي جاتي ھے *

The *Wutch* or *Mooltanee,* or dialect of Wuch, a country on the eastern bank of the Indus, which reaches from the Punjab to Auch.

زبان وچ یا ملتاني میں ؛ یہہ ملک دریاي اندس کے مشرقي کنارہ پر واقع ہے ؛ اور پنجاب سے آک تک اُسکي سرحد ہے *

The *Goojurat* or *Goojratee,* which is spoken in the Peninsula of *Goojurat.*

گجراتي زبان میں یہہ زبان گجرات میں بولي جاتي ھے *

The *Bikaneer,* which is spoken to the south of the Punjab, and extends westward to the country where the Wucha begins.

زبان بیکانیر میں ؛ یہہ زبان پنجاب کے جنوبمیں بولی جاتی ھے ؛ اور مغرب میں اس ملک تک جہاں سے زبان وچ شروع ھوتی ھے ؛ یہي زبان بولی جاتی ھے *

The *Kunkuna*, which language begins where the Gujuratee ceases to be vernacular, and is spoken at Bombay, and thence up the coast as far as Goa.

زبان کنکنا میں ' یہہ زبان وهاں سے شروع هوتی ہے جہاں سے گجراتي زبان موقوف هوتی ہے' اور یہہ زبان بمبئی میں اور کنارہ سمندر پر بمقام گوپانک بولی جاتي ہے *

The New Testament is more than half printed in the undermentioned languages, *and is expected to be finished* (so it must have now been finished) *in the course of the present year* (1825).

ادهي سے زیادہ عہد جدید کا اگے انے والي زبانوں میں ترجمہ هوا ہے اور امید ہے کہ اس سال (سنہ ۱۸۲۵ ع) میں اونکا باقي ترجمہ پورا هوجاوے

The *Marwar*, which is spoken to the southwest of the Bikaneer country.

مارواڑي زبان میں ' یہہ زبان بیکانیر کے مغرب جنوب میں بولي جاتي ہے *

The *Oojuvince*, or language of the province Oujein.

اوجاونی یعنے اوجین کے زبان میں *

The *Nepalese*, or language of the kingdom of Nepal.

نیپالي یعنے سلطنت نیپال کے زبان میں *

The *Hindee or Hindoostanee*, being spoken over an immense tract of country in India, varies much in its dialects; and not fewer than three different translations of the sacred volume have been printed.

هندی یا هندوستاني زبان سے جو زبانیں نکلي هیں اونمیں بہت اختلاف هیں اور یہہ زبان هندوستان کے بہت سے حصہ میں بولی جاتي ہے' اور تین مختلف ترجمے کتب مقدسہ کے اس زبان میں چہپے هیں *

In the *Bengalee* or language of the province of Bengal the whole of the Scriptures is published.

بنگالي یا صوبہ بنگالہ کي زبان میں تمام کتب مقدسہ چہپیں هیں *

The *Ooriya* or *Orissia* language is Spoken in the province of that name; it has a very close affinity to the Bengalee, but with different terminations and a different character. In this language the entire Bible is translated by the Baptist Missionaries.

اوڑیا یا اوڑیسہ زبان اسي نام کے صوبہ میں بولي جاتي ہے ' یہہ زبان بنگالي زبان سے بہت مشابہت رکھتي ہے' مگر حرف اسکے مختلف هیں اور لفظ بهي مختلف انجام هیں اس زبان میں بپٹس مشنریز نے تمام بیبل کا ترجمہ کیا *

The *Birjbhassa* language, which is spoken in the upper province of Hindoostan, contains a greater mixture of the Sanscrit than most of the other dia-

برج بہاشا زبان میں جو هندوستان کے اوپر کے صوبہ میں بولي جاتي ہے' بہ نسبت کسي اور زبان کے شنسکرت کے زیادہ

lects of the Hindee. The Four Gospels have been translated in this tongue.

امیزش رکھتي ہے ' اس زبان میں چاروں انجیلوں کا ترجمہ ہوا *

The *Kurnata* or *Canarese* language is spoken in the country extending northward from Tellicherry to Goa, and eastward from the coast of Malabar to the country where the Tamul is spoken, including the whole of Mysore. In this language the New Testament was printed in 1820, from the translation of the Revd. Mr. Hands.

کرناٹا یا کنیریز زبان اس ملک میں بولي جاتي ہے ' جو شمالي جانب پر تلي چري سے تابہ گویا ' اور مشرقي جانب میں ملیبار کے کنارہ سے لیکر اس ملک تک جہاں تامول زبان بولي جاتي ہے ' اور تمام میسورمیں بھي اسکا استعمال ہے اس زبان میں عہد جدید کو پادري هینڈس صاحب کے ترجمہ سے سنہ ۱۸۲۰ ع میں چھاپا گیا تھا *

The *Tamul* language is spoken in the south-eastern part of India, from Madras to Cape Comorin. Different translations of both the New and Old Testaments have been made in this language. In 1814, an edition of the Tamul New Testament was completed at the Serampoor Press, at the expense of the Calcutta Auxiliary Bible Society; and as the lapse of years rendered further correction of it necessary, the Revd T. C. E. Rhenius, and the Revd. Dr. Rottler at Madras, were employed to revise Fabricius's version.

زبان تامول هندوستانکے جنوبي مشرق حصہ میں مندراس سے لیکر راس کماري تک بولي جاتي ہے اس زبان میں عہد عتیق اور عہد جدید کے مختلف ترجمے ہوے هیں ' زبان تامول کے عہد جدید کا نسخہ کلکتہ کے مددگار بیبل سوسایٹي کي خرچ سے سي رامپور کے چھاپہ خانہ میں سنہ ۱۸۱۴ ع میں چھپ کرتیار هوا ' اور بسبب گذر نے ایک زمانہ کے جو اس نسخہ میں کچھہ اصلاحیں ضروري ہوئیں ' پادري ریناس صاحب اور پادري ڈاکٹر راٹلر صاحب مندراس والے نے فبریسیس صاحب کے نسخہ کي نظر ثاني کي *

The Telinga language, sometimes called the *Telogoo*, is spoken in the Northern Circars. In this language, which appears to be a dialect of the Tamul, the Missionary Schultz translated the Bible: but it was never printed. However both the New and Old Testaments were afterwards executed and printed in this language by other Missionaries.

زبان تلنگا جسکو کبھي تلو گو بھي کہتے هیں ' شمالي حصہ سرکار میں بولي جاتي ہے ' اس زبان میں جو تا مول زبان سے نکلي معلوم هوتي ہے ' مشنري سیکلٹز صاحب نے بیبل کا ترجمہ کیا ' مگر یہہ ترجمہ کبھي چھپا نہیں ' لیکن بعدہ هر دو عہد عتیق اور عہد جدید کا ترجمہ مشنریز نے کیا اور چھا پا *

In the *Cingalese* or the language of Ceylon, the Scriptures have been published both by the Dutch, the late possessors of the island, and by the English, its present masters.

زبان جزیرہ سیلون (یعنے سراندیپ)میں ڈچ قوم کے لوگوں نے جو اس جزیرہ کے پہلے قابض تھے ' اور انگریزوں نے بھي جو اوسکے حال میں قابض ھیں ' کتب مقدسہ کا ترجمہ چھاپا *

A translation of the New Testament into the *Maldivian* language, (which is spoken in the small but very numerous Maldivian islands, that lie to the south-west of Ceylon), has been published by the Missionaries at Serampoor.

زبان مالدوین میں' سیرام پور کے مشنریز نے عہد جدید کا ترجمہ چھاپا ہے' یہہ زبان مالدوین کے جزیرونمیں جو چھوٹے چھوٹے بہت کثرت سے ھیں بولي جاتي ہے *

In the *Malay* language, which is spoken not only in Malacca, but in Java and many other islands of the Indian Archipelago, there are several translations of the whole Bible; the first entire Malay Bible was published in 1731 and 1733, in Roman characters. Another edition of the whole Bible was printed in the Arabic character at Batavia, in 1758.

زبان ملیا میں جو صرف جزیرہ ملایکا ھي میں نہیں بولي جاتي ہے ' بلکہ آرکي پلیگو ھند کے بہت سے جزیروں میں بھي بولي جاتي ہے تمام بیبل کے بہت سے ترجمے ھیں ' تمام میلي زبان کي بیبل رومي حرفونمیں اول مرتبہ سنہ ۱۷۳۱ ع اور سنہ ۱۷۳۳ ع میں چھپي ' اور تمام بیبل کا ایک اور نسخہ عربي حرفوں میں بمقام بٹویا سنہ ۱۷۵۸ ع میں چھپا *

The *Malayalim* or Malabar language is spoken on the coast of Malabar, in the country of Travancore. In this language the Catanars or clergy of the Syrian Church at Cotym, have translated the Scriptures.

زبان ملیبار مالابار کے کنارہ پر ملک تراونکورمیں بولي جاتي ہے اس زبان میں مقام کاٹم کے سریا کے گرجے کے پادریون نے کتب مقدسہ کا ترجمہ کیا *

Versions in the Chinese, and the languages derived from or bearing affinity to it.

ترجمے چیني اور دیگرآن زبانونکے جوآس سے مشابہت رکھتي ھیں یاآس سے نکلي ھیں

The Chinese language, in the characters peculiar to it, is spoken not only throughout China, but also in Cochin-China and Japan, by a population of more than three hundred millions of persons. Two versions of the entire Bible are extant in this language, the translators of which have been aided in their arduous and expensive undertakings by the British Foreign Bible Society.

چیني زبان کو جسکے حرف آسي سے مخصوص ھیں ' صرف چین میں ھي نہیں بلکہ کوچین اورجزایر جاپان میں بھي قریب تین کروڑ سے زیادہ ادمیونکے بولتے ھیں ' اس زبان میں تمام بیبل کے دوترجمہ موجود ھیں ' ان ترجموں کے مترجموں کي مدد اس بڑي خرچ کے کام میں برٹش اور فارن بیبل سوسایٹي نے کي ہے *

From the Chinese language are derived seven others, which are spoken in Eastern India. Into three of these the New Testament has been translated, viz. the *Khassi* or *Kassai*, the *Munipoora*, and the *Burman*.

چیني زبان سے سات زبانیں اور نکلي هیں ' جو مشرقي هندوستان میں بولي جاتي هیں ' ان میں سے تین زبانوں یعني خاصي اور منّي پورہ اور برهمہ میں عہد جدید کا ترجمہ هوا هے *

The *Khassi* or Kassai language is spoken by an independent nation of mountaineers, lying between the eastern border of Bengal, and the northern border of the Burman empire. In this language the Baptist Missionaries have translated and printed the first Four Gospels.

خاصي زبان ایک آزاد قوم پہاڑیوں کي بولي هے ' اور یہہ قوم بنگال کے مشرقي سرحد اور برهمہ کے بادشاهت کي شمالي سرحد کے درمیان آباد هے ' اس زبان میں بپٹسٹ مشنریز نے چاروں انجیلوں کا ترجمہ کرکے چھاپا هے *

The *Munipoora* is spoken in the small kingdom of that name, which lies between Assam and the Burman empire. The Gospel of Matthew has been printed in this language.

زبان منّي پورہ اسي نام کي چھوٹي سي بادشاهت میں جو درمیان برهما اور آسام کے هے بولي جاتي هے ' اس زبان میں متّي کي انجیل چھپي هے *

The *Burman* language, which is spoken in the empire of that name, has borrowed the Sanskrit Alphabet. Into this language the New Testament has been translated by Mr. Felix Carey, son of the Rev. Dr. Carey, of Serampoor.

زبان برهما میں جو اسي نامکي بادشاهت میں بولي جاتي هے ' اور شینسکرت کے حرف لے لیئے هیں ' اس زبان میں عہد جدید کا ترجمہ فیلکس کیري صاحب بیٹے ڈاکٹر کیري صاحب سیرام پوري نے کیا هے *

Other Asiatic versions of the Holy Scriptures.

دیگر ایشیائي زبانوں کے ترجمے کتب مقدسہ کے

Formosan version.—For the use of the inhabitants of the island of Formosa the Gospels of Matthew and John were translated in their language at the time the Dutch possessed the island; but the Formosans have never received any benefit from them.

ترجمے زبان فارموسا جزیرہ فارموسا کے باشندوں کے واسطے متّي اور یوحنا کي انجیلوں کا اُنکي زبان میں اُسیوقت میں ترجمہ هوا ' جبکہ ڈچ اُس جزیرہ پر قابض تھے ' مگر فارموسا والوں نے کچھہ فائدہ اُن انجیلوں کے ترجمہ سے نہ اُٹھایا *

Tartar versions.—The Tartars compose a distinct nation, of Turkish origin, though now totally distinct from the Turks, and are subdivided into various tribes, each of which has its pecu-

ترجمے تاتاري زبان کے — تاتاري ترکوں کي نسل میں سے هیں ' اگرچہ وہ اب اُنسے بالکل مختلف اور ایک علحدہ قوم هیں ' اور نمیں پھر اور کئے قومیں هو گئي هیں '

liar language. Into fifteen of these languages, translations of the sacred volume are printed at the expense of the Russian Bible Society, viz. the Nogai-Tartar, Mongolian, Calmuck, Orenberg-Tartar, Tschuwaschian, Tscheremissian, Tartar-Hebrew (spoken in the interior of Asia), Mordwaschian or Mordvinian, Ostiakian, Wogulian, Samoiedian, Tschapoginian, Zirian, Ossatinian, and a dialect of the Tartar spoken in Siberia.

جنمیں سے ھر ایک قوم اپني زبان خاص رکھتي ہے ' ان قوموں کي زبانوں میں سے پندرہ زبانوں میں کتب مقدسہ کے ترجمے روسي بیبل سوسائٹي کے خرچ سے چھپے ھیں ' نام ان پندرہ زبانوں کے یہہ ھیں ' زبان نوگي تاتار ' اور مونگولیں ' اور کالمک ' اور اورن بورک تاتار ' اور سکو ویسچین ' اور سکو یمشیین ' اور تاتاري عبري ' (یہہ زبان ایشیا کے درمیاني حصہ میں بولي جاتي ہے) اور موردو واسچیں ' یاموردو ینیں ' اور استي ایکیں ' اور واگولیں ' اور سیمائي ڈین ' اور سیکیپو جنین ' اور زیریں ' اور آسي ٹنین اور تاتار کے ایک اور زبان جو سائبریا میں بولي جاتي ہے *

The Georgian version.—At the beginning of the eighteenth century, the whole of the New Testament, together with the Psalms and the Prophets, was printed in the Georgian language, at Teflies, in Georgia, by order of the prince of Vaktaugh. The entire Bible was printed at Moscow in 1743, at the expense of Elizabeth, Empress of Russia.

زبان جارجیه کے ترجمے ' — اٹھارھویں صدي کے شروع میں شاھزادہ ویکٹاغ کے حکم سے مقام تفلیز واقع جارجیه میں تمام عہد جدید اور زبور اور کتب پیغمبروں کا ترجمہ جارجیه زبان میں چھپا ' اور ایلزبت شہنشاہ زادي روس کے خرچ سے بمقام ماسکو سنہ ۱۷۴۳ع میں کل بیبل کا ترجمہ چھپا *

According to the tradition of the Greek Church, the Georgian version was originally made in the eighth century, by Euphemius the Georgian, the founder of the Ibirian or Georgian monastery at Mount Athos, where his original manuscript was discovered in the year 1817, and is preserved to this day.

بموجب یوناني گرجہ کي روایت کے زبان جارجیه کا ترجمہ اصل میں یوفینس صاحب ساکن جارجیه نے اٹھویں صدي میں کیا اور جنھوں نے جارجیه کا عبادتخانہ جو کوہ ایتھاس پر ہے تعمیر کیا تھا ' اوراسي عبادتخانہ میں اونکا اصل نسخہ سنہ ۱۸۱۷ میں ملاتھا جو اجتک موجود ہے *

Modern Armenian version.—A translation of the Four Gospels into the modern Armenian language, from the ancient Armenian text, has been complet-

زمانہ حال کي زبان ارمینیه کے ترجمے ایک ارمینیه والے عالم نے جو پیرس کے رہنے والے ھیں ' قدیمي زبان ارمینیه کے متن سے زمانہ حال کي ارمینیه زبان میں چاروں

ed by a learned Armenian resident at Paris; who has undertaken a version of the entire New Testament.

انجیلوں کا ترجمہ کیا ہے ' اور اسي شخص نے تمام عہد جدید کا بهي ترجمہ کرنا شروع کیا *

Tahitan version.—The Missionaries sent to the island of Tahiti have been successful to preach the Scriptures here with effect, and likewise to translate detached portions of Scripture in the language of the inhabitants.

زبان تہیتي کے ترجمے — مشنریز جو جزیرہ تہیتي کو بهیجے گئے تهے ' وہ کتب مقدسہ کا وعظ کرنے میں کامیاب ہوے ' اور اسي طرح سے وهاں کے باشندوں کي زبان میں کتب مقدسہ کا ترجمہ کرنے میں بهي کامیاب ہوے *

On the Modern versions in the languages of Africa.

افریقہ کي زبانوں میں زمانہ حال کے ترجمے

1 *Version in the Amhoric and Tigre or vernacular tongues of Abyssinia.*—The version in the ecclesiastical or ancient language of Ethiopia or Abyssinia already noticed being only confined to the Churches, and understood by few comparatively besides the clergy, M. Asselin de Cherville, French Consul at Cairo was induced to undertake a version of the entire Bible in the *Amharic*, the royal dialect spoken at the court of Gondar, which is the dialect prevalent in the eastern parts of Africa bordering on the Equator. —A translation of the Gospels into the *Tigre*, the vernacular dialect of the extensive province of Tigre, was executed by a Mr. Nathaniel Pearce.

۱ ترجمے زبان ایمهرک اور تائیگر کے جو ایبسنیا کي زبانیں هیں — جو ترجمہ گرجہ کے یا اتهیوپیا یا ایبسنیا کي قدیم زبان میں ہے ' جسکا هم ابهي ذکر کرچکے هیں وہ ترجمہ صرف گرجوں هي کے استعمال کے لیئے منحصر ہے ' اور سوا پادریوں کے چند شخص اسکو سمجهتے هیں اس سبب سے ایسـ اي سیلن ڈي چرول صاحب نے جو مقام کیرو میں کونسل هیں ' ایم هیرک زبان میں جو گونڈر کے دربار میں بولي جاتي ہے ' اور شاهي زبان ہے ' اور افریقہ کے آن مشرقي حصوں کے بهي جو خط استوا کے قریب واقع هیں یهي زبان ہے ' تمام بیبل کا ترجمہ کرنا چاها ' اور تائیگر میں جو تائیگر کے بڑے صوبہ کي روزمرہ زبان ہے ' نے تهنیل پیر صاحب نے انجیلونکا ترجمہ کیا *

2. *Bullom Version.*—The Bulloms are a numerous people on the western coast of Africa, among whom the Missionaries sent out by the Church Missionary Society, laboured for several

۲ ترجمہ بلم زبان کا ' افریقہ کے مغربي کنارہ پر بلم ایک بہت بڑي قوم کثرت سے ہے ' جس میں گرجہ کے مشنري سوسائٹي نے مشنریز نے بہت سے برسوں تک وعظ

years. Into the language of this people, the Four Gospels and the Acts of the Apostles have been translated.

کیا ٬ ان‌لوگوں کي زبان میں چارون انجیلوں اور اعمال حواریان کا ترجمه هوا هے ٭

3. *Susoo Version.*—The Susoos are also a numerous tribe on the western coast of Africa, in the vicinity of Sierra Leone. The Missionaries sent by the above Society have translated into this language, the Four Gospels, Acts of the Apostles, and other parts of the New Testament, together with several books of the Old Testament.

۳ زبان سسو کا ترجمه قوم سسو بهي افریقه کے مغربي کنارہ پرقریب سیرا لیون کے کثرت سے اباد ہے مذکورہ بالا سوسایٹي کے مشنریز نے چاروں انجیلوں اور اعمال حواریان اور عهد جدید کے دیگر حصوں اور عهد عتیق کے کتني کتابوں کا آن لوگونکي زبان میں ترجمه کیا ٭

ON THE MODERN VERSIONS IN THE LANGUAGES OF AMERICA.

امریکه کي زبان میں زمانه حال کے ترجمے

Although the multiplicity of dialects spoken by the Indian tribes of North America seemed to interpose an insuperable bar to the labours of those benevolent individuals who were desirous of communicating the Scriptures to them; yet this obstacle has been diminished by the discovery, that so close an affinity subsists among them, that a young unlettered Indian of good capacity can (it is said) make himself master of them all. The following are the dialects into which the whole or part of the Bible has been translated.

اگرچه آن زبانوں کي کثرت کے سبب سے جنکو شمالي امریکه کي بت پرست قومیں بولتي هیں ٬ یهه معلوم هوتا تها که جو جواں مرد شخص یهه خواهش رکهتے تهے ٬ که آن لوگونکو کتاب اقدس کے علم سے آگاہ کریں آنکي تمنا برنه آمے ٬ لیکن اس بات کي تحقیق سے یهه هرج رفع هو گیا که وہ زبانیں ایک دوسرے سے اسقدر قربت رکهتي هیں که ایک جوان جاهل باشندہ امریکه اچهي سمجهه والا ان سب سے اپنے اپکو ماهر کرسکتا هے ٬ مفصله ذیل وہ زبانیں هیں که جنمیں تمام بیبل یا کچهه حصه آسکا ترجمه هوا هے ٭

1. The *Virginian* Bible was translated by the Rev. John Eliat who has justly been denominated the Apostle to the Indians, from his unwearied labours to diffuse the blessings of Christianity among them.

۱ ورجنیا کي زبان میں بیبل کا ترجمه پادري جان ایلیت صاحب نے کیا هے ٬ انکو بسبب آنکي آس مشقت کے جو آنهوں نے امریکه والوں میں مذهب عیسائي کے پهیلانے میں کي ٬ امریکه والوں کا حواري خطاب دیا گیا ٭

2. The *Delaware* language is spoken through a very considerable portion of

۲ ڈلاویر کي زبان شمالي امریکه کے بهت سے حصه میں بولي جاتي هے ٬ اس

North America. Into this language detached portions of the Scriptures have been translated.

زبان میں کتاب مقدسہ کے متفرق حصے ترجمے ہوے ہیں

3. Into the Indian Mussachussett dialect a part of Scripture has likewise been translated by the Missionaries.

۳ مساکسٹ کی زبان میں بھی مشنریز نے کچھہ حصہ کتب مقدسہ کا ترجمہ کرکے چھاپا *

4. The *Mohawk* language, besides the tribe from whom it takes its name, is intelligible to the Five Nations, to the Tuscaroras, and to the Wyandots or Hurons. Various portions of Scripture have also been translated and printed into this language.

۴ موھاک زبان کو علاوہ آس قوم کے جس سے اس زبان کا نام نکلتا ہے ' مشہور پانچ قومیں امریکہ والوں کی اور قوم تسکیراز اوروی‌انڈونس یا ھیرونس بھی سمجھتے ہیں اس زبان میں بھی کتب مقدسہ کے مختلف حصے چھپی ہیں *

5. The Missionaries have translated a part of the Bible into the *Moheyan* language, but it does not seem that they have as yet succeeded to print and publish it.

۵ مشنریز نے زبان موھیگن میں بھی کچھہ حصہ بیبل کا ترجمہ کیا ہے ' مگر یہہ نہیں معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے چھاپنے اور مشتہر کرنے میں بھی وہ کامیاب ہوئی یا نہیں *

6. In the *Esquimaux* language some parts of the Bible have been translated and published, which were received with the deepest sentiments of gratitude by the people who speak this tongue.

۶ زبان اسکوئی ماکس میں بیبل کے چند بہت مفید حصے ترجمہ ہوکر مشتہر ہوئے ہیں ' جولوگ اس زبان کو بولتے ہیں اون لوگوں نے ان حصون کے ترجموں کو بہت احسانمندی سے قبول کیا *

7. The whole New Testament has been translated in the language of Greenland and thankfully received by the inhabitants.

۷ گرین لینڈ کے زبان میں تمام عہدجدید کا ترجمہ ہوا ہے ' اوسکے باشندون نے اوسکو شکر گذاری سے لیا *

8. Lastly, the New Testament was translated into *Creolese* for the use of the Christian negroes in the Danish West Indian islands and was published at Copenhagen, 1781, at the expense of the King of Denmark.

۸ عہد جدید کا ترجمہ زبان کری آل میں عیسائی جبشیون کے واسطے جو امریکہ کے جزیرون مقبوضہ قوم دچ میں رہتے ہیں کیا گیا تھا ' اور مقام کوپن ہیگن میں دنمارک کے بادشاہ کے خرچ سے سنہ ۱۷۸۱ ع میں مشتہر ہوا *

From the foregoing observations concerning the various versions of Scripture, it is apparent that the difficulties

یہہ تمام حالات ترجموں کے جو میںنے اوپر بیان کیئے ان سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے ' کہ ترجموں کی جن مشکلات کا میں نے ذکر

and obstacles inseparable from the labour of translating writings out of one language into another, are not imaginary, but that they have really been experienced and admitted by those who have set about the task. I now proceed to give an account of a version, which will contribute further to illustrate the justice of these remarks.

کیا ہے وہ صرف خیالی ہی نہیں ہیں بلکہ وہ مشکلیں تمام ترجموں میں پیش آئی ہیں ' اور بڑے بڑے عالموں نے جو دونو زبانوں سے واقفیت رکھتے تھے ان مشکلات کے واقع ہونے کا اقرار کیا ہے ' اب میں ایک اور ترجمہ کا ذکر کرتا ہوں جس سے اُن مطالب کی زیادہ تر تصدیق ہوتی ہے *

The Roman Catholic Ecclesiastical congregation published, in 1625, an Arabic version of the Pentateuch, together with the Latin text; and this edition has a Preface in Arabic, in which an explanation is given of the impediments and difficulties, which translators have to encounter. To bring these difficulties to the notice of my readers I here give the substance of that Preface, as follows:

مذہبی رومی سوسایٹی نے سنہ ۱۶۲۵ع میں کتب خمسہ حضرت موسی علیہ السلام کا ایک عربی ترجمہ معہ لیٹن ترجمہ کے چھاپا ہے ' اُسکی مترجم نے اپنے ترجمہ پر ایک دیباچہ لکھا ہے ' جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ترجمہ میں اُسکو کیا کیا مشکلیں پیش آئیں ہیں ' چنانچہ وہ دیباچہ بعینہ اس مقام پر لکھتا ہوں *

"The subjects revealed by the Almighty were, at first, recorded by the prophets and apostles in the languages, which were spoken either by the people of the cities in which they abode or by those of their own tribes or nations. Those words of God were, afterwards, translated into several languages, in order that all men in the world might know what were the revelations from God for their salvation. The Latin version, from which this Arabic translation of the Pentateuch has been rendered, presents just so much difference from its original, as might be expected to arise from the variety of the meanings of words; but in regard to serious and important matters, and doctrines the translation agrees in all respects with the original, and contains nothing

فاما الكلام الذي انزله الله سبحانه فكتبه اولا الانبياء والرسل بلغاتهم كل واحد منهم بلغة بلدته او قومه ثم من بعد هم نقل الى السنة مختلفة ليعرف جميع الامم ما اوحى به الله لخلاصهم اجمعين وان كان في نسخة المقبولة اختلاف الكلمات كاختلاف اللغات لكثرة المعاني التي لكل واحدة من الكلمات في اصلها لاكن لكلهن حكم واحد فيما يلي الحقيقة وليس فيه شي مضاد لها فخاصة في هذه النسخة العامة المعروفة التي يستعملها الكنيسة المقدسة الرسولية الجامعة الرومانية فانها لا في المعاني فقط بل وفي اكثر الالفاظ يوافق المتن الاصلي اي العبراني واليوناني ومع ذلك كله لعلك تجد شيئا ناقصا مفسودا في بعض نسخ الكتاب المذكورة اما عند الروم واما عند غيرهم من الطوايف من

جو کلام کہ خدا پاک نے بھیجا اوسکو پہلے پہل نبیوں اور حواریوں نے اپنی زبان میں لکھا ہر ایک نے اونمیں سے اپنے شہر یا اپنی قوم کی بولی میں پھر اوسکے بعد مختلف زبانونمیں اوسکے ترجمے ہوی تاکہ تمام دنیا کے لوگ جان لیں کہ کیا وحی بھیجی اللہ نے اُن سب کی نجات کو اور اگرچہ مقبول کیی ہوی نسخہ میں لفظو نکا اختلاف تہہ جیسکہ ہر ایک لفظ کے اصل میں بہت سے معنے ہونے کے سبب سے لغت میں اختلاف

سهوالكاتبين اومن قلة اجتهاد المترجمين وكذلك في اصل العبراني واليوناني ايضا يكون نقص يسير اوغلط صغير ولايكاد يوجد كتاب من الكتب وانسان هو صحيحا كاملا الا وفيه غلط اونقص لاكن لايقول احد بالحق لاجل ذلك انه مطلقا كتاب مفسود او مرفوض اما نسخ الكتب المقدسة هي كثيرة كحسب كثرة اللغات والشعوب فكانت قديما النسخة العربية ايضا مشهورة تامة في الفاظ صادقة في المعاني حين زهر في نواحي الشرق دين المسيح ولم يكن بعد انقلبت الامور من شدة الاحزاب والهواطقة في تلك البلدان لاكن من بعد ما نقص هناك العلم والايمان خسرت ايضا النسخة المذكورة وبقيت منها مصاحف قايلة فقط وفيها غلطات كثيرة ونقصانات غريبة ذلك من قلة النساخ والعلماء ومن كثرة الغشومة والجهالة فهذا السبب دعا الاب المكرم المشهور في التقى والجود المعتبر في العلم والحكمة سركيس الهاروني من بيت الرز مطران الشام ليحسن الى طايفة ويقوم باحتياجها على حسب قدرته بما قد كان رغبوا البعض المطارنة والاساقفة من بلاد الشرق الى قدس سيدنا البابا اربانوس الثامن مستاذنين له في امره باصلاح النسخة العربية وبطبعها في رومية العظمى لمنفعة كنايسهم ورعايا هم فاذن البابا المذكور طلبتهم فولى هذا الامر للسادة المكرمين المتعالين الكردينا لية المتوكلين على المجمع المقدس في انتشار الايمان المسيحي فاماهم فاوصوا المطران سركيس المقدم ذكره بجمع في داره كثيرا من العلماء اللاهوتيين قسوسا ورهبانا وعلمانيين ومعلمي اللســـان العبراني واليوناني والعربي وغيرها ليصلح معهم

that is contrary to fundamental truths'

The version received by the great Apostolical Church of Rome is especially close in its correspondence with the originals. Its conformity with the Hebrew and Greek originals consists not only in the meaning of words, but also in the similarity of words. But notwithstanding the agreement of this version with its originals in points of importance, some copies of it will be found, which are not free from certain defects, and these defects are to be ascribed to the negligence or mistakes of transcribers and to the indifference of translators. Even the copies of the Hebrew and Greek originals have not escaped the defects that so arise. No copies of the Hebrew or Greek original can be found, which howsoever examined and corrected, does not contain certain errors and faults. Yet no reasonable and unprejudiced man will conclude *from* this little superficial injury done to the originals, that they are no longer worthy of being followed. There are several languages into which copies of Scripture have been translated.—There was a very ancient copy of the Arabic version of Scripture, which was celebrated for the accuracy of its execution as regards the use of such words, as were identical and conveyed the same sense with its original.

This Arabic version existed 'at the time when Christianity had been propagated over the eastern countries, and when no revolution or disaster of any kind had ever visited those parts of the world. But after the learning and religion of those regions had decay-

هوتا هے لیکن اُن سب کا اُس چیزمیں جو حقیقت سے ملي هوئي هے ایک هي حکم هے اورکوئي چیزاوسمیں حقیقت کي ضد نهیں هے خصوصا اس عام نسخه میں جو مروج هے اورجسکو بڑا پاک کلیسه رسولیه روم کا استعمال کرتا هے اور یهه حال صرف معنوں هي میں نهیں هے بلکه اکثر لفظونمیں بهي وه اصلي عبراني اور یوناني متن کے موافق هے باوجود ان سب باتوں کے شاید تو پاوے کوي بات ناقص اور خراب کسي نسخه میں اوس کتاب کے کیا رومیوں کے پاس کے نسخه میں اور کیا اُن کے سوا اور لوگوں کے پاس کے نسخه میں کاتبوں کي بهول سے یا مترجموں کي کم سمجهي سے اور اسیطرح اصل عبراني اور یوناني نسخونمیں بهي تهوڑاسا نقصان اور تهوڑیسي غلطي هے اور بعید نهیں که کتابوں میں سے کوئي کتاب گووه صحیح اور کامل هي هو نه پائي جاوي مگر یهه که اُسمیں کچه غلطي یا نقصان هو مگر کوئي شخص حق گو یهه نهیں گا که اس سبب سے وه کتاب کي کتاب هي خراب اور نکمي هوگئي اور

نسخے کتب مقدسہ کے بہت
ہیں موافق کثرت زبانوں
اور حرفوں کے سواگلے زمانہ
سے عربي نسخہ بهي مشہور
ہے لفظوں کے پورے ہونے
اور معنوں کے درست ہونے
میں جب سے کہ مشرقي
ملکونمیں دین مسیحي چمکا
ہے اور اب تک انقلاب امور
بسبب لڑائیوں اور بربادیوں
کے اُن ملکونمیں نہیں ہواتها
لیکن جبکہ وہاں علم اور ایمان
ناقص ہوگیا تواس نسخہ
نے بهي نقصان اوٹهایا اور
صرف تهوڑے نسخے اُسکے
باقي رہگئے اور اُن میں
غلطیاں بہت ہیں اور نقصان
بڑے ہیں یہہ بسبب قلت
لکهنے والوں اور عالموں کے اور
بسبب کثرت ناداني اور
جہالت کے یهي سبب
باعث ہوا پاپا بزرگ کو
کہ تقوا اور جودت طبع میں
مشہور اور علم وحکمت میں
معتبر ہے یعنے سرکیس هارونے
خاندان زر مطران شام کو کہ
احسان کرے اپنے لوگوں پر
اور مستعد ہو اُنکي حاجت
روائي پر موافق اپني طاقت
کے اس سبب سے کہ رغبت
کي تهي بعضے مطارنہ اور
اساقفہ مشرقي ملکوں نے
حضرت سیدنا پاپا اربا نوس

النسخة العربية فبدوا يفعلون ذلك لغاية
الاجتهاد في سنه ١٦٢٥ ع الف وستماة وخمسة
وعشرين بميلاد المسيح بعون الله تعالى
وتوفيقه فاختاروا من كلواحد في المصاحف
العربية ماوجدوا فيه اصح واصلح وموافق
المصدر العبراني واليوناني وجبروا الناقص
واصلحوا الفاسد على مثل المصدر المذكور
والنقل العام الذي عندالكنيسة الرومانية
فكذلك ردوا علي قدر طاقتهم الكتب المقد
سة الى الطايفة العربية المشهورة وغيرها
من الطوايف المستعمل عندهم اللسان
العربي كما كانت لهم في الزمان القديم
اما في هذا الامر الكبير كل سعي الناس
وهمم خفيف قايل فلذلك امر المجمع
المقدس ان يطبع في هذا النقل المتن
اللاطيني العام قبالة المتن العربي حتى
يكون لكلواحد قانونا امينا يعرف به ويصلح
كلما بقي من العربي من نقص او غلط لم يدره
المترجمون والمصلحون ثم اعلم ايها القاري
الحبيب اننا في اصلاحنا هذا لم نلحق
دايما المتن الاصلي كلمة بكلمة بل اقتدينا
عادة التراجمة السابقين فمرات كثيرة حفظنا
الحكم فقط وتغافلنا عن ترتيب الالفاظ وعددها
وحيث كان اختلاف بين الحكم العربي
واللاطيني بغير مضرة الحق لم نران نغيره
بشي بل ابقينا تاويل الاولين كرامة لهم
وقد صارت لاهل الشرق العادة فيه من زمان
طويل فكان التغيير يكون لهم مكروها ثم ان
المتن الاصلي ايضا قبول في خط ذلك
الحكم بالسواء وبين الحكمين اختلاف
فقط بلا متضادة وفي كليهما تصديق الامور
ثم معروض عليك اننا في اسماء التي تختص
بها الناس او المواضع وقفنا على اثار الخط

ed, almost all the copies of this version gradually disappeared and perished, except a very few, which still survived, and which carried with them numerous errors that arose from the ignorance of the time and from the want of learned men and good copyists, who could bestow their attention to the matter, and certify to the correctness of the text. Having perceived the faults that abounded in the copies of this version, and being excited and influenced by his zeal for religion the very liberal and pious Father Sircais Harvney, a member of the family of Ruzmutran of Siam, felt anxious to do an important service and supply the wants of the people of those countries, by restoring this version to its original state of purity; and Pope Urban VIII., our great patron, was solicited on this subject by bishops, clergymen, and the people in general, who besought him to republish this version in Rome after it should be restored to its primary state. Pope Urban VIII. accordingly ordered that the version should be corrected, and entrusted the performance to the famous learned men of Kurdan, who belonged to the Roman Congregation for promoting Christian knowledge. These learned men requested the Father Sircais, the Mutran, to convene at his residence an assembly of bishops and divines of the age and all those scholars, who were well versed in Hebrew, Greek, Arabic, and other languages, in order that by their united assistance and consultations, the Arabic version in question might be thoroughly corrected and purified from all errors. Thus this remark-

العبراني وحروفه الان العادة في اللسان العربي تارة منعتنا عن ذلك كقولك ابراهيم عوض ابرهم وسليمان عوض سلومه واورشليم عوض يورشليم ومثل ذلك فاما اسماء الاحجار والاشجار وسساير النباتات والحيوانات وما تشابه بذلك انكان في اللفظ شك اوريب في معناه والمترجمون في تاويلها مختلفون فتركتها بلا تغير في المتن العربي ثم انك في هذا النقل تجد شيا من الكلام غير موافق قوانين اللغة بل مضاد انها كالجنس المذكر بدل المونث والعدد المفرد بدل الجمع والجمع بدل المثني والرفع مكان الجر والنصب في الاسم والجزم في الفعل وزيادة الحروف عوض الحركات وماتشابه ذلك فكان سببا لهذا كله سذاجة كلام المسيحيين فصار لهم نوع تلك اللغة مخصوصا وليكن ليس في اللسان العربي فقط بل في اللاطيني واليوناني والعبراني تغافلت الانبياء والرسل والاباء الاولون عن قياس الكلام لانه لم يرد روح القدس ان تقيد اتساع الكلمة الالهية بالحدود المضيقة التي حدتها الفرايض النحوية فقدم لنا الاسرار السماوية بغير فصاحة وبلاغة بكلمات يسيرة مستسهلة لئلا تختص قوة البشر وحيلتهم بعمل خلاصهم العجيب النظم وبدخول العالم في دين المسيح انتهى *

able work was, by the grace of God, commenced in the year 1625 of the Christian æra. The assembly of these learned emendators have decided upon retaining whatever they found in this version correct and conformable to the similar passages in the Hebrew and Greek originals; and whatever they discovered in it to be wrong and not in agreement with the original texts, they accordingly corrected and amended so as to make such passages harmonize with the original, and also with the Latin version received by the Church of Rome; and thus to the utmost of their efforts they have restored this Arabic version of Scripture to its primary state, and prepared it for the use of those whose language is Arabic. Nevertheless, all the endeavours and abilities of men can have but partial success in attempting to translate matter from one language into another, with strict fidelity as to present precisely the same sense that is conveyed in the text of the original. It is therefore commanded by the congregation that this Arabic version should be published with the original Latin in parallel columns, in order that an Arabic scholar, being acquainted with Latin, and provided with a Latin text in his copy of the Arabic version, may at once consult the Latin text for the deficiencies of the Arabic text, which its emendators and translators could not supply. The reader must observe that this Arabic version has not been literally translated by us; we have, in retranslating it, imitated the example of ancient translators. We have been, in most places, led rather by the sense than by the exact words of the text.

انہوں نے وہ آس سے آسکا حکم چاہتے واسطے اصلاح آس عربي نسخہ کے اور آسکے چھاپنے کے روم کبیر میں واسطے فایدہ آن کے کنیسوں اور آنکي رعایا کے پہر اجازت دی اوس پاپا نے آن لوگونکو پھر اسکام کا متولے کیا بزرگ پیشوائوں بلند مرتبہ کردینا لیہ کو جو مدعیں تہے مقدس سوسائٹي پر واسطے پہلانے دیں مسیحي کے پہر آنہوں نے سمجہایا مطران سرکیس کو جسکا اوپر ذکر ھوا جمع کرنیکو اپنے شہر میں بہت سے عالموں علم الهي کو اور پادریوں اور عابدوں اور عالموں اور جاننے والوں عبراني اور یوناني اور عربي وغیرہ زبانوں کو کہ آن سب کے ساتھہ اصلاح دیجاوے عربي نسخہ کو پھر آنہوں نے یہہ کام شروع کیا نہایت کوشش سے سنہ ۱۶۲۵ ع میں اللہ تعالے کی مدد اور اوسکي توفیق سے پھر پسند رکھا آنھوں نے ھر ایک عربي نسخہ میں سے جس چیز کو کہ آنھوں نے پایا صحیح اور درست اور موافق صیغوں عبراني اور یوناني کے اور درست کیا ناقص کو اور اچھا کیا برے کو مانند آن صیغوں کے اور مانند آس عام نقل کے جو

كنيسه رومانيه ميں ہے اور
اسيطرح اُنہوں نے پہچوڑا اپنے
طاقت کے موافق كتب
مقدسه كو مشہور عربي گروہ
کے پاس اور اُن کے سوا جن
لوگوں کے ہاں عربي زبان
مستعمل تھي جيسا کہ پہلے
زمانه ميں اُن کے لیئے تہا
اوراس بڑے كام ميں كوشش
ادميونكي اور اُن كي همت
چهوٹي اور تهوڑي هے اسليئے
اُس مقدس سوسايٹي نے
حكم ديا اِس نقل کے
ساتهه عام لاطيني متن کے
چهپنے کا مقابل ميں عربي
متن کے تاکه هو هرايک کے
ليئے اچها قاعده اور اس سے
جان ليا جاوے اور اصلاح كيا
جاوے جو كچهه باقي ره
گيا هو عربي مين نقصان
اور غلطي جسكو چوک گئے
هو ترجمه کرنے والوں اور
اصلاح دینے والوں سے پس
جان لی اے میرے پیارے
پڑهنے والی هم نے اپني
اس اصلاح ميں نهيں ملايا
هميشه اصلي متن كو لفظ
بلفظ بلكه همنے پيروي كی
هے اگلے مترجموں كی عادت
كی پس بهت جگه همنے
نگاه ميں رکها هے صرف
مطلب كو اور همنے ديهان
نهيں کيا لفظوں كی ترتيب
اور اُن كی گنتی کا اورجهان

Wherever we have found the old version not materially differing, in matters of importance, from the original Latin, we have, in such places, retained it without alterations of any kind, out of respect to the former venerable translators, and also to secure to the people of the east as much of their old translation as possible, to which they have been so long attached and which they are not disposed to give up entirely. Besides, as the original Latin text has been given, it is therefore thought unnecessary to alter the text of the old Arabic version even when it differs somewhat from the Latin, provided it be not entirely at variance with it.—

The names of places and persons have been, for the most part, given by us according to the Hebrew form, but sometimes from the necessity of explaining them according to the Arabic idiom we have been obliged to depart from this rule; for example, instead of the Hebrew name Ibrahim, it is given *Ibraheem* in Arabic; instead of Soolooma,—*Soolaiman*; and instead of Urusalem,—*Orshalem*, and so on. Such names of animals and of vegetables and minerals as the translators have used in more senses than one, have not been altered by us from what they were in Hebrew. Besides, ungrammatical expressions will be found in this version, e. g., the masculine is used for the feminine; the singular for the plural; the objective case for the nominative; the consonant for the vowel; and so on. The cause of such irregularities is the simplicity of the Christian style of language, which is characterized by the use of such words. However, such incongruities and misapplication of terms are not only tolerated in this Arabic version, but also in the original Hebrew, Greek, and Latin likewise. It must be borne in mind that the prophets, the apostles and the fathers have not paid attention to the rules of Grammar, because the holy Spirit did not wish to restrict the sense of the words of God by adhesion to mere grammatical niceties. The Holy Spirit has opened out to us the mysteries of heaven in words, which are simple and plain without regard to elegancies of style: that so all men having set before them the words of God in a clear and intelligible form, may avail themselves of the great blessing bestowed upon them by the most merciful God, and may happily be led gradually to seek for and attain that blessed salvation, offered to them through the Lord Jesus Christ."

اس دیباچہ پرغور کرنے سے معلوم ہوتا ہے ' کہ اگلے اور پچھلے مترجموں کو ان ترجموں میں کسقدر مشکلیں پیش آئي هیں ' اور یہي سبب ہے کہ ہم ترجمونمیں اختلاف پاتے هیں ' با ایں همه جسقدر اختلافات که ترجموں میں واقع هوے هیں وہ ایک نہایت بیش قیمت چیز ہے ' انپر غور کرنے سے هرایک عالم کي راے معلوم هوتي ہے ' اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس عالم مترجم نے کلام الهي کا کیا مطلب سمجھا تھا ' پس جو لوگ که کتب مقدسه پر تحقیقات کرنے اور الہامي روشني حاصل کرنے کا ان سے ارادہ رکھتے هیں انکو چاهئیے که ان اختلافات تراجم کو بہت عزیز رکھیں ' اور انپر نہایت تامل اور وقار سے غور کریں ' نه یہه که ان اختلافات سے یہه سمجھیں که در اصل کلام الهی میں اختلاف ہے *

On a perusal of the foregoing remarks prefixed to an Arabic version of the Pentateuch published by the Catholic ecclesiastical congregation at Rome, it will be observed what difficulties and obstacles the ancient and modern translators of the Bible have had to meet and contend against; and it is for this reason that we find several versions of Scripture so much differing from one another. Upon the whole it is to be admitted that the varieties of readings are most valuable, for they serve to show us the different opinions formed by the learned respecting them; and also in what light the several divine translators have taken the words of God, as affected by those various readings of the same passages. These varieties of subjects among versions should be much endeared to those, who wish, by a critical examination, to study the true purport of God from the Scriptures. These persons ought to proceed in their beloved study with great caution and patience, in order that from the want of agreement among different versions of Scripture they may not be rashly led to the false conclusion, that the same words of God are to be taken in different senses.

اب میں مناسب سمجھتا هوں که چند ترجموں کا جو میرے پاس بالفعل موجود هیں اور جنسے میں نے اپني تفسیر لکھنے میں مدد لي ہے ان کا ذکر اسمقام پر لکھوں

Now I consider it advisable to make mention, in this place, of those Scriptures, which are in my possession, and which I have used and consulted in composing my own Commentary on the Holy Bible.

۱ انگریزي ترجمه لیٹن ولگٹ بیبل کا جسکو سواے عبري اوریوناني متنوں کے مختلف زبانوں کے اور نسخوں سے مقابله

1. The Holy Bible, in English, translated from the Latin Vulgate; diligently compared with the Hebrew, Greek, and other editions in divers languages;

کہیں مطلب کا اختلاف تھا عربي والاطیني میں بغیر نقصان حق بات کي اسکا کچھه بھي بدلنا همنے مناسب نہیں دیکھا بلکه اسکو رهنے دیا جسطرح بیان کیا تھا پہلوں نے انکي بزرگي کے لحاظ سے اور هوگئے تھے مشرق کے رهنے والے اسکے عادي بہت مدت سے سو اسکا بدلنا انکو برا معلوم هوتا اور جبکه اصلي متن بھي موجود ہے اپنے خط میں تو پھر یہه مطلب برابر ہے اور دونوں مطلبوں میں صرف اختلاف ہے بغیر تضاد کے اور ان دونوں میں جو بات ہے اسکي تصدیق ہے پھر تمسے یہه بھي کہا جاتا ہے که همنے ایسے ناموں کو جو آدمیوں کے لئے اور مقاموں کے لئے خاص هیں موقوف رکھا ہے اوپر نشان عبراني خط کے اور حرفوں کے مگر زبان عربي کے محاورہ نے کبھي باز رکھا همکو اس سے جیسے که تو کہے ابراهیم بدلے ابرهم کے اور سلیمان بدلے سلومه کے اور اورشلیم بجائے یورشلیم کے اور مانند اسکے مگر پتھروں کے نام اور درختوں کے اور نباتات کے اور جانوروں کے اور جو چیزیں که انکي مانند

ہیں اگر لفظ میں شک ہے یا اُسکے معنی میں تردد ہے اور مترجموں میں اُسکے معنی بیان کرنے میں اختلاف ہے تو اُسکو معنے بغیر بدلنے کی عربی متن میں چھوڑ دیا ہے پھر تو اس متن میں پاویگا بعض کلام خلاف قاعدہ زبان کے بلکہ اُسکے برعکس جیسے مذکر بدلے مونث کے اور مفرد بدلے جمع کے اور جمع بدلے تثنیہ کے اور پیش جگہہ زبر کے اور زبر اسم میں اور جزم فعل میں اور زیادتی حرف کی بدلے حرکت کے اور مانند اُسکے اس سب کا سبب ہے سادگی کلام عیسائیوں کی پس ہوگئی ہے ایسی بولی خاص اُنکی اور یہہ بات عربی ہی زبان میں نہیں ہے بلکہ لاطینی اور یونانی اور عبرانی میں بھی ہے دھیان نہیں کیا نبیوں اور رسولوں اور متقدمین بزرگوں نے کلام کے باقاعدہ بولنے میں اسلیئے کہ روح القدس نے یہہ بات نہیں چاہی کہ کلام الٰہی کی وسعت کو مقید کرے تنگ حدوں میں جنکو نکالا ہے قواعد نحویہ نے پھر پہونچے ہمارے پاس بعینہ

کیا گیا ہے ' جو بمنظوری ریٹ ریورنڈ ڈاکٹر ڈنور صاحب کے بمقام لندن سنہ ۱۸۴۸ ع میں چھپا *

۲ انگریزی ترجمہ بیبل کا جو اصلی زبانوں سے ترجمہ ہوا اورجسکو بادشاہ جیمس کے حکم سے پہلے ترجموں سے خوب مقابلہ اور نظرثانی کر لیا گیا *

۳ عربی ترجمہ بیبل کا جسکو سارا ہاگسن صاحب نے بمقام نیوکسل سنہ ۱۸۱۱ ع میں چھاپا *

۴ قلمی ترجمہ عربی زبور کا بطور تفسیر کے جسپر مازنی کا نام لکھا ہے *
کچھہ تحقیق نہیں ہوسکتا کہ یہہ مازنی کون ہے آیا وہ مشہور نحوی عالم جو سنہ ۲۰۴ ہجری مطابق سنہ ۸۱۹ ع میں مرا یا اور کوئی زمانہ تحریر بھی تحقیق نہیں ہے طرز خط سے معلوم ہوتا ہے کہ سولہویں یا سترہویں صدی کا لکھا ہے جس شخص نے اول اسکو خریدا اوسنے سنہ ۱۰۹۸ ہجری مطابق سنہ ۱۶۸۶ ع اوسپر لکھے ہیں مگر تعجب یہہ ہے کہ سوای چند ورسوں کے اورکسی ورس کی مطابقت موجودہ زبور سے نہیں ہوتی معلوم ہوتا ہے کہ مترجم نے عربی محاورہ کی زیادہ تر پابندی کی ہے اور ترجمہ اور تفسیر اسطرح پرملادیا ہے کہ کچھہ تمیز نہیں ہوسکتی بالیں ہمہ چند ورس جنکی مطابقت پائی جاتی ہے اسمقام پرنقل کرتاہوں *

and published in London, in 1848, under the approbation of the Right. Revd. Dr. Denvir.

2. The Holy Bible, in English, translated from the original languages, and with the former translations diligently compared and revised by the command of His Excellent Majesty King James.

3. The Holy Bible, in Arabic, printed by Sarah Hodgson, in Newcastle, in 1811.

4. The Book of Psalms, in Arabic; a manuscript edition, translated in the form of a paraphrase by Mauznee. It is uncertain who this Mauznee was; whether he was the learned grammarian who died in the year 204 of the Hijree æra corresponding with the year 819 of the Christian æra, or some one else. It is likewise unknown when this manuscript was written. However judging from its style of composition it is supposed to have been written in the 16th or 17th century. The person who first got possession of it, has inscribed on it the year 1098 of the Hijree æra corresponding with the year 1686 of the Christian æra. It is surprising and worthy of note to find that all the Psalms in this manuscript, except a very few, are not like those in the present Bible. The translator has very strictly followed the Arabic idiom of expressions; and he has so mingled the translation with his comments on it, that no distinction can be made between the text and the commentary. The following

آسماني بغير فصاحت وبلاغت کے لفظوں تهوڑي ميں جو اسان تهي شهر کے ليئے خاص هو قوت انسان کي اور طينت آنکي اپني نجات کے کام ميں عجيب نظم کي اور بسبب داخل هونے عالم کے دين مسيحي ميں *

few verses that are identical with those in the present Bible, I copy here with their translation. Their English rendering is as follows :—

ترجمهٔ مازني	ترجمهٔ آردو	English
طوبى لرجل لم يسلك طرق الخطائين ولم يجلس في مجالس المستهزئين ولم يعمل باعمال المذنبين	مبارک وه آدمي جو نهين چلا رسته گناه گارونکا اورنه بيٹها مجلس ميں ٹهٹا کرنے والوں کي اور نه کيئے کام گناه گاروں کے *	"Happy is the man who has not stepped in the path of sinners, nor sat with the scornful; and whose deeds are not like those of sinners.
ولكنه في ناموس الرب يدرس الليل والنهار	بلکه خداوند کي شريعت ميں رات دن سوچ کرتا هے *	But he meditateth day and night in the Law of God.
فمثله كمثل شجرة على شط المياه تؤتي اكلها وتقدس ربها ناضرة اوراقها وهي سامعة مطيعة لربها	سو آسکي مثال آس درخت کي مانند هے جو پانيوں کے کناره پر هو اور اپنے وقت پر ميوے لاوے اور خدانے آسکو ستهرا کيا اور سبز هيں پتے آسکے فرمان بردار اور اطاعت کرنے والا اپنے رب کا *	His situation is like the tree planted by the side of a fountian, and he brings forth his fruits. His Lord has sanctified him; his leaves are green. He listens to his Lord and obeys him.
ليس كذلك المنافقون لان اعمال المنافقين تسفيها الرياح	ليکن گناه گار ايسے نهيں کيونکه گناه گاروں کے عمل آنکو هوا اوڑا ديتي هے *	The hypocrite are not so; for the wind driveth away their shaking deeds.
من اجل ان الله يعلم سبيل المنافقين وسبيل المحسنين	اسليئے که الله جانتا هے رسته گناه گارونکا اور رسته نيکوں کا *	For the Lord knoweth the way of the righteous, and that of the hypocrite."

5. The New Testament, in Arabic, published at London, in 1841, by Richard Watts on the foundation of the edition which was published at Rome in 1671.

6. The Book of the Four Gospels, in Arabic; a manuscript edition. Among the rest the Gospel of St. John is imperfect. The paper and binding of this manuscript is very old, but it does not prove when and where and by whom this version was executed. It is most probable it was copied from the edition of the Four Gospels, published at Rome in 1671. The following four points in this manuscript are worthy of notice. (1.) It agrees much with the Arabic edition of the New Testament, published at London in 1841.— (2.) It has no division of verses.— (3.) It is divided into more chapters than what are to be found in the New Testament of the present Bible. Probably the arrangement is identical with that of the edition, published in 1671. The division of chapters is as follows:—The Gospel of Matthew is divided into 101 chapters; that of Mark, into 54 chapters; that of Luke, into 86 chapters; that of John, which is imperfect, has more than 61 chapters. It ends with the 60th. verse of the 6th. chapter of the present Gospel of St. John.—(4.) A verse has been annexed to the beginning of each of these Gospels, which is not to be found in the Gospels of the present Bible, and which I give as follows:—

۵ ترجمۂ عہد جدید جسکو رچارڈ واٹس صاحب نے بمقام لنڈن سنہ ۱۸۴۱ ع میں اُس نسخہ کے مطابق چہاپا جو سنہ ۱۶۷۱ ع میں مقام روم میں چھپا تھا *

۶ ترجمۂ عربی قلمی چاروں انجیلونکا جسمیں یوحنا کی انجیل ناقص ھے ' اگرچہ اس کتاب کا کاغذ بہت کہنہ اور جلد بہت پرانی ھے ' مگر معلوم نہیں ھوتا کہ کس کا ترجمہ اور کب کا اور کہانکا ھے ' یہہ نہایت غالب ھے ' کہ یہہ نسخہ چاروں انجیلوں کے اُس نسخہ سے جو روم میں سنہ ۱۶۷۱ ع میں چھپا نقل ھوا ھو ' چار چیزیں اِسکی قابل اطلاع ھیں (اول) یہہ کہ یہہ نسخہ عہد جدید کے اُس نسخہ سے جو لنڈن میں سنہ ۱۸۴۱ ع میں چھپا بہت مطابق ہے (دویم) اسمیں ورسونکا نشان نہیں ھے (سویم) اس نسخہ میں بہ نسبت موجودہ بیبل کے عہد جدید کے زیادہ باب ھیں ' غالبا اِسکے بابوں کی تقسیم نسخہ مطبوعہ سنہ ۱۶۷۱ ع کی تقسیم سے مطابق ھے ' چنانچہ ھر انجیل کے بابونکا شمار اس مقام پر لکھا جاتا ھے انجیل متی ۱۰۱ باب انجیل مارک ۵۴ باب انجیل لوک ۸۶ باب انجیل یوحنا تمام نہیں ھے سولہ باب سے زیادہ ھیں موجودہ انجیل یوحنا کے چھٹے باب کی ساٹھویں آیت تک ھے (چہارم) اس ترجمہ میں ھر ایک انجیل کے سرے پر ایک عبارت لکھی ھوئی ھے ' کہ وہ عبارت کسی موجودہ بیبل کی انجیلوں میں نہیں پائی جاتی ھے ' اسلیئے اُن چاروں عبارتونکو بجنسہ نقل کرتا ھوں *

IN THE GOSPEL OF MATTHEW.	انجیل مقدس متی
The Evangel of Jesus Christ. The Book of Saint Matthew, one of the Apostles of Jesus Christ.	بشارة يسوع المسيح كتاب مارمتى واحد من اثنى عشرمن تلامذه *
IN THE GOSPEL OF MARK.	انجیل مقدس مارک
In the name of the Father, Son, and Holy Ghost—all one God. The Evangel of Father St. Mark, the holy Apostle and Evangelist.	بسم الاب والابن والروح القدس الاله الواحد بشارة الاب بطريرک الرسول القديس ماري مرقس الانجيلي *
IN THE GOSPEL OF LUKE.	انجیل مقدس لوک
In the name of the Father, Son, and Holy Ghost—all one God. The Evangel of Father Saint Luke, the learned evangelist.	بسم الاب والابن والروح القدس الاله الواحد بشارة الاب الفاضل لوقا الانجيلي *
IN THE GOSPEL OF JOHN.	انجیل مقدس یوحنا
In the name of the Father, Son, and Holy Ghost— all one God. The Evangel of the sacred great Disciple and Apostle John, the son of Zebidee, and friend of our Lord Jesus Christ.	بسم الاب والابن والروح القدس الاله الواحد بشارة القديس الجليل التلميذ الرسول يوحنا ابن زبدي حبيب ربنا يسوع المسيح *
It should be borne in mind that the edition of this version of the New Testament will always be quoted by me under the name "The Arabic edition of the New Testament of 1671."	یاد رکھنا چاھیئے که عهد جدید کے اِس ترجمه کے نسخه کو میں اپني تفسیر میں عربي نسخه عهد جدید سنه ۱۶۷۱ع کے نام سے همیشه بیان کروں گا *
7. The Old Testament, in Persian, translated from the original Hebrew by the Rev. William Gillin D. D., by the command of the United Associate Synod of Scotland; and published at Edinburgh in 1845.	۷ فارسي ترجمه کتب عهد عتیق کا جسکو بحکم سکاتلینڈ کي مذهبي مجلس کے ولیم گلن صاحب نے اصل عبري متن سے ترجمه کیا اور بمقام ایڈن برا سنه ۱۸۴۵ع میں چھاپا *
8. The Old Testament in Persian, translated by the Rev. Thomas Robinson, Archdeacon of Madras; and published at Calcutta in 1838.	۸ فارسي ترجمه کتب عهد عتیق کا جسکو رورنڈ طامس رابنسن صاحب آرچ ڈیکن مندراس نے ترجمه کیا اور سنه ۱۸۳۸ع میں بمقام کلکته چھاپا *
9. The Pentateuch, in Persian, translated from the original Hebrew,	۹ ترجمه کتب خمسه موسی کا جسکو رورنڈ طامس رابنسن صاحب نے اصل

by the Rev. Thomas Robinson, and published at Calcutta in 1828.

عبري سے ترجمه کیا بمقام کلکته سنه ۱۸۲۸ ع میں چھاپا ٭

10. The Book of Psalms, in Persian, translated from the original Hebrew; and published by Richard Watts at London in 1835.

۱۰ فارسي ترجمه زبور کا جو اصلي عبري سے هوا اور جسکو رچرڈ واٹس صاحب نے بمقام لندن سنه ۱۸۳۵ ع میں چھاپا ٭

11. The Book of Psalms, in Persian, translated by the Rev. Thomas Robinson, Archdeacon of Madras; and published at Calcutta in 1838.

۱۱ فارسي ترجمه زبور کا جسکو رورنڈ طامس رابنسن صاحب نے ترجمه کیا اور بمقام کلکته سنه ۱۸۳۸ ع میں چھپا ٭

12. The New Testament, in Persian, translated by the Rev. Henry Martyn B. D.; and published at Calcutta in 1828.

۱۲ فارسي ترجمه عهد جدید کا جسکو هنري مارٹن صاحب نے ترجمه کیا اور سنه ۱۸۲۸ ع میں بمقام کلکته چھپا ٭

13. The New Testament, in Persian, ditto---ditto---ditto---ditto---in 1842.

۱۳ فارسي ترجمه هنري مارٹن صاحب کا جو بمقام کلکته سنه ۱۸۴۲ ع میں چھپا ٭

14. The Bible, in Urdoo, in Roman characters; printed by William Clowes and Sons at London in 1862.

۱۴ اردو ترجمه بیبل کا جو رومن کیرکٹر میں هے جسکو ولیم کیلابس صاحب وغیره نے بمقام لندن سنه ۱۸۶۲ ع میں چھاپا ٭

15. The Bible, in Urdoo, in Roman characters; printed at Mirzapoor Orphan School Press by R. C. Mather, Superintendent, in 1845.

۱۵ اردو ترجمه بیبل کا جو رومن کیرکٹر میں بمقام مرزا پور سپرنٹنڈنٹ میتھر صاحب نے سنه ۱۸۴۵ ع میں چھاپا ٭

16. The Old Testament, in Urdoo, published at Calcultta in 1842 or 1843.

۱۶ اردو ترجمه عهد عتیق کا جو بمقام کلکته سنه ۱۸۴۲ ع وسنه ۱۸۴۳ ع میں چھپا ٭

17. The New Testament, in Urdoo, translated by the Revd. H. Martyn B. D., and published at London in 1819.

۱۷ اردو ترجمه عهد جدید کا جسکو هنري مارٹن صاحب نے ترجمه کیا اور بمقام لندن سنه ۱۸۱۹ ع میں چھپا ٭

18. The New Testament, in Urdoo, translated by the Calcutta Baptist Missionaries, and published at Calcutta in 1839.

۱۸ اردو ترجمه عهد جدید کا جو کلکته کے بیپٹسٹ مشنریز نے ترجمه کرکے بمقام کلکته سنه ۱۸۳۹ ع میں چھاپا ٭

19. The New Testament, in Urdoo, ditto—ditto—ditto—in 1844.

۱۹ اردو ترجمه عهد جدید کا جو بمقام کلکته سنه ۱۸۴۴ ع میں چھپا ٭

20. **The New Testament, in Urdoo, published at London in 1860.**

۲۰ اردو ترجمہ عہد جدید کا جو بمقام لندن سنہ ۱۸۶۰ ع میں چھپا *

Lastly I may notice that Scriptures have been translated into numerous languages; there is no other book in the world which has been translated into so many languages. There is given in the book entitled "the Bible of Every Land" a list of all the languages, in which the Sciptures have been translated. These are divided into eight classes, each of which shows a principal parent language with those others that have sprung from it. In order to submit the List to my readers' perusal I copy it here as follows.

کتب مقدسہ کے ترجمے بہت زبانوں میں ہوے ہیں اور حق یہہ ہے ' کہ دنیا میں اور کوئي کتاب ایسي نہیں ہے جسکے اسقدر مختلف زبانوں میں ترجمے ہوے ہوں ' چنانچہ اِس مقام پر ایک کتاب میں سے جسکا نام بیبل ہرزمیں ہے ' اُن تمام زبانوں کي فہرست جنمیں کتب مقدسہ کا ترجمہ ہوا ہے ' درج کرتا ہوں اِس فہرست میں اُن زبانوں کو آٹھہ جماعتوں میں تقسیم کیا ہے ' جنمیں سے ہر جماعت میں وہ ایک مقدم زبان معہ اُن زبانوں کے ہے ' جو اُس سے نکلي ہیں *

NOTE.—THE NAMES OF LANGUAGES IN WHICH VERSIONS OF SCRIPTURE HAVE BEEN CONTEMPLATED OR PROJECTED, BUT NEVER COMPLETED OR CIRCULATED, ARE PRINTED IN ITALICS.

واضح ہو کہ جن زبانوں میں کتب مقدسہ کا ترجمہ کرنا تجویز کیا گیا تھا ' یا خیال میں تھا ' مگر پورا نہیں ہوا یا رایج نہیں ہوا ' اُن زبانوں کے ناموں کو باریک حرفوں میں چھاپا ہے *

CLASS I.
MONOSYLLABIC.

پہلي جماعت
مانو سیلیبک

Chinese	چیني
Burmese	برہمي
Arakanese or *Rukheng*	اراکاني یا رکھنگ
Siamese	سیامي
Laos or Law	لاوس یا لا
Cambojan	کیم بوجي
Anamite	اینے مائیت
Peguese, Talain, or Mon	پیگوئي یا تلین یا مان
Karen	کارن
Munipoora	منی پوري
Khassee	خاصي
Tibetan	تبتي
Lepcha.	لپکا

CLASS II.	**دوسري جماعت**
SHEMITIC.	شيميٹک
Hebrew of the Old Test.	پراني عبري
Hebrew of the New Test.	نئي عبري
Samaritan	سامري
Chaldee	کالدي
Syriac	سريا
Syro-Chaldaic	سريا کي کالدي
Modern Syriac	حال کي سريا
Carshun	کارشن
Arabic	عربي
Mogrebin or *African Arabic*	افريقي عربي
Ethiopic	اتهيو پيا
Tigre	ٹائيگر
Amharic.	ايمهرک
CLASS III.	**تيسري جماعت**
INDO-EUROPEAN.	انڈويورپين
A. MEDO-PERSIAN FAMILY.	(الف) خاندان ميڈو پرشين
Persic	فارسي
Pushtoo or Affghan	پشتو يا افغاني
Belochee or Bulochee	بلوچي
Ancient Armenian	پوراني آرميني
Modern Armenian	نئي آرميني
Ararat-Armenian	ارارت آرميني
Kurdish	کرڈش
Ossitinian.	آسي ٹنين
B. SANSCRIT FAMILY.	(ب) خاندان شينسکرت
Sanscrit	شينسکرت
Pali	پالي
Hindustani or Urdu	آردو
Hinduwee	هندوي
Bruj or Brij-bhasa	برج يا برج بهاشا
Canoj or Canyacubja	قنوجي
Kousulu or Koshala	کسولي
Bhojepoora	بهوجپوري
Hurriana	هرياني
Bundelcundee	بنديلکهنڈي

Bughelcundee	بگھیل کھنڈي
Oojein or Oujjuyunee	اوجینی
Harrotee	ھراتي
Oodeypoora	اودے پوري
Marwar	مارواڑي
Juyapoora	جیپوري
Shekawutty	شیکھاواٹي
Bikaneera	بیکانیري
Buttaneer	بٹانیري
Bengalee	بنگالي
Magadha	مگادھا
Tirhitiya or Mithili	ترھتي یا میتھیلي
Assamese	اسامي
Uriya or Orissa	اوریا یا اوڑیسہ
Cutchee	کچھي
Sindhee	سندھي
Moultan, Wuch, or Ooch	ملتاني
Punjabee or Sikh	پنجابي
Dogura or Jumboo	جمو
Cashmerian	کاشمیري
Nepalese or Khaspoora	نیپالي
Palpa	پلپا
Kumaon	کماوں
Gurwhal or Schreenagur	گڈھوالي یا سرے نگري
Gujerattee	گجراتي
Mahratta	مرھٹي
Kunkuna	کانکني
Rommany or Gipsy	رومیني یا گپسي
Tamul or Tamil	تامول
Telinga or Teloogoo	تلنگا یا تلگو
Karnata or Canarese	کرناٹا
Tulu	تلو
Malayalim	ملایا
Cingalese	سنگالي
Maldivian.	مالدیوي

C. Celtic Family. — (ت) خاندان سلٹک

Welsh	ویلش

Gaelic	گیالک
Irish	ائرش
Manks	مینکس
Breton or Armorican	بریٹن یا ارموری کن
D. Teutonic Family.	(ث) خاندان ٹیو ٹانک
Gothic	گاتھک
Ancient Low Saxon	قدیم سیکسن
Anglo-Saxon	اینگلو سیکسن
English	انگلش
Flemish	فیلیمش
Dutch	ڈچ
Alemannic or Old High German	ایلمینک یا پورانی جرمنی
German	جرمنی
Norse or Icelandic	آئیسلینڈک
Danish	ڈینش
Swedish	سوئیڈش
Faroese.	فاروایز
E. Greco-Latin Family.	(ج) خاندان گریکولیٹن
Ancient Greek	پورانی یونانی
Modern Greek	نئی یونانی
Latin	رومی
French	فرانسیسی
Spanish	سپینی
Portuguese	پورچیگیز
Italian	اٹالین
Daco-Romana or Wallachian	ڈاکو رومینا یا ویلیکین
Provencal or Romant	پورا وینکل یا رومانٹ
Vaudois	واڈیس
Piedmontese	پیڈمانٹیز
Romanese or Upper and Lower Engbadine	رومینیز
Catalan	کیٹیلن .
Dialect of Toulouse.	زبان ٹالوس
F. Thraco-Illyrian Family.	(ح) خاندان تھریکو ایلرین
Albanian.	ایلبینین
G. Sclavonic Family.	(خ) خاندان سکلیوانک
Sclavonic	سکلیوانک

Russ	روسي
Lettish or Livonian	ليٹش يا ليوونيين
Polish	پولش
Lithuanian	لتهيوانيين
Samogitian	سيموجتيين
Wendish, Upper	آوپر كي ويندش
Wendish, Lower	نيچے كي ويندش
Wendish, Hungarian	هنگري كي ويندش
Bohemian	بوهيمين
Carniolan	كارنيولن
Croatian or Dalmatian-Servian	كروٹيين يا ڈلميشين سروين
Bulgarian	بلگيرين
Bosnian.	باسنين

CLASS IV. — چوتهي جماعت

Ugro-Tartarian. — اگروتاتار

A. Euskarian Family.	(الف) خاندان يوس كيرين
French Basque	فرنچ بيسكيو
Spanish Basque or Escuara.	سپينش بيسكيو يا اسكيوايرا
B. Finnish Family.	(ب) خاندان فنش
Finnish Proper	فنش پراپر
Lapponese	ليپونيز
Quanian or Norwegian Laplandish	كوانيين يا ناروينن ليپ ليندش
Hungarian	هنگيرين
Karelian	كاري ليين
Dorpat Esthonian	ڈارپٹ استهانيين
Reval Esthonian	ريول استهانيين
Tscheremissian	سيكيرمسين
Mordvinian or Morduin	ماردي ونيين يا مارڈوين
Zirian or Sirenian	زرين يا سائرنيين
Olonetzian	اولونتزين
Wogulian	واگولين
Ostiacan or *Ostjakian*	استي ايكن يا آست جيكين
Wotagian or *Wotjakian*.	واٹيجين يا وات جيكين
C. Tungusian Family.	(ت) خاندان تنگوسين
Mantchou	مينٹ كو
Tungusian Proper.	تنگوسين پراپر

D. MONGOLIAN FAMILY.	(ث) خاندان مانگولین
Mongolian Proper	مانگولین پراپر
Calmuc	کالمک
Buriat.	بریت
E. TURKISH FAMILY.	(ج) خاندان ٹرکش
Turkish	ٹرکي
Karass or Turkish Tartar	کیراس یا ترکي تاتار
Orenburgh Tartar	اورن برگ تاتار
Crimean Tartar	کریمین تاتار
Trans-Caucasian Tartar	ٹرینس کاکیشین تاتار
Tschuwaschian.	سبکوویسچین
F. CAUCASIAN FAMILY.	(ح) خاندان کاکیشین
Georgian.	جارجین
G. SAMOIEDE FAMILY.	(خ) خاندان سیموئیڈي
Samoiede.	سیموئیڈي
II. DIALECTS OF THE ISLANDS OF EASTERN ASIA, AND OF COREA.	(د) خاندان اُن زبانوں کا جو مشرقي ایشیا اور کوریہ کے جزیروں میں بولي جاتي هیں
Japanese	جاپاني
Loochooan	لوکوآن
Aleutian	ایلیوٹین
Corean.	کورین
CLASS V.	* پانچویں جماعت
POLYNESIAN OR MALAYAN.	پولي نیسین یا ملئین
Malay	ملایا
Low Malay	نیچے کي ملایا
Formosan	فارموسا
Javanese	جوانیس
Dajak	ڈجک
Batta	باٹا
Bima	بما
Bugis	بیوجس
Macassar	میکیسر
Hawaiian	هوائي
Tahitian	تہٹي
Rarotonga	راروٹونگا
Marquesan	مارکوئیسن
Tonga	ٹونگا

New Zealand or Maori	نیوزیلینڈ یا ماوري
Malagasse	میلاگاسي
Samoan	ساموآن
Feejeean	فیجین
New South Wales; Aboriginal.	نیوسئوتھہ ویلز کي ایبارجي جینل

CLASS VI. — چھٹي جماعت

AFRICAN. — افریقن

Coptic	کاپٹک
Sahidic	سہدِک
Bashmuric	باشموِرک
Berber	بربر
Ghadamsi	گہدمسي
Mandingo	مان‌ڈنگو
Jalloof	جلوف
Susoo	سسو
Bullom	بلم
Sherbro	شربرو
Yarriba or Yoruba	یاریبا یا یاروبا
Haussa	هاسا
Timmanee	تیماني
Bassa	باسا
Grebo	گریبو
Accra	ایکرا
Fante	فانٹ
Ashantee or Odjii	اشانٹي یا اوجي
Dewalla	دیولا
Isubu	اِسوبو
Fernandian	فرنین‌ڈین
Mpongwe	پونگوي
Sechuana	سیکوآنا
Sisuta	سسوتا
Caffre	کافر
Namacqua	نماکوا
Galla	گالا
Kisuaheli	کسواهیلي
Kikamba	کیکمبا
Kinika.	کنیکا

CLASS VII.	ساتویں جماعت
American.	امیرکن
Esquimaux	اسکوئماکس
Greenlandish	گرین لنڈش
Virginian	ویرگینین
Massachussett Indian	میسی کسٹ انڈین
Mohegan	موهیگن
Delaware	ڈلاویر
Cree	کری
Chippeway or Ojibway	چپی وی یا اوجبوئی
Ottawa	اوٹاوا
Pottawattomie	پاٹاوٹومی
Micmac	مکمیک
Abenaqui	ابیناکوئی
Shawanoe	شانو
Mohawk	مہاک
Seneca	سنیکا
Cherokee	چیروکی
Chocktaw	چوکٹا
Dacota or Sioux	ڈیکاٹا یا سی اوکس
Iowa	آئی اووا
Pawnee	پانی
Mexican	میکسی کن
Otomi	آٹومی
Terasco	ٹیراسکو
Misteco	مسٹی کو
Zapoteca	زپاٹیکا
Mayan	می آن
Mosquito	ماسکوئیٹو
Peruvian or Quichua	پیروین یا کوئیچوآ
Aimara	ای مارا
Guarani	گوارنی
Brazilian	بریزیلن
Karif or Carib	کارف یا کارب
Arawack.	اروک
CLASS VIII.	آٹھویں جماعت
Mixed or Patois Languages.	آمیزش یا پٹائیس زبانیں
Maltese	مال ٹیز
Judeo-Spanish	جوڈیوسپینش
Jewish-German	جویش جرمن
Judeo-Polish	جوڈیوپولش
Creolese	کریالیز
Negro Dialect of Surinam	نیگرو زبان سرینم
Negro Dialect of Curacoa	نیگرو یا کریکوا
Indo-Portuguese.	انڈوپارچوگیز

TENTH DISCOURSE.

مسلمانوں کے مذھب میں ناسخ ومنسوخ نیا ھے

WHAT is meant, according to the Mohomedan faith, by one commandment of God cancelling another, or being cancelled by another?

There is no religion in the world, which does not furnish us with instances of one command of God being cancelled by another. Although the Jews persist in asserting that the Laws of Moses were intended to be of permanent force, yet they cannot deny but that some of their laws given prior to those of Moses, although of no less divine origin, were annulled and superseded by the subsequent laws of Moses.

اول یہہ بات جان لینی چاھئے ' کہ جس قدر مذھب دنیا میں ھیں اُن سب میں ناسخ اور منسوخ احکام پاے جاتے ھیں ' اگرچہ یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کو ابدی بتاتے ھیں ' لیکن اُنکو اِسبات کا اقرار کرنا ناگزیر ھے ' کہ اُس سے پہلے کی شریعت بھی خدا کی طرف سے تھی ' اور اُسکے بعض احکام حضرت موسیٰ کی شریعت سے منسوخ ھوگئے *

Most Christians and certain sects among the Mohomedans agree in thinking that a new command from God does not abrogate a former one; for, they argue, that such an idea is opposed to the uniformity of God's truth and justice. But those (whether Jews, Christians, or Mohomedans) who believe in the Heavenly Books, must acknowledge, that the former or older commands of God are abolished or cancelled by the latter or newer ones, when we find different commands relating to the same point in different parts of the Scriptures. That this does actually happen will appear from the following examples :—

اکثر عیسائیوں نے اور مسلمانوں میں کے بعض فرقوں نے احکام الٰہی کے منسوخ ھونے سے انکار کیا اورکہا کہ خدا کے احکام میں ناسخ اورمنسوخ ھونا خداے تعالی کے تقدس کے برخلاف ھے ' مگر جو لوگ کہ کتب سماویہ پر اعتقاد رکھتے ھیں خواہ یہودی خواہ عیسائی خواہ مسلمان اُنکو کچھہ چارہ نہیں ھے بجز اِسکے کہ وہ اقرار کریں کہ بلاشبہہ احکام الٰہی میں ناسخ اور منسوخ ھے ' چنانچہ ھم چند مثالیں بیان کرتے ھیں جنسے ناسخ ومنسوخ کا احکام الٰہی میں ھونا ثابت ھوتا ھے *

Deut. 24-1.

1. Moses permitted a man to put away his wife if he did not like her, directing him to give her a writing of

† استثنا ۲۴ — ۱

۱ † حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اجازت دی ' کہ بعد نکاح کے اگر کسی سبب سے جورو ناپسند ھو تو اُسے طلاق دے

divorcement. This direction of Moses was afterwards cancelled by Jesus, when he said that it is not lawful to put away a wife for any other cause than adultery.

Matt. 5-31.

2. In the days of Adam it was lawful to make use of the allowed species of birds, and fourfooted beasts, with their blood and fat.

Gen. 1-30.

In the time of Noah the eating of blood was pronounced to be forbidden; and in the time of Moses both blood and fat, as well as swine and some other species of animals, were disallowed as articles of food.

Gen. 9-3.

Deut. 14-9.

Isaiah 11-4 to 8.

3. In Abraham's time it was allowable for a man to marry his step-sister, but by the laws of Moses such an union was prohibited.

Gen. 20-12.

Levit. 18-9. 20-17.

Deut. 27-22.

4. In the time of Jacob a man might marry two sisters, both being alive; in the ordinances of Moses this was forbidden.

Gen. 29.

Levit 18-18.

5. In the early ages it was lawful to marry a father's sister; but Moses forbade the provision.

Exo. 6-29.

Levit. 18- 12. 20-19.

In like manner

اور طلاقنامہ لکھدے حضرت عیسی علیہ السلام نے اسکو منسوخ کیا اور فرمایا ‡ کہ بجز زنا کے اور کسي سبب سے طلاق دینا درست نہیں *

‡ متی ۵—۳۱

۲ حضرت آدم علیہ السلام کي ¶ شریعت میں حلال جانور چرند و پرند کا خون و چربي بهي حلال تهي § حضرت نوح علیہ السلام کي شریعت میں وہ حکم منسوخ هوا ' اور خون جانوروں کا حرام هوا ‡ حضرت موسی کي شریعت میں وہ حکم بهي منسوخ هوا ' اور خون اور چربي اور سور اور بعض اقسام جانوروں کے حرام هوے *

¶ پیدایش ۱—۳۰

§ پیدایش ۹—۳

‡ استثنا ۱۴—۹

احبار ۱۱—۴

لغایت ۸

۳ حضرت ابراهیم کي ‡ شریعت میں سوتیلي بهن سے نکاح درست تها ' حضرت موسی کي § شریعت میں یهہ حکم منسوخ هوا *

‡ پیدایش ۲۰—۱۲

§ احبار ۱۸—۹

۲۰—۱۷

استثنا ۲۷—۲۲

۴ حضرت یعقوب کي شریعت میں حقیقي دو بهنوں سے ایک کے جیتے جي § نکاح کرنا درست تها ' حضرت موسی کي شریعت میں منسوخ هوا *

§ پیدایش ۲۹—

احبار ۱۸—۱۸

۵ پهلي شریعتوں میں پهوپهي سے || نکاح درست تها ' حضرت موسی کي شریعت میں منسوخ هوا ‡ اور علی هذا القیاس اور بهت سے احکام هیں جو منسوخ هوگئے ' مگر بحث هے دو باتوں

|| خروج ۶—۲۹

‡ احبار ۱۸—۱۲

۲۰—۱۹

there were various other practices and customs allowable in primitive times, which were forbidden by succeeding ordinances and commands.

میں ایک یہہ کہ نسخ کے معنی کیا هیں ' دوسرے یہہ کہ نسخ کس چیز میں هوتا هے *

However we have now especially to decide, (first) what is the abrogating or cancelling of a command, and (2ndly) what are those commands which fall under the necessity of being thus cancelled.

The sense ordinarily attached to the word cancelling is apparently this:—that if any law or command of prior date be found, after trial and experience, to be objectionable, or open to improvement, it is superseded and nullified by a new law, designed so as to remedy any injury or inconvenience caused by the old one.—But we Mohomedans do not allow this to be the meaning of the word when we use it with reference to the commands of God. For, the cancelling of a previous command would, if thus understood, be irreconcilable with God's omniscience and immutability. To attribute anything of this kind to God we look upon with the greatest abhorence; and we should regard those who maintained such an opinion, to be little better than *Kafirs* or infidels.

جاننا چاهیئے کہ نسخ کے لفظ کے ظاهری معنی یہہ سمجھہ میں آتے هیں ' کہ جو حکم پہلے دیا گیا تھا یا جو کام پہلے کیا گیا تھا ' اُس میں کچھہ نقصان معلوم هوا یا اُس سے زیادہ اچھا حکم سمجھہ میں آیا اسلیئے اُس پہلے حکم کو منسوخ کرکر دوسرا حکم جاري کیا ' مگر یہہ معنی نسخ کے هم مسلمانوں کے نزدیک هرگز نہیں هیں ' بلکہ اسکو خدا کے تقدس کے برخلاف سمجھتے هیں ' اور جو شخص ایسا اعتقاد رکھے اُسکو کافر جانتے هیں *

By *cancelling* we understand simply expiration of the period; that is to say, it refers to the lapse of the limited time for which any particular law or command was given, whether the duration of that period be, or be not, specified from the beginning; e. g., if it be ordered that some special rule, or custom, be observed for the space of a year, then,

هم مسلمانوں کے مذهب میں نسخ کے معنی صرف گذر جانے میعاد ایک حکم کے هیں ' خواہ وہ میعاد پہلے سے معلوم هو خواہ نہو ' مثلا اگر حکم دیا جاوے کہ فلاں کام ایک برس تک کیا جاوے تو جب وہ میعاد گذر جاوے گي تو کہیں گے کہ وہ حکم منسوخ هوگیا ' مگر در حقیقت وہ منسوخ نہیں هوا ' بلکہ پورا هوا صرف

when that year has expired, the order necessarily becomes obsolete, or annulled; but it does not, in reality, become void or null, but, on the contrary, perfect in itself insomuch as the period of its observance has ended.

اتني بات هوئي که اسکے بجالانے کي ميعاد باقي نرهي *

Let us suppose the case of an able physician, of whose skill and judgment there can be no question; he prescribes a certain medicine for his patient, without telling him how long it is to be continued; yet he knows perfectly well that after the medicine had been used for a certain time, it will bring about such a change in the patient's system as to make him fit for some further remedies; so when the stated period has expired, and the desired result been attained, the medicine is changed as a matter of course; and the former medicine forbidden to be any longer used. Yet though, to outward seeming, the use of the former medicine has been given up or cancelled, still it is not in fact cancelled or corrupted; but the physician has now simply declared, the period to its use is limited, but which he did not mention at the first.

يا مثلا ايک طبيب حاذق نے جسکي تشخيص اور تجويز اور تدبير ميں کسيطرح کي غلطي کا احتمال بهي نهيں ايک مريض کے ليئے پهلي دفعه ايک دوا تجويز کي ' اور اسکو يهه نهبتايا که کب تک اسکو استعمال ميں لاوے ' مگر وه طبيب پهلے سے خوب جانتا تها که اتني دنوں تک جب يهه مريض اس دوا کو استعمال کرليگا تو اسکا مزاج دوسري دوا کے دينے کے لائق هوگا جب وه دن گذر گئے اور اسکا مزاج دوسري دوا کے استعمال کے لائق هوا اس طبيب نے وه دوسري دوا اسکو بتادي اور پهلي دوا کے استعمال کو منع کرديا ' ظاهر ميں پهلي دوا کا استعمال منسوخ کيا مگر در حقيقت منسوخ نهيں هوا بلکه ' طبيب نے صرف پهلي دوا کے استعمال کي ميعاد بتادي *

Thus it is that no commands of God are, in truth, ever cancelled or corrupted. To call them cancelled is merely a way of expressing that they are no longer required; because the commands which are now cancelled, may be still readopted: suppose the wants of the present time assume the form of those of the past, when those commands were originally promulgated. In like manner, suppose the patient is again involved in the same kind of disease, from which he was cur-

پس حقيقت ميں کوئي حکم خدا کا منسوخ نهيں هوتا انکو منسوخ کهنا صرف ايک اصطلاح هے ' يهاں تک که جو حکم اب منسوخ هوگئے هيں اگر فرض کيا جاوے که اس زمانه کے آدميوں کا ايسا حال اور ايسي طبيعت هو جاوے جو اس زمانه کے آدميوں کي تهي جب وه حکم جاري تهے ' تو اب بهي سب کو انهي حکموں پر چلنا پڑيگا ' جيسے که فرض کرو که اس بيمار کو پهر وهي مرض شروع هو جو پهلے هوا تها تو

آسکو رهي دوا استعمال کرني پڑيگي جسکا اسنے پهلي دفعه استعمال کيا تها *

ed by the application of the former medicine, he will then necessarily be obliged to give up the new medicine, and to resume the former.

يهه مذهب هم مسلمانوں کا جو نسخ کے باب میں ہے بالکل حضرت مسيح عليه السلام کے ارشاد کے مطابق ہے ' جبکه طلاق کے باب میں آپ نے فروسيوں سے فرمايا که † موسى نے تمهاري سخت دلي کے سبب تمکو اجازت دي که اپني جورو کو چهوڑدو ' پر ابتدا میں ايسا نه تها " اس سے صاف پايا جاتا ہے که وه حکم خدا کا آس زمانه کے لوگوں کے مزاج کے مناسب تها ' جب حضرت مسيح عليه السلام کے آنے سے دلوں میں رحمت اور شفقت پيدا هوئي تو آسوقت دوسري دوا کا استعمال کيا گيا ' يعني طلاق دينے کا حکم منسوخ هوگيا *

This view with regard to the abrogation of a divine command is exactly the same with that of Jesus Christ on the subject, as when he said to the Pharisees that "Moses permitted you to abandon your wives, because of the hardness of your hearts; but it was not so from the beginning." It is obvious from the above passage that the command given to the Jews by Moses was considered suitable to the inclinations and wants of the men of that time, and that when on the advent of Christ the hearts of men became softer and were occupied with greater affections for one another, the other law adapted to the altered circumstances of the time was given; i. e. the law of divorce was abolished.

† متى ١٩ — ٨ مارک ١٠ — ٥

Matt. 19-8. Mark 10-5.

باقي رهي دوسري بات آسکي نسبت هم مسلمانوں کا يهه مذهب ہے که تمام انبياء نے جسقدر صفات خدا تعالى کي بيان فرمائي هيں ' اور حالات قيامت کے بتائے هيں يا جو گذشته واقعات کي خبريں دي هيں ' يا جو آينده کے واقعات کي پيشيں گوئي کي ہے آسميں کبهي نسخ نهيں هو سکتا ' اور اسيطرح جو دعائيں که انبيا نے خود مانگيں يا آنکے مانگنے کي اجازت دي ' يا جو مناجاتيں خدا کے سامنے آنهوں نے کيں يا کرنے کي اجازت دي ' آن ميں بهي کسيطرح پر نسخ نهيں هو سکتا ' اور اسيطرح جو اصلي مقصد انبياء کے بهيجنے سے ہے جسپر انسان کي نجات

Now to attend to the other part of the question, or to explain the special commands which may be said to undergo cancelling or alteration, we may state, under the guidance of our religion, that there can be no change or rescission in what all the prophets have told us about the attributes of God; about the resurrection; about the past and the future. In like manner there can be no room for cancelling or alteration of any kind in the instructions of the messengers and apostles of God, about imploring blessings from above, and about the manner of worshipping and praising God. Likewise there can be no change or abrogation in the divine purposes in send-

ing down his prophets to teach mankind what it is to their eternal advantage to know: i. e. to believe in the unity of God, to worship him in truth and faith, to keep the soul untainted by sin, and to strive to lead a holy life according to his holy word and commandment. Now all that remains is the question in what way can we imitate the attributes of God, and how to worship Him. On this point there may certainly be room for abrogation or alteration (but only in the sense above specified): for man's intellect and knowledge daily acquire greater strength and expansion, and it is therefore necessary that until the manner of his imitating the attributes of God becomes perfect, it must always be undergoing some improvement.

Those who imagine it to be part of the Mohomedan creed that one law has totally repealed another, are utterly mistaken and we do not believe that the *Zuboor* (Book of Psalms) abrogated the *Toureit* (Pentateuch); that the Toureit in turn gave way to the *Injeel* (New Testament); and that the New Testament was suppressed by the Holy Koran. We hold no such doctrine, and if any ignorant Mohomedan should assert to the contrary, he simply knows nothing whatever about the doctrines and articles of his faith.

God be thanked and praised for his enabling me to finish the preliminary discourses to my Commentary on the Holy Bible. I shall now proceed to the body of my work after having added two important Appendices.

ابدي موقوف ہے ' یعني خدا کو واحد جاننا اور آسیکي عبادت کرنا اور اپني روح کو بري باتوں سے پاک کرنا ' اور جو صفتیں خدا کي ذات میں ہیں اُن صفات کو بقدر طاقت بشري اپنے میں پیدا کرنا ' آسمیں بھي کسیطرح نسخ نہیں ہوسکتا ' صرف باقي رہ گئي یہہ بات کہ خدا کي عبادت کسطرح پوري جاوے ' اور اپنے نفس میں کسطرح پر وہ صفات پیدا کي جاویں ' اس میں البتہ نسخ کا احتمال ہے مگر اُنھي معنوں میں جو اوپر مذکور ہوئے ' کیونکہ رفتہ رفتہ انسان کي عقل اور اُسکا علم روز بروز ایک حد تک ترقي پاتا ہے ' پس ضرور ہے کہ جب تک طریقہ اُن صفات کے حاصل کرنے کا غایت حد تک نہ پہونچ جاوے اُسوقت تک اُس طریقہ میں ترقي ہوتي رہے *

اب سمجھنا چاھیئے کہ جو لوگ یہہ بات سمجھتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کے مذہب میں یہہ بات ہے ' کہ زبور کے آنے سے توریت اور انجیل کے آنے سے زبور اور قران کے آنے سے انجیل اس مراد سے منسوخ ہوگئي کہ اُنمیں کچھہ نقص تھا ' یہہ اُنکي سمجھہ محض غلط ہے نہ ہم مسلمانوں کے مذہب میں یہہ بات ہے نہ ہمارا یہہ اعتقاد ہے ' اور اگر کوئي جاہل مسلمان اسکے برخلاف کہے تو وہ اپنے مذہب اور اپنے مذہب کے احکام سے واقف نہیں *

الحمدللہ کہ میري تفسیر کے مقدمات تمام ہوئے ' اب میں ان مقدمات کے دو تتمہ لکھکر تفسیر شروع کرتا ہوں *

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

پہلا تتمہ

APPENDIX No. I.

هولي بيبل كي تاريخانه واقعات كے بيان مين

OF THE DATES OF THE PRINCIPAL EVENTS RECORDED IN THE HOLY BIBLE.

As those whose object is to study the Holy Bible with deep consideration will find it necessary to make themselves occasionally acquainted with the dates of the several events related in the Bible, I attempt to assist them, in this respect, by annexing to my Commentary a list of such events with their respective dates.

جو شخص هولي بيبل پر غور كرني چاهتا هے آسكو ضرور هے كه وه اس سے واقف هو كه جو واقعات بيبل ميں هيں وه كن كن برسوں ميں واقع هوئے تهے اس لئيے مجهكو ضرور هوا كه ايک فهرست اپني تفسير ميں لگاوں ' جس سے هر واقعات مندرجه بيبل كا زمانه معلوم هو *

The method of calculating dates is, to count so many years before the Christian æra, if the event mentioned had happened before it; and again, to count so many years after its commencement, if the event had happened after it. It is however to be remembered that the true date of the birth of Christ is four years before the common Christian æra.

عام قاعده يهه ٹهرگيا هے كه جتنے واقعات قبل ولادت حضرت مسيح عليه السلام گذرے هيں آنكو اس طرح بر بيان كيا جاتا هے كه اتنے سال پيشتر سنه عيسوي كے يهه واقعه هوا ' اور جو بعد هوے هيں آنكو بيان كيا جاتا هے كه اتني مدت بعد هوے ' چنانچه مينے بهي اسي قاعده كي پيروي كي هے ' مگر يهه بات ياد رهے كه ولادت حضرت مسيح كي چار سال پيشتر سنه مروج سے هوئي ہے *

The great difficulty is the difference between the dates of the same events given in the original Hebrew, from those in the Samaritan and Septuagint texts. Hence, it may happen that we get three different dates of an event from those texts. But as the Jews and Protestant Christians admit the

واقعات كا زمانه جو بيان كيا جاتا هے آس ميں بڑي مشكل يهه پيش آئي هے كه عبري زبان كي كتابهاے اقدس ميں جو مدت لكهي هے آس سے وه مدت جو سمارٹين اور سپٹو ايجنٹ يعني يوناني ترجمه ميں هے مختلف هے ' اسلئيے هر واقع كا زمانه آن متنوں كے بموجب

مختلف نکلتا ھے ' مگر بالفعل تمام یہودي
اور پروٹسٹنٹ عیسائي آس زمانہ کو جو
عبري کتابہاے اقدس میں مندرج ھے
صحیح مانتے ھیں ' اور تمام حساب آسي
پرکرتے ھیں ' اسلیئے میں نے بھي اس
فہرست میں وھي حساب قایم رکھا ھے
جو عبري کتاب ھاے اقدس کے بموجب
ھے ' مگر اُس تاریخانہ فہرست سے پہلے
ایک مختصر فہرست لگادي ھے ' جو اُن
تینوں کتابوں کے اختلاف کو ظاھر کرتي
ھے ; اوربذریعہ آس فہرست کے ھرشخص
ھرواقعہ کا آن تینوں کتابوں کے بموجب
حساب کرسکتا ھے *

اسي مختصر فہرست میں میں نے
ایک خانہ ایسا رکھا ھے جس سے یہہ بھي
معلوم ھوسکتا ھے کہ ھرایک واقعہ کسقدر
پیشتر سال هجري سے ھوا تھا ' کہ اس کے
سبب ھم مسلمان بھي اس فہرست سے
ایک عمدہ فایدہ حاصل کرسکتے ھیں *

dates of events given in the original Hebrew, as generally correct, and account for the dates of all events according to them, I have adopted, in this list, the system authorized by the original Hebrew. I have also supplied another compendious list which will show the difference found between those texts, in variously calculating the period of the same event, and enable the reader to ascertain the date of an event in conformity to the respective systems of calculation followed by those texts.

This compendious list will also show how many years before the Hijree æra each event happened. This will be useful particularly to the Mohomedans.

فہرست تفاوت تاریخات عبري اور یوناني اور سامري نسخوں کي

Table showing the difference of the dates of events given in the Hebrew, Greek, and Samaritan texts respectively.

سال قبل هجرت Year before the Hijree era.			سال قبل سنۂ حضرت مسیح Year B. C.			سنه پیدایش عالم Year of the world.			تفاوت ایام بین الواقعات Space of time in years between two Events.			واقعات Events
سامري Sam.	یوناني Sep.	عبراني H.	سامري Sam.	یوناني Sep.	عبراني H.	سامري Sam.	یوناني Sep.	عبراني H.	سامري Samaritan	یوناني Septuagint.	عبراني Hebrew.	
4927	6012	4626	4305	5390	4004	* 0	* 0	* 0	* 0	* 0	* 0	خلقت آدم Birth of Adam
4797	5782	4496	4175	5160	3874	130	230	130	130	230	130	ولادت شیث ,, Seth.
4692	5577	4391	4070	4955	3769	235	435	235	105	205	105	انوش ,, Enos.
4602	5387	4301	3980	4765	3679	325	625	325	90	190	90	قینان .. ,, Cainan.
4532	5217	4231	3910	4595	3609	395	795	395	70	170	70	مہلائیل .. ,, Mahalaleel.
4467	5152	4166	3845	4530	3544	460	860	460	65	65	65	یارد .. ,, Jared.
4405	4890	4004	3783	4268	3382	522	1122	622	62	262	162	حنوک یا ادریس ,, Enoch.
4340	4825	3939	3718	4203	3317	587	1187	687	65	65	65	متوسالح .. ,, Methuselah.
4273	4538	3752	3651	3916	3130	654	1474	874	67	287	187	لمک .. ,, Lamech.
4220	4350	3570	3598	3728	2948	707	1662	1056	53	188	182	نوح .. ,, Noah.
3720	3850	3070	3098	3228	2448	1207	2162	1556	500	500	500	سام حام یافث ,, Shem, Ham, Japheth.
3620	3750	2970	2998	3128	2348	1307	2262	1656	100	100	100	طوفان .. ,, deluge.
3618	3748	2968	2996	3126	2346	1309	2264	1658	2	2	2	ارفکسد .. B. of Arphaxad
* 0	3618	* 0	* 0	2996	* 0	* 0	2394	* 0	* 0	130	* 0	قینان .. ,, Cainan.
3483	3483	2933	2861	2861	2311	1444	2529	1693	135	135	35	صالح .. ,, Salah.

فہرست تفاوت تاریخات عبري اور یونانی اور سامري نسخوں کي

Table showing the difference of the dates of events given in the Hebrew, Greek, and Samaritan texts respectively.

سال قبل هجرت Year before the Hijree æra.			سال قبل سنه حضرت مسیح Year B. C.			سنه پیدایش عالم Year of the world.			تفاوت ایام بین الواقعات Space of time in years between two Events.			واقعات Events
سامری Sam.	یونانی Sep.	عبرانی H.	سامری Sam.	یونانی Sep.	عبرانی H.	سامری Sam.	یونانی Sep.	عبرانی H.	سامری Samaritan.	یونانی Septuagint.	عبری Hebrew.	
٣٣٥٣ 3353	٣٣٥٣ 3353	٢٩٠٣ 2903	٢٧٣١ 2731	٢٧٣١ 2731	٢٢٨١ 2281	١٥٧٤ 1574	٢٦٥٩ 2659	١٧٢٣ 1723	١٣٠ 130	١٣٠ 130	٣٠ 30	عیبر .. B. of Eber
٣٢١٩ 3219	٣٢١٩ 3219	٢٨٦٩ 2869	٢٥٩٧ 2597	٢٥٩٧ 2597	٢٢٤٧ 2247	١٧٠٨ 1708	٢٧٩٣ 2793	١٧٥٧ 1757	١٣٤ 134	١٣٤ 134	٣٤ 34	فلج .. ,, Peleg
٣٠٨٩ 3089	٣٠٨٩ 3089	٢٨٣٩ 2836	٢٤٦٧ 2467	٢٤٦٧ 2467	٢٢١٧ 2217	١٨٣٨ 1838	٢٩٢٣ 2923	١٧٨٧ 1787	١٣٠ 130	١٣٠ 130	٣٠ 30	رعو .. ,, Reu
٢٩٥٧ 2957	٢٩٥٧ 2957	٢٨٠٧ 2807	٢٣٣٥ 2335	٢٣٣٥ 2335	٢١٨٥ 2185	١٩٧٠ 1970	٣٠٥٥ 3055	١٨١٩ 1819	١٣٢ 132	١٣٢ 132	٣٢ 32	سروج .. ,, Serug
٢٨٢٧ 2827	٢٨٢٧ 2827	٢٧٧٧ 2777	٢٢٠٥ 2205	٢٢٠٥ 2205	٢١٥٥ 2155	٢١٠٠ 2100	٣١٨٥ 3185	١٨٤٩ 1849	١٣٠ 130	١٣٠ 130	٣٠ 30	ناحور .. ,, Nahor
٢٧٤٨ 2748	٢٧٤٨ 2748	٢٧٤٨ 2748	٢١٢٦ 2126	٢١٢٦ 2126	٢١٢٦ 2126	٢١٧٩ 2179	٣٢٦٤ 3261	١٨٧٨ 1878	٧٩ 79	٧٩ 79	٢٩ 29	تارح .. ,, Terah
٢٦٨٨ 2688	٢٦٨٨ 2688	٢٦٨٨ 2688	٢٠٦٦ 2066	٢٠٦٦ 2066	٢٠٦٦ 2066	٢٢٣٩ 2239	٣٣٢٤ 3324	١٩٣٨ 1938	٦٠ 60	٦٠ 60	٦٠ 60	* 0
٢٦١٨ 2618	٢٦١٨ 2618	٢٦١٨ 2618	١٩٩٦ 1996	١٩٩٦ 1996	١٩٩٦ 1996	٢٣٠٩ 2309	٣٣٩٤ 3394	٢٠٠٨ 2008	٧٠ 70	٧٠ 70	٧٠ 70	ابراهیم ناحور هاران ,, Abraham, Nahor, Haran.
٢٥٤٣ 2543	٢٥٤٣ 2543	٢٥٤٣ 2543	١٩٢١ 1921	١٩٢١ 1921	١٩٢١ 1921	٢٣٨٤ 2384	٣٤٦٩ 3469	٢٠٨٣ 2083	٧٥ 75	٧٥ 75	٧٥ 75	بعثت ابراهیم Prophecy of Abraham.
٦٢٢ 622	٦٢٢ 622	٦٢٢ 622	* 0	* 0	* 0	٤٣٠٥ 4305	٥٣٩٠ 5390	٤٠٠٤ 4004	١٩٢١ 1921	١٩٢١ 1921	١٩٢١ 1921	سنه مسیح Christian æra.
* 0	* 0	* 0	* 0	* 0	* 0	٤٩٢٧ 4927	٦٠١٢ 6012	٤٦٢٦ 4626	٦٢٢ 622	٦٢٢ 622	٦٢٢ 622	هجرت Hijree æra.

It is to be known, that the Septuagint and Samaritan texts likewise differ from their counterparts in relation of the dates of events; of this defference I shall treat in proper passages in the body of my Commentary. However, the present List is given according to those texts which are

جاننا چاهیئے که سپتواجنت اور سمارٹین نسخے بهي آپس میں مختلف هیں جنکا ذکر میري تفسیر میں آویگا مگر تاریخیں واقعات کي جو اس فهرست میں لکهي هیں وہ اس نسخه کي بموجب هیں جسکو علماے عیسائي تسلیم کرتے هیں

received by the Christian divines. In authority of this I give the following Appendix from a Persian translation of the Pentateuch by the Revd. Thomas Robinson, published in 1828.

APPENDIX.

(Taken from a Persian translation of the Pentateuch by the Revd. Thomas Robinson, published in 1828.)

"It is to be observed that the dates of events, related in this my Persian translation of the Pentateuch, have been given in conformity with the original Hebrew text still possessed by the Jews. This existing Hebrew text differs, however, considerably, with regard to dates, from the Hebrew text from which was made the Greek translation by the seventy Jews of Alexandria, now known as the *Septuagint*, or version of the LXX., and followed by a great number of Christians. The chief difference is this, that though the Septuagint agrees perfectly with the existing Hebrew text, in regard to the ages of the patriarchs from Adam to Abraham, yet it adds to each of their ages (taken at the time of their sons' births) 100 years more than what is allowed by the O. H. text, except in the cases of Jared, Methuselah, Noah, Shem, and Terah.

To the age of Lamech at the time of his son Noah's birth, it further adds six years, and to the age of Nahor at his son Terah's birth, fifty years over and above the usual additional hundred years, in excess of the ages given in the existing Hebrew text. Between Arphaxad and Salah, it mentions, contrary to the O. H. text, the existence of *Cainan;* and it says that Salah was born to Cainan at the 120th year of his age. This disputed Cainan is introduced by St. Luke in his genealogy of Christ. Thus then, the Greek text assigns 100 years more than

چنانچہ اسکي سند کے واسطے اسمقام پر ایک تتمہ کي نقل کرتا ھوں جسکو تومس رابنسن صاحب قسیس نے توریت کے اپنے فارسي ترجمہ مطبوعہ سنہ ۱۸۲۸ع کے اخیر میں شامل کیا ہے *

تتمہ

جو پادري طامس رابنسن صاحب کے فارسي ترجمہ توریت میں مندرج ہے

مخفي نماند کہ درین رسالہ تاریخھارا موافق آن نسخہھاے اصل توریت نوشتیم کہ یہود في زماننا درمیان خود نگاہ میدارند لیکن در نسخ همین توریت کہ یہود سکندریہ کہ مشہور بسبعین اند (یعني هفتاد مترجم) بعبارت یوناني ترجمہ نمودند کہ آنرا اکثر نصاري قبول کردند زیدقدر اختلاف افتاد کہ با وجود آنکہ عمر آبا واجداد از آدم تا ابراهام برابر تاریخھاے یہود باشد اما یونانیان عمر هر یک را بوقت تولد آن پسر کہ در سلسلۂ نسب نامہ داخل مي شود یکصد سال زیادہ کردند جز یارد و متوسلح و نوح و سیم و تارح کہ در عمر ایشان اختلافي نیست و جز لامک کہ عمرش بوقت تولد نوح شش سال زیادہ کردند و ناحور کہ در عمرش بوقت تولد تارح پنجاہ سال افزودند و دیگر آنکہ درمیان ارفکسد و صالح کسي دیگر قینان نام داخل کردند کہ او یکصد و سي سالہ شدہ پدر صالح گردید و همان قینان را لوقا در نسب نامۂ حضرت یشوع مسیح مندرج کردہ است پس معلوم مي شود کہ یونانیان چون هر یک ازان پنج

طبقه از آدم تا یارد و آن طبقه را نیز از
حنوک تا متوسلح یکصد سال زیاده کردند
و در آن طبقه از لامک تا نوح شش سال
افزودند تمامي مدت را از پیدایش زمین
تا طوفان نوح شش‌صد و شش سال زیاده
کردند از آنکه ما دریں رساله نوشتیم یعني
۲۲۶۲ بعوض ۱۶۵۶ و چوں طبقهٔ دیگر مدت
یکصد و سي سال بعد از ارفکسد پسر سیم
درمیان انداختند و هم در هریک از آن
شش طبقهٔ دیگر از ارفکسد تا ناحور یکصد
سال زیاده کردند و یک طبقه از ناحور تا
تارح پنجاه سال زیاده کردند ظاهر است
که مدتي از طوفان تا بمبعوث شدن ابراهام
هفصد و هشتاد سال زیاده کردند بر آنکه
ما دریں رساله نوشتیم یعني ۱۲۰۸ بعوض
۴۲۷ و ایں مدت معقول میذماید تا تمامي
روے زمین معمور شود و مملکت مصر در
انواع علوم و فنون بحد کمال رسد پس چوں
همه متفق الکلام بر اینمعني شدند که
ابراهام یکهزار و نهصد بست و یک سال
پیش از تولد حضرت مسیح مبعوث شد
معلوم مي شود که موافق تاریخهاے یوناني
طوفان ۳۱۲۸ عوض ۲۳۴۸ پیش از مسیح
و پیدایش زمین ۵۳۹۰ عوض ۴۰۰۴ و
درآن نسخه‌هاے توریت عبراني که سامریان
درمیان خود تا این زمان نگاه میدارند قدرے
اختلاف افتاده است چه در طبقاتي که
پیش از طوفان واقع شد اگرچه با نسخ یهود
در هر جاے که یونانیان مختلف اند برابر
آیند لیکن یکصد سال از عمر یارد و یکصد

the O. H. text, to the age of each of the five patriarchs between Adam and Jared, and again between Enoch and Methuselah; and one hundred and six years to the age of the patriarch between Lamech and Noah. Hence the Greek text makes the period between the creation of the world and Noah's deluge 2262 years instead of 1656: that is, it makes the interval to be 606 years longer than the present Hebrew text does.

Further, as the Greek text has, in opposition to the O. H. text, counted 130 years additional after the time of Arphaxad, the son of Shem; and has increased the age of each of the six ancestors who lived in the period between Arphaxad and Nahor, by 100 years; and the age of one of these six ancestors, who came between Nahor and Terah, by 50 years still more, the result is that the Greek text makes the period from the Deluge to the Call of Abraham, 780 years longer than the O. H. text does; that is, it makes it to have been 1207 years instead of 427 years. With regard to this point, the Greek text seems to be right, because thus an interval sufficiently long might be given to account for the earth being inhabited again after the deluge, and for learning and the arts to have flourished in Egypt as we find they had done. However, both texts, (viz. the Greek or Septuagint and the O. H. Hebrew) agree in fixing the date of the Prophecy of Abraham 1921 years before the birth of Christ: whence it follows, that the Greek text places the deluge 3128 years before Christ, and the O. H. text only 2348 years; and, likewise, the creation

of the world is assigned by the former to the year 5390 B. C., and by the latter to 4004. B. C.

The Pentateuch posessed by the Samaritans also varies, in certain respects, from the O. H. text. It corresponds with the O. H. text with regard to the ages of the patriarchs who lived before the deluge, in which the Greek text differs; but in it the age of Jared is shortened by 100 years; that of Methuselah by 120 years; and that of Lamech by 129 years, from what they are in the O. H. text. Thus the Samaritan text makes the period from the Creation to the Deluge, less by 349 years than what it is stated to be in the O. H. text; that is, the former states it to have been 1307 years long instead of 1656.

In its account after the deluge it concurs, with the O. H. text in this point also, that it does not mention *Cainan;* but in its account of the ages of those patriarchs who lived in the period between Arphaxed and Terah, it agrees with the Greek text. Thus the Samaritan text makes the period from the Deluge to the Call of Abraham, 650 years longer than what is given in this version; that is, it maintains it to have been 1077 years long instead of 427 given by the O. H. text. And if it be admitted that the Call of Abraham took place 1921 years before Christ, the deluge will then, according to the Samaritan text, be assigned to the year 2998 before Christ instead of 2348 as given in the O. H. text; and the creation of the world to the year 4305 before Christ instead of 4004."

و بست سال از عمر متوسلح و یکصد و بست و نه از عمر لامک کم کردند چنانچه مدتي که از پیدایش زمین تا طوفان واقع شد سه صد و چهل و نه سال کم کردند از آنکه ما نوشتیم یعني ۱۳۰۷ بعوض ۱۶۵۶ اما آن نسخه‌هاے سامریان بعد از طوفان بانسخ یهود متفق اند بر اینکه قینان ثاني را ذکر نکردند لیکن در عرصهٔ هر طبقهٔ دیگر که از ارفکسد تا تارح واقع شد با یونانیان موافق اند چنانچه از طوفان تا بمبعوث شدن ابراهام مدت شش صد و پنجاه سال زیاده کردند بر آنکه ما نوشتیم یعني ۱۰۷۷ بعوض ۴۲۷ لهذا چون ابراهام ۱۹۲۱ سال پیش از مسیح مبعوث شد طوفان موافق سامریان ۲۹۹۸ پیش از مسیح خواهد بود بعوض ۲۳۴۸ و پیدایش زمین ۴۳۰۵ پیش از مسیح بعوض ۴۰۰۴ *

نقشه تاريخ وقعات عظيمه جنكا بيبل ميں ذكر آيا هے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

Anno Mundi, or Year of the World.	PERIOD I. *From the Creation to the deluge,* 1656 *years.*	Year before Christ 4000, before A. D.	[illegible]	زمانه اول ١٦٥٦ برس كا پيدا يش خلق سے طوفان حضرت نوح عليه السلام تك	[illegible]
1	THE creation.			پيدايش.	
	Eve, tempted by the serpent, disobeys God, and persuades her husband Adam to disobedience also. God drives them out of paradise.	4004	٤٠٠٤	حوا نے بتر غيب سانپ كے خدا كي نافرمانبر داري كي اور اپنے خاوند آدم كو بهي اِس نافرمانبرداري ميں اپنا شريك كيا اور خدا نے اُنكو جنت ميں سے نكالديا	١
2	Cain born, Adam's eldest son.	3999	٣٩٩٩	قاين آدم كے سب سے بڑے بيٹے كا پيدا هونا	٢
3	Abel born, Adam's second son.	3998	٣٩٩٨	هابيل آدم كے دوسرے بيٹے كا پيدا هونا	٣
129	Cain kills his brother Abel.	3871	٣٨٧١	قاين نے اپنے بهائي هابيل كو قتل كيا	١٢٩
130	Seth born, son of Adam and Eve.	3870	٣٨٧٠	شيث آدم كے بيٹے كا پيدا هونا	١٣٠
235	Enos born, son of Seth.	3765	٣٧٦٥	اِنوش بيٹے شيث كا پيدا هونا	٢٣٥
325	Cainan born, son of Enos.	3675	٣٦٧٥	قينان بيٹے اِنوش كا پيدا هونا	٣٢٥
395	Mahalaleel born, son of Cainan.	3605	٣٦٠٥	مهلائيل بيٹے قينان كا پيدا هونا	٣٩٥
460	Jared born, son of Mahalaleel.	3540	٣٥٤٠	يرد بيٹے مهلائيل كا پيدا هونا	٤٦٠
622	Enoch born, son of Jared.	3378	٣٣٧٨	اخنوخ بيٹے يرد كا پيدا هونا	٦٢٢
687	Methuselah born, son of Enoch.	3313	٣٣١٣	متو شلح بيٹے اخنوخ كا پيدا هونا	٦٨٧
874	Lamech born, son of Methuselah.	3126	٣١٢٦	لمك بيٹے متوشلح كا پيدا هونا	٧٧٤
930	Adam dies, aged 930 years.	3070	٣٠٧٠	آدم كا ٩٣٠ برس زندگي كركے وفات پانا	٩٣٠
987	Enoch translated: he had lived 365 years.	3013	٣٠١٣	اخنوخ كا ٣٦٥ برس زنده رهكرناپديد هونا	٩٨٧
1042	Seth dies, aged 912 years.	2958	٢٩٥٨	شيث كا ٩١٢ برس زنده رهكر وفات پانا	١٠٤٢
1056	Noah born, son of Lamech.	2944	٢٩٤٤	نوح بيٹے لمك كا پيدا هونا	١٠٥٦
1140	Enos dies, aged 905 years.	2860	٢٨٦٠	اِنوش كا ٩٠٥ برس زنده رهكر وفات پانا	١١٤٠
1235	Cainan dies, aged 910 years.	2765	٢٧٦٥	قينان كا ٩١٠ برس زنده رهكر وفات پانا	١٢٣٥
1290	Mahalaleel dies, aged 895 years.	2710	٢٧١٠	مهللئيل كا ٨٩٥ برس زنده رهكروفات پانا	١٢٩٠
1422	Jared dies, aged 962 years.	2578	٢٥٧٨	يرد كا ٩٦٢ برس زنده رهكر وفات پانا	١٤٢٢
1536	God informs Noah of the future deluge, and commissions him to preach repentance to mankind, 120 years before the deluge.	2464	٢٤٦٤	خداے تعالى نے طوفان نوح سے ١٢٠ برس پيشتر نوح كو طوفان كي اطلاع دي اور اُنكو انسانوں سے توبه كرانے كا كام سپرد كيا	١٥٣٦
1556	Japhet born, the eldest son of Noah.	2444	٢٤٤٤	يافث سب سے بڑے بيٹے نوح كا پيدا هونا	١٥٥٦
1558	Shem born, the second son of Noah.	2442	٢٤٤٢	شام دوسرے بيٹے نوح كا پيدا هونا	١٥٥٨
1551	Lamech dies, the father of Noah, aged 777 years.	2353	٢٣٥٣	لمك نوح كے باپ كا ٧٧٧ برس كي عمر كے بعد وفات پانا	١٥٥١
1656	Methuselah dies, the oldest of men, aged 969 years, in the year of the deluge.	2349	٢٣٤٩	متوشلح جسكي سب انسانوں سے زياده عمر هوئي ٩٦٩ برسكي عمر ميں سنه طوفان ميں فوت هوا	١٦٥٦

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	The same year, Noah, being 600 years old, by divine command enters the ark.			اسي سال میں نوح کا ۶۰۰ برس کي عمر میں خداے تعالی کے حکم سے کشتي میں داخل هونا *	
	PERIOD II. *From the Deluge to the First Call of Abraham, 420 years and six months.*			زمانہ دوسرا ۴۲۰ برس چهه مهینی کا طوفان سے اُسوقت تک کہ خداے تعالی نے ابراهیم کو اول مرتبہ طلب کیا	
1657	Noah, being now 601 years old, takes off the roof of the ark on the first day of the first month; and on the twenty-seventh day of the second month Noah quits the ark. He offers sacrifices of thanksgiving. God appoints the rainbow as a pledge that he would send no more an universal deluge.	2347	۲۳۴۷	نوح کا ۶۰۱ برس کي عمر میں سنہ ۱۶۵۷ دنیوي کے اول مهینی کي پهلي تاریخ کو کشتي کي چهت کو اوتار لینا اور دوسرے مهینی کي ۲۷ تاریخ کو نوح کا کشتي سے اُترکر شکریہ میں خدا کے قرباني دینا اور خدا کا قوس قزح کو اِسبات کے اقرار کي علامت مقرر کرنا کہ آیندہ میں کوئي عام طوفان نهیں برپا کرونگا	۱۶۵۷
1658	Arphaxad born, the son of Shem.	2346	۲۳۴۶	ارفکشد بیتی سام کا پیدا هونا	۱۶۵۸
1693	Salah born, son of Arphaxad.	2311	۲۳۱۱	شلح بیتی ارفکشد کا پیدا هونا	۱۶۹۳
1723	Heber born, son of Salah.	2281	۲۲۸۱	عیبر بیتی شلح کا پیدا هونا	۱۷۲۳
1757	Phaleg born, son of Heber.	2247	۲۲۴۷	پلگ بیتی عیبر کا پیدا هونا	۱۷۵۷
1770	The building of the tower of Babel; the confusion of languages, and dispersion of the nations.	2230	۲۲۳۰	تعمیر بابل کے مینار کي اور زبانوں کا مختلف هونا اور قوموںکا متفرق هوجانا	۱۷۷۰
1771	The beginning of the Babylonian or Assyrian monarchy by Nimrod; and of the Egyptian empire by Ham, the father of Mizraim.	2234	۲۲۳۴	نمرود سے بابل یا سریا کي بادشاهت کا شروع هونا اور حام پدر مصریم سے شهنشاهي مصرکا شروع هونا	۱۷۷۱
1787	Reu born, the son of Phaleg.	2217	۲۲۱۷	رعو بیتی پلگ کا پیدا هونا	۱۷۸۷
1819	Serug born, son of Reu.	2185	۲۱۸۵	سروگ بیتی رعو کا پیدا هونا	۱۸۱۹
1824	The trial of Job.	2130	۲۱۳۰	ایوب کا اظهار	۱۸۲۴
1849	Nahor born, son of Serug.	2155	۲۱۵۵	ناحور بیتی سروگ کا پیدا هونا	۱۸۴۹
1878	Terah born, the son of Nahor.	2126	۲۱۲۶	ترح بیتی ناحور کا پیدا هونا	۱۸۷۸
1948	Haran born, the son of Terah.	2056	۲۰۵۶	هاران بیتی ترح کا پیدا هونا	۱۹۴۸
2006	Noah dies, aged 950 years.	1998	۱۹۹۸	نوح کا ۹۵۰ برس کي عمر کے بعد وفات پانا	۲۰۰۶
2008	Abram born, the son of Terah.	1996	۱۹۹۶	ابرام بیتی ترح کا پیدا هونا	۲۰۰۸
2018	Sarai born, wife of Abram.	1986	۱۹۸۶	ساری زوجہ ابرام کا پیدا هونا	۲۰۱۸
2083	The call of Abram from Ur of the Chaldees to Haran in Mesopotamia, where his father Terah died, aged 205 years.	1921	۱۹۲۱	ابرام کا اورکلد انیان سے حاران واقع میسو پتمیا میں جهان اُسکے باپ ترح نے ۲۰۵ برس کي عمر میں وفات پاي بلایا جانا	۲۰۸۳
	PERIOD III. *From the Second Call of Abraham to the Departure of the Israelites out of Egypt, 430 years.*			تیسرا زمانہ ۴۳۰ برسکا ابراهیم کے دوسري دفعہ طلب هونے سے بني اسرائیل کے مصر سے نکلنی تک	
2083	The second call of Abram from Haran.	1921	۱۹۲۱	ابرام کا حاران سے دوبارہ طلب کیا جانا	۲۰۸۳

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	He comes into Canaan with Sarai his wife, and Lot his nephew; and dwells at Sichem.			ابرام کا اپنی زوجہ ساری اور بھتیجہ لوط کے ساتھہ کنعن میں آنا اور شکم میں سکونت کرنا	
2084	Abram goes into Egypt; Pharaoh takes his wife, but soon restores her again. Abram returns from Egypt; he and Lot separate.	1920	۱۹۲۰	ابرام کا مصر میں جانا اور فرعون کا اُسکی بیبی کو چھین لینا اور پھر جلد واپس کردینا اور ابرام کا مصر سے واپس آنا اور اُسکا لوط سے جدا ہونا	۲۰۸۴
2092	Abram's victory over the five kings, and rescue of Lot.	1912	۱۹۱۲	ابرام کا پانچ بادشاہوں پر فتح پانا اور لوط کا چھوڑا لینا	۲۰۹۲
2093	Sarai gives her maid Hagar, for a wife, to her husband Abram.	1911	۱۹۱۱	ساری کا اپنی کنیز ہاجر کو ابرام کی زوجیت میں دینا	۲۰۹۳
2094	Ishmael born, the son of Abram and Hagar. Abram was 86 years old. Gen. xvi. 16.	1910	۱۹۱۰	ابرام اور ہاجر سے اسمعیل کا پیدا ہونا اُسوقت میں ابرام کی عمر ۸۶ برس کی تھی پیدایش باب ۱۶—۱۶	۲۰۹۴
2107	The new covenant of the Lord with Abram: God promises him a numerous posterity: his name changed to Abraham, and that of Sarai to Sarah. Gen. xvii. Circumcison instituted. Abraham entertains three angels, under the appearance of travellers; they promise him Isaac.	1897	۱۸۹۷	خدا کا ابرام کے ساتھہ نیا عہد وپیمان ہونا اور اُس سے خدا کا وعدہ کرنا کہ تیری اولاد بہت سی کثرت سے پھلاؤنگا اور اسکے بعد ابرا کا نام ابراہام [یعنی ابراہیم] قرار پانا اور ساری کا نام سارہ ہونا— پیدایش باب ۱۷ اور ختنہ کا مقرر ہونا اور ابراہیم کا تین فرشتوں کی جو مسافروں کی صورت میں آئے مہمانداری کرنا اور اُن فرشتوں کا اُس سے اسحق کا وعدہ کرنا	۲۱۰۷
	Sodom, Gomorrah, Admah, and Zeboim, burnt by fire from heaven. Lot is preserved; retires to Zoar.			سدوم اور عامورہ اور ادما اور زبوئیم کا آسمان پر سے آگ نازل ہونے سے جلایا جانا اور لوط کا اُس سے بچکر صوعر کو چلا جانا	
2108	Abraham departs from the plains of Mamre to Beer-sheba. Isaac born.	1896	۱۸۹۶	ابراہیم کا ممرے کے میدانوں سے بئیر شبع کو جانا اور اسحق کا پیدا ہونا	۲۱۰۸
2133	Abraham offers his son Isaac to God for a burnt-offering.	1871	۱۸۷۱	ابراہیم کا اپنے بیٹے اسحق کو خدا کے لیئے قربانی میں دینا	۲۱۳۳
2145	Sarah dies, aged 127 years.	1859	۱۸۵۹	سارہ کا ایک سوستائیس برس کی عمر کے بعد وفات پانا	۲۱۴۵
2148	Isaac marries Rebekah.	1856	۱۸۵۶	اسحق کا ربقاہ سے شادی کرنا	۲۱۴۸
2168	Jacob and Esau born, Isaac being 60 years old.	1836	۱۸۳۶	یعقوب اور عیسو کا اسحق کی ۶۰ برس کی عمر میں پیدا ہونا	۲۱۶۸
2184	Abraham dies, aged 175 years.	1821	۱۸۲۱	ابراہیم کا ایک سو پچھتر برس زندہ رہکر وفات پانا	۲۱۸۴
2200	Isaac covenants with Abimelech king of Gerar.	1804	۱۸۰۴	اسحق کا ابی ملک بادشاہ گرار سے عہدو پیمان ہونا	۲۲۰۰
2208	Esau marries Canaanitish women.	1796	۱۷۹۶	عیسو کا کنعن کی عورتوں سے شادي کرنا	۲۲۰۸

نقشہ تاریخ واقعات جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدا یش
2245	Issac blesses Jacob, who withdraws into Mesopotamia, to his uncle Laban; and marries first Leah, and then Rachel.	1759	۱۷۵۹	اسحق کا یعقوب کو برکت دینا اور یعقوب کا میسو پوٹیمیا میں اپنے خالو لابان کے پاس جانا اور پہلے لیاہ سے شادی کرنا پھر راحیل سے شادی کرنا	۲۲۴۵
2246	Reuben born, son of Jacob and Leah.	1758	۱۷۰۸	یعقوب اور لیاہ کے بیٹی روبن کا پیدا ہونا	۲۲۴۶
2247	Simeon born, son of Leah.	1757	۱۷۵۷	لیاہ کے بیٹی شمعون کا پیدا ہونا	۲۲۴۷
2248	Levi born, son of Leah.	1756	۱۷۵۶	لیاہ کے بیٹی لیوي کا پیدا ہونا	۲۲۴۸
2249	Judah born, son of Leah.	1755	۱۷۵۵	لیاہ کے بیٹی یہوداہ کا پیدا ہونا	۲۲۴۹
2259	Joseph born, son of Jacob and Rachel, Jacob being 90 years old.	1745	۱۷۴۵	یعقوب اور راحیل کے بیٹی یوسف کا پیدا ہونا جبکہ یعقوب کي عمر نوہ برسکي تھي	۲۲۵۹
2265	Jacob returns to Canaan. Esau comes to meet him, and receives him, with much affection. Jacob arrives at Shechem.	1739	۱۷۳۹	یعقوب کا کنعن کو جانا اور عیسو کا اُسکے استقبال اور ملاقات کو بہت محبت سے آنا اور اُسکا شکم میں پہونچنا	۲۲۶۵
2270	Benjamin born, son of Rachel.	1734	۱۷۳۴	بن یامین بیٹی راحیل کا پیدا ہونا	۲۲۷۰
2276	Joseph, being 17 years old, tells his father Jacob his brothers' faults; they hate him, and sell him to strangers, who take him into Egypt. Joseph sold again, as a slave, to Potiphar.	1728	۱۷۲۸	یوسف کا سترہ برس کي عمر میں اپنے بھائیوں کي خطا سے اپنے باپ کو خبردار کرنا اور اُنکا اُسکي حقارت کرنا اور بیگانوں کے ھاتھہ بیچنا جو اُسکو مصر میں لیگئے اور یوسف کا پھر دوبارہ غلام کي مانند یوطیفر کے ھاتھہ بیچا جانا	۲۲۷۶
2286	Joseph, tempted by the wife of Potiphar, refuses her, and is put in prison.	1718	۱۷۱۸	یوسف کا یوطیفر کي زوجہ کي خواھش سے انکار کرنا اور قید خانہ میں ڈالا جانا	۲۲۸۶
2287	Joseph explains the dreams of the two officers of Pharaoh.	1717	۱۷۱۷	یوسف کا فرعون کے دوعہدہ داروں کے خواب کي تعبیر کہنا	۲۲۸۷
2289	Pharaoh's dreams explained by Joseph, who is made governor of Egypt.—The beginning of the seven years of plenty foretold by Joseph.	1715	۱۷۱۵	یوسف کا فرعون کي خواب کي تعبیر کہنا اور فرعون کا یوسف کو مصر کا حاکم کردینا اور یوسف کا پیشین گوي کرنا سات برس تک غلہ افراط سے پیدا ھونے کے شروع کي	۲۲۸۹
2296	The beginning of the seven years of scarcity foretold by Joseph.	1708	۱۷۰۸	یوسف کا پیشین گوئي کرنا سات برسکے قحط کے شروع کي	۲۲۹۶
2297	Joseph's ten brethren come into Egypt to buy corn. Joseph imprisons Simeon.	1707	۱۷۰۷	یوسف کے دس بھائیوں کا مصر میں غلہ خرید نے کو آنا اور یوسف کا شمعون کو قید کرلینا	۲۲۹۷
2298	Joseph's brethren return into Egypt, with their brother Benjamin. Joseph discovers himself, and engages them to come into Egypt with their father Jacob, then 130 years old.	1706	۱۷۰۶	یوسف کے بھائیونکا معہ اپنے بھائي بن یامین کے مصر کو واپس جانا اور یوسف کا اپنے تئیں ظاہر کرنا اور اپنے بھائیوں سے اقرار اسبات کا لینا کہ وہ یعقوب اپنے باپ کو جو اُسوقت میں ایک سوتیس برس کي عمر کے تھے اپنے ساتھہ مصر میں لاویں	۲۲۹۸

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Pirincipal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
2300	Joseph gets all the money of Egypt into the royal treasury.	1704	۱۷۰۴	یوسف کا تمام مصر کے روپیہ کو خزانہ شاہی میں داخل کرنا	۲۳۰۰
2301	Joseph gets all the cattle of Egypt for the king.	1703	۱۷۰۳	یوسف کا تمام مصر کي مویشي کو بادشاہ کے لیئے لینا	۲۳۰۱
2302	The Egyptians sell their lands and liberties to Pharaoh. The end of the seven years of scarcity. Joseph returns the Egyptians their cattle and their lands.	1702	۱۷۰۲	مصر کے باشندوں کا اپني اراضیات کو اور اپنے آپ کو فرعون کے ساتھہ بیچنا سات برس کے قحط کا تمام ہونا اور یوسف کا اہل مصر کو اُن کي مویشي اور اراضي واپس دینا	۲۳۰۲
2315	Jacob's last sickness: he adopts and blesses Ephraim and Manasseh; foretels the characters of all his sons; and dies, aged 147 years.	1689	۱۶۸۹	یعقوب کي اخیر بیماري اور إفریم اور منسہ کو متبنی کرنا اور دعاي خیر دینا اور اپنے تمام بیٹوں کي خصلتوں کي پیشین گوئي کرني اور ایک سو سینتالیس برسکي عمر میں وفات پانا	۲۳۱۵
2369	Joseph dies, aged 110 years. He foretels the departure of the Israelites from Egypt, and desires that his bones may be taken with them into Canaan.	1635	۱۶۳۵	یوسف کا ایک سو دس برس کي عمر میں وفات پانا اور اُسکي یہہ پیشین گوئی کرنا کہ بني إسرائیل مصر میں سے چلي جائیں گے اور اُن سے یہہ وصیت کرنا کہ میري ہڈیاں اپنے ساتھہ کنعان کو لیتے جاریں	۲۳۶۹
2385	Levi dies, aged 137 years.	1619	۱۶۱۹	لیوي کا ایک سو سینتیس برس کي عمر میں وفات پانا	۲۳۸۵
2427	A revolution in Egypt. Rameses Miamun, the king, who knew neither Joseph nor his services, persecutes the Israelites. About this time, according to Calmet, lived Job, famous for his wisdom, virtue, and patience.	1577	۱۵۷۷	مصر میں ہنگامہ کا ہونا رعمسیس میامن بادشاہ کاجو یوسف اور یوسف کي کار گذاریوں سے بالکل ناواقف تہا بني اسرائیل پر ظلم کرنا بموجب قول کالمٹ صاحب کے اسي زمانہ کے قریب ایوب جو داناي اور نیکي اور صبر میں مشہور تہا ہوا	۲۴۲۷
2430	Aaron born, son of Amram and Jochebed.	1574	۱۵۷۴	ہارون بیٹی عمرام اور جو کبید کا پیدا ہونا	۲۴۳۰
2433	Moses born; exposed on the banks of the Nile; and found by Pharaoh's daughter, who adopts him.	1571	۱۵۷۱	موسی کا پیدا ہونا اور اُسکا دریاے نیل کے کنارہ پر پہینک دیا جانا اور فرعون کي بیٹي کا اسے پانا اور گود لینا	۲۴۳۳
2473	Moses kills an Egyptian: flees into Midian: marries Zipporah, the daughter of Jethro: has two sons by her, Gershon and Eliezer.	1531	۱۵۳۱	موسی کا ایک مصري کو قتل کرنااور مدیان کو بہاگ جانا اور صپوراہ بیٹي یترو کے ساتھہ شادي کرنا اور اُس سے دو بیٹي گرشوم اور إلي عزر کا پیدا ہونا	۲۴۷۳
2513	Moses, commissioned by God, returns into Egypt. Pharaoh refuses to set the Israelites at liberty. Moses inflicts ten plagues on Egypt; after which the Israelites are liberated.	1491	۱۴۹۱	خداکا موسی کو اپني طرف سے مصر کو بھجنا اور فرعون کا بني اسرائیل کے آزاد کرنے سے انکار کرنا اور موسی کا مصر پر دس وبائیں نازل کرنا اور بعد اُسکے بني اسرائیل کا رہا ہونا	۲۵۱۳

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	PERIOD IV. *From the Departure of the Israelites out of Egypt to their Entrance into the Land of Canaan, 40 years.*			چوتھا زمانہ ۴۰ برس کا بني اسرائیل کے مصرسے نکلنے سے کنعن کي زمین میں پہونچنے تک	
2513	Pharaoh pursues the Israelites with his army, and overtakes them at Pi-hashiroth. The waters divided. The Israel go through on dry ground. The Egyptians drowned; 21st of the first month.	1491	۱۴۹۱	فرعون کا تعاقب کرنا بني اسرائیل کا اور اُنپر حملہ کرنا مقام بیہا حیروت میں اور پانیوں کے تقسیم ہوجانے سے زمین کا خشک رہجانا اور اُسپر بني اسرائیل کا گذرجانا اور مصریوں کا غرق ہونا اول مہینے کي ۲۱ تاریخ میں	۲۵۱۳
2514	After the delivery of the law, with various circumstances of terror, the covenant of the Israelites with God, their gross idolatry, and many other events, the tabernacle is erected on the first day of the first month of the second year after the Exodus. The priesthood is established on the arrival of the Israelites at Kadesh-barnea; whence they send twelve chosen men, one out of each tribe, to examine the land of Canaan. After forty days these men return to Kadesh-barnea, and exasperate the people, saying that this country devoured its inhabitants, and that they were not able to conquer it. Caleb and Joshua withstand them; the people mutiny. God swears that none of the murmurers should enter the land, but be consumed in the desert. The people resolve on entering Canaan, but are repulsed by the Amalekites and the Canaanites.	1490	۱۴۹۰	قانون دیئے جانے کےبعد اور بہت سے واقعات خوفناک کے بعد اور بني اسرائیل سے خدا کے عہد وپیمان کے بعد اور بني اسرائیل کي بت پرستي اور بہت سي اور واردانوں کے بعد اور خروج کے بعد دوسرے سال کے اول مہینے کے پہلے روز معبد کا تیار ہونا اور بني اسرائیل نے مقام قادیش برنیع میں پہونچنے کے بعد کاہنوں کا مقرر ہونا اور جہاں سے اُنہوں کا ہر ایک قوم میں سے ایک ایک آدمي منتخب کرکے بارہ آدمیوں کو زمین کنعن کے دیکھنے کے واسطے بہیجنا اور چالیس دن کے بعد اُن آدمیوں کا اسي مقام پر واپس آکر لوگوں کو بہکانا کہ یہہ ملک اپنے باشندوں کو نگل جاتا ہے ہمسے ہرگز فتح نہوگا اور کالیب اوریوشع کا اُنکے مخالف ہونا اور لوگوں کا سرکشي کرنا اور خدا کا قسم کہانا کہ واویلاکرنے والونمیں سے کوي زمین موعود میں نہیں داخل ہوگا اور وہ جنگل میں جلا دیا جاویگا لوگوں کا کنعن میں داخل ہونے کا مصمم قصد کرنا مگر قوموں عما لیقیان اور کنعنیان کا بني اسرائیل کو ہٹا دینا	۲۵۱۴
2515	The people continue a considerable time at Kadesh-barnea, whence they go toward the Red Sea.	1489	۱۴۸۹	بني اسرائیل کا بہت روزوں تک قادیش برنیع میں قیام کرنے کے بعد بحراحمر کي طرف جانا	۲۵۱۵
	The sedition of Korah, Dathan and Abiram, is supposed to have happened at the encampment of Kadesh-barnea.			خیال کیا جاتا ہے کہ فساد قورح اور داثان اور ابیرام کا مقام قادیش برنیع کے ہي لشکر میں واقع ہوا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
2552	After wandering in the deserts of Arabia Petræa and Idumæa thirtyseven years, they return to Mozeroth, near Kadesh-barnea, in the thirty ninth year after the Exodus.	1452	۱۴۵۲	عرب پیٹریا اور اِدومیا کے بیابانوں میں ۳۷ برس پھرکر موسیروت میں جو قریب قادیش برنیع کے ھے بنی اسرائیل کا خروج کے اُنتالیسویں سال میں واپس جانا	۲۵۵۲
	Moses sends ambassadors to the king of Edom, who refuses a passage through his territories.			موسی کا پادشاہ اِدوم کے پاس قاصدوں کا بھیجنا اور اُسکا اپنے ملک میں راستہ دینے سے انکار کرنا	
	The Israelites arrive at Kadesh. Miriam dies, aged 130 years.			بنی اسرائیل کا قادیش برنیع میں پہونچنا اور مریام کا اُس مقام میں ایک سوتیس برس کی عمر میں وفات پانا	
	The Israelites murmur for want of water. Moses brings it from the rock; but he, as well as Aaron, having shown some distrust, God forbids their entrance into the land of promise.			بنی اسرائیل کا پانی کے واسطے فریاد کرنا اور موسی کا پہاڑ سے پانی کا لانا مگر موسی نے اور اسی طرح سے ھارون نے بھی کچھہ نااعتمادی ظاھر کی اِسلیئے خدا کا حکم کرنا کہ وہ زمین اقرار کی ھوئی میں نہیں داخل ھونگے	
	From Kadesh they go to mount Hor, where Aaron dies, aged 123 years.			قادیش سے بنی اسرائیل کا کوہ ھور میں جانا جہاں کہ ھارون نے ایک سوتیئیس برس کی عمر میں وفات پائی	
	The king of Arad attacks Israel, and takes several captives.			بادشاہ عراد کا بنی اسرائیل پر حملہ کرنا اور بہت سونکو قید کرنا	
	From monut Hor they come to Zalmonah, where Moses raises the brazen serpent. Others think this happened at Punon.			کوہ ھور سے اُنکا صلموناہ میں جانا اور وھاں موسی کا پیتل کا سانپ بنانا اور بعض خیال کرتے ھیں کہ یہہ بات پونو میں واقع ھوئی	
2553	Sihon king of the Amorites refuses the Israelites a passage through his dominions. Moses attacks him and takes his country.	1451	۱۴۵۱	سیحون ملک اموریان کا بنی اسرائیل کو اپنے ملک میں رستہ دینے سے انکار کرنا اور موسی کا اُسپر حملہ کرکے اُسکا ملک لے لینا	۲۵۵۳
	Og king of Bashan attacks Israel, but is defeated.			عوگ بادشاہ باشان کا بنی اسرائیل پر حملہ کرنا اور شکست پانا	
	Distribution of the countries of Sihon and Og to the tribes of Reuben and Gad, and to the half tribe of Manasseh.			سیحون اور عوگ کے ملکوں کا قوموں بنی روبن اور بنی گاد اور نصف قوم منسہ میں تقسیم ھونا	
	Moses renews the covenant of Israel with the Lord.			موسی کا بنی اسرائیل کے عہد وپیمان کو خداے تعالی سے ازسر نو کرنا	
	The death of Moses, who is succeeded by Joshua.			موسی کا وفات پانا اور یوشع کا اُسکا جانشین ھونا	
	Joshua sends spies to Jericho.			یوشع کا یریحو میں جاسوس بھیجنا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	PERIOD V. *From the Entrance of the Israelites into the Land of Canaan to the Building of Solomon's Temple,* 447 *years.*			پانچواں زمانہ ۴۴۷ برس کا بنی اسرائیل کے زمین کنعان میں داخل ہونے سے سلیمان کے معبد بنانے تک	
2553	The people pass the river Jordan.	1451	۱۴۵۱	لوگوں کا دریاے اردن سے گذرنا	۲۵۵۳
	Joshua restores circumcision.			یوشع کا ختنہ کی رسم بحال کرنا	
	Manna ceases. The first passover after the passing over Jordan.			من‌وسلوا بند ہونا اور اردن سے پار ہونے کے بعد اول عید فصح کا ہونا	
	Jericho taken. The Gibeonites make a league with Joshua.			یریحو پر قبضہ کرنا اور ساکنان گبعون کا یوشع سے عہد و اقرار کرنا	
	War of the five kings against Gibeon, whom Joshua defeats; the sun and moon stand still.			اور پانچ بادشاہوں کا گبعون پر لڑنا اور یوشع سے شکست کھانا اور چاند اور سورج کا ساکن ہو جانا	
2554	War of Joshua against the kings of Canaan.	1450	۱۴۵۰	یوشع کا کنعان کے بادشاہوں سے لڑنا	۲۵۵۴
2559	Joshua divides the conquered country among Judah, Ephraim, and the half tribe of Manasseh.	1445	۱۴۴۵	یوشع کا ملک مفتوحہ کو یہودا اور افریم اور منسہ کی آدھی قوم میں تقسیم کرنا	۲۵۵۹
2560	The ark and the tabernacle fixed at Shiloh in the tribe of Ephraim.	1444	۱۴۴۴	مقام شیلوہ میں خیمہ عبادت اور تابوت کا قوم افریم میں قرار پانا	۲۵۶۰
	Joshua finishes the division of the country.			یوشع کا تقسیم ملک سے فارغ ہونا	
2561	Joshua renews the covenant between the Lord and the Israelites.	1443	۱۴۴۳	خداتعالی اور بنی اسرائیل کے درمیان میں یوشع کا عہد و پیمان کے تجدید کرنا	۲۵۶۱
	Joshua dies, aged 110 years.			یوشع کا ایک سو ۱۰ برس کی عمر کے بعد وفات پانا	
	After his death the elders govern about eighteen or twenty years, during which time happen the wars of Judah with Adoni-bezek.			بعد وفات یوشع کے بنی اسرائیل کے بزرگوں کا حکومت کرنا اور اس عرصہ میں یہودا اور ادونیبزق میں لڑائیوں کا ہونا	
	During the succeeding anarchy happened the idolatry of Micah, and the war of the twelve tribes against Benjamin, to revenge the outrage committed on the wife of a Levite.			آیندہ کی سلطنت نوعیہ میں میکاہ کا بتپرستی کرنا اور بارہ قوموں کا ایک لیوی کی بی بی پر جبر ہونے کا عوض لینے کے واسطے بنیا میں سے لڑنا	
	God sends his prophets in vain to reclaim the Hebrews. He permits, therefore, that they should fall into slavery under their enemies.			عبرانیوں کو بت پرستی سے باز رکھنے کے لیئے خداتعالی کا پیغمبروں کو بھیجنا اور اُنکا نہ ماننا اسلیئے خدا کا اُنکو اُنکے دشمنوں کی غلامی میں ڈالنا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
2591	I. Servitude of the eastern Israelites under Cushanrishathaim, king of Mesopotamia, eight years.	1413	١٤١٣	١ مشرقي بني اسرائيل کا کوشن رشعاثیم ملک ارم نہرین کي آٹھہ برس غلامي کرنا	٢٥٩١
2599	Othniel delivers them; conquers Cushanrishathaim: judges the people forty years.	1405	١٤٠٥	عتنیئیل کا بني اسرائیل کو چھوڑانا اور ملک کوشن رشعاثیم پر فتح پانا اور چالیس برس تک عدالت کرنا	٢٥٩٩
2661	II. Servitude of the eastern Israelites under Eglon, king of Moab, about sixty-two years after the peace of Othniel.	1343	١٣٤٣	٢ مشرقي بني اسرائیل کا عتنیئیل کے امن کے ٦٢ برس بعد عگلون ملک مواب کي غلامي میں رهنا	٢٦٦١
2679	Ehud delivers them, after about twenty years.	1323	١٣٢٣	قریب بیس برس کے بعد ایہود کا بني اسرائیل کو عگلون کي غلامي سے رہائي دینا	٢٦٧٩
2699	III. Servitude of the Israelites under the Philistines. Shamgar delivers them.	1305	١٣٠٥	٣ بني اسرائیل کا فلسطیان کي غلامي کرنا اور شمگر کا انکو رہا کرانا	٢٦٩٩
2719	IV. Servitude of the northern Israelites under Jabin king of Hazor. Deborah and Barak deliver them after twenty years. From 2699 to 2719.	1285	١٢٨٥	٤ مشرقي بني اسرائیل کا یابین ملک حاصور کي غلامي میں هونا دبوراه اور باراق کا بیس برس بعد بني اسرائیل کو رہا کرانا یعنی سنہ ٢٦٩٩ دنیوي سے سنہ ٢٧١٩ دنیوي تک غلام رهکر رہا هونا	٢٧١٩
2752	V. Servitude of the eastern and northern Israelites under the Midianites.	1252	١٢٥٢	٥ مشرقي اور شمالي بني اسرائیل کا قوم مدیانیان کي غلامي میں هونا	٢٧٥٢
2759	Gideon delivers Israel. He governs them nine years.	1245	١٢٤٥	گدعون کا بني اسرائیل کو نجات دلاکر نو برس حکومت کرنا	٢٧٥٩
2768	Abimelech son of Gideon procures himself to be made king of Shechem.	1236	١٢٣٦	ابي ملک بیٹے گدعون کا شکم کي باشاهت حاصل کرنا	٢٧٦٨
2771	Abimelech killed after three years.	1233	١٢٣٣	ابي ملک کا تین برس کے بعد مارا جانا	٢٧٧١
2772	Tola judge of Israel after Abimelech; governs twenty-three years.	1232	١٢٣٢	تولاع کا ابي ملک کے بعد بني اسرائیل کا قاضي هونا اور تیئیس برس حکمراني کرنا	٢٧٧٢
2795	Jair judges Israel, chiefly beyond Jordan: governs twenty-two years.	1210	١٢١٠	یائیر کا بني اسرائیل میں بائیس برس عدالت کرنا خاصکر دریاے اردن کے پار	٢٧٩٥
2799	VI. Servitude under the Philistines and the Ammonites.	1206	١٢٠٦	٦ بني اسرائیل کا فلسطیان اور بني عمون کي غلامي میں هونا	٢٧٩٩
2817	Jephthah delivers the Israelites beyond Jordan.	1187	١١٨٧	یفتاح کا اردن کے پار والے بني اسرائیل کو رهائي دلوانا	٢٨١٧
2823	Jephthah dies, and is succeeded by Ibzan.	1182	١١٨٢	یفتاح کا وفات پانا اور ابصان کا اُسکا جانشین هونا	٢٨٢٣
2830	Ibzan dies, and Elon succeeds him.	1175	١١٧٥	ابصان کا وفات پانا اور ایلون کا اُسکا جانشین هونا	٢٨٣٠

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
2840	Elon dies; Abdon succeeds him.	1165	۱۱۶۵	ایلون کا وفات پانا اور عبدون کا جانشین ہونا	۲۸۴۰
2848	Abdon dies. The high priest Eli succeeds as judge of Israel.	1157	۱۱۵۷	عبدون کا وفات پانا اور عیلي بڑے کاھن کا بني اسرائیل کا قاضي ھونا	۲۸۴۸
	VII. Servitude under the Philistines forty years. Judges xiii. 1.			۷ بني اسرائیل کا فلسطیوں کي غلامي میں چالیس برس رھنا قضاۃ باب ۱۳ — ۱	
2849	Samuel born.	1155	۱۱۵۵	شموئل کا پیدا ھونا	۲۸۴۹
	Under his judicature God raises Samson, born 2849.			خدا ے تعالی کا شموئیل کے عہد عدالت میں شمشون کو جو سنہ ۲۸۴۹ دنیوي میں پیدا ھوا سربلند کرنا	
2867	Samson marries at Timnath.	1137	۱۱۳۷	شمشون کي مقام تمنات میں شادي ھونا	۲۸۶۷
2868	Samson burns the ripe corn of the Philistines.	1136	۱۱۳۶	شمشون کا فلسطیان کي پکي ہوئي کھیتي کو جلانا	۲۸۶۸
2887	Samson delivered to the Philistines by Dalilah; kills himself under the ruins of the temple of Dagon, with a great multitude of Philistines. He defended Israel twenty years, from 2867 to 2887.	1117	۱۱۱۷	دلیلا کا شمشون کو فلسطیوں کے حوالہ کردینا اور شمشون کا داگون بت کے قریب معہ بہت سے فلسطیوں کے مرنا شمشون نے بني اسرائیل کي بیس برس حفاظت کي یعني سنہ ۲۸۶۷ دنیوي سے سنہ ۲۸۸۷ تک	۲۸۸۷
2888	War between the Philistines and the Israelites. The ark taken by the Philistines. Death of the high priest Eli: he governed Israel forty years.	1116	۱۱۱۶	فلسطیان اور بني اسرائیل میں لڑائي کا ھونا اور فلسطیوں کا تابوت کو چھین لینا اور بڑے کاھن عیلي کا مرنا عیلي بني اسرائیل کا چالیس برس حاکم رہا	۲۸۸۸
	The Philistines send back the ark with presents. It is deposited at Kirjath-jearim.			فلسطیان کا تابوت کو معہ کچھہ تحفوں کے واپس کرنا اور اُس کا مقام قریت یعاریم میں رکھا جانا	
	Samuel is acknowledged chief and judge of Israel thirty-nine or forty years. Victory of the Israelites over the Philistines.			شموئیل کا اُنتالیس یا چالیس برس سردار اور قاضي بني اسرائیل کا مانا جانا اور فلسطیوں پر بني اسرائیل کا فتح پانا	
2908	The Israelites ask a king of Samuel.	1096	۱۰۹۶	بني اسرائیل کا شموئیل سے ایک بادشاہ مانگنا	۲۹۰۸
2909	Saul is appointed, and consecrated king.	1095	۱۰۹۵	شاؤل کا بادشاہ مقرر ھونا	۲۹۰۹
2911	War of the Philistines against Saul, who, having disobeyed Samuel's orders, is rejected by God.	1093	۱۰۹۳	فلسطیان کا شاؤل سے لڑنا اور شاؤل کو شموئیل کے احکام کي نافرماني کرنے سے خدا کا بادشاھت سے رد کرنا	۲۹۱۱
	Jonathan's victory over the Philistines.			یوناثان کا فلسطیان پر فتحیاب ھونا	
2919	The birth of David, the son of Jesse.	1085	۱۰۸۵	داؤد بیٹے یشي کا پیدا ھونا	۲۹۱۹

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
2941	Samuel sent by God to Bethlehem to anoint David.	1063	۱۰۶۳	شموئیل کو خدا کا مقام بیت لحمي میں داؤد کے روغن ملنے کے واسطے بھیجنا	۲۹۴۱
2942	War of the Philistines against the Israelites. David kills Goliah.	1062	۱۰۶۲	فلسطیان کا بنی اسرائیل سے لڑنا اور داؤد کا گلیات کو مارنا	۲۹۴۲
2943	Saul, urged by jealousy, endeavours to slay David.	1061	۱۰۶۱	شاؤل کا رشک سے برانگیختہ ہوکر داؤد کے قتل کرنے کي کوشش کرنا	۲۹۴۳
2944 to 2948	David flees to various places to avoid the jealousy of Saul.	1060 to 1056	۱۰۶۰ سےلغایت ۱۰۵۶	داؤد کا شاؤل کے رشک سے محفوظ رہنے کو مختلف مقاموں میں ہجرت کرنا	۲۹۴۴ سےلغایت ۲۹۴۸
2949	War of the Philistines against Saul. Saul causes the ghost of Samuel to be raised. He loses the battle, and kills himself.	1055	۱۰۵۵	فلسطیوں کا شاؤل سے لڑنا اور شاؤل کا شموئیل کي روح کو اٹھوانا اور شاؤل کا شکست کھانا اور آپکو قتل کرنا	۲۹۴۹
	Ishbosheth son of Saul acknowledged king; reigns at Mahanaim beyond Jordan.			ایشبوشت پسر شاؤل کا بادشاہ پکارا جانا اور اُسکا دریاے اردن کے پار محنیم میں سلطنت کرنا	
	David acknowledged king by Judah, and consecrated a second time. Reigns at Hebron.			یہوداہ کا داؤد کو بادشاہ پکارا جانا اور دوسری بار بادشاہت سے مخصوص ہونا اور اُسکا حبرون میں سلطنت کرنا	
2956	Abner quits Ishbosheth; resorts to David. Is treacherously slain by Joab.	1048	۱۰۴۸	ابنیر کا ایشبوشت سے کنارہ کرنا اور داؤد کے پاس چلا جانا اور اُسکو یوآب کا فریب سے قتل کرنا	۲۹۵۶
	Ishbosheth being assassinated David is acknowledged king over all Israel, and consecrated the third time at Hebron.			ایشبوشت کا دغا سے مارا جانا اور داؤد کا تمام بنی اسرائیل پر بادشاہ مانا جانا اور اُسکا تیسری دفعہ مقام حبرون میں بادشاہي سے مخصوص کیا جانا	
2957	Jerusalem taken from the Jebusites by David, who makes it the royal city.	1017	۱۰۴۷	داؤد کا یبوسیوں سے اورشلیم کو لینا اور اُسکو دارالسلطنت بنانا	۲۹۵۷
2959	David brings the ark from Kirjath-jearim to Jerusalem.	1045	۱۰۴۵	داؤد کا تابوت کو قریت یعاریم سے اورشلیم کو لے جانا	۲۹۵۹
2960	David designs to build a temple to the Lord; is diverted from it by the prophet Nathan.	1044	۱۰۴۴	داؤد کا خداے تعالی کي عبادت کے لیئے ایک معبد تیار کرنے کا ارادہ کرنا اور ناثان نبي کا اُسکو اس ارادہ سے باز رکھنا	۲۹۶۰
	David's war against the Philistines, against Hadadezer, against Damascus, and against Idumæa continued about six years.			داؤد کا فلسطیان اور ہدد عزر اور ملک دمشق اور ادومیان سے چھہ برس تک لڑتے رہنا	
2967	David's war against the king of the Ammonites, who had insulted his ambassadors.	1037	۱۰۳۷	داؤد کا بادشاہ بنی عمون سے جسنے اُسکے ایلچیوں پر طعنہ‌زني کي تھي لڑنا	۲۹۶۷

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
2968	David's war against the Syrians, who had assisted the Ammonites.	1036	۱۰۳۶	داؤد کا سریا والوں سے لڑنا جنھوں نے بنی عمون کی مدد کی تھی	۲۹۶۸
2969	Joab besiegeth Rabbah, the capital of the Ammonites.	1034	۱۰۳۴	یوآب کا رباہ دارالسلطنت بنی عمون کا محاصرہ کرنا اور رباہ کا فتح ہونا	۲۹۶۹
2971	Solomon born.	1033	۱۰۳۳	سلیمان کا پیدا ہونا	۲۹۷۱
2981	Absalom's rebellion against his father David.	1023	۱۰۲۳	ابیشالوم کا داؤد سے فساد کرنا	۲۹۸۱
	Absalom killed by Joab.			یوآب کا ابیشالوم کو مار ڈالنا	
	Sedition of Sheba, the son of Bichri, appeased by Joab.			یوآب کا شبع بیٹے بکری کے فتنہ کو فرو کرنا	
2983	The beginning of the famine sent by God, to avenge the death of the Gibeonites, unjustly slain by Saul; ended in 2986.	1021	۱۰۲۱	آغاز قحط کا ہونا جو خداے تعالی نے واسطے عوض اپنے قتل گبعونیوں کے جنکو ساؤل نے بے رحمی سے مارا تھا نازل کیا اور اس قحط کا سنہ ۲۹۸۶ دنیوی میں انجام ہونا	۲۹۸۳
2987	David numbers the people.	1017	۱۰۱۷	داؤد کا اپنی قوم کو شمار کرنا	۲۹۸۷
2988	David prepares for the building of the temple on Mount Zion, in the threshing-floor of Araunah.	1016	۱۰۱۶	داؤد کا کوہ صیون اور خرمنگاہ اروناہ پر لوازمات تعمیر معبد کا جمع کرنا	۲۹۸۸
	Rehoboam son of Solomon born.			رحبعام بیٹے سلیمان کا پیدا ہونا	
2989	Abishag the Shunamite given to David.	1015	۱۰۱۵	ابیشگ شونمی کا داؤد کو دیا جانا	۲۹۸۹
	Adonijah aspires to the kingdom. David causes his son Solomon to be crowned, who is proclaimed king by all Israel.			ادونیاہ کا بادشاہ ہونے کی بلند نظری کرنا اور داؤد کا اپنے بیٹے سلیمان کے سرپر تاج رکھوانا اور تمام بنی اسرائیل کا اُسکو بادشاہ پکارنا	
2990	The death of David, aged 70 years.	1014	۱۰۱۴	داؤد کا ستر برس کی عمر کے بعد وفات پانا	۲۹۹۰
	Solomon reigns alone, having reigned about six months in the lifetime of his father David. He reigned in all 40 years.			سلیمان کا اپنے باپ داؤد کی زندگی میں چھہ مہینے تنہا سلطنت کرنا اور سلیمان کا کل چالیس برس سلطنت کرنا	
	Adonijah slain, and Abiathar deprived of the office of high priest: Zadok in future enjoys it alone.			ادونیا کا مارا جانا اور ابیاثار کا بڑی عہدہ کاهنی سے محروم کیا جانا اور صادوق کا اس عہدہ پر مقرر رهنا	
	Joab slain in the temple.			اور یوآب کا معبد میں مارا جانا	
2991	Solomon marries a daughter of the king of Egypt.	1013	۱۰۱۳	سلیمان کا مصر کے بادشا کی بیٹی سے شادی کرنا	۲۹۹۱
2992	Hiram king of Tyre congratulates Solomon on his accession to the crown; Solomon requires of him timber and workmen to assist him in building the temple.	1012	۱۰۱۲	حیرام بادشاہ صور کا سلیمان کو بادشاہ ہونے کی مبارکباد دینا اور سلیمان کا اُس سے واسطے تعمیر معبد کے لکڑی اور کاریگرون کی مدد چاهنا	۲۹۹۲
	Solomon lays the foundation of the temple.			سلیمان کا معبد کی بنیاد ڈالنا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
3000	The temple of Solomon finished, being seven years and a half in building.	1005	۱۰۰۵	سلیمان کے معبد کا ساڑھے سات برس میں تمام ہونا	۳۰۰۰
	Period VI. *From the Building of the Temple to the Babylonish Captivity, 400 years.*			چھٹا زمانہ ۴۰۰ برس کا معبد کی تعمیر سے بنی اسرائیل کے ببیلان میں قید ہونے تک	
3001	Dedication of the temple.	1004	۱۰۰۴	معبد کا عبادت کے لیئے مخصوص ہونا	۳۰۰۱
3012	Solomon finishes the building of his palace, and of that of his queen, the daughter of Pharaoh.	992	۹۹۲	سلیمان کا اپنے اور اپنی بی بی شاہ مصر کی بیٹی کے محل کو پورا کرنا	۳۰۱۲
3026	Jeroboam rebels against Solomon. He flies into Egypt to Shishak.	978	۹۷۸	یاربعام کا سلیمان سے سرکشی کرنا اور مصر کو شیشق کے پاس بھاگ جانا	۳۰۲۶
3029	The death of Solomon, succession of Rehoboam, and the revolt of the ten tribes. Jeroboam the son of Nebat acknowledged king of the ten tribes.	975	۹۷۵	سلیمان کا وفات پانا اور رحبعام کا اُسکے جانشین ہونا اور دس قوموں کا ہنگامہ برپا کرنا اور یاربعام پسر نباط کا اُن دس قوموں کا بادشاہ قرار پانا	۳۰۲۹

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the principal Events Recorded in the Bible.

پیدایش	قبل مسیح	۳۸۸ برس تک بادشاہوں یہوداہ کا زمانہ	۲۵۴ برس تک بادشاہوں بني اسرائیل کا زمانہ	پیدایش	قبل مسیح
۳۰۲۹	۹۷۵	رحبعام کو اِس ارادہ سے باز رہنے کا حکم ہونا کہ دس قوموں کو اپنا مطیع کرے اور اسکا سترہ برس سلطنت کرنا	یاربعام پسر نباط کا بني اسرائیل یا دس قوموں مفسد کا اول بادشاہ ہونا	۳۰۲۹	۹۷۵
۳۰۳۰	۹۷۴	بہت سے کاہنوں اور بني اسرائیل خداترسوں کا بني اسرائیل کي سلطنت میں سے نکلکر یہوداہ کي سلطنت میں جانا	یاربعام پسر نباط بادشاہ بني اسرائیل کا خدا کي پرستش موقوف کرکے سونے کے بچھڑوں کي پرستش قرار دینا	۳۰۳۰	۹۷۴
۳۰۳۲	۹۷۲	رحبعام کا ناخدا پرست ہوجانا			
۳۰۳۳	۹۷۱	شیشق بادشاہ مصر کا اورشلیم میں آنا اور معبد اور بادشاہ کو تاراج کرنا			
۳۰۴۶	۹۵۸	رحبعام کا وفات پانا اور ابیام کا جانشین ہوکر تین برس سلطنت کرنا			
۳۰۴۷	۹۵۷	ابیام کا یاربعام پر فتح پانا اور یاربعام کي بہت سي فوج کا ضایع ہونا	یاربعام کا ابیام سے مغلوب ہونا اور ابیام کا پانچ لاکھ آدمي قتل کرنا	۳۰۴۷	۹۵۷
۳۰۴۹	۹۵۵	ابیام کا فوت ہونا اور اسا کا تخت نشین ہونا	یاربعام کا مرنا اور اُسکے بیٹے ناداب کا جانشین ہونا اور دو برس سلطنت کرنا	۳۰۵۰	۹۵۴
۳۰۵۳	۹۵۱	آسا کا یہوداہ میں بت پرستي کو پست کرنا	ناداب کا مرنا اور بعشاہ کا اُسکي جگہہ بادشاہ ہونا اور بیس برس سلطنت کرنا	۳۰۵۴	۹۵۰
۳۰۵۵	۹۴۹	یہوشافاط پسر آسا کا پیدا ہونا			
۳۰۶۳	۹۴۱	اسا کا فتح پانا زیرا بادشاہ اتھیوپیا یاکش پر			
۳۰۶۴	۹۴۰	آسا کا بن ہدد بادشاہ سریا سے عہد لینا کہ وہ بني اسرائیل کے ضلعوں میں بہت سي فوج لیکر چڑہ جائے اور بعشاہ کو جو راماہ کے کام میں مصروف ہے باز رکھے	بعشاہ کا راماہ کي بنا کرنا بني اسرائیل کو اورشلیم کے جانے سے باز رکھنے کے لیئے اور اُسکے ضلعوں پر بن ہدد بادشاہ مصر کا حملہ کرنا	۳۰۶۴	۹۴۰
			بعشاہ کا مرنا اور ایلاہ کا تخت نشین ہونا اور دو برس سلطنت کرنا	۳۰۷۴	۹۳۰
			زمري کا ایلاہ کو قتل کرنا اور سات روز بادشاہت غصباً کرنا	۳۰۷۵	۹۲۹
			عمري کا محاصرہ کرنا زمري کو مقام ترصیاہ میں اور زمري کا اپنے تئیں محل میں جلانا		
			عمري کاتبني پر غالب آنا اور اسا کے اکتیسویں سال میں تنہا سلطنت کرنا	۳۰۷۹	۹۲۵
۳۰۸۰	۹۲۴	یہورام بیٹے یہوشافاط کا پیدا ہونا	عمري کا شومرون تعمیر کرنا اور اُسے اپني دارالسلطنت ٹھہرانا	۳۰۸۰	۹۲۴
			پیغمبر ایلیاہ کا بني اسرائیل میں ہونا		
۳۰۸۷	۹۱۷	آسا کا لنگڑا ہوکر خداتعالی سے زیادہ طبیبوں پر اُسکي صحت کا بھروسا کرنا	ایلیاہ کا اپنے تئیں احاب کے روبرو پیش کرنا اور بعل کے جھوٹے پیغمبروں کو قتل کرنا	۳۰۹۶	۹۰۸
۳۰۹۰	۹۱۴	اکتالیس برس سلطنت کر کے آسا کا مرنا			
		یہوشافاط کا بجائے آسا کے تخت نشین ہونا	ایلیاہ کا الیشاع سے پیشین گوي کرنا		
۳۰۹۲	۹۱۲	یہوشافاط کا جھوٹي پرستش کو خارج کرنا			

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.	B. C.	*Kings of Judah, for 388 years.*	*Kings of Israel, for 254 years.*	A. M.	B. C.
3029	975	Rehoboam, intending to subdue the ten tribes, is commanded to forbear. Reigned 17 years.	Jeroboam, son of Nebat, the first king of Israel, or of the revolted ten tribes.	3029	975
3030	974	The priests and Israelites that fear the Lord, withdraw in great numbers from the kingdom of Israel into that of Judah.	Jeroboam, son of Nebat, king of Israel abolishes the worship of the Lord, and sets up the golden calves. Reigned 19 years.	3030	974
3032	972	Rehoboam gives himself up to impiety.			
3033	971	Shishak king of Egypt comes to Jerusalem; plunders the temple and the king.			
3046	958	Rehoboam dies. Abijam succeeds him; reigns three years.			
3047	957	Abijam's victory over Jeroboam; who loses many thousands of his troops.	Jeroboam overcome by Abijam, who kills 500,000 men.	3047	957
3049	955	Abijam dies. Asa succeeds him.	Jeroboam dies; Nadab his son succeeds: reigns two years.	3050	954
3053	951	Asa suppresses idolatry in Judah.	Nadab dies; Baasha succeeds him. Reigns 20 years.	3054	950
3055	949	Jehoshaphat son of Asa born.			
3063	941	Asa's victory over Zerah king of Ethiopia, or Cush.			
3064	940	Asa engages Ben-hadad king of Syria to make an irruption into territories of the kingdom of Israel, to force Baasha to quit his undertaking at Ramah.	Baasha builds Ramah, to hinder Israel from going to Jerusalem. His territories invaded by Ben-hadad king of Damascus.	3064	940
			Baasha dies; Elah his son succeeds him; reigns two years.	3074	930
			Elah killed by Zimri, who usurps the kingdom seven days.	3075	929
			Omri besieges Zimri in Tirzah; he burns himself in the palace.		
			Omri prevails over Tibni. Reigns alone in the 31st year of Asa.	3079	925
3080	924	Jehoram son of Jehoshaphat born.	Omri builds Samaria; makes it the seat of his kingdom.	3080	924
3087	917	Asa troubled with a lameness (probably the gout), places his confidence in physicians, rather than in God.	Omri dies. Ahab his son succeeds: reigns 22 years.	3096	908
			The prophet Elijah in the kingdom of Israel.		
3090	914	Asa dies, having reigned 41 years. Jehoshaphat succeeds Asa.	He presents himself before Ahab, and slays the false prophets of Baal.		
912	3092	Expels superstitious worship.			

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bibie.

پیدایش	قبل مسیح			پیدایش	قبل مسیح
			بن هدد بادشاہ سریاکا شومرون کا محاصرہ کرنا اور محاصرہ اُٹھا لینے کو مجبور ہونا	٣١٠٣	١٠٦
٣٠٩٧	٩٠٧	احزیاہ بیٹے یہورام اور عتلیاہ پوتے یہوشافاط کا پیدا ہونا	بن هدد کا دوسرے بار واپس آنا اور مقام افیق میں شکست کھانا	٣١٠٤	٩٠٠
٣١٠٦	٨٩٨	یہوشا فاط کا اپنے بیٹے یہورام کو ولیعهد قرار دینا اور اپنا نایب کرنا	اخاب کا اپنے بیٹے احزیاہ کو بادشاهي اختیار اور مرتبہ دینا	٣١٠٦	٨٩٨
٣١٠٧	٨٩٧	یہوشافاط کا اخاب کے ساتھہ اُس مہم میں جانا جو راموت گلعاد پر ہوئي اور وہاں اُسکا ایک خطرہ عظیم سے بڑي مشکل سے بچنا	اخاب کا راموت گلعاد پرلڑنا اور بهیس بدلی ہوے ہونیکي حالت میں مارا جانا	٣١٠٧	٨٩٧
٣١٠٨	٨٩٦	یہوشا فاط کا جہازوں کا ایک بیڑہ اوفیر کي مہم کے واسطے تیار کرنا اور احزیاہ بني اسرائیل کے بادشاہ کا اُسکے اِس قصد میں شریک ہونا اور بیڑہ کا طوفان سے تباہ ہونا	احزیاہ کا اپنے مکان کے دریچہ میں سے گر کر بہت زخمي ہونا اور مرجانا اور اُسکے بهائي یہورام کا تخت نشین ہونا اور مواب سے لڑنا	٣١٠٨	٨٩٦
		اس زمانہ کے قریب یہوشا فاط پر بني عمون اور موا بیان کا حملہ کرنا اور یہوشا فاط کا اُنپر ایک معجزہ کی برکت سے فتح پانا	الیشاع کا بني اسرائیل کي فوج کو فتح کي پیشین گوئي کرنا اور افراط کے ساتھہ بہت سا پاني بہم پہونچانا	٣١٠٩	٨٩٥
		ایلیاہ کا ایک ایسے روشن رتھہ میں جسپر نظر نہ ٹھہرے دنیا سے چلے جانا			
٣١١٢	٨٩٢	یہوشا فاط کا اپنے بیٹے یہورام کو بادشاهي مرتبہ دینا			
٣١١٥	٨٨٩	یہوشافاط کا پچیس برس سلطنت کرکے فوت ہونا اور یہورام کا بجاے اُسکے تخت نشین ہونا			
٣١١٦	٨٨٨	یہورام کا اپني بي بي عتلیاہ کي بڑي آرزو سے یہوداہ میں بعل کي پرستش کا رواج دینا			
٣١١٧	٨٨٧	خدا کا یہورام کو ایک لاعلاج بیماري سے مارنا			
٣١١٨	٨٨٦	یہورام کا اپنے بیٹے احزیاہ کو ولیعهد کرنا اور یہورام کا چالیس برس سلطنت کرکے مرنا			
٣١١٩	٨٨٥	احزیاہ کا ایک برس سلطنت کرنا	بن هدد بادشاہ آرم کا شومرون کو محاصرہ کرنا اور اُسکي فوج میں ایک هل چل پڑني اور اُسکا رات میں بهاگ جانا	٣١١٩	٨٨٥
		یواش کا پیدا ہونا			
		هومر یوناني شاعر کا فروغ پانا			
٣١٢٠	٨٨٤	احزیاہ اور یہورام بادشاہ بني‌اسرائیل کا شامل ہوکر راموت گلعاد کے محاصرہ کو جانا	الیشاع کا دمشق میں پہونچکر بن هدد کي موت اور حزائیل کي بادشاهت کي پیشین‌گوئي کرنا	٣١٢٠	٨٨٤
		یہو کا احزیاہ کو مار ڈالنا			
		عتلیاہ کا تمام شاهي خاندان کو قتل کرنا اور سلطنت کو غصب کرنا اور یواش کا معبد میں چھپے ہوئے چھہ برس محفوظ رهنا	یہورام کا احزیاہ کے ساتھہ راموت گلعاد کیطرف کوچ کرنا اور سخت زخمي ہونا اور یزرعیل کو بهیجا جانا		

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.	B. C.	*Kings of Judah.*	*Kings of Israel.*	A. M.	B. C.
3097	907	Ahaziah born, son of Jehoram and Athaliah, and grandson of Jehoshaphat.	Gives the prophetic unction to Elisha.		
			Ben-hadad king of Syria besieges Samaria; is forced to quit it.	3103	901
			Returns the year following; is defeated at Aphek.	3104	900
3106	898	Jehoshaphat nominates his son Jehoram king; makes him his viceroy.	Ahab invests his son Ahaziah with the royal power and dignity.	3106	898
3107	897	Jehoshaphat accompanies Ahab in his expedition against Ramoth-gilead; where he narrowly escapes a great danger.	Ahab wars against Ramoth-gilead is killed in disguise. Ahaziah succeeds; reigns 2 years.	3107	897
3108	896	Jehoshaphat equips a fleet for Ophir: Ahaziah king of Israel partaking of the design, the fleet is destroyed by tempest.	Ahaziah, falling from the lattice of his house, is dangerously wounded, and dies; Jehoram his brother succeeds him, and makes war against Moab.	3108	896
		About this time Jehoshaphat is invaded by the Ammonites and Moabites, over whom he obtains a miraculous victory.	Elisha foretels victory to the army of Israel, and procures water in abundance.	3109	895
		Elijah removed from this world in a fiery chariot.			
3112	892	Jehoshaphat invests his son Jehoram with the royal dignity.			
3115	889	Jehoshaphat dies; having reigned 25 years. Jehoram succeeds him.			
3116	888	Jehoram, at the importunity of his wife Athaliah, introduces into Judah the worship of Baal.			
3117	887	Jehoram smitten by God with an incurable distemper in his bowels.			
3118	886	Jehoram makes his son Ahaziah viceroy, or associate in his kingdom. Jehoram dies; having reigned four years.			
3119	885	Ahaziah reigns but one year. Joash or Jehoash born. Homer the Greek poet flourishes.	Samaria besieged by Ben-hadad king of Syria.—Ben-hadad and his army, seized with a panic, flee during the night.	3119	885
3120	884	Ahaziah accompanies Jehoram king of Israel to the siege of Ramoth-gilead. Ahaziah slain by Jehu. Athaliah kills all the royal family: usurps the kingdom. Jeho-	Elisha, going to Damascus foretels the death of Ben-hadad, and the reign of Hazael. Jehoram marches with Ahaziah against Ramoth-gilead; is dan-	3120	884

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

پیدایش	قبل مسیح	واقعات
۳۱۲۶	۸۷۸	یہویاداع بڑے کاھن کا یواش کو یہوداہ کے تخت پر بیٹھانا اور عثلیاہ کو قتل کرنا
		یواش کا چالیس برس سلطنت کرنا
۳۱۴۰	۸۶۴	امصیاہ بیٹے یواش کا پیدا ہونا
۳۱۴۷	۸۵۷	یواش کا معبد کی مرمت کرنا
۳۱۶۴	۸۴۰	ذریاہ بیٹے یہویاداع کا یواش کے حکم سے معبد میں مارا جانا
		حزائیل بادشاہ سریا کا یواش سے لڑنا
۳۱۶۵	۸۳۹	حزائیل کا یواش پر پھر چڑہ کرانا اور جبراً اُس سے بہت سا روپیہ لینا (تاریخ ۲ باب ۲۴ — ۲۳)
		یواش کا مرنا اور امصیاہ کا تخت نشین ہونا اور اُنتیس بر سلطنت کرنا
۳۱۷۷	۸۲۷	امصیاہ کا ادومیاں سے لڑنا
۳۱۷۸	۸۲۶	امصیاہ کا یواش بادشاہ بنی اسرائیل سے لڑنا اور شکست پانا
		عزریاہ بیٹے امصیاہ کا پیدا ہونا
۳۱۹۴	۸۱۰	امصیاہ کا مرنا اور عزریاہ کا تخت نشین ہونا اور ۵۲ برس سلطنت کرنا
		اس بادشاہ کی سلطنت میں اشعیاہ اور عاموص کا یہوداہ میں پیشین‌گوئی کرنا
۳۲۲۱	۷۸۳	یوثام بیٹی عزریاہ کا پیدا ہونا

واقعات	پیدایش	قبل مسیح
یہو کا یہورام سے سرکشی کرنا اور اُسکو قتل کرنا اور یہوکا اٹھائیس برس سلطنت کرنا (سلاطین ۲ باب ۱۰ — ۲۶)		
یہو کا مرنا اور اُسکے بیٹے یہواحاز کا جانشین ہونا اور سترہ برس سلطنت کرنا	۳۱۴۸	۸۵۶
یہواحاز کا مرنا اور یواش کا جسکو یہواحاز نے سلطنت میں اپنا شریک رکھا سنہ ۳۱۶۲ دنیوی میں اُسکا جانشین ہونا	۳۱۶۵	۸۳۹
الیشاع کا وفات پانا		
حزائیل بادشاہ سریا کا مرنا اور بن ہدد کا اُسکا جانشین ہونا	۳۱۶۸	۸۳۶
یواش کا بن‌ہدد سے لڑنا		
یواش کا امصیا بادشاہ یہوداہ پر بڑی فتح حاصل کرنا	۳۱۷۸	۸۲۶
یواش بادشاہ بنی اسرائیل کا مرنا یاربعام دوم کا تخت نشین ہونا اور اکتالیس برس سلطنت کرنا یوناہ اور ھوسیع اور عاموص کا اس سلطنت میں پیشین گوئی کرنا	۳۱۷۹	۸۲۵
یاربعام دوم کا وفات پانا اور اُسکے بیٹے زکریاہ کا چھہ مہینی یا شاید دس برس سلطنت کرنا اِس سلطنت کی تاریخ بہت پریشان ھے دوسرے سلاطین باب ۱۵ آیت ۸ اور ۱۲ میں زکریاہ کی وفاتکو عزریاہ کے اٹھتیسویں سال میں قرار دیا ھے جس سے اُسکی سلطنت کے زمانہ کا عرصہ چھہ مہینی جایز رکھا مگر باوجود اِسکے یہہ شمار کرکے کہ بنی اسرائیل کی سلطنت کے انجام تک کسقدر زمانہ باقی رھا ھمکو خواہ تو یاربعام دوم اورزکریاہ کے زمانوں کے درمیان میں نو یا گیارہ برس کا ایسا زمانہ ماننا چاھئے کہ جسمیں تخت خالی رھا جیسا کہ آرچ بشپ عشر صاحب نے مانا ھے یا ھمکو یہہ خیال کرنا چاھیئے کہ یاربعام دوم نے ۵۱ برس سلطنت کی یا یہہ	۳۲۲۲	۷۸۲

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.	B. C.	*Kings of Judah.*	*Kings of Israel.*	A. M.	B. C.
		ash is preserved and kept secretly in the temple six years.	gerously wounded, and carried to Jezreel.		
3126	878	Jehoiada the high priest sets Jehoash on the throne of Judah, and slays Athaliah.	Jehu rebels against Jehoram; kills him. Jehu reigns 28 years. (2 Kings x. 36.)		
		Jehoash reigns 40 years.			
3140	864	Amaziah son of Joash born.			
3147	857	Jehoash repairs the temple.	Jehu dies, Jehoahaz his son succeeds him. Reigns 17 years.	3148	856
3164	840	Zechariah the high priest, son of Jehoiada, killed in the temple by order of Jehoash.			
		Hazael king of Syria wars against Jehoash.			
3165	839	Hazael returns against Jehoash; and forces large sums from him (2 Chron. xxiv.23.)	Jehoahaz dies. Joash or Jehoash, whom he had associated with himself on the throne A. M. 3162, succeeds him.	3165	839
		Jehoash dies, and is succeeded by Amaziah, who reigns 29 years.	The death of Elisha.		
		Amaziah wars against Idumæa.	Hazael king of Syria dies; and Ben-hadad succeeds him.	3168	836
3177	827				
3178	826	Amaziah wars against Jehoash, king of Israel; is defeated by him.	Jehoash wars against Ben-hadad.		
			Jehoash obtains a great victory over Amaziah king of Judah.	3178	826
		Uzziah or Azariah, son of Amaziah, born.			
3194	810	Amaziah dies; Uzziah or Azariah succeeds him; reigns 52 years.	Jehoash king of Israel dies; Jeroboam II. succeeds him; reigns 41 years.	3179	825
		Isaiah and Amos prophesy in Judah under this reign.	Jonah, Hosea, and Amos in Israel, prophesy during this reign.		
3221	783	Jotham son of Uzziah born.	Jeroboam II. dies; Zachariah his son succeeds him: reigns 6 months; perhaps 10 years.	3222	782
			The chronology of this reign is very perplexed. 2 Kings xv. 8. 12. places the death of Zachariah in the 38th year of Uzziah, allowing him a reign of but six months; yet, reckoning what time remains to the end of the kingdom of Israel, we must either admit an interregnum of 9 or 11 years between Jeroboam II. and Zachariah, as Archbishop Usher does; or we must suppose that Jeroboam II. reigned 51		

نقشه تاریخ واقعات عظیمه جنکا بیبل میں ذکر آیا هے

A Chronological Table of the principal Events Recorded in the Bible.

پیدایش	قبل مسیح	
۳۲۴۶	۷۵۸	عزریاہ کا مرنا اور یوثام اُسکے بیٹے کا تخت نشین هونا اور ۱۶ برس سلطنت کرنا
		اشعیاہ کا حضرت عیسی کے جلوہ کو دیکهنا (اشعیاہ باب ۶) اور اشعیاہ اور هوشیع کا پیشین گوئیاں کرتے رهنا
۳۲۶۱	۷۴۳	رصین بادشاہ آرم اور فقح بادشاہ اسرائیل کا یهوداہ پر حمله کرنا
۳۲۶۲	۷۴۲	یوثام کا فوت هونا اور احاز کا تخت نشین هونا اور ۱۶ برس سلطنت کرنا
		رصین بادشاہ آرم اور فقح بادشاہ اسرائیل کا یهوداہ پر لڑائي جاري رکهنا
۳۲۶۳	۷۴۱	اشعیاہ کا احاز سے حضرت مسیح کي پیدایش اور اپنے اِن دونوں دشمن بادشاهوں سے احاز کے جلد نجات پانے کي پیشین گوئي کرنا باوجود اِسکے دوسرے سال اُن دونوں کا پهر آنا اور اُسکے ملک کو تباہ کرنا
۳۲۶۴	۷۴۰	ادومیان اور فلسطیان کا یهوداہ پر حمله کرنا اور احاز کا تگلث پلنسر کو اپني مدد کے لیئے بولانا اور اسکو خراج دینا قبول کرنا

	پیدایش	قبل مسیح
که اُسکي سلطنت کا زمانه سنه ۳۱۹۱ دنیوي سے هي شروع هوا اور سنه ۳۲۳۲ دنیوي میں جو زکریاہ کي وفات کي تاریخ هے ختم هوا		
شلوم نے زکریاہ کو جبکه وہ چهه مهینے سلطنت کرنے پایا تها قتل کیا	۳۲۳۲	۷۷۲
شلوم کا ایک مهینے سلطنت کرنا اور منحیم کا اُسکو قتل کرکے تخت نشین هونا اور دس برس سلطنت کرنا	۳۲۳۳	۷۷۱
پول بادشاہ سریا کا بني اسرائیل پر حمله کرنا منحیم کا اُسکي اطاعت کرنا اور خراج گذار هونا		
منحیم کا وفات پانا اور فقحیاہ اُسکے بیٹے کا تخت نشین هونا	۳۲۴۳	۷۶۱
فقحیاہ کو فقح بیٹے رملیاہ کا مارڈالنا اور اور ۲۸ برس سلطنت کرنا	۳۲۴۵	۷۵۹
آربیسز حاکم میڈیا اور بلیسز حاکم بابل کا پول بادشاہ اشور کو مقام نینویه میں محاصرہ کرنا	۳۲۵۴	۷۵۰
تین برس کے محاصرہ کے بعد پول کا معه اپنے خزانوں کے اپنے تئیں اپنے محل میں جلانا اور آربیسز کا میڈیا کا بادشاہ قرار پانا اور بلیسز کا بابل کا بادشاہ مانا جانا	۳۲۵۷	۷۴۷
بلیسز کا جسکو بلادان یا نبونصر بهي کهتے هیں بیبلن کي شهنشاهي کي بنیاد ڈالنا نبونصر کا یهه مشهور زمانه سنه ۷۴۳ قبل مسیح اور ۷۴۷ برس قبل سنه مسیح کے هوتا هے اور تائي نس جسکو کتاب اقدس میں تگلث پلنسر کهتے هیں جو جانشین پول کا هوا شهنشاهي اشور کو قائم رکهنا مگر شهنشاهي کا حال بهت ابتر هوجانا اس بادشاہ اشور کا اُنیس برس اور اوررون کے قول کے بموجب تیس برس سلطنت کرنا		
تگلث پیلنسر کا رصین بادشاہ دمشق کو شکست دیکر قتل کرنا اور ملک میں بني اسرائیل کے داخل هونا اور بهت سے لوگون کو خاص کر قوم روبن اور قوم گاد اور قوم منسه میں سے قید کرنا یهه اول قید بني اسرائیل کي هے	۳۲۶۴	۷۴۰

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.	B. C.	*Kings of Judah.*	*Kings of Israel.*	A. M.	B. C.
			years; or that his reign did not begin till 3191, and ended in 3232, which is the year of the death of Zachariah.		
			Zachariah killed by Shallum, after reigning six months.	3232	772
			Shallum reigns 1 month; is killed by Menahem, who reigns 10 years.	3233	771
			Pul (or Sardanapalus) king of Assyria invades Israel; Menahem becomes tributary to him.		
			Menahem dies; Pekahiah his son succeeds.	3243	761
3246	758	Uzziah dies; Jotham his son succeeds; reigns 16 years.	Pekahiah assassinated by Pekah, son of Remaliah, who reigns 28 years.	3245	759
		Isaiah sees the glory of Christ. (Isa. vi.) Isaiah and Hosea continue to prophesy.	Arbaces, governor of Media, and Belesis, governor of Babylonia, besiege Sardanapalus king of Assyria in Nineveh.	3254	750
			After a siege of 3 years, Sardanapalus burns himself in his palace, with all his riches. Arbaces is acknowledged king of Media, and Belesis of Babylon.	3257	747
3261	743	Rezin king of Syria, and Pekah king of Israel, invade Judah.	Belesis, otherwise Baladan or Nabonassar, founds the Babylonian empire. This famous epoch of Nabonassar falls 743 years before Christ, 747 before A. D. Ninus junior, called in Scripture Tiglath-pileser, successor of Sardanapalus, continues the Assyrian empire, but reduced into very narrow limits. Reigned 19 years; according to others, 30 years.		
3262	742	Jotham dies; Ahaz succeeds him; reigns 16 years.			
		Rezin king of Syria, and Pekah king of Israel, continue their hostilities against Judah.			
3263	741	Isaiah foretells to Ahaz the birth of the Messiah, and a speedy deliverance from the two kings his enemies. Nevertheless, the year following they return again and spoil his country.			
3264	740	The Idumæans and Phillistines also invade Judæa.	Tiglath-pileser defeats and slays Rezin king of Damascus; enters the land of Israel, and takes many cities and captives, chiefly from Reuben, Gad, and the half	3264	740
		Ahaz invites to his assistance Tiglath-pileser king of Assyria and submits to pay him tribute			

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

پیدایش	قبل مسیح	
۳۲۷۷	۷۲۷	احاز کا اپنے بیٹے حزقیاہ کو اختیار بادشاھي دینا
۳۲۷۸	۷۲۶	احاز بادشاہ یہوداہ کا مرنا
		حزقیاہ کا خداے تعالی کي عبادت کو بحال کرنا جسکو احاز نے تہ و بالا کردیا تھا
۳۲۷۹	۷۲۵	کاھنوں کي پرورش کے لیئے پھر لوگوں کا معبد میں اول پھلوں اور اپني پیداواري کا دسواں حصہ جمع کرنا شروع ھونا
۳۲۹۰	۷۱۴	حزقیاہ کا باشندوں اشور سے فساد کرنا اور ملک مصر اور کش سے بمخالفت سنحیریب اتفاق کرنا
۳۲۹۱	۷۱۳	سنحیریب کا حزقیاہ پر حملہ کرنا اور یہوداہ کے بہت سے شہروں پر قابض ھونا
		حزقیاہ کا بیمار ھونا اور کرامات سے شفا پانا
		سنحیریب کا لاکیش کا محاصرہ کرنا
		حزقیاہ کا سنحریب کو روپیہ دینا اور اُسکا اُس سے لڑے جانا اور حزقیاہ کا ربشاقیہ کو اورشلیم کو بھیجنا اور بمقابلہ ترھاقاہ بادشاہ حبش کے خود کوچ کرنا اور اُسکے یہوداہ میں واپس آنے پر خداے تعالی کے فرشتہ کا اُسکي فوج میں سے ھزاروں کو ھلاک کرنا اور اُسکا مقام نینویہ کو چلا جانا اور وھاں اپنے بیٹوں کے ھاتھ سے مارا جانا

	پیدایش	قبل مسیح
هوشیع پسر ایلاہ کا فقح کو قتل کرنا اور سلطنت کو غصب کرنا	۳۲۶۵	۷۳۹
هوشیع کا امن کے ساتھہ احاز کے بارھویں سنہ میں سلطنت کرنا (سلاطین دوم باب ۱۸ ــــ ۱) اور ۹ برس سلطنت کرنا	۳۲۷۴	۷۳۰
شلمنئسر کا تگلت پلنسر بادشاہ نینویہ کا جانشین ھونا	۳۲۷۶	۷۲۸
هوشیع کا سؤ بادشاہ مصر سے رفاقت پیدا کرنا اور شلمنئسر کي اطاعت سے باھر ھوجانے کے لیئے کوشش کرنا	۳۲۷۹	۷۲۵
شلمنئسر کا شومرون کو محاصرہ کرنا اور تین	۳۲۸۰	۷۲۴
برس کے محاصرہ کے بعد اُسپر قابض ھونا اور جن قوموں کو ابھي تگلت پلنسر نے قید نہیں کیا تھا دریاے فرات کے پار لیجانا	۳۲۸۳	۷۲۱
هوشیع کے نویں سال اور حزقیاہ کے چھٹے سال میں قیدیوں میں جو شلمنئسر لیگیا توبت قوم نفتالي نینویہ والے کو بھي جانا		
بني اسرائیل کي بادشاھت کا دو سو چون برس قائم رھکر ختم ھونا		

نقشه تاریخ واقعات عظیمه جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.	B. C.	*Kings of Judah.*	*Kings of Israel.*	A. M.	B. C.
3277	727	Ahaz remits the royal authority to his son Hezekiah.	tribe of Manasseh. The first captivity of Israel.		
3278	726	Ahaz king of Judah dies.	Hoshea son of Elah slays Pekah, and usurps the kingdom.	3265	739
		Hezekiah restores the worship of the Lord in Judæa, which Ahaz had subverted.	Reigns peaceably the 12th year of Ahaz. (2 Kings xviii. 1.) Reigns nine years.	3274	730
3279	725	They begin again to gather into the temple first fruits and tithes, for the maintenance of the priests and ministers.	Shalmaneser succeeds Tiglath-pileser king of Nineveh.	3276	728
			Hoshea makes an alliance with So king of Egypt, and endeavours to shake off the yoke of Shalmaneser.	3279	725
			Shalmaneser besieges Samaria;	3280	724
			takes it after three years siege, and carries beyond the Euphrates the tribes that Tiglath-pileser had not already carried into captivity in the ninth year of Hoshea; of Hezekiah the sixth.	3283	721
3290	714	Hezekiah revolts from the Assyrians; makes a league with Egypt and Cush, against Sennacherib.	Among the captives carried away by Shalmaneser was Tobit, of the tribe of Naphthali, at Nineveh.		
3291	713	Sennacherib invades Hezekiah, and takes several cities of Judah.	*End of the kingdom of Israel, after it had subsisted two hundred and fifty-four years.*		
		Hezekiah's sickness and miraculous cure.			
		Sennacherib besieges Lachish.			
		Hezekiah gives money to Sennacherib, who still continues his war against him. He sends Rabshakeh to Jerusalem, and marches himself against Tirhakah king of Cush or Arabia. Returning into Judæa, the angel of the Lord destroys many thousands of his army; he retires to Nineveh, where he is slain by his sons.			

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.	*Judah alone.*	B. C.	قبل مسیح	صرف یہوداہ کي سلطنت کا حال	پیدایش
3292	Esar-haddon succeeds Sennacherib.	712	۷۱۲	ایسر حدون کا سنحیریب کا جانشین هونا	۳۲۹۲
	Probably about this time Baladan, or Merodach-Baladan, king of Babylon, sends to congratulate Hezekiah on the recovery of his health, and to inquire about the prodigy on that occasion.			غالباً اسي زمانہ کے قریب بلادان یا برودک بلادان بادشاہ بابل کا حزقیاہ کي بیماري سے صحت پانے کي مبارکباد دینے کو قاصد بهیجنا	
	Micah the Morasthite, and Nahum, prophesy.			میکاہ مورشتي اور ناحوم کي پیشین گوئي کرنا	
3293	Tartan sent by Esar-haddon against the Philistines, the Idumæans, and the Egyptians.	711	۷۱۱	ایسر حدون کا بمقابلہ فلسطیوں ادومیوں اور مصریوں کے ترتان کو بهیجنا	۳۲۹۳
3294	Esar-haddon sends an Israelitish priest to the Cuthites settled at Sechem.	710	۷۱۰	ایسرحدون کا ایک بني‌اسرائیل کے ایک کاهن کو کوثیوں کے پاس جو شکم میں بستے تهے بهیجنا	۳۲۹۴
3306	Hezekiah dies; Manasseh succeeds him; reigns 55 years.	698	۶۹۸	حزقیاہ کا مرنا اور منسہ کا اُسکي جگہہ تخت نشین هونا اور ۵۵ برس سلطنت کرنا	۳۳۰۶
3323	Esar-haddon becomes master of Babylon; reunites the empires of Assyria and Chaldæa.	681	۶۸۱	ایسرحدون کا بابل کا مالک هوجانا اور اسور اور کلدانیان کي سلطنت کا شامل کرلینا	۳۳۲۳
3328	Manasseh taken by the Chaldæans and carried to Babylon.	676	۶۷۶	منسہ کو کلدانیان کا گرفتار کرکے بابل کو لیجانا	۳۳۲۸
3347	The war of Holofernes, who is slain in Judæa by Judith.	657	۶۵۷	هولفرنس کي لڑائي اور یودت کا اُسکو یهوداہ میں قتل کرنا	۳۳۴۷
3361	Manasseh dies. He returned into Judæa a considerable time before, but the period is not exactly known.	643	۶۴۳	منسہ کا مرنا اور اپنے مرنے سے پیشتر یهوداہ میں اُسکا پهر واپس چلا جانا مگر اسبات کے زمانہ کي تحقیق نہیں	۳۳۶۱
	Amon succeeds him; reigns two years.			آمون کا تخت نشین هونا اور دو برس سلطنت کرنا	
3363	Amon dies; Josiah succeeds him.	641	۶۴۱	آمون کا مرنا اور یوشیاہ کا اُسکي بجاے تخت نشین هونا	۳۳۶۵
	Zephaniah prophesies at the beginning of his reign.			صفنیاہ کا اس بادشاہ کي سلطنت کے شروع میں پیشین گوئي کرنا	
3370	Josiah endeavours to reform abuses. He restores the worship of the Lord.	634	۶۳۴	یوشیاہ کا مذهبي خرابیوں کے دور کرنے میں کوشش کرنا اور خداے تعالی کي عبادت کا بحال کرنا	۳۳۷۰
3376	Jeremiah begins to prophesy, in the thirteenth year of Josiah.	628	۶۲۸	یوشیاہ کي سلطنت کے تیرهویں سال میں یرمیاہ کي پیشین‌گوئي کرنا	۳۳۷۶
3380	The high priest Hilkiah finds the Book of the Law in the treasury of the temple; in the 18th year of Josiah. 2 Kings xxii. 3. xxiii. 23.	624	۶۲۴	مقدم کاهن حلقیاہ کا یوشیاہ کي بادشاهت کے آٹهارهویں سال میں توریت کو معبد میں سے پانا	۳۳۸۰

نقشۂ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.	*Judah alone.*	B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	2 Chron. xxxiv. 8. xxxv. 19. Money collected for repairing the temple.			سلاطین ۲ باب ۲۲ — ۳ اور باب ۲۳ — ۲۳ اور تاریخ ۲ باب ۳۴ — ۸ اور باب ۳۵ — ۱۹ معبد کي مرمت کے لیئے روپیہ جمع کیا جانا	
	The prophetess Huldah foretells the calamities that threaten Judah.			حلداہ نبیہ کا یہوداہ پر واقع ہونے والي مصیبتوں کي پیشین‌گوئي کرنا	
3381	A solemn passover by Josiah and all the people.	623	۶۲۳	یوشیاہ اور تمام لوگوں کا ایک بڑي عید فصح کرنا	۳۳۸۱
	Joel prophesies under Josiah.			یوشیاہ کي سلطنت میں پیغمبر یوئیل کا پیشین گوئي کرنا	
3394	Josiah opposes the expedition of Necho king of Egypt against Carchemish, is mortally wounded, and dies at Jerusalem. Jeremiah composes lamentations on his death.	610	۶۱۰	یوشیاہ کا نکوہ بادشاہ مصر کي اُس مہم کا جو اُسنے کرکمیش پر کي مقابلہ کرنا اور بہت زخمي ہونا اور اورشلیم میں مرنا اور یرمیاہ کا اُسکي موت پر مرثیہ بنانا	۳۳۹۴
	Jehoahaz is placed on the throne by the people; but Necho, returning from Carchemish, deposes him, and installs Eliakims, or Jehoiakim, his brother, son of Josiah; who reigns 11 years.			لوگوں کا یہواحاز کو تخت پر بیٹھانا اور نکوہ کا کرکمیش سے واپس آکر اُسکو تخت پر سے اُتار دینا اور الیاقیم اپنے بھائي پسر یوشیاہ کو تخت پر بیٹھانا اور اُسکا گیارہ برس سلطنت کرنا	
3395	Habakkuk prophesies under his reign.	609	۶۰۹	حبقوق کا اس بادشاہ کے عہد میں پیشین گوئي کرنا	۳۳۹۵
3398	Nebuchadnezzar besieges and takes Carchemish; comes into Palestine; besieges and takes Jerusalem; leaves Jehoiakim there, on condition of paying him a large tribute. Daniel and his companions led captive to Babylon. 2 Kings xxiii. 36. 2 Chron. xxxv. 5, 6. Jerem. xxvi. 1. xlvi. 2.	606	۶۰۶	نبوکدنصر کا کرکمیش کو محاصرہ کرنا اور اُسپر فتح پانا اور فلسطین میں انا اور یورشلیم کا محاصرہ کرنا اور قابض ہونا اور یہویاقیم کو وہاں پر اِس شرط سے چھوڑنا کہ بہت سا خراج دیا کرے دانیال اور اُسکے دوستونکا گرفتار ہوکر بابل میں جانا سلاطین ۲ باب ۲۳ — ۳۶ تاریخ ۲ باب ۳۵ — ۵ و ۶ یرمیاہ باب ۲۶ — ۱ وباب ۴۶ — ۲	۳۳۹۸
3399	Jeremiah begins to commit his prophecies to writing.	605	۶۰۵	یرمیاہ کا اپنے پیشین گوئیوں کو قلمبند کرنا	۳۳۹۹
3402	Nebuchadnezzar's dream of a great statue explained by Daniel.	602	۶۰۲	نبوکد نصر کا ایک بڑے بت کو خواب میں دیکھنا اور دانیال کا اُسکي تعبیر کہنا	۳۴۰۲
3404	The history of Susanna at Babylon.	600	۶۰۰	بابل سسینا کي تاریخ	۳۴۰۴
	Jehoiakim revolts against Nebuchadnezzar, who sends an army from Chaldæa, Syria, and Moab, which ravages Judæa, and brings away 3023 Jews to Babylon, in			یہویاقیم کا نبوکد نصر سے سرکشي کرنا اور نبوکد نصر کا کالدیا اور آرم سے ایک فوج جمع کرکے بھیجنا اور اُس فوج کا یہوداہ کو غارت کرنا اور تین ہزار تیئیس یہودیوں کو ساتویں سال یہویاقیم کے قید کرکے بابل میں لانا (سلاطین	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the principal Events Recorded in the Bible.

A. M.	Judah alone.	B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	the seventh year of Jehoiakim. (2 Kings xxiv. 2. Jerem. lii. 28.)			۲ باب ۲۴ — ۲) (یرمیاہ باب ۵۲ — ۲۸)	
3405	Cyrus born, son of Cambyses and Mandane.	599	۵۹۹	کورش بیٹے کیمبسس اور میندین کا پیدا ہونا	۳۴۰۵
	Jehoiakim revolts a second time against Nebuchadnezzar; is taken, put to death, and cast to the fowls of air. Reigned 11 years.			یہویاقیم کا دوسری دفعہ نبوکد نصر سے سرکشی کرنا اور گرفتار ہوکر مارا جانا اور اُسکا جسم چیل کوؤں کو دیدینا اس بادشاہ نے گیارہ برس سلطنت کی	
3406	Jehoiachin or Coniah, or Jeconiah succeeds him.	598	۵۹۸	یہویاکین کا اُسکا جانشین ہونا	۳۴۰۶
	Nebuchadnezzar besieges him in Jerusalem, and takes him after he had reigned three months and ten days. He is carried to Babylon, with part of the people. Mordecai is among the captives.			نبوکد نصر کا یہویاکین کو اورشلیم میں محاصرہ کرنا اور ساڑے تین مہینے کی سلطنت کے بعد اُسکو گرفتار کرنا اور معہ کچھہ تھوڑے لوگوں کے بابل کو لیجانا اِن قیدیوں میں مارد کے کا جانا	
	Zedekiah, his uncle, is left at Jerusalem in his place, and reigns 11 years.			صدقیاہ یہویاکین کے خالو کا اورشلیم میں چھوڑا جانا اور اُسکا وہاں گیارہ برس سلطنت کرنا	
	Zedekiah sends ambassadors to Babylon.			صدقیاہ کا بابل کو قاصد بھیجنا	
	Jeremiah writes to the captive Jews there. (Baruch vi.)			یرمیاہ کا بابل کے مقید یہودیوں کو نامہ لکھنا (باروق باب ۶)	
3409	Seraiah and Baruch sent by Zedekiah to Babylon.	595	۵۹۵	صدقیاہ کا سریاہ اور باروک کو بابل میں بھیجنا	۳۴۰۹
3410	Ezekiel begins to prophesy in Chaldæa.	594	۵۹۴	حزقیل کا کالدیا میں پیشیں گوئی کرنا	۳۴۱۰
3411	He foretells the taking of Jerusalem and the dispersion of the Jews. (Ezek. iv. v. viii. ix. x. xi. xii.)	593	۵۹۳	حزقیل کا اورشلیم کے قبضہ سے نکل جانے اور یہودیوں کے منتشر ہوجانے کی پیشیں گوئی کرنا (حزقیل باب ۴و ۵و ۸و ۹و ۱۰و ۱۱و ۱۲)	۳۴۱۱
	Zedekiah takes secret measures with the king of Egypt to revolt against the Chaldæans.			صدقیاہ کا کالدیا والوں سے سرکش ہونے میں مصر کے بادشاہ سے خفیہ سازش کرنا	
3414	Zedekiah revolts.	590	۵۹۰	صدقیاہ کا سرکشی کرنا	۳۴۱۴
	Nebuchadnezzar marches against Jerusalem; besieges it; quits the siege to repel the king of Egypt, who comes to assist Zedekiah; returns to the siege.			نبوکد نصر کا اورشلیم پر لشکر کشی کرنا اور اُسکا محاصرہ کرنا بادشاہ مصر کو شکست دینے کے لیئے جو صدقیاہ کی مدد کو آتا تھا محاصرہ اوٹھا لینا اور پھر محاصرہ کرلینا	
	Jeremiah continues prophesying during the whole of the siege, which continued almost three years.			یرمیاہ کا تمام محاصرہ کی مدت میں جو تین برس تک رہا پیشیں گوئی کئے جانا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.	Judah alone.	B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	Ezekiel also describes the same siege in Chaldæa.			حزقیل کا کالدیا میں اسی محاصرہ کی خبر دینا	
3416	Jerusalem taken on the ninth day of the fourth month (July), the 11th year of Zedekiah.	588	۵۸۸	اورشلیم کا چوتھے مہینے (جولائی) کے نویں روز صدقیاہ کے گیارھویں سال میں مفتوح ہونا	۳۴۱۶
	Zedekiah endeavouring to flee by night, is taken, and brought to Riblah, to Nebuchadnezzar; his eyes are put out, and he is carried to Babylon.			صدقیاہ کا رات میں بھاگ جانے کی کوشش کرنے میں پکڑا جانا اور مقام ربلاہ میں نبوکدنصر کے پاس پہونچایا جانا اور اوسکے آنکھیں نکلواکر بابل کو بھیجا جانا	
	Jerusalem and the temple burnt; seventh day of the fourth month. The Jews of Jerusalem and Judæa carried captive beyond the Euphrates; the poorer classes only left in the land.			اورشلیم میں چوتھے مہینے کی ساتویں تاریخ معبد کا جلایا جانا اور اورشلیم اور یہوداہ کے یہودیوں کو دریاے فرات کے پار لیجانا اور صرف محتاج یہودیوں کا رهجانا	
	Thus ends the kingdom of Judæa, after it had subsisted four hundred and sixty-eight years, from the beginning of the reign of David: and three hundred and eighty-eight years from the separation of Judah and the ten tribes.			یہوداہ کے ملک کی سلطنت میں ۴۶۸ برس شروع بادشاہت داود سے اور تین سو اٹھاسی برس یہودا اور دس قوموں کے جدا ہو جانے سے بعد کو قائم رهکر زوال آنا	
	PERIOD VII. *From the Babylonish Captivity to the Birth of Christ,* 588 *years.*			ساتواں زمانہ ۵۸۸ برس کا بابل کی قید سے مسیح کی پیدایش تک	
3416	The beginning of the seventy years captivity foretold by Jeremiah.	588	۵۸۸	یرمیاہ کا سات برس کی قید کے شروع ہونے کی پیشین گوئی کرنا	۳۴۱۶
	Gedaliah made governor of the remains of the people. He is slain.			گدلیاہ کو باقی رهے ہوے لوگونکا حاکم کرنا اور اُسکا مارا جانا	
3417	Jeremiah carried into Egypt by the Jews, after the death of Gedaliah; prophesies in Egypt. (Jerem. xliv.)	587	۵۸۷	یہودیونکا یرمیاہ کو بعد مرنے گدلیاہ کے مصر میں لیجانا اور اُسکا پیشین گوئی کرنا (یرمیاہ باب ۴۴)	۳۴۱۷
	Ezekiel in Chaldæa prophesies against the captives of Judah. (Ezek. xxxiii.)			حزقیل کا کالدیا میں یہوداہ کے قیدیوں کے برعکس پیشین گوئی کرنا (حزقیل باب ۳۳)	
3419	The siege of Tyre by Nebuchadnezzar lasted thirteen years. During this interval Nebuchadnezzar wars against the Idumæans, the Ammonites, and Moabites.	585	۵۸۵	نبوکدنصر کا صور کو تیرہ برس محاصرہ کرنا اور اس عرصہ میں نبوکدنصر کا ادومیوں اور بنی عمون اور بنی موآب سے لڑتے رهنا	۳۴۱۹

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.	*Judah alone.*	B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	Obadiah prophesies against Idumæa.			عوبدیاہ کا ادومیا کے برعکس پیشین گوئی کرنا	
3432	Tyre taken by Nebuchadnezzar.	572	۵۷۲	نبوکدنصر کا صور کو فتح کرنا	۳۴۳۲
	Nebuchadnezzar wars against Egypt.			نبوکدنصر کا مصر سے لڑنا	
3433	He returns to Babylon.	571	۵۷۱	نبوکدنصر کا بابل کو واپس آنا	۳۴۳۳
3434	Nebuchadnezzar's dream of a great tree.	570	۵۷۰	نبوکدنصر کا ایک بڑے درخت کو خواب میں دیکھنا	۳۴۳۴
3435	His metamorphosis into an ox.	569	۵۶۹	نبوکدنصر کا بیل کی صورت بنجانا	۳۴۳۵
3442	His return to his former condition.	562	۵۶۲	نبوکدنصر کا پھر اپنی صورت اصلی پر آجانا	۳۴۴۲
3444	He sets up a golden statue for worship.	560	۵۶۰	نبوکدنصر کا سونے کا بت پرستش کے لیئے قائم کرنا	۳۴۴۴
	Daniel's three companions cast into the fiery furnace.			دانیال کے تین دوستوں کا جلتی ہوئی بھٹی میں ڈال دیا جانا	
	Nebuchadnezzar's death, after reigning forty-three years from the death of Nabonassar his father, who died in 3399.			نبوکدنصر کا اپنے باپ نبونصر کے مرنے سے جس نے سنہ ۳۳۹۹ دنیوی میں وفات پائی تینتالیس برس سلطنت کرکے فوت ہونا	
	Evil-Merodach his son succeeds him; reigns but one year.			اویل مرودک اُسکے بیٹے کا تخت نشین ہونا اور ایک برس سلطنت کرنا	
3445	Belshazzar his son succeeds him.	559	۵۵۹	بلشصر اویل مرودک کے بیٹے کا تخت‌نشین ہونا	۳۴۴۵
	Daniel's visions of the four animals. (Dan. vii.)			دانیال کا چار جانوروں کو خواب میں دیکھنا (دانیال باب ۷)	
3446	Cyrus liberates the Persians, and takes the title of king.	558	۵۵۸	کورش کا ایرانیوں کو آزاد کرنا اور بادشاہ کا خطاب پانا	۳۴۴۶
3448	Belshazzar's impious feast; his death.	556	۵۵۶	بلشصر کا ناخدا پرستی سے دعوت کرنا اور فوت ہونا	۳۴۴۸
	Darius the Mede succeeds Belshazzar.			دارایوس مداینے کا تخت نشین ہونا	
3449	Daniel's prophecy of the seventy weeks. (Dan. ix. x.)	555	۵۵۵	دانیال کا ستر ہفتوں کی پیشین گوئی کرنا (دانیال باب ۹ و ۱۰)	۳۴۴۹
3450	Darius decrees that supplication should be made to no other God but himself.	554	۵۵۴	دارایوس کا حکم دینا کہ سوائے میرے اور کسی کی پرستش نہ کی جائے	۳۴۵۰
3450	Daniel cast into the lion's den.	554	۵۵۴	دانیال کا شیرخانہ میں ڈالا جانا	۳۴۵۰
	Cyrus meditates the destruction of the empire of the Medes and Chaldæans; begins with the Medes; having overcome Astyges king of the Medes, his uncle by the mother's side, he gives him the government of Hyrcania.			کورش کا میدیان اور کلدانیان کے شہنشاہی کی بربادی کی فکر کرنا اور میدیان کی بربادی اول شروع کرنا اور ایستی ایجس بادشاہ میدیان کو جو اُسکا ماموں تھا مغلوب کرکے پھر کینان کی حکومت بخشنا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.	*Judah alone.*	B. C.	قبل مسیح		پیدایش
3455	Cyrus marches against Darius the Mede, his uncle; but first wars against the allies of his uncle Darius; particularly against Crœsus king of Lydia.	549	۵۴۹	کورش کا دارایوس مداینی اپنے چچا کے مقابلہ کے لیئے کوچ کرنا مگر اول اپنے چچا کے رفیقوں سے خاص کر کریسس بادشاہ لیدیا سے لڑنا	۳۴۵۵
3456	He attempts Babylon, and takes it.	548	۵۴۸	کورش کا بابل کے فتح کرنے کا قصد کرنا اور فتح کرلینا	۳۴۵۶
3457	He sets the Jews at liberty, and permits their return into Judæa. The first year of his reign over all the East.	547	۵۴۷	کورش کا یہودیوں کو آزاد کرنا اور یہوداہ کو واپس جانے کي اجازت دینا اور تمام مشرقي ملکوں پر اُسکي سلطنت کرنے کا اول سال	۳۴۵۷
3458	The Jews returning from captivity, renew the sacrifices in the temple.	546	۵۴۶	یہودیوں کا قید سے واپس آکر پھر قربانیاں کرنا	۳۴۵۸
3475	Cyrus dies, aged 70 years.	529	۵۲۹	کورش کا ستر برس کي عمر میں مرنا	۳۴۷۵
	Cambyses succeeds him. The Cuthites, or Samaritans, obtain a prohibition forbidding the Jews to continue the building of their temple.			کیمبسس کا اُسکي جگہہ تخت نشین ہونا اور کوت والوں یا سامریوں کا ایک حکم حاصل کرنا کہ یہودي اپنے معبد کي تعمیر نکریں	
3478	Cambyses wars in Egypt five years.	523	۵۲۶	کیمبسس کا مصر میں پانچ برس لڑنا	۳۴۷۸
3480	He kills his brother Smerdis.	524	۵۲۴	کیمبسس کا اپنے بھائي سمردس کو قتل کرنا	۳۴۸۰
3483	Cambyses dies.	521	۵۲۱	کیمبسس کا مرنا	۳۴۸۳
	The seven Magi usurp the empire. Artaxata (or Artaxerxes), one of them, forbids the building of the temple.			سات ساحروں کا بادشاہي کو غصب کرنا یعني آرتحششتا بشلام کا جوان سات میں سے ایک تھا معبد کي تعمیر کي ممانعت کرنا	
	Seven chiefs of the Persians slay the Magi.			ایرانیوں کے سات سرداروں کا ساحرونکو قتل کرنا	
3483	Darius, son of Hystaspes, otherwise Ahasuerus, acknowledged king of the Persians; marries Atossa, the daughter of Cyrus.	521	۵۲۱	دارایوس بیٹے ہشتاسپس کا جسکو اہازورس یعني احشویرورش بھي کہتے ہیں ایرانیوں کا بادشاہ مانا جانا اور ایٹوسا بیٹي کورش سے شادي کرنا	۳۴۸۳
3484	Haggai begins to prophesy; reproaches the Jews for not building the house of the Lord.	520	۵۲۰	حگي کا پیشیں گوئي کرنا اور خداے تعالي کے مکان کی تعمیر نکرنے پر ملامت کرنا	۳۴۸۴
3485	The Jews re-commence building the temple.	519	۵۱۹	یہودیوں کا معبد کي تعمیر پھر شروع کرنا	۳۴۸۵
	About this time Zechariah begins to prophesy.			اِس زمانہ کے قریب زکریاہ کي پیشیں گوئي کرنا	
3486	Darius allows the Jews to rebuild their temple.	518	۵۱۸	دارایوس کا یہودیوں کو اپنے معبد بنانے کي پھر اجازت دینا	۳۴۸۶

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدائش
	Here, properly, end the seventy years of captivity foretold by Jeremiah, which began A. M. 3416.			اس موقع پر ستر برس کي قید کا جسکي پیشین کوئي یرمیاہ نے کي اور جو سنہ ۳۴۱۶ دنیوي میں شروع ہوي تھي انجام ہونا	
3487	The feast of Darius, or Ahasuerus; he divorces Vashti.	517	۵۱۷	دارایوس یا اھازورس یعني احشویروش کا دعوت کرنا اور وشتي کو طلاق دینا	۳۴۸۷
3488	He espouses Esther.	516	۵۱۶	دارایوس کا استیر سے شادي کرنا	۳۴۸۸
3489	The dedication of the temple of Jerusalem, rebuilt by Zerubbabel.	515	۵۱۵	اورشلیم کے معبد کا پرستش کے لیئے مخصوص کیا جانا جسکو زربابل نے تعمیر کیا	۳۴۸۹
3495	The beginning of the fortune of Haman.	509	۵۰۹	ھامان کے اقبال کا شروع ہونا	۳۴۹۵
	He vows the destruction of the Jews, and procures from Ahasuerus an order for their extermination.			ھامان کا یہودیوں کے تباہ کرنے کي قسم کھانا اور احشویروش سے اُنکے نکال دینے کا حکم حاصل ہونا	
3496	Esther obtains a revocation of this decree.	508	۵۰۸	استیر کا اس حکم کو منسوخ کرانا	۳۴۹۶
	Haman hung on the gallows which he had prepared for Mordecai.			ھامان کا پھانسي دیا جانا جو اُسنے مردکي کے واسطے تجویز کي تھي	
	The Jews punish their enemies at Shushan, and throughout the Persian empire.			یہودیوں کا شوشن اور ایران میں اپنے دشمنوں کو سزا دینا	
3519	Darius, or Ahasuerus, dies; Xerxes succeeds him.	485	۴۸۵	دارایوس یا احشویروش کا مرنا اور زرکسیز کا اُسکي جگہہ تخت نشین ہونا	۳۵۱۹
3531	Xerxes dies; Artaxerxes succeeds him.	473	۴۷۳	زرکسیز کا مرنا اور ارتحششتا بشلام کا تخت نشین ہونا	۳۵۳۱
3537	He sends Ezra to Jerusalem, with several priests and Levites, in the seventh year of Artaxerxes. (Ezra vii. 1, 7, 8.)	467	۴۶۷	ارتحششتا کا عزرا کو بہت سے کاھنوں اور خادموں کے ساتھہ اپنے سلطنت کے ساتویں سال اورشلیم میں بھیجنا (عزرا باب ۷—۱ و ۷ و ۸)	۳۵۳۷
3538	Ezra reforms abuses among the Jews, especially concerning their strange wives.	466	۴۶۶	عزرا کا یہودیوں میں خرابیوں کا نکالنا بالتخصیص اُنکي غیر قوم کي بي بیونمیں	۳۵۳۸
3550	Nehemiah obtains leave of Artaxerxes to visit Jerusalem, and to rebuild its gates and walls.	454	۴۵۴	نحمیاہ کا ارتحششتا سے اورشلیم میں جانے اور اُسکے دروازوں اور فصیل کي مرمت کرنے کي اجازت حاصل کرنا	۳۵۵۰
	Dedication of the walls of Jerusalem.			اورشلیم کي فصیل کا مخصوص ہونا	
	Nehemiah prevails with several families in the country to dwell in Jerusalem.			نحمیاہ کا معہ بہت سے خاندانوں کے اورشلیم میں رھنا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
3551	The Israelites put away their strange wives.	453	۴۵۳	بني اسرائیل کا اپني غیر قوم کي بي بیوں کو علحدہ کرنا	۳۵۵۱
	Nehemiah renews the covenant of Israel with the Lord.			نحمیاہ کا بني اسرائیل کے عہد و پیمان کو خداے تعالی سے نیا کرنا	
3563	Nehemiah returns to king Artaxerxes.	441	۴۴۱	نحمیاہ کا بادشاہ ارتحششتا کے پاس پھر جانا	۳۵۶۳
3565	Nehemiah comes a second time into Judæa, and reforms abuses.	439	۴۳۹	نحمیاہ کا یہوداہ میں پھر آنا اور خرابیونکو سنوارنا	۳۵۶۵
	Zechariah prophesies under his government; also Malachi, whom several have confounded with Ezra.			نحمیاہ کے عہد میں زکریاہ کا پیشیں گوئي کرنا اور ملاکي کا بھي پیشیں گوئي کرنا جسکو بعض لوگ عزرا سمجھتے ھیں	
3580	Nehemiah dies.	424	۴۲۴	نحمیاہ کا وفات پانا	۳۵۸۰
	Eliashib, the high priest who lived under Nehemiah, is succeeded by Joiada, who is succeeded by Jonathan, who is killed in the temple by Jesus his brother: the successor of Jonathan is Jaddus or Jaddua. The exact years of the deaths of these high priests are not known.			بجاے الیاشیب مقدم کاھن کے جو نحمیاہ کے عہد میں ھوا یویاداع کا جانشین ھونا اور بجاے یویاداع کے یوناثان کا جانشیں ھونا اور اسکے بھائي جیسس کا اُسکو قتل کرنا بجاے یوناثان کے یدوع کا ھونا اِن مقدم کاھنوں کي وفات کے صحیح سنہ معلوم نہیں	
3654	Artaxerxes Ochus sends into Hyrcania several Jews whom he had taken captive in Egypt.	350	۳۵۰	آرٹازرکسیز اوکس یعني ارتحششتا کا بہت یہودیوں کو جنکو اُسنے مصر میں گرفتار کیا تھا ھرکینیا میں بھیجنا	۳۶۵۴
3671	Alexander the Great enters Asia.	333	۳۳۳	سکندر اعظم کا ایشیا میں داخل ھونا	۳۶۷۱
3672	Besieges Tyre; demands of the high priest Jaddus the succours usually sent to the king of Persia; Jaddus refuses.	332	۳۳۲	سکندر کا صور کو محاصرہ کرنا اور مقدم کاھن یدوع سے اُن مددون کي درخواست کرنا جو شاہ ایران کو ھمیشہ بھیجي جاتي تھیں اور اُسکا انکار کرنا	۳۶۷۲
	Alexander approaches Jerusalem; shews respect to the high priest; is favourable to the Jews; and grants them an exemption from tribute every Sabbatical year.			سکندر کا اورشلیم کے قریب پہونچنا اور اُس مقدم کاھن کے ساتھہ عذاب سے پیش آنا اور یہودیوں سے کچھہ برائي نکرنا اور اُنکو ھرسبت کے سال پر خراج میں سے کچھہ معافي کرنا	
	The Samaritans obtain Alexander's permission to build a temple on Mount Gerizim.			سامریوں کا سکندر سے تعمیر کرنے معبد کي پہاڑ گرزم پر اجازت حاصل کرلینا	
3673	Alexander conquers Egypt; returns into Phœnicia; chastises the Samaritans, who had killed Andromachus the governor: gives the Jews part of their country.	331	۳۳۱	سکندر کا مصر کو فتح کرنا اور فنشیا میں واپس آنا اور سامریوں پر غصہ کرنا جنہوں نے اندرومیکس حاکم کو قتل کرڈالا تھا اور اُن کے ملک کا کچھہ حصہ یہودیوں کو بخشنا	۳۶۷۳

نقشه تاریخ واقعات عظیمه جنکا بیبل میں ذکر آیا هے

A Chronological Table of the principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
3674	Darius Codomannus, the last king of the Persians, dies.	330	۳۳۰	دارایوس کا تومبنس ایرانیوں کے آخر بادشاہ کا مرنا	۳۶۷۴
3681	Alexander the great dies, first monarch of the Grecians in the East.	323	۳۲۳	سکندر اعظم کا جو یونانیوں کا اول بادشاہ مشرقي ملکوں کا هوا مرنا	۳۶۸۱
	Judæa in the division of the Kings of Syria.			یہوداہ کا آرم کے بادشاهوں کي قسمت میں آنا	
3684	Ptolemy son of Lagus conquers it: carries many Jews into Egypt.	320	۳۲۰	تولیمي بیتی لائیکس کا یہوداہ کو فتح کرنا اور بهت سے یہودیوں کو مصر میں لانا	۳۶۸۴
3690	Antigonus retakes Judæa from Ptolemy.	314	۳۱۴	اینتي گونس کا یہوداہ کو تولیمي سے پهر چهین لینا	۳۶۹۰
3692	Ptolemy son of Lagus conquers Demetrius son of Antigonus near Gaza: becomes again master of Judæa.	312	۳۱۲	تولیمي بیتی لائیکس کا دیمیریاہ بیتی اینتي گونس کو غازا کے قریب فتح کرنا اور یہوداہ کا پهر مالک هوجانا	۳۶۹۲
	Judæa returns to the jurisdiction of the kings of Syria; the Jews pay them tribute some time. According to the Pseudo-Artisteas's narrative concerning the Septuagint, Judæa is in subjection to the kings of Egypt under the reign of Ptolemy Philadelphus.			یہوداہ کا سریا کے بادشاهوں کے انتظام میں پهر آنا اور یہودیوں کاکسي وقت اُنکو کچهه خراج دینا بموجب بیان سیوتو کے جو اُسنے درباب سپٹوایجنٹ ترجمه کے کیا هے یہوداہ کا تولیمي فیلیدلفس کي سلطنت کے عهد میں مصر کے بادشاهوں کي اطاعت میں هونا پایا جاتا هے	
3727	The Septuagint version supposed to be really made about this time.	277	۲۷۷	سپٹوایجنٹ کا لکها جانا حقیقت میں اِس زمانه کے قریب پایا جاتا هے	۳۷۲۷
3743	Antiochus Theos king of Syria begins to reign, and grants to the Jews the privileges of free denizens throughout his dominions.	361	۲۶۱	اینتي اوکس کا یہوداہ میں سلطنت کرنا اور یہودیوں کو اپني حکومت میں ازاد شهریوں کے حقوق بخشنا	۳۷۴۳
3758	Ptolemy Euergetes makes himself master of Syria and Judæa.	246	۲۴۶	تولیمي ارجیٹس کا اپنے تئیں ارم اور یہوداہ کا مالک کرنا	۳۷۵۸
	The high priest Jaddus dying in 3682, Onias I. succeeds him, whose successor is Simon the Just, in 3702. He dying in 3711, leaves his son Onias II. a child; his father's brother Eleazar discharges the office of high priest about thirty years. Under the priesthood of Eleazar, the version of the Septuagint *is said* to			مقدم کاهن یدوع کا سنه ۳۶۸۲ دنیوي میں مرنا اور اونیس اول کا بجاے اُسکے قایم هونا اور سائمن عادل کا سنه ۳۷۰۲ میں بجاے اونیس قایم هونا اور سنه ۳۷۱۱ میں سائیمن کا اپنے بیتی اونیس دوم کو صغیر سن چهوڑکر وفات پانا اور اُسکے چچا الیعزر کا مقدم کاهن کے عهدہ کا قریب تیس برس کے اهتمام کرنا بیان کیا جاتا هے که الیعزر کے عهد میں سپٹو ایجنٹ ترجمه هوا اور الیعزر	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	be made. After the death of Eleazar in 3744, Manasseh, great uncle of Onias, and brother of Jaddus, is invested with the priesthood.			کي وفات کے بعد سنہ ۳۷۴۴ میں منسہ کا جو اونیس دوم کا چچا یدوع کا بھائي تھا مقدم کاھن کے عہدہ کو حاصل کرنا	
3771	Manasseh dying this year, Onias II. possesses the high-priesthood. Incurs the indignation of the king of Egypt, for not paying his tribute of twenty talents: his nephew Joseph gains the king's favour, and farms the tributes of Cœlo-Syria, Phœnicia, Samaria, and Judæa.	233	۲۳۳	منسہ کا اِس سال میں وفات پانا اور اونیس دوم کا مقدم کاھن کے عہدہ پر معین ھونا اور بیس تیلنت کا خراج نہ ادا کرنے کے سبب سے بادشاہ مصر کو اپنے اوپر برھم کرنا اور اُسکے بھتیجے یوسف کا بادشاہ کي عنایت حاصل کرنا اور سیلو سریا اور فنشیا اور یہوداہ کے خراج کا ٹھیکہ لینا	۳۷۷۱
3783	Ptolemy Euergetes king of Egypt dies; Ptolemy Philopator succeeds him.	221	۲۲۱	ٹولیمي ارجیٹس بادشاہ مصر کا مرنا اور ٹولیمي فلوپیٹر کا بجاے اُسکے تخت نشین ھونا	۳۷۸۳
3785	Onias II., high priest, dies; Simon II. succeeds him.	219	۲۱۹	اونیس دوم مقدم کاھن کا وفات پانا اور منسہ دوم کا اُسکا جانشین ھونا	۳۷۸۵
3786	Antiochus the Great wars against Ptolemy Philopator.	218	۲۱۸	اینٹي اوکس اعظم کا ٹولیمي فلوپیٹر سے لڑنا	۳۷۸۶
3787	Ptolemy Philopator defeats Antiochus at Raphia in Syria. Ptolemy attempts to enter the temple of Jerusalem, but is prevented by the priests. He returns into Egypt; condemns the Jews in his dominions to be trodden to death by elephants. God delivers his people.	217	۲۱۷	ٹولیمي فلوپیٹر کا اینٹي اوکس کو مقام ریفیا واقع سریا میں شکست دینا ٹولیمي کا اورشلیم کے معبد کے اندر جانے کا قصد کرنا مگر کاھنوں کا اُسکو باز رکھنا اور اُسکا مصر میں واپس آنا اور اپني حکومت میں یہودیوں کو ھاتیوں سے کھندوانا اور خدا کا اپني قوم کو آزاد کرانا	۳۷۸۷
3788	The Egyptians rebel against Ptolemy Philopator; the Jews take his part.	216	۲۱۶	مصریوں کا ٹولیمي فلو پیٹر سے سرکشي کرنا اور یہودیوں کا اُسکي طرفداري کرنا	۳۷۸۸
3800	Ptolemy Philopator dies; Ptolemy Epiphanes, an infant, succeeds him.	204	۲۰۴	ٹولیمي فلوپیٹر کا مرنا اور ٹولیمي ایپي فینس صغیر سن کا جانشین ھونا	۳۸۰۰
3802	Antiochus the Great conquers Phœnicia and Judæa.	202	۲۰۲	اینٹي اوکس اعظم کا فنشیا اور یہوداہ کو فتح کرنا	۳۸۰۲
3805	Simon II., high priest, dies; Onias III. succeeds him.	199	۱۹۹	سائیمن دوم مقدم کاھن کا وفات پانا اور اونیس سوم کا بجا اُسکے مقرر ھونا	۳۸۰۵
3806	Scopas, the general of Ptolemy Epiphanes, retakes Judæa from Antiochus.	198	۱۹۸	ٹولیمي ایپي فینس کے جنرل سکوپس کا یہوداہ کو اینٹي اوکس سے چھین لینا	۳۸۰۶

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
3807	Antiochus defeats Scopas; is received by the Jews into Jerusalem. (polyb. lib. xvi. Joseph. lib. Antiq. xiii. c. 3.)	197	۱۹۷	اینٹی اوکس کا سکوپس کو شکست دینا اور یہودیوں کا اُسکو اورشلیم میں اِستقبال کرکے لیجانا	۳۸۰۷
3807	Arius king of Lacedemon writes to Onias III., and acknowledges the kindred of the Jews and Lacedemonians. The year uncertain. Perhaps it was rather Onias I.	197	۱۹۷	ایریس بادشاہ لیسیدیمن کا اونیس سوم کو نامہ لکھنا اور یہودیوں اور لیسیدیمن والوں سے قرابت کا دارومدار ہونا مگر اِسبات کی تاریخ تحقیق نہیں زیادہ تر اونیس اول پر گمان جاتا ہے	۳۸۰۷
3812	Antiochus the Great gives his daughter Cleopatra in marriage to Ptolemy Epiphanes king of Egypt; and as a dowry, Cœlo-Syria, Phœnicia, Judæa, and Samaria.	192	۱۹۲	اینٹی اوکس اعظم کا اپنی بیٹی کلیوپیٹرا کی ٹولیمی ایپی فینس بادشاہ مصر کے ساتھہ شادی کرنا اور سیلو اور آرم اور یہوداہ اور شومرون کو جہیز میں دینا	۳۸۱۲
3815	Antiochus, declaring war against the Romans, is overcome, and loses great part of his dominions. He preserves Syria and Judæa.	189	۱۸۹	اینٹی اوکس کا رومیوں سے لڑنا اور مغلوب ہونا اور اپنی حکومت کا بہت سا حصہ کھو دینا اور سریا اور یہوداہ کا اُسکے پاس باقی رہنا	۳۸۱۵
3817.	Antiochus dies; leaving Seleucus Philopator his successor.	187	۱۸۷	اینٹی اوکس کا مرنا اور سلوکس فلوپیٹر کو بجائے اپنے چھوڑنا	۳۸۱۷
	Antiochus, his other son, surnamed afterwards Epiphanes, at Rome as an hostage.			اینٹی اوکس اُسکے دوسرے بیٹے کا جسکا خطاب بعد ازان ایپی فینس ہوا شرایط کے ادا کرنے کے لیئے بطور گرو کے روم میں رکھا جانا	
3828	Heliodorus, by order of Seleucus, attempts to rifle the treasure of the temple at Jerusalem. Is prevented by an angel.	176	۱۷۶	هلیو دورس کا سلوکس کے حکم سے اورشلیم کے معبد کے خزانہ کے لوٹنے کا قصد کرنا مگر ایک فرشتہ کا اُسکو باز رکھنا	۳۸۲۸
	Onias III. goes to Antioch to vindicate himself against calumnies.			اونیس سوم کا انتاخیا کو بد گوئیوں سے اپنے تئیں بری کرنے کے لیئے جانا	
	Seleucus sends his son Demetrius to Rome to replace his brother Antiochus, who had been a hostage there fourteen years.			سلوکس کا اپنے بیٹے دیمیریاہ کو بجائے بھائی اینٹی اوکس کی روم کو بھیجنا جو وہاں پر چودہ برس گرو رہا	
	Antiochus journeying to return into Syria, Seleucus is put to death by the machinations of Heliodorus, who intends to usurp the kingdom.			اینٹی اوکس کے سریا کو واپس آنے کے زمانہ میں سلوکس کا هلیو دورس کی سازشوں سے جسنے سلطنت کو غصب کرنا چاہا تھا قتل ہونا	
	Antiochus, at his arrival, is received by the Syrians, as a tutelar deity; and he receives the name of Epiphanes.			اینٹی اوکس کو سریا میں پہونچنے پر سریا والونکا بطور ایک معاون دیوتا کے سمجھنا اور اُسکا ایپی فینس خطاب ہونا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
3829	Jason, son of Simon II., high priest, and brother of Onias III., now high priest, buys the high priesthood of Antiochus Epiphanes.	175	۱۷۵	جیسن بیٹے سائمن دوم اور بھائی اونیس سوم موجودہ مقدم کاھن کا اینٹی اوکس ایپی فینس سے کاھنی کے عہدہ کو خریدنا	۳۸۲۹
	Several Jews renounce Judaism, for the religion and ceremonies of the Greeks.			بہت سے یہودیوں کا یونانیوں کے مذھب اور رسومات کو اختیار کرکے یہودیت سے برخلاف ھو جانا	
3831	Antiochus Epiphanes meditates war against Ptolemy Philometor king of Egypt. Is received with great honour in Jerusalem.	173	۱۷۳	اینٹی اوکس ایپی فینس کا ٹولیمی فلومیٹر بادشاہ مصر سے لڑنے کا خیال کرنا اور اورشلیم میں اُسکا بہت عزت سے استقبال ھونا	۳۸۳۱
3834	Menelaus offers three hundred talents of silver for the high priesthood more than Jason had given for it; he obtains a grant of it from Antiochus.	170	۱۷۰	مینی لاس کا مقدم کاھن کے عہدہ کے واسطے تین سو ٹیلنٹ کا جیسن سے زیادہ پیش کرکے اینٹی اوکس سے اُس عہدہ کو حاصل کرنا	۳۸۳۴
	Menelaus, not paying his purchase-money, is deprived of the high priesthood; Lysimachus, his brother, is ordered to perform the functions of it.			مینی لاس کا بہ سبب نہ ادا کرنے اسکے زر نذرانہ کے مقدم کاھن کے عہد سے محروم کیا جانا اور اُسکے بھائی لیسی میکس کو اُس عہدہ کا کام انجام دینے کا حکم ھونا	
	Menelaus, gaining Andronicus governor of Antioch in the absence of Antiochus Epiphanes, causes Onias III., the high priest, to be killed.			مینی لاس کا اینٹی اوکس ایپی فینس کے موجود نہ ھونے میں انتاخیا سے حاکم اینڈرونیکس سے ملکر اونیس سوم مقدم کاھن کو قتل کرانا	
	Lysimachus, thinking to plunder the treasury of the temple of Jerusalem, is put to death in the temple.			لیسی میکس کا اورشلیم کے معبد کے خزانہ کے لوٹنے کے قصد میں معبد میں مارا جانا	
	Antiochus prepares to make war in Egypt. Prodigies are seen in the air over Jerusalem.			اینٹی اوکس کا مصر سے لڑنے کے لیئے لڑائی کا سامان کرنا اور اورشلیم میں ھوا پر ایک مہیب اژدھے کا دیکھا جانا	
	A report that Antiochus Epiphanes was dead in Egypt; Jason attempts Jerusalem, but is repulsed.			اینٹی اوکس ایپی فینس کے مصر میں مرنے کی افواہ اڑنا اور جیسن کا اورشلیم پر قبضہ کرلینے کا قصد کرنا مگر کامیاب نہ ھونا	
	Antiochus, being informed that some Jews had rejoiced at the false news of his death, plunders Jerusalem, and slays 80,000 men.			اینٹی اوکس کا یہہ اطلاع پاکر کہ چند یہودی میرے مرنے کی خبر سنکر خوش ھوئے اورشلیم کو لوٹنا اور ۸۰ ھزار آدمیوں کو قتل کرنا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
3836	Apollonius sent into Judæa by Antiochus Epiphanes. He demolishes the walls of Jerusalem, and oppresses the people. He builds a citadel on the mountain near the temple, where the city of David formerly stood.	168	۱۶۸	اینٹی اوکس ایپی فینس کا ایپالونیس کو یہوداہ میں بھیجنا اور ایپا لونیس کا اور شلیم کی فصیل کو ڈھا دینا اور لوگوں پر ظلم کرنا اور اُس پہاڑ پر جو اُس معبد کے قریب ہے اور جسپر داؤد کا شہر بستا تھا ایک معبد بنانا	۳۸۳۶
	Judas Maccabæus, with nine others, retires into the wilderness.			یہودا میکبیس کا معہ نو آدمیوں کے بیا بان میں چلا جانا	
3837	Antiochus Epiphanes published an edict,* to constrain all the people of his dominions to uniformity with the religion of the Grecians.	167	۱۶۷	اینٹی اوکس ایپی فینس کا اپنی حکومت کے تمام لوگوں پر جبراً مذہب یونانی اختیار کرکے یکساں ہو جانے کے لیئے فرمان جاری کرنا	۳۸۳۷
	The sacrifices of the temple interrupted; the statue of Jupiter Olympius set up on the altar of burnt sacrifices.			معبد کی قربانیوں میں خلل آنا اور قربانی سوختنی کی جگہہ میں جوپٹر اولیمپیس کے بت کو قایم کرنا	
	The martyrdom of Eleazar at Antioch; of the seven brethren Maccabees and their mother.			انتاخیا میں الیعزر اور سات بھائیوں مسمی میکبیس اور اُن کی ماں کا شہید ہونا	
	Mattathias and his seven sons retire into the mountains: the Assidæans join them.			میتھی آز اور اُسکے سات بیٹوں کا پہاڑوں میں چلا جانا اور ایسیڈینس کا اُنسے ملجانا	
	About this time flourishes Jesus, the son of Sirach, author of the book of Ecclesiasticus.			اِس زمانہ کے قریب جیسن بیٹے سرک مصنف کتاب وعظ کا ہوجانا	
3838	Mattathias dies; is succeeded by Judas Maccabæus. Judas defeats Apollonius, and afterwards Seron.	166	۱۶۶	میتھی آز کا مرنا اور یہودا میکبیس کا جانشین ہونا اور یہودا کا ایپا لونیس اور بعد ازاں سیرون کو شکست دینا	۳۸۳۸
3839	Antiochus Epiphanes, wanting money to pay the Romans, goes to Persia. Nicanor and Gorgias, and Ptolemy son of Dorymenes, enter Judæa, at the head of their armies.	165	۱۶۵	اینٹی اوکس ایپی فینس کا رومیوں کا روپیہ ادا کرنے کے لیئے روپیہ کا حاجتمند ہوکر ایران کو چلا جانا نکانور اور گارجیس اور تولیمی بیٹی ڈوریمینس کا اپنی فوج لیکر یہوداہ میں داخل ہونا	۳۸۳۹
	Judas Maccabæus defeats Nicanor. Gorgias declines a battle against Judas.			یہودا میکبیس کا نکانور کو شکست دینا اور گارجیس کا یہودا سے لڑنے سے انکار کرنا	
3840	Lysias, coming into Judæa with an army, is beaten and forced to return to Antioch.	164	۱۶۴	لیسیس کا فوج لیکر یہوداہ میں آنا اور پٹ کر بمجبوری انتا خیا کو واپس جانا	۳۸۴۰

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ھے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	Judas purifies the temple, after three years' defilement by the Gentiles. The anniversary of this purification is called Encœnia in John x. 22.			تین برس تک کفار کے هاتوں معبد کے خراب رهنے کے بعد یہودا کا اُسکو پاک کرنا اس پاک کرنے کے سال کو یوحنا کے باب ۱۰ —۲۲ میں انسینیا کے نام سے پکارا گیا	
	Timotheus and Bacchides, generals of the Syrian army, are beaten by Judas.			تمتھی اور بیکدس ارم کی فوج کے جنرلوں کو یہودا کا شکست دینا	
	Antiochus Epiphanes dies in Persia; his son Antiochus Eupator, aged nine years, succeeds him; under the regency of Lysias.			اینٹی اوکس ایپی فینس کا ایران میں مرنا اور ساتھہ نیابت لیسیس کے نو برس کی عمر میں اُسکے بیٹے اینٹی اوکس یوپیٹر کا تخت نشین هونا	
	Judas wars against the enemies of his nation in Idumæa, and beyond Jordan.			یہودا کا اپنی قوم کے ادومیا اور اردن کے پار والی دشمنوں سے لڑنا	
	Timotheus a second time overcome by Judas.			یہودا کا تمتھی کودوبارہ مغلوب کرنا	
3841	The people beyond Jordan and in Galilee conspire against the Jews: are suppressed by Judas and his brethren.	163	۱۶۳	آردن کے پار والے اور جلیل کے لوگوں کا یہودیوں کے برخلاف سازش کرنا اور یہودا اور اُسکے بھائیوں کا اُن کو مغلوب کرنا	۳۸۴۱
	Lysias, coming into Judæa, is forced to make peace with Judas; and returns to Antioch.			لیسیس کا یہوداہ میں آکر یہودا سے صلح کرنے کو مجبور هونا اور انتاخیا کو واپس جانا	
	A letter of king Antiochus Eupator in favour of the Jews.			بادشاہ اینٹی اوکس کا یہودیوں کے حق میں ایک فرمان جاری کرنا	
	The Roman legates write to the Jews, and promise to support their interests with the king of Syria.			سلطنت روم کے نائبونکا یہودیوں کو نامہ لکھنا اور بادشاہ آرم سے اُنکی اغراض کی پرورش کرنے کا اقرار کرنا	
	The treachery of Joppa and Samaria chastised by Judas.			یہودا کا یافو اورشومروں والوں کو دغابازی پر تنبیہ کرنا	
	Judas wars beyond Jordan; defeats a general of the Syrian troops, called Timotheus, different from the former Timotheus.			یہودا کا اردن کے پار لڑنا اور آرم والوں کے ایک جنرل مسمی تمتھی کو جو پہلے تمتھی سے غیر تھا شکست دینا	
	Judas attacks Gorgias in Idumæa; having defeated him, finds Jews killed in the fight who had concealed gold under their clothes, which they had taken from an idol's temple at Jamnia.			یہودا کا ادوم میں گارجیس پر حملہ کرنا اور اُسکو شکست دیکر یہہ معلوم کرنا کہ جن یہودیوں نے ایک بت خانہ مقام جیمنیا میں سے سونا چوراکر اپنے کپڑوں میں چھپایا تھا وہ مارے گئے	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	Antiochus Eupator invades Judæa in person; besieges Bethshur, and takes it; besieges Jerusalem.			اینٹی اوکس یوپیٹر کا بذات خود یہوداہ پر حملہ کرنا اور بت شرکا محاصرہ کرکے فتح پانا اور اُسپر قبضہ کرنا اور اورشلیم کا محاصرہ کرنا	
	Philip, who had been appointed regent by Antiochus Epiphanes, coming to Antioch, Lysias prevails with the king to make peace with the Jews, and return to Antioch; but before he returns, he enters Jerusalem, and causes the wall to be demolished that Judas had built, to secure the temple from the insults of the citadel.			فلپ کا انتاخیا میں آنا جسکو اینٹی اوکس ایپی فینس نے نایب مقرر کیا تھا اور لیسیس کا یہودیوں کی امن کے واسطے اور انتاخیا کو واپس جانے کے لیئے بادشاہ سے کہتے رہنا مگر پیشتر واپس جانے کے بادشاہ کا اورشلیم میں داخل ہونا اور یہودا نے جو دیوار بتخانہ کے طعنوں سے معبد کے محفوظ رہنے کے لیئے بنائی تھی تھوا دینا	
3842	Menelaus the high priest dies; is succeeded by Alcimus, an intruder.	162	۱۶۲	مینی لاس مقدم کاهن کا وفات پانا اور الیسیمس غیرشرعی قابض کا جانشین ہونا	۳۸۴۲
	Onias IV. son of Onias III., lawful heir to the dignity of high priest, retires into Egypt, where some time after he built the temple Onion. Vide *infra*, 3854.			اونیس چہارم بیٹی اونیس سوم کا جو مقدم کاهن کے مرتبہ کا شرعی وارث تھا مصر کو چلا جانا اور وہاں تھوڑے عرصہ کے بعد معبد اونین کا تعمیر کرنا	
	Demetrius son of Seleucus sent to Rome as an hostage; escapes from thence and comes into Syria, where he salys his nephew Eupator; also Lysias, regent of the Kingdom; and is acknowledged king of Syria.			ڈیمیریاہ بیٹی سلیوکس کا بطریق گرو کے روم کو بھیجا جانا اور وہاں سے بھاگ کر سریا میں آنا اور اپنے بھتیجی یوپیٹر اور لیسیس نایب سلطنت کو قتل کرنا اور بادشاہ ہو جانا	
	Alcimus intercedes with Demetrius for the confirmation of the dignity of high priest which he had received from Eupator.			ایلسیمس کا عہدہ مقدم کاهن کے استحکام کے واسطے جو اُسنے یوپیٹر سے حاصل کیا تھا ڈیمیریاہ سے معاملہ کرنا	
3843	Alcimus returns into Judæa with Bacchides, and enters Jerusalem.	161	۱۶۱	ایلسیمس کا بیکیدس کے همراہ یہوداہ کو واپس جانا اور اورشلیم میں پہونچنا	۳۸۴۳
	Alcimus is drived thence, and returns to Demetrius, who appoints Nicanor, with troops, to take him back to Judæa. Nicanor makes an accommodation with Judas, and lives for some time in good intelligence with him.			ایلسیمس کا یہوداہ سے بھگادیا جاکر ڈیمیریاہ کے پاس واپس آنا اور ڈیمیریاہ کا نکانور کو معہ فوج کے ایلسیمس کے یہوداہ میں واپس لیجانے کے لیئے مقرر کرنا اور نکانور کا یہودا سے اتفاق کرنا اور کچھہ عرصہ تک اُسکے ساتھہ اچھی طرح بسر کرنا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	Alcimus accuses Nicanor of betraying the king's interest. Demetrius orders Nicanor to bring Judas to him.			ایلسیمس کا نکانور کو اِسبات کا الزام دینا کہ اُسنے بادشاہ کی حکم عدولی کی اور ڈیمیریاہ کا نکانور کو حکم دینا کہ یہودا کو ہمارے پاس لی آو	
	Judas attacks Nicanor, and kills about 5000 men.			یہودا کا نکانور پر حملہ کرنا اور قریب پانچہزار آدمیوں کے قتل کرنا	
	Death of Rhazis, a famous old man who chooses rather to die by his own hand than to fall alive into the hands of Nicanor.			رازز کا جو ایک بوڑھا مشہور آدمي تھا اپنے اپ سے مرنا تاکہ نکانور کے ہاتھہ زندہ نہ لگے	
	Judas obtains a complete victory, in which Nicanor is killed.			یہوداہ کا کامل فتح حاصل کرنا اور نکانور کا اِس لڑائي میں قتل ہونا	
	Bacchides and Alcimus again sen to Judæa.			بیکیڈیس اور ایلسیمس کا یہوداہ کو بھیجا جانا	
	Judas gives them battle, and dies like a hero, on a heap of enemies slain by him.			یہودا کا اُن سے لڑنا اور دشمنوں کي لاشوں کے انبار پر جو اُسنے قتل کیئے تھے بہادرانہ مرنا	
	Jonathan Maccabæus chosen chief of his nation, and high priest, in the place of Judas.			بجاے یہودا کے یونا ثان میکبیس کا مقدم کاهن اور اپني قوم کا سردار مقرر ہونے کے لیئے پسند کیا جانا	
	The envoys return, whom Judas had sent to Rome, to make an alliance with the Romans.			اُن ایلچیوں کا واپس آنا جنکو یہودا نے روم سے رفاقت حاصل کرنیکو بھیجا تھا	
	Bacchides pursues Jonathan; he, after a slight combat, swims over the Jordan in sight of the enemy.			بیکیڈیس کا یوناثان کا تعاقب کرنا اور یوناثان کا تھوڑي لڑائي کے بعد اُردن میں تیرکر دشمنوں کے روبرو پار ہوجانا	
3844	Alcimus dies.	160	۱۶۰	ایلسیمس کا مرنا	۳۸۴۴
3846	Jonathan and Simon Maccabæus are besieged in Bethbesson, or Bethagla. Jonathan goes out of the place, raises soldiers, and defeats several bodies of the enemy.	158	۱۵۸	یوناثان اور سائمن میکیبیس کا بتھہ بسن یا بسیگلا میں محصور ہونا اور یوناثان کا وہاں سے نکل جانا اور فوج بھرتي کرنا اور دشمن کے بہت سے گروہوں کو شکست دینا	۳۸۴۶
	Simon, his brother, makes several sallies, and opposes Bacchides.			سائمن یوناثان کے بھائي کا دشمن پر بہت سے تیز حملے کرنا اور بیکیڈیس کا مقابلہ کرنا	
	Jonathan makes proposals of peace to Bacchides, which are accepted.			یوناثان کا بیکیڈیس سے صلح کي درخواست کرنا اور اُسکا قبول کرنا	
	Jonathan fixes his abode at Mikmash, where he judges the people.			یوناثان کا اپني سکونت مکماش میں قرار دینا اور عدالت کرنا	
3851	Alexander Balas, natural son of Antiochus Epiphanes, comes into Syria to be acknowledged king.	153	۱۵۳	سکندر بلس حقیقي بھائي اینٹي اوکس ایپي فینس کا بادشاہ ہونے کے لیئے آرم میں انا	۳۸۵۱

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
3852	Demetrius Soter king of Syria writes to Jonathan, to ask soldiers against Alexander Balas. Balas also writes to Jonathan, with offers of friendship and the dignity of high priest.	152	۱۵۲	ڈیمریاہ سوتر بادشاہ آرم کا یوناثان کو سکندر بلس سے لڑنے کے واسطے فوج کی طلب میں نامہ لکھنا اور سکندربلس کا بھی یوناثان کو دوستی اور مقدم کاھن کا عہدہ پیشکش کرکے نامہ لکھنا	۳۸۵۲
	Jonathan assists Balas, puts on the purple, and performs the functions of high priest for the first time at Jerusalem, which he makes his ordinary residence, in the year of the Greeks 160.			یوناثان کا سکندربلس کو مدد دینا اور مقدم کاھن کا تاج سرپر رکھنا اور اُس عہدہ کے کام کو اول دفعہ سنہ ۱۶۰ یونانی میں اورشلیم میں جہاں اُسنے* بودوباش اختیار کی انجام دینا	
	Demetrius's second letter to Jonathan.			ڈیمیریاہ کا یوناثان کو دوسرا نامہ لکھنا	
3854	Demetrius Soter dies. Alexander Balas is acknowledged king of Syria.	150	۱۵۰	ڈیمیریاہ سوتر کا مرنا اور سکندر بلس کا آرم کا بادشاہ ھو جانا	۳۸۵۴
	Onias IV., son of Onias III., builds the temple Onion in Egypt.			اونیس چہارم بیٹی اونیس سوم کا مصر میں معبد اونیین تعمیر کرنا	
	A dispute between the Jews and Samaritans of Alexandria concerning their temple. The Samaritans are condemned by the king of Egypt, and the temple of Jerusalem is preferred to that of Gerizim.			سکندریہ کے یہودیوں اور سامریوں میں جھگڑا ھونا اور مصر کے بادشاہ کا سامریوں کے دعوی کی تردید کرنا اور اورشلیم کے معبد کو گریزم کے معبد پر ترجیح دینا	
	Aristobulus, a Peripatetic Jew, flourishes in Egypt under Ptolemy Philopator.			ایرستابولس ایک یہودی ارسطو کے پیرو کا مصر میں تولیمی فلوپیٹر کے عہد میں فروغ پانا	
	Demetrius Nicanor, eldest son of Demetrius Soter, comes into Cilicia to recover the kingdom of his father.			ڈیمیریاہ نکانور سب سے بڑے بیٹی ڈیمیریاہ سوتر کا اپنے باپ کی سلطنت کے حاصل کرنے کے واسطے سلسیا میں آنا	
	Apollonius, to whom Alexander Balas had trusted his affairs, revolts to Demetrius Nicanor.			اپپلونیس کا جسکو سکندر نے اپنا مہتمم کار مقرر کیا تھا ڈیمیریاہ نکانور سے سرکشی کرنا	
	He marches against Jonathan Maccabæus, who continues in the interest of Alexander Balas. Apollonius he put to flight.			ڈیمیریاہ نکانور کا یوناثان میکبییس پر جو سکندر بلس کی اغراض میں آب بھی ساعی تھا چڑھ کے جانا اور اُسکا اپپلونیس کو بھگا دینا	
3858	Ptolemy Philometor king of Egypt comes into Syria, pretending to assist Alexander Balas,	146	۱۴۶	تولیمی فلومیٹر بادشاہ* مصر کا سکندربلس کی مدد کے بہانہ سے آرم میں آنا اور باطن میں اُسکو تخت سے محروم کرنے کا ارادہ کرنا	۳۸۵۸

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	but he really designs to dethrone him.				
3859	Alexander Balas gives battle to Philometor and Demetrius Nicanor; he loses it, and flies to Zabdiel king of Arabia, who cuts off his head.	145	۱۴۵	سکندر بلس کا فلومیٹر اور ڈیمیریاہ نکانور سے مقابلہ کرنا اور شکست کھاکر زبدئیل بادشاہ عرب کے پاس بھاگ جانا اور اُس بادشاہ کا اُسکے سر کو قلم کرنا	۳۸۵۹
	Ptolemy Philometor dies in Syria. Cleopatra, his queen, gives the command of her army to Onias, a Jew, son of Onias III.			ٹولیمي فلوپیٹر کا آرم میں مرنا اور کلیوپٹرا اُسکي بي‌بي کا ایک یہودي اونیس بیٹی اونیس سوم کوفوج کااختیار دینا	
	Onias restrains Ptolemy Physcon son of Philometor.			اونیس کا ٹولیمي فسکن بیٹی ٹولیمي فلوپیٹرکو بندش میں رکھنا	
	Jonathan besieges the fortress of the Syrians at Jerusalem.			یوناثان‌کا اورشلیم کے آرم‌والوں کے قلعہ کا محاصرہ کرنا	
	Demetrius comes into Palestine; Jonathan finds means to gain him by presents.			دیمریاہ کا فلسطاین میں آنا اور یوناثان کا نذریں دیکر اسکي رفاقت حاصل کرنا	
3860	Demetrius Nicanor attacked by the inhabitants of Antioch, who had revolted. Jonathan sends him soldiers, who deliver him.	144	۱۴۴	انتاخیا کے سرکش باشندوں کا دیمیریاہ نکانور پر حملہ کرنا اور یوناثان کا سپاہ بھیجکر اسکو بچانا	۳۸۶۰
	Tryphon brings young Antiochus son of Alexander Balas, out of Arabia, and has him acknowledged king of Syria. Jonathan espouses his interest against Demetrius Nicanor.			ٹرائي فن کا اینٹي‌اوکس بیٹے سکندر بلس کو عرب سے لانا اور آرم کے تخت پر بیٹھانا اور یوناثان کا برخلاف نکانور کے اُسکے حق میں کوشش کرنا	
	Jonathan renews the alliance with the Romans and Lacedemonians.			یوناثان کا رومیوں اور لیسیدیمن والوں سے موافقت تازہ کرنا	
	He is treacherously taken by Tryphon in Ptolemais, who some time afterwards puts him to death.			ٹرائي‌فن کا مقام ٹولمیس میں یوناثان کو فریب سے گرفتار کرکے تھوڑے دنوں بعد مارڈالنا	
3861	Simon Maccabæus succeeds Jonathan.	143	۱۴۳	سائیمن میکیبیس کا یوناثان کا جانشین ہونا	۳۸۶۱
	Tryphon slays the young king Antiochus Theos, and usurps the kingdom of Syria.			ٹرائي‌فن کا صغیر سن بادشاہ اینٹي اوکس تھیُوس کو قتل کرکے آرم کي بادشاہت کو غصب کرلینا	
	Simon acknowledges Demetrius Nicanor, who had been dispossessed of the kingdom of Syria, and obtains from him the entire freedom of the Jews.			سائیمن کا دیمیریاہ نکانور کي جسکے ہاتھہ سے آرم کي سلطنت نکل گئي تھي اطاعت کرنا اور اُس سے یہودیوں کي کامل آزادي حاصل کرنا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
3862	The Syrian troops that held the citadel of Jerusalem capitulate.	142	۱۴۲	آرم کي فوج کا اورشلیم کے بنتخانہ کے قابضوں سے عہد و پیمان کرنا	۳۸۶۲
	Demetrius Nicanor goes into Persia with an army; is taken by the king of Persia.			دیمي ٹیریس نکیٹر یا دیمیریاہ نکانور کا فوج لیکر ایران میں جانا اور شاہ ایران کا اُسکو گرفتار کرنا	
3862	Simon acknowledged high priest and chief of the Jews, in a great assembly at Jerusalem.	142	۱۴۲	سائمن کا ایک بڑي مجلس میں جو اورشلیم میں جمع ہوئي ایک مقدم کاہن اور سردار یہودیوں کا قرار پانا	۳۸۶۲
3864	Antiochus Sidetes, brother of Demetrius Nicanor, becomes king of Syria; allows Simon to coin money, and confirms all the privileges the Syrian kings had granted to the Jews.	140	۱۴۰	اینٹي اوکس سڈیٹس بہائي دیمیریاہ نکانور کا آرم کا بادشاہ ہونا اور سائمن کو سکہ بنانے کي اجازت دینا اور آرم کے بادشاہوں نے جو کچھہ حقوق یہودیوں کو بخشے تھے اُنکا مستحکم کرنا	۳۸۶۴
3865	The return of the ambassadors Simon had sent to Rome to renew his alliance with the Romans.	139	۱۳۹	جن ایلچیوں کو سائیمن نے رومیوں سے موافقت تازہ کرنے کو بھیجا تھا اُنکا واپس آنا	۳۸۶۵
3866	Antiochus Sidetes quarrels with Simon, and sends Cendebeus into Palestine to ravage the country.	138	۲۳۸	اینٹي اوکس سڈیٹس کا سائیمن سے فساد کرنا اور سنڈیبیس کو ملک کے لوٹنے کےواسطے فلسطائن کو بھیجنا	۳۸۶۶
	Cendebeus is beaten by John and Judas, Simon's sons.			یوحنا اور یہودا سائیمن کے بیٹونکا سڈیبیس کو شکست دینا	
3869	Simon killed by treachery, with two of his sons, by Ptolemy his son-in-law, in the castle of Docus.	135	۱۳۵	تولمي سائیمن کے داماد کا سائیمن اور اُس کے دوبیٹونکو فریب سے قتل کرنا	۳۸۶۹
3870	Hyrcanus, or John Hyrcanus, succeeds his father Simon.	134	۱۳۴	ہرکینس یا جان ہرکینس کا اپنے باپ سائیمن کا جانشین ہونا	۳۸۷۰
	Antiochus Sidetes besieges Hyrcanus in Jerusalem.			اینٹي اوکس سڈیٹس کا ہرکینس کو اورشلیم مین گھیرنا	
	Hyrcanus obtains a truce of eight days to celebrate the feast of tabernacles; makes peace with Antiochus.			ہرکینس کا معبد کي دعوت پہونچانے کے لیئے اٹھہ روز کا وقفہ حاصل کرنا اور اینٹي اوکس سے صلح کرنا	
	Hyrcanus finds money in David's tomb, or rather the hidden treasures of the kings of Judah.			ہرکینس کا داؤد کي قبر میں روپیہ یا زیادہ تر یہوداہ کے بادشاہوں کا مدفون خزانہ پانا	
3873	Antiochus Sidetes goes to war against the Persians; Hyrcanus accompanies him.	133	۱۳۱	اینٹي اوکس سڈیٹس کا ایرانیوں سے لڑنے کو جانا اور ہرکینس کا اُسکے ہمراہ جانا	۳۸۷۳
	Antiochus is conquered and slain.			اینٹي اوکس کا شکست کھانا اور قتل ہونا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
3874	Hyrcanus shakes off the yoke of the kings of Syria, sets himself at perfect liberty, and takes several cities from Syria.	130	۱۳۰	هرکینس کا آرم کے بادشاهوں کي اطاعت چهوڑکر اپنے تئیں بالکل آزاد کرنا اور آرم کے علاقہ میں سے بہت سے شہروں پر قبضہ کرلینا	۳۸۷۴
3875	He attacks the Idumæans, and obliges them to receive circumcision.	129	۱۲۹	هرکینس کا ادومیوں پر حملہ کرکے اُن کو ختنہ کرنے کے لیئے مجبور کرنا	۳۸۷۵
3877	He sends ambassadors to Rome, to renew his alliance with the Roman power.	127	۱۲۷	هرکینس کا سلطنت روم سے بات تازہ کرنے کے لیئے ایلچیوں کو بهیجنا	۳۸۷۷
	While the two kings of Syria, both of them called Antiochus, war against each other, Hyrcanus strengthens himself in his new monarchy.			اینٹي اوکس نامي آرم کے دوبادشاهوں کا آپس میں لڑنا اور هرکینس کا وقت پاکر اپني نئي سلطنت کو مستحکم کرنا	
3894	He besieges Samaria; takes it after a year's siege. (Joseph. Antiq. lib. xiii. c. 18.)	110	۱۱۰	هرکینس کا شومرون کا محاصرہ کرکے ایک برس میں فتح کرنا	۳۸۹۴
3895	Hyrcanus dies after a reign of twenty-nine years.	109	۱۰۹	هرکینس کا اونتیس برس سلطنت کرکے مرنا	۳۸۹۵
3898	Under his government the three principal Jewish sects, the Pharisees, the Sadducees, and the Essenes, are supposed to have first appeared, but their exact epochas are not known.	106	۱۰۶	اسي کاهن کي سلطنت میں اِن تین مقدم یہودي فرقوں یعني فراسیز اور سادوسیز اور اسینز کا قایم هونا مگر اِن کا صحیح زمانہ معلوم نہیں	۳۸۹۸
	Judas, otherwise called Aristobulus, or Philellen, succeeds John Hyrcanus; associates his brother Antigonus with him in the government; leaves his other brethren and his mother in bonds; suffers his mother to starve in prison; takes the diadem and title of king; and reigns one year.			یہودا کا جسکو ایرستا بولس یا فیلي لن بهي کہتے هیں هرکینس کا جانشیں هونا اور اپنے بهائي اینٹي گونس کو حکومت میں شریک کرنا اور اپنے بهائیوں اور اپني ماں کو قید میں رکهنا اور فاقہ مارنا اور بادشاہ خطاب پاکر ایک برس سلطنت کرنا	
	He declares war against the Ituræans. Antigonus his brother defeats them and obliges them to be circumcised. (Joseph. Antiq. lib. xiii. c. 19.)			یہودا کا ایٹوریا والوں سے لڑائي مشتہر کرنا اور اینٹي گونس اُسکے بهائي کا اُن کو شکست دیکر جبراً ختنہ قبول کرانا	•
	Antigonus slain at his return from this expedition, by order of his brother Aristobulus.			اینٹي گونس کا اپنے بهائي ایرستابولس کے حکم سے اِس مہم سے واپس آنے پر قتل کیا جانا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
3899	Aristobulus dies, after reigning one year. Alexander Jannæus his brother succeeds him; reigns 26 years. He attempts Ptolemais; but hearing that Ptolemy Lathurus is coming to relieve the city he raises the siege and ravages the country.	105	١٠٥	ایک برس سلطنت کرکے ایرسٹابولس کا وفات پانا اور بجاے اُسکے سکندر جانیس اُسکے بھائي کا قایم ھوکر چھبیس برس سلطنت کرنا اور ٹولیمیس کے فتح کرنے کا قصد کرنا مگر یہہ خبر پاکر کہ ٹولیمي لاتھورس اِس شہر کي مدد کو آتا ھے محاصرہ اُٹھا کر ملک کو تاراج کرنا	٣٨٩٩
3900	Ptolemy Lathurus obtains a great victory over Alexander king of the Jews.	104	١٠٤	ٹولیمي لاتھورس کا سکندر بادشاہ یہودیوں پر بڑي فتح حاصل کرنا	٣٩٠٠
3901	Cleopatra queen of Egypt, fearing that Lathurus would give her disturbance in Egypt, sends the Jews, Heleias and Ananias, against him with a powerful army. She takes Ptolemais.	103	١٠٣	کلیوپٹرا شاھزادي مصر کا اِس خوف سے کہ لاتھورس مصر میں آکر اُسکے ملک میں خلل ڈالیگا یہودیوں ھاسیس اور اینیئیس کو بڑي فوج دیکر اُسکے مقابلہ کو بھیجنا	٣٩٠١
3902	Alexander Jannæus king of the Jews makes an alliance with Cleopatra, and takes some places in Palestine.	102	١٠٢	سکندر جانیس بادشاہ یہودیوں کا کلیوپٹرا سے موافقت پیدا کرنا اور فلسطان میں چند مقاموں پر قبضہ کرنا	٣٩٠٢
3906	Attacks Gaza, takes it and demolishes it.	98	٩٨	سکندر جانیس کا غازہ پر حملہ کرکے اُسکو فتح کرنا اور برباد کرنا	٣٩٠٦
3907	The Jews revolt against him, but he subdudes them.	97	٩٧	یہودیوں کا سکندر جانیس سے سرکشي کرنا لیکن مغلوب ھونا	٣٩٠٧
	He wages several wars abroad with success.			سکندر جانیس کا باھر بہت سي لڑائیوں میں کامیاب ھونا	
3907	His subjects war against him during six years, and invite to their assistance Demetrius Eucerus king of Syria.	97	٩٧	اِسکي رعایا کا چھہ برس تک لڑتے رھنا اور ڈیمیریاہ یوسرس بادشاہ آرم کو اپني مدد کے لیئے بولانا	٣٩٠٧
	Alexander loses the battle; but the consideration of his misfortune reconciles his subjects to him.			سکندر جانیس کا شکست پانا مگر اُسکي مصیبت کے خیال سے اُسکي رعایا کا اُس سے مصالحت کرنا	
"	Demetrius Eucerus obliged to retire into Syria. The years of these events are not accurately known.			ڈیمیریاہ یوسرس کا مجبور ھوکر آرم کو چلاجانا اِن واقعات کي تاریخ صحت کے ساتھہ معلوم نہیں	
3919	Antiochus Dionysius king of Syria invades Judæa; attacks the Arabians, and beats them: but is defeated and slain. Aretas king of the Arabians attacks	85	٨٥	اینٹي اوکس ڈایونیس بادشاہ آرم کا یہوداہ پر اور اھل عرب پر حملہ کرنا اور پسپاکردینا مگر پھر خود شکست پانا اورقتل ھونا اور ارٹس بادشاہ عرب کا سکندر پرحملہ کرنا اور غالب آکر اُسکي تواضع کرنا اور چلا جانا	٣٩١٩

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	Alexander; having overcome him, treats with him, and retires.				
3920	Alexander Jannæus takes the cities of Dion, Gerasa, Gaulon, Seleucia, &c.	84	۸۴	سکندر جانیس کا داؤن اور گراسا اور گاؤن اور سلوسیا وغیرہ شہروں پر قابض ہونا	۳۹۲۰
3926	Alexander Jannæus dies, aged 49 years. (Joseph. Antiq. lib. xiii. c. 23.)	78	۷۸	سکندر جانیس کا ۴۹ برس زندہ رہ کر وفات پانا	۳۹۲۶
	Alexandra, otherwise Salome or Saline, his queen succeeds him: gains the Pharisees to her party by giving them great power. Reigns nine years.			سکندرہ اُسکی بی بی کا جسکو سالوم یا سیلائن بھی کہتے ہیں اُسکا جانشین ہونا اور فراسیز کو بہت سا اختیار دیکر اپنی طرف کرلینا اور ۹ برس تک سلطنت کرنا	
3933	Aristobulus II., son of Alexander Jannæus, heads the old soldiers of his father; is discontented with the government of his mother and the Pharisees.	71	۷۱	یرستا بولس دوم بیٹے سکندر جانیس کا اپنے باپ کی قدیم سپاہ کا سردار ہونا اور اپنی ماں اور فراسیز کی حکومت سے ناراض ہونا	۳۹۳۳
3934	Takes possession of the chief places of Judæa during his mother's sickness.	70	۷۰	یرستا بولس دوم کا اپنی ماں کی بیماری میں یہوداہ کے بڑے بڑے شہروں پر قبضہ کرنا	۳۹۳۴
3935	Alexandra dies. Hyrcanus her eldest son, and brother of Aristobulus, is acknowledged king. Reigns peaceably two years.	69	۶۹	سکندرہ کا مرنا اور اُسکے سب سے بڑے بیٹے هرکینس ایرستابولس کے بھائی کا بادشاہ ہونا اور دوبرس امن سے سلطنت کرنا	۳۹۳۵
	Battle between Hyrcanus and Aristobulus; Hyrcanus is overcome at Jericho. Hyrcanus had been high priest under the reign of his mother nine years; then is king and pontiff two years; is afterwards only priest four years; after which he is ethnarch 19 years. At last he is Herod's captive and sport eight years. So that he survived his father Alexander Jannæus 48 years.			هرکینس اور ایرستا بولس میں لڑائی ہونا اور مقام یریکو میں هرکینس کا مغلوب ہونا اپنی ماں کی سلطنت میں هرکینس کا ۹ برس مقدم کاهن رهنا اور بعد کو دو برس بادشاہ اور مقدم کاهن رهنا اور بعد ازاں چار برس صرف کاهن رهنا بعد اسکے اُنیس برس حاکم رهنا آخر کار اُسکا کئی برس تک هیرودکا مشغلہ اور قیدی رهنا الغرض وہ اپنے باپ سکندر جانیس سے ۴۸ برس زیادہ زندہ رها	
3938	Peace concluded between the brothers, on condition that Hyrcanus should live privately in the enjoyment of his estate, and Aristobulus be acknowledged high priest and king. Thus	66	۶۶	دونوں بھائیوں میں اِس شرط سے امن اور صلح ہونا کہ هر کینس صرف اپنی جائداد کی آمدنی پر قانع رہے اور ایرستا بولس مقدم کاهن اور بادشاہ رہے پس هرکینس کا تین برس تین مہینے سلطنت کرکے ایرستابولس	۳۹۳۸

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	Hyrcanus, having reigned three years and three months, resigns the kingdom to Aristobulus II. who reigns three years and three months.			کے حوالہ کرنا اور ایرستا بولس کا تین برس تین مہینی سلطنت کرنا	
3939	Hyrcanus, at the instigation of Antipater, seeks protection from the king of the Arabians.	65	۶۵	هرکینس کا اینٹي پیٹر کي تحریک سے بادشاہ عرب سے حمایت چاهنا	۳۹۳۹
	Aretas king of the Arabians undertakes to replace Hyrcanus on the throne.			ارتس بادشاہ عرب کا هرکینس کو تخت پر دوبارہ بیٹھانے کا قصد کرنا	
	Aristobulus is worsted, and forced to shut himself up in the temple of Jerusalem.			ایرستا بولس کا تنگ حال هونا اور مجبور هوکر اپنے تئیں اورشلیم کے معبد میں بند کرنا	
	He sends deputations, first to Gabinius, and then to Scaurus, who were sent by Pompey into Syria; offers them great sums of money to engage on his side, and to oblige Aretas to raise the siege of the temple.			ایرستا بولس کا اول تو گیبنیس کے پاس اور بعد کو سیکیرس کے پاس جنکو پومپي نے آرم میں بهیجا تها ایلچیوں کا بهیجنا اور اپني مدد اور ارتس کے محاصرہ اُٹھانے کے لیئے اُنکو بہت سا روپیہ پیش کرنا	
	Scaurus writes to Aretas, and threatens to declare him an enemy to the Roman people if he does not retire.			سیکیرس کا ارتس کو لکهنا اور یہہ دهمکي دینا کہ وہ اگر نہ چلا جائیگا تو اپنے تئیں رومیونکا دشمن جانے	
	Aretas withdraws his forces: Aristobulus pursues him, gives him battle, and obtains a victory over him.			ارتس کا اپني فوج کو هٹا لینا اور ایرستا بولس کا اُسکا تعاقب کرنا اور لڑنا اور شکست دینا	
3940	Pompey comes to Damascus, and orders Aristobulus and Hyrcanus to appear before him. Hears the cause of the two brothers and advises them to live in good understanding with each other.	64	۶۴	پومپي کا دمشق کو آنا اور ایرستا بولس اور هرکینس کو طلب کرنا اور اُن دونوں بهائیونکا مقدمہ سنکر اُنکو فهمایش کرنا کہ وہ باهم اتفاق سے رهیں	۳۹۴۰
3941	Aristobulus withdraws into Jerusalem, and maintains the city against Pompey, who besieges it. The city and temple taken. Aristobulus taken prisoner; Hyrcanus made high priest and king of the Jews, but not allowed to wear the diadem. Judæa reduced to its ancient limits, and ob-	63	۶۳	ایرستابولس کا اورشلیم کو چلا جانا اور پومپي کا مقابلہ کرنا اور پومپي کا اُسکو محاصرہ کرنا شہر اور معبد کا فتح هونا اور ایرستابولس کا گرفتار هونا اور هرکینس کا یہودیوں میں شہزادہ اور مقدم کاهن قرار پانا لیکن تاج سر پر رکهنے کي اجازت نہونا اور یہوداہ کا زوال هونے سے اپني قدیمي حدود پر آجانا اور رومیوں کا خراج گذار هونا	۳۹۴۱

نقشه تاریخ واقعات عظیمه جنکا ببل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	liged to pay tribute to the Romans.				
	Alexander the son of Aristobulus having escaped from the custody of those who were carrying him to Rome, comes into Judæa, and raises soldiers.			سکندر بیٹے ایرستا بولس کا اُن لوگوں میں سے بھاگ کر جو اُسکو روم کو لیئے جاتے تھے یہوداہ میں آنا اور فوج بھرتی کرنا	
3941	Augustus, afterwards emperor, is born.	63	۶۳	اگستی کا جو بعد ازاں شہنشاہ ہوا پیدا ہونا	۳۹۴۱
3947	Gabinius, a Roman commander, defeats Alexander and besieges him in the castle of Alexandrion. Alexander surrenders, with all his strong places.	57	۵۷	گیبنیس رومی حاکم کا سکندر کو شکست دیکر سکندرین کے قلعه میں محاصرہ کرنا اور سکندر کا معه اپنے اور قلعوں کے مطیع ہونا	۳۹۴۷
3948	Aristobulus, escaping from Rome, returns into Judæa and endeavours to repair the castle of Alexandrion. Is hindered by the Romans, who put his little army to flight. He flies to Machæron, with a design to fortify it; but he is presently besieged in it. After some resistance he is taken, and sent a second time prisoner to Rome.	56	۵۶	ایرستا بولس کا روم سے بھاگ کر یہوداہ میں آنا اور سکندرین قلعه کی مرمت میں کوشش کرنا اور رومیوں کا اسکو اِس ارادہ سے باز رکھنا اور اُسکی قلیل فوج کو بھگادینا اور ایرستا بولس کا میکرن کو اِس ارادہ سے بھاگنا که اُسکو جاکر مستحکم کرے مگر وہاں محصور ہو جانا اور تہوڑے مقابله کے بعد گرفتار ہوکر دوبارہ روم کو بھیجا جانا	۳۹۴۸
3949	Ptolemy Auletes king of Egypt by money induces Gabinius to come into Egypt to restore him to the throne. John Hyrcanus furnishes Gabinius with provisions for his army; and writes to the Jews in Pelusium to favour the passage of the Romans.	55	۵۵	تولیمی انلیٹس بادشاہ مصر کا گیبنیس کو روپیه کی ترغیب دیکر مصر میں اسلئے بولانا که اُسکی مدد سے تخت پر بحال ہو اور جان ہرکینس کا گیبنیس کی فوج کے لیئے رسدونکا سرانجام کرنا اور فلوشیم کے یہودیوں کو لکھنا که وہ رومیوں کی راہ میں خبر گیری کریں	۳۹۴۹
	While Gabinius is in Egypt, Alexander son of Aristobulus wastes Judæa. Gabinius defeats him at the foot of Mount Tabor.			گیبنیس کے مصر میں ہونے کے وقت میں سکندر بیٹی ایرستا بولس کا یہوداہ کو خراب کرنا اور گیبنس کا کوہ تیبر کے قریب اُسکو شکست دینا	
3950	Crassus succeeds Gabinius in the government of Syria.	54	۵۴	آرم کی حکومت میں کیرسیس کا بجاے گیبنیس کے معین ہونا	۳۹۵۰
	Crassus, passing into Syria, and finding the province quiet, makes war against the Parthians.			کیرسیس کا آرم میں پہونچکر اور اُس صوبه کو امن میں پاکر پارتھیا والوں سے لڑنا	
3951	He comes to Jerusalem, and takes great riches out of the temple.	53	۵۳	کیرسیس کا اورشلیم میں آنا اور معبد میں سے خوب روپیه لینا	۳۹۵۱

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	He marches against the Parthians, is defeated, and killed by Orodes.			کیرسیس کا پارتھیا والوں سے لرنے کے لیئے کوچ کرنا اور شکست پانا اور اُرودس کے ھاتھہ سے مارا جانا	
3952	Cassius brings the remains of the Roman army over the Euphrates; takes Tirhakah, and brings from thence above 30,000 Jewish captives.	52	۵۲	کیسیس کا باقی رومی فوج کو دریاے فرات پر لیجانا اور ترحکا کو فتح کرنا اور قریب تیس ہزار یہودیوں کے گرفتار کرنا	۳۹۵۲
	He restrains Alexander, son of king Aristobulus.			کیسیس کا سکندر بیٹی ایرستا بولس کو بندش میں کرنا .	
	Civil war between Cæsar and Pompey.			قیصر اور پومپی میں ملکی لڑائي ہونا .	
3955	Julius Cæsar making himself master of Rome, sets Aristobulus at liberty, and sends him with two legions into Syria.	49	۴۹	جولیس قیصر کا روم کے مالک ہونے پر ایرستا بولس کو آزاد کرنا اور بہت سي فوج کي حفاظت میں اُسکو آرم میں بھیجنا	۳۹۵۵
	Those of Pompey's party poison Aristobulus.			پومپي کے گروہ کے لوگوں کا ایرستا بولس کو زھر دینا	
	Scipio slays young Alexander, son of Aristobulus.			سپیو کا سکندر جوان بیٹی ایرستا بولس کو قتل کرنا	
	The battle of Pharsalia. Antipater governor of Judæa.			فارسیلیاہ کي لڑائي کا ہونا اور اینٹي پیٹر کا یہوداہ کا حاکم ہونا	
	The library of Alexandria burnt.			سکندریہ کے کتب خانہ کا جلنا	
3957	Antipater, by order of Hyrcanus, joins Mithridates, who was going into Egypt with succours for Cæsar, and assists him in reducing the Egyptians.	47	۴۷	اینٹي پیٹر کا ھرکینس کے حکم سے متھري ڈیٹس سے جو قیصر کي مدد کے لیئے مصر کو جاتا تھا شامل ہونا اور مصریوں کے مطیع کرنے میں مدد کرنا	۳۹۵۷
	Cæsar, having finished the war in Egypt, comes into Syria; confirms Hyrcanus in the high priesthood.			قیصر کا بعد ختم ہونے مصر کي لڑائي کے آرم کو جانا اور ھرکینس کو مقدم کاھن کے عہدہ پر مستقل کرنا	
	Antigonus son of Aristobulus remonstrates to Cæsar: but Cæsar is prejudiced against him by Antipater.			اینٹي گونس بیٹی ارستا بولس کا قیصر سے شکایت کرنا مگر اینٹي پیٹر کا اُسکي طرف سے بدگمان کرنا	
	Antipater takes advantage of the indolence of Hyrcanus; makes his eldest son Phazael governor of Jerusalem, and Herod, another of his sons, governor of Galilee.			اینٹی پیٹر کا ھرکینس کي کاھلي سے اپنے فائدہ کا موقع پاکر اپنے سب سے بڑے بیٹی فازائیل کو اورشلیم کا حاکم اور اپنے دوسرے بیٹے ایراد کو گیللي کا حاکم کرنا	
	Herod is summoned to Jerusalem to give an account of his con-			ایراد کا اپنے چلن کي جوابدھي کے واسطے اورشلیم میں بولا یا جانا مگر اُسکا اپنے تئیں ملزم	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	duct; but finding himself in danger of being condemned, retires to his government.			سمجھہ کر اپنی دارالحکومت کو چلا جانا	
	Hillel and Shammai, two famous Rabbins, live about this time. Shammai was master to Hillel. Jonathan son of Uzziel, author of the Chaldee paraphrase, was a disciple of Hillel. Josephus says that Pollio was master of Shammai. Jerome says that Akiba succeeded Shammai and Hillel in the school of the Hebrews.			ہلل اور شامع کا جو مشہور عالم تھے اس زمانہ کے قریب ہونا اِن میں شامع ہلل کا استاد تھا اور یوناتان بیٹا عزیل مصنف تفسیر زبان کالدی ہلل کا شاگرد تھا جوزیفس بیان کرتا ہے کہ پولیو شامع کا اُستاد تھا اور جیروم بیان کرتا ہے کہ شامع اور ہلل کے بعد یہودیوں کے مدرسہ میں ایکیبا معلم ہوا	
	Cæsar passes into Africa. Cato kills himself at Utica.			قیصر کا افریقہ میں گذرنا اور کیٹو کا اپنے تئیں ایتکا میں ہلاک کرنا	
3959	Hyrcanus sends ambassadors to Julius Cæsar to renew alliance. The alliance renewed in a manner very advantageous to the Jews.	45	۴٥	ہرکینس کا جولیس قیصر کے پاس موافقت تازہ کرنے کے لیئے ایلچیوں کو بھیجنا اور اِس موافقت کا اس طرح سے ہونا جس سے یہودیونکو بہت فائدہ رہا	۳۹٥۹
3960	After the death of Julius Cæsar the ambassadors of the Jews are introduced into the senate, and obtain their whole request.	44	۴۴	جولیس قیصر کے بعد یہودیوں کے ایلچی کا دربار میں رومی امراء کے پہونچنا اور تمام اپنی درخواست کا حاصل کرنا	۳۹۶۰
	The Jews of Asia confirmed in their privilege of not being compelled to serve in the wars.			ایشیا کے یہودیوں کا یہہ حق مستحکم ٹھہرنا کہ لڑائی میں اُنسے جبراً خدمت نہ لیجاوے	
3961	Cassius demands 700 talents from Judæa. Malchus causes Antipater to be poisoned.	43	۴۳	کیسیس کا یہوداہ سے سات سو ٹیلنٹ طلب کرنا اور مالکس کا اینٹی پیٹر کو زہر دلوانا	۳۹۶۱
3961	Herod causes Malchus to be killed, to revenge the death of his father Antipater.	43	۴۳	ہیرود کا اپنے باپ کے خون کا بدلا لینے کے لیئے مالکس کو قتل کرانا	۳۹۶۱
3962	Felix, having attacked Phazael, is shut up by him in a tower, from whence Phazael would not release him but on composition.	42	۴۲	فیلکس کا فزاعیل پر حملہ کرنا اور فزاعیل کا اُسکو برج میں بند کردینا اور یہہ کہنا کہ میں تجکو نچھوڑوں گا جب تک اگی کو ایذا نہ پہونچانے کا عہد نکر لی	۳۹۶۲
	Herod and Phazael tetrarchs of Judæa.			ہیرود اور فزاعیل کا اُسوقت میں یہوداہ کا حاکم ہونا	
3963	Antigonus II., son of Aristobulus, gathers an army and enters Judæa.	41	۴۱	اینٹی گونس دوم بیٹی ایرسٹا بولس کا فوج جمع کرکے یہوداہ میں داخل ہونا	۳۹۶۳
	Herod gives him battle, and routs him.			ہیرود کا اسکو شکست فاش دینا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	Mark Antony coming into Bithynia, some Jews resort to him and accuse Herod and Phazael before him; but Herod coming thither, wins the affections of Antony.			مارک اینٹانی کا بتھنیا میں آنا اور چند یہودیونکا اُسکے پاس جاکر هیرود اور فزاعیل پرالزام لگانا مگر هیرود کا اُسکے پاس جاکر اُسکی محبت حاصل کرنا	
	Mark Antony, being at Ephesus grants the liberty of their nation to such Jews as had been taken captive by Cassius; and causes the lands to be restored that had been unjustly taken away from the Jews.			مارک اینٹانی کا جسوقت میں کہ وہ افیسس میں تھا اُن یہودیونکو جنکو کہ کیسیس نے گرفتار کیا تھا قومی آزادی بخشنا اور جو اراضیات کہ یہودیوں سے ظلماً چھین لی گئی تھیں اُنکا پھر بحال کرنا	
	Mark Antony coming to Antioch, some principal Jews accuse Herod and Phazael; but instead of hearing them, he established the two brothers tetrarchs of the Jews.			مارک اینٹانی کے انطاکیا میں پہونچنے پر چند مقدم یہودیونکا هیرود اور فزاعیل پر الزام لگانا مگر اُسکا بجاے سنے اُنکی شکایت کے دونوں بھائیونکو حاکم مقرر کرنا	
	The Jews afterwards send a deputation of a thousand of their most considerable men to Antony, then at Tyre, but in vain.			یہودیوں کا بعد ازاں اپنے بڑے بڑے عمایدمیں سے ایک هزار کو اینٹانی کے پاس جو اُس وقت صور میں تھا بھیجنا مگر اس سے کچھہ فائدہ حاصل نکرنا	
3964	Antigonus, son of Aristobulus, prevails with the Parthians to place him on the throne of Judæa. The Parthians seize Hyrcanus and Phazael, and deliver them up to Antigonus.	40	۴۰	اینٹی گونس بیٹے ایرسٹا بولس کا پارتھیا والونکو اپنے ساتھہ اس امر میں موافق کرلینا کہ وہ اُسکو یہوداہ کے تخت پر بٹھائیں اور پارتھیا والوں کا هرکینس اور فزاعیل کو گرفتار کرکے اینٹی گونس کے حوالہ کرنا	۳۹۶۴
	Phazael commits suicide; the Parthians carry Hyrcanus beyond the Euphrates, after Antigonus had cut off his ears.			فزاعیل کا خود کشی کرنا اور پارتھیا والوں کا هرکینس کو دریاے فرات کے پار بعد اِسکے لیجانا کہ اینٹی گونس نے اُسکے کان کٹواے	
	Herod forced to flee to Jerusalem, and thence to Rome, to implore assistance from Antony. He obtains the kingdom of Judæa from the senate, and returns with letters from Antony, who orders the governors of Syria to assist him in obtaining the kingdom. He reigned 37 years.			هیرود کا اورشلیم کو مجبور هوکر بھاگنا اور وهاں سے اینٹانی کی مدد چاهنے کے لیئے روم کو بھاگنا اور مجلس عمایدمیں سے یہوداہ کی سلطنت حاصل کرنا اور اینٹانی سے فرمان آرم کے حاکموں کے نام اِسمضمون کے لیکر واپس آنا کہ وہ اِسکو سلطنت دلانے میں مدد دیں اور ۳۷ برس سلطنت کرنا	
3965	He first takes Joppa, then goes to Massada, where his brother Jo-	39	۳۹	هیرود کا اول جاپا کو فتح کرنا اور بعدہ مساداؔ کو جانا جهاں اُسکے بھائی یوسف کو اینٹی گونس	۳۹۶۵

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	seph was besieged by Antigonus.			نے کھیر رکھاتھا	
	He raises that siege, and marches against Jerusalem; but the season being too far advanced, he could not then besiege it.			هیروۃ کا وہاں جاکر اِس محاصرہ کو اُٹھا نا اور اورشلیم پر چڑهکر جانا مگر موسم لڑائي کا گذرجانے کے سبب سے اُسکا محاصرہ نکرسکنا	
	He takes the robbers that hid themselves in the caves of Galilee, and slays them.			اُسکا غارتگروں کو گرفتار کرنا جنہوں نے گیالیِ کے غارونمیں اپنے تئیں چھپا رکھا تھا اوراُنکو قتل کرنا	
	Macherus, a Roman captain, and Joseph, Herod's brother, carry on the war against Antigonus, while Herod goes with troops to Antony, then besieging Samosata.			میکیرس ایک رومي کپتان اور یوسف بهائي هیرود کا اینٹي گونس سے لڑائي جاري رکهنا اور هیروۃکا اینٹاني کے پاس جو اسوقت میں سیموسٹیا کا محاصرہ کيےهوئے تها فوج لیکر جانا	
3966	After the taking of Samosata, Antony sends Sosius with Herod into Judæa to reduce it.	38	۳۸	سیموسیٹا کے فتح کرنے کے بعد اینٹاني کاسوسیس کو هیروۃ کے ساتهه یهودا کے فتح کرنے کو بهیجنا	۳۹۶۶
3967	After several battles Herod marches against Jerusalem; the city is taken; Antigonus surrenders himself to Sosius, who insults him.	37	۳۷	بهت سي لڑائیوں کے بعد هیروۃ کا اورشلیم پر چڑهکرجانا اوراوسکو فتح کرنا اور اینٹي گونس کا اپنے تئیں سوسیس کے حوالہ کردینا اور اوسکا اوسکو طعنہ زنے کرنا	۳۹۶۷
	Antigonus carried prisoner to Antony at Antioch, who orders him to be beheaded. End of the reign of the Asmonæans, after 126 years.			اینٹي گونس کا قید هوکر اینٹاني کے پاس لیجایا جانا اوراوسکا اوسکے قتل کاحکم دینا اور ایسمو نینز کے سلطنتکا ایک سوچهبیس برس رهکر ختمهونا	
	Ananel high priest the first time.			انانل کا اول دفعہ مقدم کاهن هونا	
3968	Hyrcanus is treated kindly by the king of the Parthians. Obtains leave to return into Judæa.	36	۳۶	پارتهیا والوں کے بادشاہ کا هرکینس کے ساتهه مهرباني سے پیش آنا اور یهوداہ میں واپس جانے کے لئے اجازت دینا	۳۹۶۸
	Because Hyrcanus could no longer exercise the functions of the high priesthood, Herod bestows that dignity on Ananel.			هیروۃ کا مقدم کاهن کے عهدہ کو بسبب هرکینس کے ناقابل هونے کے انانل کو بخشنا	
3969	Alexandra, mother of Mariamne and Aristobulus, obtains of Herod that Aristobulus might be made high priest.	35	۳۵	سکندرہ میري ایمن اور ایرسٹا بولس کي ماںکا هیروۃ سے ایرسٹا بولس کو مقدم کاهن کے عهدہ پر معین کرانا	۳۹۶۹
3970	Herod causes Aristobulus to be drowned after he had been high priest one year.	34	۳۴	هیروۃکا ایرسٹا بولس کو ایک برس مقدم کاهن رهنے کے بعد غرق کرادینا	۳۹۷۰
	Ananel high priest the second time.			انانلکا دوسري بار مقدم کاهن هونا اوراینٹانيکا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ھے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	Herod is sent for by Antony to justify himself concerning the murder of Aristobulus.			ھیروڈ کو اسواسطے طلب کرناکہ وہ ایرستا بولس کے قتل کی جوابدھی کرے	
	War between Augustus and Mark Antony. Herod sides with Antony.			اگستی اور مارک اینٹانی میں لڑائی ھونا اور ھیروڈ کا اینٹانی کی طرفداری اختیار کرنا	
3973	Herod's wars with the Arabians.	31	۳۱	ھیروڈ کا اھل عرب سے لڑنا	۳۹۷۳
	A great earthquake in Judæa.			یہوداہ میں ایک زلزلہ عظیم کا واقع ھونا	
	The battle of Actium; Augustus obtains the victory over Antony.			ایکٹیم کی لڑائی ھونا اور اگستی کا اینٹانی پر فتح پانا	
3973	Herod seizes Hyrcanus, who attempted to take shelter with the king of the Arabians; and puts him to death.	31	۳۱	ھیروڈ کا ھرکینس کو جسنے بادشاہ عرب کی پناہ لینے کا قصد کیا تھا گرفتار کرکے، قتل کرا دینا	۳۹۷۳
3974	He goes to Rome to make his court to Augustus, obtains the confirmation of the kingdom of Judæa.	30	۳۰	ھیروڈ کا اگستی کے حضور میں اداب اداکرنیکو جانا اور یہوداہ کی بادشاھت کا استحکام حاصل کرنا	۳۹۷۴
	Antony and Cleopatra kill themselves.			اینٹانی اور کلیو پٹرا کا خود کشی کرنا	
	The end of the kings of Alexandria, 294 years from the death of Alexander the Great.			سکندریہ کے بادشاھوں کی سلطنت کا سکندر اعظم کی وفات سے دوسو چورانوہ برس تک رھکر انجام ھونا	
3975	Augustus comes into Syria; passes through Palestine; is magnificently entertained by Herod.	29	۲۹	اگستی کا عرب میں آنا اور فلسطان میں گذرنا اور ھیروڈ کا بڑی شان و شوکت سے اُسکی مدارات کرنا	۳۹۷۵
3976	Herod puts to death his wife Mariamne, the daughter of Alexandra.	28	۲۸	ھیروڈ کا اپنی زوجہ میری ایمن دختر سکندرہ کو قتل کرنا	۳۹۷۶
3978	Salome, Herod's sister, divorces herself from Costobarus.	26	۲۶	سیلوم ھیروڈ کی بھن کا کاستوبارس اپنے شوھر سے علیحدہ ھونا	۳۹۷۸
3979	Plague and famine rage in Judæa.	25	۲۵	سخت وبا اور قحط کا یہوداہ میں ھونا	۳۹۷۹
3982	Herod undertakes several buildings contrary to the religion of the Jews. Builds Cæsarea of Palestine.	22	۲۲	ھیروڈ کا بہت سی عمارتیں برخلاف مذھب یہودیوں کے تعمیر کرنا اور فلسطان والے قلعہ سیساریا کا تعمیر کرنا	۳۹۸۲
3983	Agrippa, Augustus's favourite, comes into Asia; Herod visits him.	21	۲۱	اگرپاہ اگستی کے رفیق کا ایشیا میں انا اور ھیروڈ کا اُس سے ملاقات کرنا	۳۹۸۳
3984	Augustus gives Trachonitis to Herod.	20	۲۰	اگستی کا تراخونیتی کو ھیروڈ کو بخشنا	۳۹۸۴
3985	Herod undertakes to rebuild the temple of Jerusalem.	19	۱۹	ھیروڈ کا اورشلیم کے معبد کو دوبارہ تعمیر کرنیکا قصد کرنا	۳۹۸۵
3988	Herod makes a journey to Rome to recommend himself to Augustus.	16	۱۶	ھیروڈ کا اگستی کی نوازش حاصل کرنے کے لیئے روم کو سفر کرنا	۳۹۸۸

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
3989	He marries his two sons Alexander and Aristobulus.	15	۱۵	هیروڌ کا اپنے دوبیٹوں سکندر اور ایرسٹا بولس کي شادي کرنا	۳۹۸۹
3990	Herod comes to meet Agrippa, and engages him to visit Jerusalem.	14	۱۴	هیروڌ کا اگرپاہ کي ملاقات کو آنا اور اورشلیم میں آنے کا اُس سے وعدہ لینا	۳۹۹۰
3991	Domestic divisions in Herod's family, Salome, Pheroras, and Antipater at variance with Alexander and Aristobulus.	13	۱۳	هیروڌ کے خاندان میں نا اتفاقي پڑنا یعني سیلوم اور فروراز اور اینٹي پیٹر کا سکندر اور ایرسٹا بولس سے علیحدہ ہو جانا	۳۹۹۱
3993	Herod goes to Rome, and accuses his two sons Alexander and Aristobulus to Augustus.	11	۱۱	هیروڌ کا روم کو جانا اور اپنے دوبیٹوں سکندر اور ایرسٹابولس کو اگستي کے روبرو ملامت کرنا	۳۹۹۳
2994	The Solemn dedication of the city of Cæsarea that Herod had built in honour of Augustus.	10	۱۰	شہر سیساریا کا جسکو هیروڌ نے اگستي کي عزت میں تعمیر کیا تھا بڑي دھوم دھام سے مخصوص ہونا	۳۹۹۴
3995	Augustus continues the Jews of Alexandria in their ancient rights and privileges.	9	۹	اگستي کا سکندریہ کے یہودیوں کے قدیم حقوق خاص و عام کو برقرار رکھنا	۳۹۹۵
	Herod causes David's tomb to be opened, to take out treasure.			هیروڌ کا خزانہ نکالنے کے لیئے داؤد کي قبر کو کھدوانا	
	New disturbances in Herod's family.			هیروڌ کے خاندان میں نئے خلل واقع ہونا	
3996	Archelaus, king of Cappadocia, reconciles his son-in-law Alexander to his father Herod.	8	۸	ارخلا بادشاہ کیپي دوشیا کا اپنے داماد سکندر کي اُسکے باپ هیروڌ سے صلح کرانا	۳۹۹۶
	Archelaus goes to Rome with Herod.			ارخلا کا هیروڌ کے ہمراہ روم کو جانا	
3997	Herod makes war in Arabia.	7	۷	هیروڌ کا عرب میں لڑنا	۳۹۹۷
3998	Herod is accused to Augustus of killing several Arabs.	6	۶	بہت سے اہل عرب کے قتل کرنے کے سبب سے اگستي کے روبرو هیروڌ کا ملامت کیا جانا	۳۹۹۸
	An angel appears to Zacharias. The conception of John the Baptist, September 24.			زکریا کے پاس ایک فرشتہ کا آنا یحیی اصطباغ کرانے والے کے قیاس کا ۲۴ ستمبر کو ظہور میں آنا	
3999	Annunciation of Jesus Christ son of the Virgin Mary, March 25.	5	۵	حضرت مسیح کے پیدا ہونے کي بشارت حضرت مریم کو ۲۵ مارچ کو پہونچنا	۳۹۹۹
	Herod condemns and slays his two sons Alexander and Aristobulus.			هیروڌ کا اپنے دونو بیٹوں سکندر اور ایرسٹا بولس کو ملزم ٹھہرا کر قتل کرنا	
	Antipater son of Herod aims at the kingdom.			اینٹي پیٹر بیٹے هیروڌ کا سلطنت کے لینے کا قصد کرنا	
	Herod sends Antipater to Rome.			هیروڌ کا اینٹي پیٹر کو روم میں بھیج دینا	
	The artifices of Antipater are discovered.			اینٹي پیٹر کي فطرتونکا ظاہر ہونا	
	Birth of John the Baptist, six months before the birth of Jesus.			یحیی اصطباغ دلانے والے کا حضرت مسیح سے چھہ مہینے پیشتر پیدا ہونا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the principal Events Recorded in the Bible.

		Y. of J. C.	B. V. Æ.	قبل عام مسیح	پیدایش مسیح		
4000	The birth of Jesus Christ, the 4th year before A. D.	1	4	۴	۱	حضرت مسیح کا پیدا ہونا چار برس پیشتر عام سنہ عیسوی سے	۴۰۰۰
	PERIOD VIII. *From the Birth of Jesus Christ to the Completion of the Canon of the New Testament.*					زمانہ آٹھواں پیدایش مسیح سے عہدجدید کی کتابوں کی ترتیب ہونے تک	
4001	The circumcision of Jesus Christ.		3	۳		عیسی مسیح کا ختنہ ہونا	۴۰۰۱
	Antipater returns from Rome; is accused and convicted of a design to poison Herod.					اینٹی پیٹر کا روم سے واپس آنا اور اُسپر هیروڈ کو زہر دینے کا جرم قایم ہوکر ثابت ہونا	
	Wise men come to worship Jesus Christ.					دانا شخصونکا حضرت مسیح کی زیارت کو آنا	
	Purification of the Holy Virgin. Jesus presented in the temple forty days after his birth.					مقدس کنواری مریم کا طاہر ہونا اور مسیح کا چالیس روز بعد اپنی پیدایش کے معبدمیں پیش کیا جانا	
4001	Flight into Egypt.		3	۳		حضرت مریم کا مصر کو ہجرت کرنا	۴۰۰۱
	Massacre of the innocents at Bethlehem.					بیت لحم میں بیگناہوں کا قتل ہونا	
	Antipater put to death by order of Herod.					هیروڈ کے حکم سے اینٹی پیٹر کا مارا جانا	
	Herod dies five days after Antipater.					هیروڈ کا اینٹی پیٹر کے پانچ روز بعد مرنا	
	Archelaus appointed king of Judæa by the will of Herod.					هیروڈ کی وصیت کے بموجب ارخلا کا یہوداہ میں بادشاہ مقرر ہونا	
	Return of Jesus Christ out of Egypt; he goes to dwell at Nazareth.					حضرت مسیح کا مصر سے واپس آنا اور ناصرت میں جاکر رہنا	
	Archelaus goes to Rome to procure of Augustus the confirmation of Herod's will in his favour.					ارخلا کا هیروڈ کی وصیت کو جو اُسکے حق میں کی گئی تھی اِستحکام حاصل کرنے کے لیئے اگستی کے پاس روم میں جانا	
	The Jews revolt; Varus keeps them in their duty.					یہودیوں کا ہنگامہ کرنا اور ویرس کا ان کو اُن کے فرض پر قایم رکھنا	
	Archelaus obtains a part of his father's dominions, with the title of tetrarch, and returns to Judæa.					ارخلا کو اپنے باپ کے علاقہ میں سے ایک حصہ معہ خطاب حاکم کے ملنا اور اُسکا یہوداہ میں واپس آنا	
	An impostor assumes the character of Alexander son of Herod and Mariamne.					ایک فریبی کا سکندر بیٹے هیروڈ اور میری ایمن کے چال چلن اختیار کرنا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ھے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		Y. of J. C.	B. V. Æ.	قبل عام مسیح	پیدایش مسیح		پیدایش
4002	Archelaus takes the high priesthood from Joazar, and gives it to Eleazar.	2	2	۲	۲	ارخلا کا جوزر سے متدم کاھن کے عہدہ کو لیکر الیزر کو دینا	۴۰۰۲
4004	The Vulgar Æra, or Anno Domini; the 4th year of Jesus Christ, the first of which has but eight days.		V. Æ. or A. D.	عام سنہ مسیح		عام سنہ مسیح کا مسیح کي پیدایش کے چوتھے برس شروع ھونا جنمیں سے پہلا سال صرف اٹھہ روز کا ھے	۴۰۰۴
4009	Archelaus banished to Vienne in Gaul.	9	6	۶	۹	ارخلا کا ویننی واقع فرانس میں جلا وطن کرکے بھیجا جانا	۴۰۰۹
4010	The enrolment or taxation made by Cyrenius in Syria. This was his second enrolment.	10	7	۷	۱۰	سرینیس کا آرم میں دوبارہ محصول لگانا	۴۰۱۰
	Revolt of Judas the Gaulonite chief of the Herodians.					یہوداہ گال والے ھیروق کے خاندان کے سردار کا ھنگامہ کرنا	
4012	Jesus Christ, at twelve years of age, goes into the temple of Jerusalem: continues there three days unknown to his parents.	12	9	۹	۱۲	حضرت مسیح کا بارہ برس کي عمر میں اورشلیم کے معبد میں جانا اور وھاں اپنے مربیوں کي بیخبري میں تین روز رھنا	۴۰۱۲
4013	Marcus Ambivius governor of Judæa.	13	10	۱۰	۱۳	مارکس ایمبیویس کا یہوداہ کا حاکم ھونا	۴۰۱۳
4017	Death of the emperor Augustus: reigned 57 years, 5 months, and 4 days.	17	14	۱۴	۱۷	شہنشاہ اگستي کا ستاون برس پانچ مہنے چار دن سلطنت کرکے مرنا	۴۰۱۷
	Tiberius succeeds him: reigns 22 years, 6 months, and 28 days.					تبریاہ کا اُسکے جانشین ھوکر بائیس برس چھہ مہنے اٹھہ دن سلطنت کرنا	
4023	Tiberius expels from Italy all who profess the Jewish religion, or Egyptian superstitions.	23	20	۲۰	۲۳	تبریاہ کا اٹلي سے اُن سب شخصوں کو جو یہودي مذھب رکھتے تھے یا اور اُن لوگونکو جو جھوٹا مذھب مصریوں کا تسلیم کرتے تھے نکال دینا	۴۰۲۳
4031	Pilate sent governor into Judæa.	31	28	۲۸	۳۱	پلات کا یہوداہ میں حاکم ھوکر بھیجا جانا	۴۰۳۱
	He attempts to bring the Roman colours and ensigns into Jerusalem, but is opposed by the Jews.					پلات کا رومي فوج کے نشانوں کا اورشلیم میں لانے کا ارادہ کرنا اور یہودیونکا اِس امر میں اُسکے روکش ھونا	
4032	John the Baptist begins to preach.	32	29	۲۹	۳۲	یحیی اصطباغ کرانے والیکا وعظ کرنا شروع کرنا	۴۰۳۲
4033	Jesus Christ baptised by John the Baptist.	33	30	۳۰	۳۳	یحیی اصطباغ کرانے والے کا حضرت مسیح کو اصطباغ کرانا	۴۰۳۳
	Jesus goes into the desert.					مسیح کا جنگل میں جانا	
	After forty days Jesus returns to John; he calls Andrew, Simon, Philip, and Nathanaël.					چالیس روز بعد مسیح کا یحیی کے پاس واپس آنا اور اندریاہ اور شمعون اور فلپ اورنتھنئیل کو طلب کرنا	
	*The marriage of Cana, where Jesus changes water into wine.					قانائی جلیل میں کسي شادي کا ھونا جسمیں حضرت مسیح نے پاني کو شراب کردیا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		Y. of J. C.	A. C.	عام سنہ مسیح	پیدایش مسیح		پیدایش
	Jesus comes to Capernaum; thence to Jerusalem, where he celebrates the first passover after his baptism, this year.					مسیح کا کفرنا حوم مقام میں آنا اور وهاں سے اورشلیم کو جاکر اپنی اصطباغ کے بعد اول عید فصیح کا کرنا	
	Nicodemus comes to Jesus by night.					نکدویمہ کا مسیح کے پاس رات میں آنا	
	Jesus goes to the banks of Jordan, where he baptises.					مسیح کا اردن کے کنارہ پر جاکر لوگوں کو اصطباغ کرانا	
	Herod Antipas marries Herodias his brother Philip's wife, he being yet alive.					هیرود اینٹیپس کا هیرودیا اپنے بھائی فلپ کی زوجہ سے اپنے بھائی کی حالت زندگی میں شادی کرنا	
	John the Baptist declares vehemently against this marriage; he is put in prison.					یحیی کا اس شادی کی نسبت بہت شورش کرنا اور اُن کا قید هو جانا	
	Jesus withdraws into Galilee; converts the Samaritan woman, and several Samaritans.					مسیح کا جلیل میں چلا جانا اور وهاں ایک سامری عورت اور بہت سے سامریوں کو عیسائی کرنا اور ناصرت میں وعظ کرنا اور	
	Preaches at Nazareth, and leaves this city to dwell in Capernaum.					وهاں سے کفرنا حوم میں سکونت کرنے کے لیئے هجرت کرنا	
	Calling of Simon, Andrew, James and John.					شمعون اندریاہ اور یعقوب اور یوحنا کو طلب کرنا	
	Jesus works several miracles.					حضرت مسیح کا بہت معجزہ دیکھانا	
	Matthew called.					متی کو بولانا	
4034	The second passover of Jesus Christ's public ministry.	34	31	٣١	٣٤	حضرت مسیح کے عام وعظ کرنے پر دوسری عید فصح کا هونا	٤٠٣٤
	Jesus heals one sick of the palsy on the sabbath-day.					مسیح کا یکشنبہ کے روز ایک بیمار کو فالج سے شفا دینا	
	The Jews resolve to put Jesus to death.					یہودیوں کا مسیح کے مارنے کا قصد کرنا	
	Jesus Christ's sermon on the mount.					مسیح کا پہاڑ پر وعظ کرنا	
	John the Baptist, in prison, sends a deputation to Jesus Christ, to inquire if he was the Messiah.					یحیی جو قید میں تها اُسکا لوگونکو عیسی کے پاس یہہ دریافت کرنے کو بهیجنا کہ ایا تو مسیح هے	
4035	Missions of the apostles into several parts of Judæa.	35	32	٣٢	٣٥	حواریوں کا یہوداہ کے مختلف حصوں میں جانا	٤٠٣٥
	John the Baptist slain by order of Herod, at the instigation of Herodias in the 17th year of Tiberius.					یحیی کا هیرود کے حکم سے بتحریک هیرودیا کے تبریاہ کے سترهویں سال میں قتل هونا	
	Jesus Christ feeds 5000 men with five loaves and two fishes.					حضرت مسیح کا پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں سے پانچ هزار آدمیونکو شکم سیر کرنا	
	Jesus Christ's third passover after his baptism.					حضرت مسیح کا اپنے اصطباغ کے بعد تیسری عید فصح کرنا	

نقشۂ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		Y. of J. C.	A. D.	عام سنہ مسیح	پیدایش مسیح		پیدایس
	He passes through Judæa and Galilee, teaching and doing miracles.					حضرت مسیح کا یہوداہ اور جلیل میں جانا اور لوگوں کر تعلیم کرنا اور معجزے دیکھانا	
	Transfiguration of Jesus Christ.					حضرت مسیح کي صورت کا تبدیل هو جانا	
	Mission of the seventy two disciples.					بهتر شاگردونکا وعظ کو جانا	
	Jesus goes to Jerusalem at the feast of Pentecost.					مسیح کا اورشلیم کو عید فصح کي دعوت میں جانا	
	His relations would have him go to the feast of tabernacles: He tells them his hour is not yet come; however he goes thither about the middle of the feast.					مسیح کے رشته داروں کا اُن سے یهه خواهش کرنا که وه خیمه عبادت کي دعوت میں جاے اور اُنکا یهه فرمانا که میرا دعوت میں جانے کا وقت ابهي نهیں آیا مگر وسط دعوت میں اُنکا جانا	
4036	At the beginning of the 36th year of Jesus Christ, Lazarus falls sick and dies; Jesus comes beyond Jordan, and raises him to life again.	36	33	۳۳	۳۶	حضرت مسیح کي عمر کے چهتیسویں سال میں العازر کا بیمار هوکر مرنا اور حضرت مسیح کا اردن کے پار سے آکر اُسکو پهر زنده کرنا	۴۰۳۶
	Jesus retires to Ephraim on the Jordan, to avoid the snares and malice of the Jews of Jerusalem.					مسیح کا افریم کو جو اردن کے پاس هے اورشلیم کے یهودیوں کے کینه اور جعلوں اور پهندوں سے بچنے کے لیئے جانا	
	He comes to Jerusalem to be present at his FOURTH and LAST passover.					حضرت مسیح کا چوتهي اور آخیر عید فصح میں موجود هونے کے لیئے اورشلیم کو آنا	
	Institutes the Lord's supper; is betrayed and crucified. His resurrection and appearance to many. Ascension into Heaven, and the miraculous effusion of the Holy Spirit.					حضرت مسیح کا خدا کے نام کا کهانا مقرر کرنا اور فریب دیا جانا اور صلیب پر چڑهنا اور پهر زنده هونا اور بهت سوں کو دیکهائي دینا اور آسمان پر چلے جانا اور حواریوں پر معجزه سے روح اقدس کو چهڑکنا	
4037	Seven deacons chosen.	37	34	۳۴	۳۷	سات خادموں کا منتخب هونا	۴۰۳۷
	Stephen martyred.					استفان کا شهید هونا	
	Saul presecutes the church.					ساؤل کا گرجه پر تعدي کرنا	
	James the Less made Bishop of Jerusalem.					یعقوب صغیر کا اورشلیم کا بشپ هونا	
	Philip the deacon baptises the eunuch of queen Candace.					فلپ خادم کا شاهزادي کانداکي کے خواجه سراکو عیسائي کرنا	
	The dispersion of the apostles from Jerusalem.					حواریوں کا اورشلیم سے علیحده هوکر متفرق هو جانا	
038	The conversion of Saul.	38	35	۳۵	۳۸	ساؤل کا عیسائي هونا	۴۰۳۸
	Matthew writes his Gospel in this or the following year.					متي کا اس سال میں یا دوسرے سال میں اپني انجیل لکهنا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		Y. of J. C.	A. D.	عام سنہ مسیح	پیدایش مسیح		پیدایش
4040	Pilate ordered into Italy.	40	37	۳۷	۴۰	پلاط کو اٹلي میں حاضر ہونے کا حکم ہونا	۴۰۴۰
	Tiberius dies; Caius Caligula succeeds.					شہنشاہ تبریاہ کا مرنا کیئس کیلي گولا کا جانشین ہونا	
4041	Paul escapes from Damascus by being let down in a basket.	41	38	۳۸	۴۱	پال کا ایک ٹوکرہ میں بند ہوکر دمشق سے ہجرت کرنا	۴۰۴۱
	He comes to Jerusalem; is introduced to the apostles and disciples; and goes to Tarsus in Cilicia, his own country.					پال کا اورشلیم میں داخل ہوکر حواریوں اور شاگردوں مسیح کے پاس پہونچنا اور اپنے ملک تارسي واقع کیلیکیا میں جانا	
	Caligula gives Agrippa the tetrarchy of his uncle Philip.					شہنشاہ کیلي گولا کا اگرپاہ کو اُسکے چچا فلپ کي حکومت بخشنا	
	Pilate kills himself.					پلاط کا خود کشي کرنا	
4042	Herod the tetrarch goes to Rome, in hopes of obtaining some favour from the emperor; but Caligula, being perpossessed by Agrippa, banishes him to Lyons.	42	39	۳۹	۴۲	ہیرود حاکم کا شہنشاہ کي نوازش حاصل کرنے کي امید میں روم کو جانا مگر کیلي گولا کا پیشتر سے اگرپاہ کا خیال ہونے کے سبب سے ہیرود کو مقام لاینز میں جلا وطن کرکے بھیجنا	۴۰۴۲
4043	Caligula orders Petronius to place his statue in the temple of Jerusalem. The Jews obtain some delay from Petronius.	43	40	۴۰	۴۳	کیلي گولا کا پیٹرونیس کو اورشلیم کے معبد میں اپنا بت رکھنے کے لیئے حکم دینا اور یہودیوں کا پیٹرونیس سے تھوڑي مہلت حاصل کرنا	۴۰۴۳
	Agrippa endeavours to divert the emperor from this design, and at length obtains as a great favour, that this statue should not be set up.					اگرپاہ کا شہنشاہ کو اس قصد سے باز رکھنے میں کوشش کرنا اور آخر کار یہہ حکم بڑي عنایت سے حاصل کرنا کہ اورشلیم کے معبد میں بت نہ قایم کیا جاوے	
4044	Philo the Jew goes with a deputation from the Jews at Alexandria to Caligula.	44	41	۴۱	۴۴	فلو یہودي کا سکندریہ کے یہودیوں کے ایلچي لیکر کیلي گولا پاس جانا	۴۰۴۴
	Philo obtains an audience of the emperor, at the hazard of his life.					فلو کا اپني جان کے خطرہ سے شہنشاہ کے دربار عام میں پہونچنا	
	The Jews quit Babylon, and retire to Seleucia.					یہودیوں کا بابل سے ہجرت کرکے سلوکیا میں جاکر رہنا	
	Caius Caligula dies; Claudius succeeds him. Agrippa persuades him to accept the empire offered by the army. Claudius adds Judæa and Samaria to Agrippa's dominions.					کیئس کیلي گولا کا مرنا اور کلودیاہ کا شہنشاہ ہونا اور اگرپاہ کا کلودیاہ کو سمجھانا کہ شہنشاہي جو تجھکو فوج پیش کرتي ہے قبول کرلے اور کلودیاہ کا یہوداہ اور شومرون کا اگرپاہ کے علاقہ پرزیادہ کرنا	
	Agrippa returns into Judæa; takes the high priesthood from Theophilus son of Ananus, and gives it to Simon Cantharus; soon					اگرپاہ کا یہوداہ کو واپس آنا اور مقدم کاہن کے عہدہ کو تھیوفیلس بیٹی حننیاہ سے چھین کر کین تھارس کو دینا اور تھوڑے ہي دنوں کے	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		Y. of J. C.	A. D.	عام سنہ مسیح	پیدایش مسیح		پیدایش
	after he takes this dignity from Cantharus, and gives it to Matthias.					بعد کین تھارس سے چھین کر میتھی آز کو دینا	
4045	Saul preaches at Antioch.	45	42	۴۲	۴۵	سال کا انتاخیا میں وعظ کہنا	۴۰۴۵
4046	Agrippa deprives the high priest Matthias of the priesthood, and bestows it on Elioncus son of Citheus.	46	43	۴۳	۴۶	اگرپاہ کا میتھی آز کو مقدم کاھن کے عہدہ سے محروم کرنا اور ایلونیس بیٹی سیتھیس کو بخشنا	۴۰۴۶
4047	Causes James the Great to be seized, and beheads him.	47	44	۴۴	۴۷	اگرپاہ کا یعقوب اعظم کو گرفتار کراکے قتل کرانا	۴۰۴۷
	Imprisons Peter, who is liberated by an angel.					اگرپاہ کا پیٹر کو قید کرنا جسکو ایک فرشتہ نے رہا کیا	
	Some time afterwards Agrippa at Cæsarea receives a sudden stroke from heaven, and dies in great misery.					تھوڑے عرصہ بعد اگرپاہ پر دفعۃً آسمان سے مقام قیصریہ میں صدمہ پہونچنا اور بڑی بدبختی سے اُسکا مرنا	
	Paul and Barnabas go to Jerusalem with the contributions of the believers of Antioch.					پال اور برنباہ کا انتاخیا کے ایمان والوں کی طرف سے اورشلیم کو نذریں لیجانا	
	At their return to Antioch, the church sends them forth to preach to the Gentiles.					پال اور برنباہ کو انتاخیا میں واپس آنے پر گرجہ کا کافرونکی وعظ کرنے کو روانہ کرنا	
4048	Cuspius Fadus sent into Judæa as governor.	48	45	۴۵	۴۸	کسپیس فادس کا یہوداہ میں حاکم ہونا	۴۰۴۸
	A great famine in Judæa.					یہوداہ میں ایک قحط عظیم کا ہونا	
	Paul and Barnabas go to Cyprus: thence to Pamphylia, Pisidia, and Lycaonia.					پال اور برنباہ کا کپری میں جانا اور وہاں سے پامفلیا اور پسدیا اور لکاونیا میں جانا	
	At Lystra the people prepare sacrifices to them as gods.					مقام لوسترا میں لوگوں کا اُنکو دیوتا کی مانند سمجھہ کر قربانیاں تیار کرنا	
4049	They return to Antioch.	49	46	۴۶	۴۹	پال اور برنباہ کا انتاخیا کو واپس آنا	۴۰۴۹
	Cuspius Fadus recalled; the government of Judæa given to Tiberius Alexander.					کسپیس فادس کا بولا لیا جانا اور یہوداہ کی حکومت کا تبریاہ سکندر کو بخشا جانا	
4051	Herod king of Chalcis takes the pontificate from Joseph son of Camides; gives it to Ananias son of Nebedeus.	51	48	۴۸	۵۱	ہیروۃ بادشاہ کیلسس کا یوسف بیٹی کیمسیس سے مقدم کاھن کے عہدہ کو لیکر حننیاہ بیٹی نبیدیس کو بخشنا	۴۰۵۱
	Herod king of Chalcis dies.					ہیروۃ بادشاہ کیلسس کا مرنا	
	Ventidius Cumanus made governor of Judæa in place of Tiberius Alexander.					بجاے تبریاہ سکندر کے وینتیدیس کیومینس کا یہوداہ کا حاکم کیا جانا	
4052	Troubles in Judæa under the government of Cumanus.	52	49	۴۹	۵۲	کیومینس کی حکومت میں یہوداہ میں پریشانیوں کا ہونا	۴۰۵۲

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		Y. of J. C.	A. D.	عام سنہ مسیح	پیدایش مسیح		پیدایش
	Judaising Christians enforce the law on the converted Gentiles.					یہودی عیسائیوں کا کفار پر قانون میں توجہہ کرنے کی تاکید کرنا	
	The council of Jerusalem determines that the converted Gentiles should not be obliged to observation of legal ceremonies.					اورشلیم کی کونسل کا یہہ بات مقرر کرنا کہ جو کافر عیسائی ہوئے ہیں ان سے شرعی رسومات پر توجہہ جبر سے نچاہی جایاکرے	
	Peter comes to Antioch, and is reproved by Paul.					پیٹر کا انتاخیا میں آنا اور پال کا اُسکو ملامت کرنا	
4053	Paul and Barnabas part on account of John Mark.	53	50	۵۰	۵۳	پال اور برنباہ کا بسبب یوحنا مارک کے آپس سے جدا ہونا	۴۰۵۳
	Timothy adheres to Paul, and receives circumcision.					تمتھی کا پال سے رفاقت کرنا اور ختنہ کرانا	
	Luke at this time with Paul.					لوک کا اُسوقت میں پال کے ساتھہ ہونا	
	Paul passes out of Asia into Macedonia.					پال کا ایشیا میں سے مقدونیہ میں جانا	
	Paul comes to Athens.					پال کا آتھینی میں پہونچنا	
4054	From Athens goes to Corinth.	54	51	۵۱	۵۴	پال کا آتھینی سے کارنتھہ کو جانا	۴۰۵۴
	The Jews expelled from Rome under the reign of Claudius.					یہودیونکا کلودیاہ کے عہد سلطنت میں روم سے نکالا جانا	
	Felix sent governor into Judæa instead of Cumanus.					بجاے کیومینس کے فیلکس کو یہوداہ کا حاکم کرکے بھیجا جانا	
4055	First Epistle of Paul to the Thessalonians.	55	52	۵۲	۵۵	پال کا تھسلنیکیوں کو اول نامہ بھیجنا	۴۰۵۵
	His second Epistle to the Thessalonians, some months after the first.					چند مہینے کے بعد تھسلنیکیوں کو پال کا دوسرا نامہ بھیجنا	
	His Epistle to the Galatians, written at the end of this, or early in the following year.					پال کا گالاتیا والوں کے نام اس سال کے اخیر یا دوسرے سال کے شروع میں نامہ بھیجنا	
4056	Paul leaves Corinth, after a stay of eighteen months: takes ship to go to Jerusalem; visits Ephesus in his way.	56	53	۵۳	۵۶	پال کا اٹھارہ مہینے رہ کر کارنتھہ سے ہجرت کرنا اور اورشلیم کو جانے کے لیئے جہاز کرنا اور راہ میں مقام اِفسی میں گذرنا	۴۰۵۶
	Apollos arrives at Ephesus: preaches Jesus Christ.					اپلوہ کا اِفسی میں پہونچنا اور عیسی مسیح کے باب میں وعظ کرنا	
4057	St. Paul, having finished his devotion at Jerusalem, goes to Antioch.	57	54	۵۴	۵۷	سینٹ پال کا اورشلیم میں عبادت سے فارغ ہوکر انتاخیا کو جانا	۴۰۵۷
	Passes into Galatia and Phrygia, and returns to Ephesus, where he continues three years.					پال کا گالاتیا اور فروگیا میں گذرنا اور اِفسی کو واپس آنا اور وہاں تین برس رہنا	
	Claudius the emperor dies, being poisoned by Agrippina. Nero succeeds him.					ایگرپینا کا کلودیاہ کو زہر دیکر مارنا اور نیرو کا شہنشاہ ہونا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		Y. of J. C.	A. D.	عام سنہ مسیح	پیدایش مسیح		پیدایش
4059	The first Epistle of Paul to the Corinthians.	59	56	۵۶	۵۹	پال کا کارنتھہ والوں کے نام اول نامہ بھیجنا	۴۰۵۹
	Paul forced to leave Ephesus on account of the uproar raised against him by Demetrius the silversmith.					بسبب شورو فریاد دیمیریاہ زرگر کے پال کا اِفسي سے مجبور ہوکر ہجرت کرنا	
	He goes into Macedonia.					پال کا مقدونیہ میں جانا	
	Second Epistle to the Corinthians.					پال کا کارنتھہ والوں کے نام دوسرا نامہ بھیجنا	
4060	Epistle to the Romans.	60	57	۵۷	۶۰	پال کا رومیوں کو نامہ لکھنا	۴۰۶۰
4061	Paul goes into Judæa, to carry contributions.	61	58	۵۸	۶۱	پال کا نذریں لیکر یہوداہ کو جانا	۴۰۶۱
	Is seized in the temple of Jerusalem.					پال کا اورشلیم کے معبد میں پکڑا جانا	
	Is sent prisoner to Cæsarea.					پال کا قیصریہ کو گرفتار ہوکر بھیجاجانا	
4061	Ishmael son of Tabei made high priest instead of Ananias.	61	58	۵۸	۶۱	اسمعیل بیٹی تبي کا بجاے حننیاہ کے مقدم کاہن ہونا	۴۰۶۱
	Disturbances between the Jews of Cæsarea and other inhabitants.					قیصریہ کے یہودیوں اور باشندوں میں تنازع ہونا	
4063	Porcius Festus made governor of Judæa in the room of Felix.	63	60	۶۰	۶۳	بجاے فیلکس کے پرتیاہ فیستہ کا یہوداہ میں حاکم ہونا	۴۰۶۳
	Paul appeals to the emperor. He is put on shipboard, and sent to Rome.					پال کا شہنشاہ سے نالش کرنا اور اُسکو جہاز پر سوار کرکے روم کو بھیجا جانا	
	Paul shipwrecked at Malta.					پال کے جہاز کا مقام مالٹا میں پھٹ جانا	
4064	He arrives at Rome, and continues there a prisoner two years.	64	61	۶۱	۶۴	پال کا روم میں پہونچنا اور وہاں پر دوبرس قید رہنا	۴۰۶۴
	The General Epistle of James written about this time.					اِس زمانہ کے قریب یعقوب کا عام نامہ لکھنا	
	The Jews build a wall, which hinders Agrippa from looking within the temple.					یہودیونکا ایک ایسي دیوار تعمیر کرنا جسکے سبب سے ایگرپا معبد میں نہ دیکھہ سکے	
	Ishmael the high priest deposed; Joseph, surnamed Cabei, is put in his place.					اسمعیل مقدم کاہن کا جلا وطن ہونا اور یوسف مخاطب بہ کابي کا بجاے اُسکے مقرر ہونا	
4065	Epistle of Paul to the Philippians.	65	62	۶۲	۶۵	پال کا فلپیوں کے نام نامہ لکھنا	۴۰۶۵
	Epistles to the Colossians, Ephesians, and Philemon.					کلسیوں اور اِفسي والوں اور فلیمن کے نام پال کا نامے لکھا	
	Martyrdom of James the Less, bishop of Jerusalem.					یعقوب صغیر بشپ اورشلیم کا شہید ہونا	
4066	Epistle of Paul to the Hebrews, written from Italy soon after he was set at liberty.	66	63	۶۳	۶۶	پال کا عبریوں کے نام اُسوقت اٹلي سے نامہ لکھنا جبکہ اسنے قید سے رہائي پائي	۴۰۶۶

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		Y. of J. C.	A. D.	عام سنہ مسیح	پیدایش مسیح		پیدایش
	Luke writes his Gospel and the Acts of the Apostles in this or the following year.					لوک کا اپنی انجیل اور اعمال حواریان کا اِس یا دوسرے سال میں لکھنا	
	Peter arrives at Rome.					پیٹر کا روم میں پہونچنا	
	Albinus, successor of Felix, arrives in Judæa.					ایلبینس جانشین فیلکس کا یہوداہ میں پہونچنا	
	Epistle of Paul to Titus, and his first Epistle to Timothy.					پال کا تیتی کو نامہ لکھنا اور تمتھی کو اول نامہ لکھنا	
	Mark writes his Gospel about this time.					اِس زمانہ کے قریب مارک کا اپنی انجیل لکھنا	
4067	Paul comes out of Italy into Judæa: visits the churches in Crete, Ephesus, Macedonia, and Greece.	67	64	۶۴	۶۷	پال کا اتلی سے یہوداہ میں آنا اور جزیرہ کریتی اور اِفسی ومقدونیہ اور یونان میں گذرنا	۴۰۶۷
	Agrippa takes the high priesthood from Jesus son of Gamaliel; gives it to Matthias son of Theophilus.					اگرپاہ کا جیسس بیٹی گمالیل سے مقدم کاہن کے عہدہ کو لیکر میتھی آز بیٹی تھیوفیلس کو بخشنا	
	Gessius Florus made governor of Judæa in place of Albinus.					جسیس فلورس کا بجاے ایلبینس کے یہوداہ کا حاکم ہونا	
	Nero sets fire to the city of Rome; throws the blame on the Christians, several of whom are put to death.					نیرو کا شہر روم کو آگ لگادینا اور اُسکا عیسائیوں پر الزام رکھنا جنمیں سے بہت مارے گئے	
	Peter writes his first Epistle, probably, from Rome.					پیٹر کا غالباً روم سے اول نامہ لکھنا	
4068	Peter writes his second Epistle, probably, from Rome, about the beginning of this year.	68	65	۶۵	۶۸	اِس سال کے شروع کے قریب غالبا روم سے پیٹر کا دوسرا نامہ لکھنا	۴۰۶۸
	Several prodigies at Jerusalem, this year, during the passover.					اِس سال کی عید فصح میں اورشلیم میں بہت سے واقعات عجیب کا پیش انا	
	Paul goes to Rome the last time; is there put into prison; also Peter.					پال کا اخیر مرتبہ روم کو جانا اور قید ہونا اور پیٹر کا بھی قید ہونا	
	Second Epistle of Paul to Timothy.					پال کا بنام تمتھی کے دوسرا نامہ لکھنا	
	The Epistle of Jude written in this or the following year.					اِس یا دوسری سال میں یہودا کا اپنا نامہ لکھنا	
4069	The martyrdom of Paul and Peter at Rome.	69	66	۶۶	۶۹	پال اور پیٹر کا روم میں شہید ہونا	۴۰۶۹
	Cestius Gallus governor of Syria comes to Jerusalem; enumerates the Jews at the passover.					سستیس گیلس حاکم ارم کا اورشلیم میں انا اور عید فصح میں یہودیونکو شمار کرنا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		Y. of J. C.	A. D.	عام سنہ مسیح	پیدایش مسیح		پیدایش
	Disturbances at Cæsarea, and at Jerusalem.					قیصریہ اور اورشلیم میں فسادوں کا ہونا	
	Florus puts several Jews to death.					فلورس کا بہت سے یہودیوں کو قتل کرنا	
	The Jews rise, and kill the Roman garrison at Jerusalem.					یہودیونکا برانگیختہ ہونا اور رومی فوج کو جو اورشلیم میں تھی قتل کرنا	
	A massacre of the Jews of Cæsarea and Palestine.					قیصریہ اور فلسطاین کے یہودیونکا قتل عام ہونا	
	All the Jews of Scythopolis slain in one night.					سائیتھو پالس کے یہودیونکا ایک رات میں بالکل قتل ہونا	
	Cestius governor of Syria comes into Judæa.					ارم کے حاکم سستیس کا یہوداہ میں آنا	
	He besieges the temple of Jerusalem; retires; is defeated by the Jews.					سستیس کا اورشلیم کے معبد کو محاصرہ کرنا اور محاصرہ اُٹھاکر چلا جانا اور یہودیوں سے شکست پانا	
	The Christians of Jerusalem, seeing a war about to break out, retire to Pella, in the kingdom of Agrippa, beyond Jordan.					اورشلیم کے عیسائیونکا یہہ معلوم کرکے کہ لڑائی واقع ہونے کو ہی پلا واقع سلطنت اگرپاہ میں اردن کے پار چلا جانا	
	Vespasian appointed by Nero for the Jewish war.					نیرو کا یہودیون سے لڑنے کے لئے ویسپیشین کو مقرر کرنا	
	Josephus made governor of Galilee.					جوزیفس کا جلیل کا حاکم ہونا	
	Vespasian sends his son Titus to Alexandria; comes himself to Antioch, and forms a numerous army.					ویسپیشین کا اپنے بیٹے کو سکندریہ میں بیھجنا اور خود انطاکیا میں جانا اور فوج تیار کرنا	
4070	Vespasian enters Judæa; subdues Galilee.	70	67	۶۷	۷۰	ویسپیشین کا یہوداہ میں آنا اور جلیل کو فتح کرنا	۴۰۷۰
	Josephus besieged in Jotapata.					جوزیفس کا جوتا پاتا میں محصور ہونا	
	Jotapata taken; Josephus surrenders to Vespasian.					جوتاپاتا کا فتح ہونا اور جوزیفس کا اپنے تئیں ویسپیشین کے حوالہ کرنا	
4070	Tiberias and Tarichea, which had revolted against Agrippa, reduced to obedience by Vespasian.	70	67	۶۷	۷۰	تبریاہ اور تبریچی والوں کا جنھوں نے اگرپاہ سے سرکشی کی تھی ویسپیشین کا مطیع ہونا	۴۰۷۰
	Division in Jerusalem.					اورشلیم کی تقسیم ہونا	
	The Zealots seize the temple, and commit violences in Jerusalem.					زی اولاٹس کا معبد کا چھین لینا اور اورشلیم میں ظلم کرنا	
	They depose Theophilus from being high priest, and put Phannias in his place.					زی اولاٹس کا تھیو فیلس کو مقدم کاہن کے عہدہ سے معزول کرنا اور فینیس کو اُسکی جگھہ مقرر کرنا	
	The Zealots send for the Idumæans to succour Jerusalem.					زی اولاٹس کا اورشلیم کی مدد کے لیئے ادومیونکو بولانا	
	They slay Ananus, Jesus son of Gamala, Zacharias son of Baruch.					زی اولاٹس اینینس اور جیسس بیٹی گیمیلا اور زکریا بیٹی باروق کو قتل کرنا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		Y. of J. C.	A. D.	عام سنہ مسیح	پیدایش مسیح		پیدایش
	The Idumæans retire from Jerusalem.					ادومیوں کا اورشلیم سے چلا جانا	
4071	Nero the emperor dies; Galba succeeds him.	71	68	۶۸	۷۱	نیرو شہنشاہ کا مرنا اور گیلبا کا اُس کا جانشیں ہونا	۴۰۷۱
	Vespasian takes all the places of strength in Judæa about Jerusalem.					ویسپیشین کا اورشلیم کے گرد نواح کے تمام مستحکم مقاموں یہوداہ پر قابض ہونا	
	Simon son of Gioras ravages Judæa and the south of Idumæa.					سائیمن بیٹی گیوراس کا یہوداہ اور جنوبی حصہ ادوم کو تاراج کرنا	
	In this or the following year John writes his three Epistles.					اس سال یا دوسرے میں یوحنا کا اپنے تینوں نامی لکھنا	
4072	Galba dies; Otho declared emperor.	72	69	۶۹	۷۲	گیلبا کا مرنا اور اوتھو کا شہنشاہ قرار پانا	۴۰۷۲
	Otho dies; Vitellius proclaimed emperor.					اوتھو کا مرنا اور ویٹلیس کا شہنشاہ ہونا	
	Vespasian declared emperor by his army; is acknowledged all over the East.					ویسپیشین کو سپاہ کا شہنشاہ کرنا اور تمام مشرقی ملکوں میں شہنشاہ مانا جانا	
	Josephus set at liberty.					جوزیفس کا رہائی پانا	
	John of Giscala heads the Zealots.					یوحنا گسکلا والے کا زیلاٹس کا سردار ہونا	
	Eleazar, son of Simon, forms a third party; makes himself master of the inner temple, or the court of the priests.					الیعزر بیٹی سائیمن کا تیسرا گروہ بنانا اور اندر کے حصہ معبد یا کاہنوں کی عدالت پر قابض ہونا	
4073	Titus marches against Jerusalem to besiege it.	73	70	۷۰	۷۳	ٹائیٹس کا اورشلیم کے محاصرہ کرنے کو جانا	۴۰۷۳
	Comes down before Jerusalem some days before the passover.					ٹائیٹس کا عید فصح سے چند روز پیشتر اورشلیم کے روبرو آنا	
	The factions unite at first against the Romans, but afterwards divide again.					سازش کرنے والوں کا اول رومیوں سے مقابلہ کرنے کے لیئے متفق ہونا بعدہ جدا ہوجانا	
	The Romans take the first inclosure of Jerusalem; open the second; they make a wall all round the city, which is reduced to distress by famine.					رومیوں کا اورشلیم کی اول فصیل کو لینا اور بعدہ دوسرے حاطہ پر قبضہ کرنا اور اُن کا تمام شہر کے گرد ایک دیوار بنانا جسکے سبب قحط سے اہل شہر کا تباہ ہونا	
	July 17, the perpetual sacrifice ceases in the temple.					معبد میں سترھویں جولائی کو دایمی قربانی کا بند ہونا	
	The Romans become masters of the court of the Gentiles, and set fire to the galleries.					رومیوں کا کفار کی عدالت پر قابض ہونا اور اُسکے برآمدوں میں آگ لگادینا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		Y. of J. C.	A. D.	عام سنہ مسیح	پیدایش مسیح		پیدایش
	A Roman soldier sets the temple on fire, notwithstanding Titus commands the contrary.					ایک رومي سپاهي کا باوجود ٹائیٹس کے برخلاف حکم کے معبد میں آگ لگادینا	
	The Romans, being now masters of the city and temple, offer sacrifices to their gods.					رومیوں کا شهر اور معبد کے مالک هوتے پر اپنے دیوتاؤں کو قربانیاں چڑهانا	
	The last inclosure of the city taken.					رومیوں کا شهر کي اخیر فصیل کو لینا	
	John of Giscala and Simon son of Gioras conceal themselves in the common sewers.					یوحنا گسکلي والے اور سائیمن بیٹی گیارس کا اپنے تئیں بدررو میں چهپانا	
4074	Titus demolishes the temple to its very foundation.	74	71	۷۱	۷۴	ٹائیٹس کا معبد کي بالکل بیخ کني کرنا	۴۰۷۴
	He also demolishes the city, reserving the towers of Hippicos, Phazael, and Mariamne.					ٹائیٹس کا بجز هپیکاس اور فزائیل اور میري ایمس کے برجوں کے شهر کو بهي مسمار کرنا	
	Titus returns to Rome with his father Vespasian; they triumph over Judæa.					ٹائیٹس کا اپنے باپ وبسپیشین کے همراه روم کو جانا اور یهوداه کي فتح پر خوشي کرنا	
4083	On the death of Vespasian, Domitian is declared emperor.	83	80	۸۰	۸۳	وبسپیشین کے مرنے کے بعد ڈومیشین کا شهنشاه پکارا جانا	۴۰۸۳
4098	John banished to Patmos.	98	95	۹۵	۹۸	یوحنا کا پٹمس کو جلا وطن کیا جانا	۴۰۹۸
4099	Domitian dies; Nerva declared emperor.	99	96	۹۶	۹۹	ڈومیشین کا مرنا اور نروا کا شهنشاه هونا	۴۰۹۹
4100	John liberated from exile.	100	97	۹۷	۱۰۰	یوحنا کا جلا وطني سے خلاصي پانا	۴۱۰۰
	John writes his Gospel and Revelation about this time.					یوحنا کا اِس زمانہ کے قریب اپني انجیل اور مشاهده لکهنا	

APPENDIX No. 2.

هجري اور عيسوي سنوں كي مطابقت ميں

On the correspondence between the Hijree and Christian æras.

The readers of my Commentary will be anxious to know at what time before the beginning of the Hijree æra those historical events happened, which are spoken of in the Bible, as well as to compare the Hijree æra with the Christian æra, I therefore think it advisable to annex a table which will show the conformity of the one æra with the other.

ميري تفسير كے پڑهنے والونكو' درباب واقعات تاريخانه مندرجه هولي بيبل كے اسبات كے دريافت كرنيكي حاجت پڑے گي' كه وہ واقعات كسقدر پيشتر سنه هجري كے واقع هوئے' اورنيز بعضي دفعه هجري سالوں كي مطابقت عيسوي سالوں سے ديكهني پڑے گي' اسواسطے مناسب هے' كه ايك مشهور جدول مطابقت هجري برسوں كي عيسوي برسوں سے لكهدوں' تا كه ايك سنه سے دوسرا سنه معلوم هوجاوے *

This table will give the Christian dates of the beginning of every new year of the Hijree æra, and thus the reader will easily find out every Hijree æra corresponding with the Christian æra. When, for instance, it is seen that the 1st. of the month of *Moohurrum* of the 1st. year of the Hijree æra corresponds with the 17th July of the 622nd. year of the Christian æra, the reader will then infer that all those events which happened towards the close of the month *Jumadalsanee,* must belong to the year 622 A. D; and those which took place afterwards till the month *Zilhij,* must be comprehended under the year 623 A. D; and so on.—

اس جدول ميں يهه بات بيان كي گئي هے' كه هرسال هجري كي ابتدا انگريزي مهينه كي كونسي تاريخ سے تهي' اس سے مطابقت هرسال هجري كي عيسوي سال سے معلوم هو سكتي هے' مثلا جب يهه معلوم هوا كه يكم محرم سنه ۱ هجري مطابق تها ۱۶ جولائي سنه ۶۲۲ عيسوي كے' تو پڑهنے والا جان سكتا هے' كه تمام واقعات جو قريب اختتام جمادالثاني تك هوئے هيں' وہ سنه ۶۲۲ عيسوي كے مطابق هيں' اور اسكي بعد جو واقعات ذوالحجه تك هوئے' وہ سنه ۶۲۳ ع كے مطابق هيں' وعلى هذالقياس *

The days of the beginning of every new year of the Hijree æra have alse been stated in this table. For the sake of brevity the undermentioned signs are used :—

هرسال هجري كے شروع پر جو دن تها' وہ بهي اس جدول ميں لكها گيا هے' مگر واسطے اختصار كے هردن كے ليئے' حسب تفصيل ذيل حرفونكے نشان مقرر كيئے هيں *

Su.	for	Suuday.
M.	...	Monday.
Tu.	...	Tuesday.
W.	...	Wednesday.
Th.	...	Thursday.
Fr.	...	Friday.
S.	...	Saturday.

Our Hijree æra is according to the *Lunar year*, and the beginning of our months is conformed to the appearance of the *New* moon. No month exceeds 30 days; and no month contains less than 29 days. The Mohomedan lawful months cannot therefore be reduced to a certain system, by which to account for all their months. Hence astronomers have, for regulating them, appointed 30 days to one month, and 29 days to the next one following it, and so on respectively in the whole year. In 30 years they add 11 days to certain years for the purpose of making every Hijree year agree with the yearly motion of the moon, and it is by this method of calculation that all our regulated Hijree years are reckoned:—

The Christian, Latin, and Coptic æras are according to the *Solar year*, and there is a fixed number of days in every month of the year of those æras. A table showing every month of the year in the four æras (Hijree, Christian, Latin, and Coptic) and the number of days contained in it, is subjoined.

اتوار	ا
پیر یا سوموار	ب
منگل	ج
بدھ	د
جمعرات	ہ
جمعہ	و
ہفتہ یا سنیچر	ز

ھجري سال قمري ھیں ، اور شرع میں ابتدا مھینے کي رویت ھلال سے معتبر ھے ، مگر کوئي مھینہ ۳۰ دن سے زیادہ ، اور ۲۹ دن سے کم نھیں ھوتا ، پس شرعي مھینے حساب میں نھیں اسکتے ، اسلیئے اھل نجوم حساب بذا نیکو ایک مھینہ ۳۰ دن کا ، اور ایک مھینہ ۲۹ دن کا شمار کرتے ھیں ، اور چاند کے دورہ کا حساب پورا کرنیکو ، تیس برس میں گیارہ دن سالہاء معین میں ایک ایک کرکر بڑھا لیتے ھیں ، اور اسي قاعدہ پر تمام حسابي سال لکھے جاتے ھیں *

انگریزي اور رومي اور قبطي سال شمسي ھیں اور ھرایک مھینہ کے لیئے دن مقرر ھیں چنانچہ اِس جدول سے جو ھم لکھتے ھیں ھرایک مھینہ اور اُسکے دنونکي تعداد معلوم ھو گي *

The Latin and Coptic months, which correspond with each Christian month, are written opposite it. But the Hijree months are not so placed because of the inconsistency of the Solar year with the Lunar, whence a Hijree month sometimes corresponds with one Christian month and sometimes with another.

اِس جدول میں رومي اور قبطي مهينے جس انگريزي مهينه کے مطابق هوتے هيں آسکے مقابل لکھے گئے هيں ' مگر هجري مهينے اسطرح پر نهيں هيں ' کيونکه بسبب اِختلاف شمسي اور قمري کے وہ کبھي کسي مهينه کے مطابق هو جاتے هيں اور کبھي کسي مهينه کے *

انگریزي اور رومي اور قبطي اور هجري مهينے اور ان کے دنوں کي تعداد ۔

انگريزي مهينے	رومي مهينے	دنوں کي تعداد	قبطي مهينے انگريزي مهينوں کے اوسط سے شروع هوتي هيں	دنوں کي تعداد	هجري مهينے	دنوں کي تعداد
جنوري شروع سال	كانون الثاني	۳۱	شير	۲۶	محرم شروع سال	۳۰
فبروري	شباط	۲۸ يا ۲۹	برمهات	۲۵	صفر	۲۹
مارچ	اذار	۳۱	برموده	۲۷	ربيع الاول	۳۰
اپريل	نيسان	۳۰	بشنس	۲۶	ربيع الثاني	۲۹
مئي	ايار	۳۱	يوونه	۲۶	جمادي الاولى	۳۰
جون	خيزران	۳۰	ابيب	۲۵	جمادي الثانية	۲۹
جولائي	تاموز	۳۱	مسري / الدسی	۲۵ / ۳۰	رجب	۳۰
اگست	آب	۳۱	توت شروع سال	۲۹	شعبان	۲۹
ستمبر	ايلول	۳۰	بابه	۲۸	رمضان	۳۰
اکتوبر	تسرين الاول شروع سال	۳۱	هاتور	۲۸	شوال	۲۹
نوامبر	تسرين الثاني	۳۰	كيهك	۲۷	ذوالقعده	۳۰
دسمبر	كانون الاول	۳۱	طوبه	۲۷	ذوالحجه	۲۹

جدول مطابقت هجري سنوں کي عیسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عیسوي سنه Christian æra.	انگریزي تاریخ جو هجري هرسال کے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			هجري سنه Hijree æra.
	مهینه Month	تاریخ Date	دن Day	
۶۲۲ 622	جولائي July.	۱۶ 16	و Fr.	۱ 1
۶۲۳ 623	جولائي July.	۵ 5	ج Tu.	۲ 2
۶۲۴ 624	جون June.	۲۴ 24	ا Su.	۳ 3
۶۲۵ 625	جون June.	۱۳ 13	ه Th.	۴ 4
۶۲۶ 626	جون June.	۲ 2	ب M.	۵ 5
۶۲۷ 627	مئي May.	۲۳ 23	ز S.	۶ 6
۶۲۸ 628	مئي May.	۱۱ 11	د W.	۷ 7
۶۲۹ 629	مئي May.	۱۰ 10	ب M.	۸ 8
۶۳۰ 630	اپریل April.	۲۰ 20	و Fr.	۹ 9
۶۳۱ 631	اپریل April.	۹ 9	ج Tu.	۱۰ 10
۶۳۲ 632	مارچ March.	۲۹ 29	ا Su.	۱۱ 11
۶۳۳ 633	مارچ March.	۱۸ 18	ه Th.	۱۲ 12
۶۳۴ 634	مارچ March.	۷ 7	ب M.	۱۳ 13
۶۳۵ 635	فبروري February.	۲۵ 25	ز S.	۱۴ 14
۶۳۶ 636	فبروري February.	۱۴ 14	د W.	۱۵ 15
۶۳۷ 637	فبروري February.	۲ 2	ا Su.	۱۶ 16
۶۳۸ 638	جنوري January.	۲۳ 23	و Fr.	۱۷ 17
۶۳۹ 639	جنوري January.	۱۲ 12	ج Tu.	۱۸ 18
۶۴۰ 640	جنوري January.	۲ 2	ا Su.	۱۹ 19
	دسمبر December.	۲۱ 21	ه Th.	۲۰ 20
۶۴۱ 641	دسمبر December.	۱۰ 10	ب M.	۲۱ 21
۶۴۲ 642	نوامبر November.	۳۰ 30	ز S.	۲۲ 22
۶۴۳ 643	نوامبر November.	۱۹ 19	د W.	۲۳ 23
۶۴۴ 644	نوامبر November.	۹ 9	ا Su.	۲۴ 24
۶۴۵ 645	اکتوبر October.	۲۸ 28	و Fr.	۲۵ 25
۶۴۶ 646	اکتوبر October.	۱۷ 17	ج Tu.	۲۶ 26

جدول مطابقت ھجري سنوں کي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras

ھجري سنہ Hijree æra.	انگريزي تاريخ جو ھجري ھرسال کے شروع پرتھي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. دن Day	تاريخ Date	مہينہ Month	عيسوي سنہ Christian æra.
۲۷ 27	ا Su.	۷ 7	اکتوبر October.	۶۴۷ 647
۲۸ 28	ه Th.	۲۵ 25	ستمبر September.	۶۴۸ 648
۲۹ 29	ب M.	۱۴ 14	ستمبر September.	۶۴۹ 649
۳۰ 30	ز S.	۴ 4	ستمبر September.	۶۵۰ 650
۳۱ 31	د W.	۲۴ 24	اگست August.	۶۵۱ 651
۳۲ 32	ا Su.	۱۲ 12	اگست August.	۶۵۲ 652
۳۳ 33	و Fr.	۲ 2	اگست August.	
۳۴ 34	ج Tu.	۲۲ 22	جولائي July.	۶۵۳ 653
۳۵ 35	ز S.	۱۱ 11	جولائي July.	۶۵۴ 654
۳۶ 36	ه Th.	۳۰ 30	جون June	۶۵۵ 655
۳۷ 37	ب M.	۱۹ 19	جون June.	۶۵۶ 656
۳۸ 38	ز S.	۹ 9	جون June	۶۵۷ 657
۳۹ 39	د W.	۲۹ 29	مئي May.	۶۵۸ 658
۴۰ 40	ا Su.	۱۷ 17	مئي May	۶۵۹ 659
۴۱ 41	و Fr.	۷ 7	مئي May.	۶۶۰ 660
۴۲ 42	ج Tu.	۲۶ 26	اپريل April.	۶۶۱ 661
۴۳ 43	ز S.	۱۵ 15	اپريل April.	۶۶۲ 662
۴۴ 44	ه Th.	۴ 4	اپريل April.	۶۶۳ 663
۴۵ 45	ب M.	۲۴ 24	مارچ March.	۶۶۴ 664
۴۶ 46	و Fr.	۲۳ 23	مارچ March.	۶۶۵ 665
۴۷ 47	د W.	۳ 3	مارچ March.	۶۶۶ 666
۴۸ 48	ا Su.	۲۰ 20	فبروري February.	۶۶۷ 667
۴۹ 49	و Fr.	۹ 9	فبروري February.	۶۶۸ 668
۵۰ 50	ج Tu.	۲۹ 29	جنوري January.	۶۶۹ 669
۵۱ 51	ز S.	۱۸ 18	جنوري January.	۶۷۰ 670
۵۲ 52	ه Th.	۸ 8	جنوري January.	۶۷۱ 671

جدول مطابقت ہجری سنوں کي عیسوي سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æra.

سنہ ہجري Hijree æra.	دن Day	تاریخ Date	مہینہ Month	سنہ عیسوي Christian æra.
	انگریزي تاریخ جو ہجري ہرسال کے شروع ہوتي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			
۵۳ 53	ب M.	۲۷ 27	دسمبر December.	۶۷۲ 672
۵۴ 54	و Fr.	۱۶ 16	دسمبر December.	۶۷۳ 673
۵۵ 55	د W.	۶ 6	دسمبر December.	۶۷۴ 674
۵۶ 56	ا Su.	۲۵ 25	نوامبر November.	۶۷۵ 675
۵۷ 57	و Fr.	۱۴ 14	نوامبر November.	۶۷۶ 676
۵۸ 58	ج Tu.	۳ 3	نوامبر November.	۶۷۷ 677
۵۹ 59	ز S.	۲۳ 23	اکتوبر October.	۶۷۸ 678
۶۰ 60	ه Th.	۱۳ 13	اکتوبر October.	۶۷۹ 679
۶۱ 61	ب M.	۱ 1	اکتوبر October.	۶۸۰ 680
۶۲ 62	و Fr.	۲۰ 20	ستمبر September.	۶۸۱ 681
۶۳ 63	د W.	۱۰ 10	ستمبر September.	۶۸۲ 682
۶۴ 64	ا Su.	۳۰ 30	اگست August.	۶۸۳ 683
۶۵ 65	ه Th.	۱۳ 13	اگست August.	۶۸۴ 684
۶۶ 66	ج Tu.	۸ 8	اگست August.	۶۸۵ 685
۶۷ 67	ز S.	۲۸ 28	جولائي July.	۶۸۶ 686
۶۸ 68	ه Th.	۱۸ 18	جولائي July.	۶۸۷ 687
۶۹ 69	ب M.	۶ 6	جولائي July.	۶۸۸ 688
۷۰ 70	و Fr.	۲۵ 25	جون June.	۶۸۹ 689
۷۱ 71	د W.	۱۵ 15	جون June.	۶۹۰ 690
۷۲ 72	ا Su.	۴ 4	جون June.	۶۹۱ 691
۷۳ 73	ه Th.	۲۳ 23	مئی May.	۶۹۲ 692
۷۴ 74	ج Tu.	۱۳ 13	مئی May.	۶۹۳ 693
۷۵ 75	ز S.	۲ 2	مئی May.	۶۹۴ 694
۷۶ 76	د W.	۲۱ 21	اپریل April.	۶۹۵ 695
۷۷ 77	ب M.	۱۰ 10	اپریل April.	۶۹۶ 696
۷۸ 78	و Fr.	۳۰ 30	مارچ March.	۶۹۷ 697

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے

"Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنہ Christian æra.	انگریزي تاریخ جو هجري هرسال کے شروع پرتھي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — مهينہ Month	تاريخ Date	دن Day	سنہ هجري Hijree æra.
۶۹۸ 698	مارچ March.	۲۰ 20	د W.	۷۹ 79
۶۹۹ 699	مارچ March.	۹ 9	ا Su.	۸۰ 80
۷۰۰ 700	فبروري February.	۲۶ 26	ہ Th.	۸۱ 81
۷۰۱ 701	فبروري February.	۱۵ 15	ج Tu.	۸۲ 82
۷۰۲ 702	فبروري February.	۴ 4	ز S.	۸۳ 83
۷۰۳ 703	جنوري January.	۲۴ 24	د W.	۸۴ 84
۷۰۴ 704	جنوري January.	۱۴ 14	ب M.	۸۵ 85
۷۰۵ 705	جنوري January.	۲ 2	و Fr.	۸۶ 86
	دسمبر December.	۲۳ 23	د W.	۸۷ 87
۷۰۶ 706	دسمبر December.	۱۲ 12	ا Su.	۸۸ 88
۷۰۷ 707	دسمبر December.	۱ 1	ہ Th.	۸۹ 89
۷۰۸ 708	نوامبر November.	۲۰ 20	ج Tu.	۹۰ 90
۷۰۹ 709	نوامبر November.	۹ 9	ز S.	۹۱ 91

عيسوي سنہ Christian æra.	انگریزي تاریخ جو هجري هرسال کے شروع پرتھي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — مهينہ Month	تاريخ Date	دن Day	سنہ هجري Hijree æra.
۷۱۰ 710	اکتوبر October.	۲۹ 29	د W.	۹۲ 92
۷۱۱ 711	اکتوبر October.	۱۹ 19	ب M.	۹۳ 93
۷۱۲ 712	اکتوبر October.	۷ 7	و Fr.	۹۴ 94
۷۱۳ 713	ستمبر September.	۲۶ 26	ج Tu.	۹۵ 95
۷۱۴ 714	ستمبر September.	۱۶ 16	ا Su.	۹۶ 96
۷۱۵ 715	ستمبر September.	۵ 5	ہ Th.	۹۷ 97
۷۱۶ 716	اگست August.	۲۵ 25	ج Tu.	۹۸ 98
۷۱۷ 717	اگست August.	۱۴ 14	ز S.	۹۹ 99
۷۱۸ 718	اگست August.	۳ 3	د W.	۱۰۰ 100
۷۱۹ 719	جولائي July.	۲۳ 23	ب M.	۱۰۱ 101
۷۲۰ 720	جولائي July.	۱۲ 12	و Fr.	۱۰۲ 102
۷۲۱ 721	جولائي July.	۱ 1	ج Tu.	۱۰۳ 103
۷۲۲ 722	جون June.	۲۱ 21	ا Su.	۱۰۴ 104

جدول مطابقت هجري سنوں كي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنة Christian æra.	انكريزي تاريخ جو هجري هرسال كے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	هجري سنة Hijree æra.	عيسوي سنة Christian æra.	انكريزي تاريخ جو هجري هرسال كے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	هجري سنة Hijree æra.
٧٣٦ 736	جنوري January.	٢٠ 20	و Fr.	١١٨ 118	٧٢٣ 723	جون June.	١٠ 10	ه Th.	١٠٥ 105
٧٣٧ 737	جنوري January.	٨ 8	ج Tu.	١١٩ 119	٧٢٤ 724	مئي May.	٢٩ 29	ب M.	١٠٦ 106
	دسمبر December.	٢٩ 29	ا Su.	١٢٠ 120	٧٢٥ 725	مئي May.	١٩ 19	ز S.	١٠٧ 307
٧٣٨ 738	دسمبر December.	١٨ 18	ه Th.	١٢١ 121	٧٢٦ 726	مئي May.	٨ 8	د W.	١٠٨ 108
٧٣٩ 739	دسمبر December.	٧ 7	ب M.	١٢٢ 122	٧٢٧ 727	اپريل April.	٢٨ 28	ب M.	١٠٩ 109
٧٤٠ 740	نوامبر November.	٢٦ 26	ز S.	١٢٣ 123	٧٢٨ 728	اپريل April.	١٦ 16	و Fr	١١٠ 110
٧٤١ 741	نوامبر November.	١٥ 15	د W.	١٢٤ 124	٧٢٩ 729	اپريل April.	٥ 5	ج Tu.	١١١ 111
٧٤٢ 742	نوامبر November.	٤ 4	ا Su.	١٢٥ 125	٧٣٠ 730	مارچ March.	٢٦ 26	ا Su.	١١٢ 112
٧٤٣ 743	اكتوبر October.	٢٥ 25	و Fr.	١٢٦ 126	٧٣١ 731	مارچ March.	١٥ 15	ه Th.	١١٣ 113
٧٤٤ 744	اكتوبر October.	١٣ 13	ج Tu.	١٢٧ 127	٧٣٢ 732	مارچ March.	٣ 3	ب M.	١١٤ 114
٧٤٥ 745	اكتوبر October.	٣ 3	ا Su.	١٢٨ 128	٧٣٣ 733	فبروري February.	٢١ 21	ز S.	١١٥ 115
٧٤٦ 746	ستمبر September.	١٢ 12	ه Th.	١٢٩ 129	٧٣٤ 734	فبروري February.	١٠ 10	د W.	١١٦ 116
٧٤٧ 747	ستمبر September.	١١ 11	ب M.	١٣٠ 130	٧٣٥ 735	جنوري January.	٣١ 31	ب M.	١١٧ 117

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنة Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			هجري سنة Hijree æra.
	مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	
۷۴۸ 748	اگست August.	۳۱ 31	ز S.	۱۳۱ 131
۷۴۹ 749	اگست August.	۲۰ 20	و Fr.	۱۳۲ 132
۷۵۰ 750	اگست August.	۹ 9	ا Su.	۱۳۳ 133
۷۵۱ 751	جولائي July.	۳۰ 30	و Fr.	۱۳۴ 134
۷۵۲ 752	جولائي July.	۱۸ 18	ج Tu.	۱۳۵ 135
۷۵۳ 753	جولائي July.	۷ 7	ز S.	۱۳۶ 336
۷۵۴ 754	جون June.	۲۷ 27	ه Th.	۱۳۷ 137
۷۵۵ 755	جون June.	۱۶ 16	ب M.	۱۳۸ 138
۷۵۶ 756	جون June.	۵ 5	ز S.	۱۳۹ 139
۷۵۷ 757	مئي May.	۲۵ 25	د W.	۱۴۰ 140
۷۵۸ 758	مئي May.	۱۴ 14	ا Su.	۱۴۱ 141
۷۵۹ 759	مئي May.	۴ 4	و Fr.	۱۴۲ 142
۷۶۰ 760	اپريل April.	۲۲ 22	ج Tu.	۱۴۳ 143
۷۶۱ 761	اپريل April.	۱۱ 11	ز S.	۱۴۴ 144
۷۶۲ 762	اپريل April.	۱ 1	ه Th.	۱۴۵ 145
۷۶۳ 763	مارچ March.	۲۱ 21	ب M.	۱۴۶ 146
۷۶۴ 764	مارچ March.	۱۰ 10	ز S.	۱۴۷ 147
۷۶۵ 765	فبروري February.	۲۷ 27	د W.	۱۴۸ 148
۷۶۶ 766	فبروري February.	۱۶ 16	ا Su.	۱۴۹ 149
۷۶۷ 767	فبروري February.	۶ 6	و Fr.	۱۵۰ 150
۷۶۸ 768	جنوري January.	۲۶ 26	ج Tu.	۱۵۱ 151
۷۶۹ 769	جنوري January.	۱۴ 14	ز S.	۱۵۲ 152
۷۷۰ 770	جنوري January.	۴ 4	ه Th.	۱۵۳ 153
	دسمبر December.	۲۴ 24	ب M.	۱۵۴ 154
۷۷۱ 771	دسمبر December.	۱۳ 13	ه Th.	۱۵۵ 155
۷۷۲ 772	دسمبر December.	۲ 2	د W.	۱۵۶ 156

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

سنۂ هجري Hijree æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			سنۂ عيسوي Christian æra.
	دن Day	تاريخ Date	مهينه Month	
۱۵۷ ·57	ا Su.	۲۱ 21	نوامبر November.	۷۷۳ 773
۱۵۸ 158	و Fr.	۱۱ 11	نوامبر November.	۷۷۴ 774
۱۵۹ 159	ج Tu.	۲۱ 21	اکتوبر October.	۱۷۵ 775
۱۶۰ 160	ز S.	۱۹ 19	اکتوبر October.	۷۷۶ 776
۱۶۱ 161	ه Th.	۹ 9	اکتوبر October.	۷۷۷ 777
۱۶۲ 162	ب M.	۲۸ 28	ستمبر September.	۷۷۸ 778
۱۶۳ 163	و Fr.	۱۷ 17	ستمبر September.	۷۷۹ 779
۱۶۴ 164	د W.	۶ 6	ستمبر September.	۷۸۰ 780
۱۶۵ 165	ا Su.	۲۶ 26	اگست August.	۷۸۱ 781
۱۶۶ 166	ه Th.	۱۵ 15	اگست August.	۷۸۲ 782
۱۶۷ 167	ج Tu.	۵ 5	اگست August.	۷۸۳ 783
۱۶۸ 168	ز S.	۲۴ 24	جولائي July.	۷۸۴ 784
۱۶۹ 169	ه Th.	۱۴ 14	جولائي July.	۸۸۵ 785

سنۂ هجري Hijree æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			سنۂ عيسوي Christian æra.
	دن Day	تاريخ Date	مهينه Month	
۱۷۰ 170	ب M.	۱۳ 13	جولائي July.	۷۸۶ 786
۱۷۱ 171	و Fr	۲۲ 22	جون June.	۷۸۷ 787
۱۷۲ 172	د W.	۱۱ 11	جون June.	۷۸۸ 788
۱۷۳ 173	ا Su.	۳۱ 31	مئی May.	۷۸۹ 789
۱۷۴ 174	ه Th.	۲۰ 20	مئی May.	۷۹۰ 790
۱۷۵ 175	ج Tu.	۱۰ 10	مئی May.	۷۹۱ 791
۱۷۶ 176	ز S.	۲۸ 28	اپریل April.	۷۹۲ 792
۱۷۷ 177	ه Th.	۱۸ 18	اپریل April.	۷۹۳ 793
۱۷۸ 178	ب M.	۷ 7	اپریل April.	۷۹۴ 794
۱۷۹ 179	و Fr.	۲۷ 27	مارچ March.	۷۹۵ 795
۱۸۰ 180	د W.	۱۶ 16	مارچ March.	۷۹۶ 796
۱۸۱ 181	ا Su.	۵ 5	مارچ March.	۷۹۷ 797
۱۸۲ 182	ه Th.	۲۲ 22	فبروري February.	۷۹۸ 798

جدول مطابقت هجري سنوں كي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

سنة عيسوي Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال كے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			سنة هجري Hijree æra.
	مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	
۷۹۹ 799	فبروري February.	۱۲ 12	ج Tu.	۱۸۳ 183
۸۰۰ 800	فبروري February.	۱ 1	ز S.	۱۸۴ 184
۸۰۱ 801	جنوري January.	۲۰ 20	د W.	۱۸۵ 185
۸۰۲ 202	جنوري January.	۱۰ 10	ب M.	۱۸۶ 186
	دسمبر December.	۳۰ 30	و Fr.	۱۸۷ 187
۸۰۳ 803	دسمبر December.	۲۰ 20	د W.	۱۸۸ 188
۸۰۴ 804	دسمبر December.	۸ 8	ا Su.	۱۸۹ 189
۸۰۵ 805	نوامبر November.	۲۷ 27	ه Th.	۱۹۰ 190
۸۰۶ 806	نوامبر November.	۱۷ 17	ج Tu.	۱۹۱ 191
۸۰۷ 807	نوامبر November.	۹ 9	ز S.	۱۹۲ 192
۸۰۸ 808	اكتوبر October.	۲۵ 25	د W.	۱۹۳ 193
۸۰۹ 809	اكتوبر October.	۱۵ 15	ب M.	۱۹۴ 194
۸۱۰ 810	اكتوبر October.	۴ 4	و Fr.	۱۹۵ 195
۸۱۱ 811	ستمبر September.	۲۳ 23	ج Tu.	۱۹۶ 196
۸۱۲ 812	ستمبر September.	۱۲ 12	ا Su.	۱۹۷ 197
۸۱۳ 813	ستمبر September.	۱ 1	ه Th.	۱۹۸ 198
۸۱۴ 814	اگست August.	۲۲ 22	ج Tu.	۱۹۹ 199
۸۱۵ 815	اگست August.	۱۱ 11	ز S.	۲۰۰ 200
۸۱۶ 816	جولائي July.	۳۰ 30	د W.	۲۰۱ 201
۸۱۷ 817	جولائي July.	۲۰ 20	ب M.	۲۰۲ 202
۸۱۸ 818	جولائي July.	۹ 9	و Fr.	۲۰۳ 203
۸۱۹ 819	جون June.	۲۸ 28	ج Tu.	۲۰۴ 204
۸۲۰ 820	جون June.	۱۷ 17	ا Su.	۲۰۵ 205
۸۲۱ 821	جون June.	۶ 6	ه Th.	۲۰۶ 206
۸۲۲ 822	مئي May.	۲۷ 27	ج Tu.	۲۰۷ 207
۸۲۳ 823	مئي May.	۱۶ 16	ز S.	۲۰۸ 208

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

هجري سنة Hijree æra.	دن Day	تاريخ Date	مهينة Month	عيسوي سنة Christian æra.
	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			
۲۰۹ 209	د W.	۴ 4	مئي May.	۸۲۴ 824
۲۱۰ 210	ب M.	۲۴ 24	اپريل April.	۸۲۵ 825
۲۱۱ 211	و Fr.	۱۳ 13	اپريل April.	۸۲۶ 826
۲۱۲ 212	ج Tu.	۲ 2	اپريل April.	۸۲۷ 827
۲۱۳ 213	ا Su.	۲۲ 22	مارچ March.	۸۲۸ 828
۲۱۴ 214	ه Th.	۱۱ 11	مارچ March.	۸۲۹ 829
۲۱۵ 215	ب M.	۲۸ 28	فبروري February.	۸۳۰ 830
۲۱۶ 216	ز S.	۱۸ 18	فبروري February.	۸۳۱ 831
۲۱۷ 217	د W.	۷ 7	فبروري February.	۸۳۲ 832
۲۱۸ 218	ب M.	۲۷ 27	جنوري January.	۸۳۳ 833
۲۱۹ 219	و Fr.	۱۶ 16	جنوري January.	۸۳۴ 834
۲۲۰ 220	ج Tu.	۵ 5	جنوري January.	۸۳۵ 835
۲۲۱ 221	ا Su.	۲۶ 26	دسمبر December.	
۲۲۲ 222	ه Th.	۱۴ 14	دسمبر December.	۸۳۶ 836
۲۲۳ 223	ب M.	۳ 3	دسمبر December.	۸۳۷ 837
۲۲۴ 224	ز S.	۲۳ 23	نوامبر November.	۸۳۸ 838
۲۲۵ 225	د W.	۱۲ 12	نوامبر November.	۸۳۹ 839
۲۲۶ 226	ا Su.	۲۲ 22	اکتوبر October.	۸۴۰ 840
۲۲۷ 227	و Fr.	۲۱ 21	اکتوبر October.	۸۴۱ 841
۲۲۸ 228	ج Tu.	۱۰ 10	اکتوبر October.	۸۴۲ 842
۲۲۹ 229	ا Su.	۳۰ 30	ستمبر September.	۸۴۳ 843
۲۳۰ 230	ه Th.	۱۸ 18	ستمبر September.	۸۴۴ 844
۲۳۱ 231	ب M.	۷ 7	ستمبر September.	۸۴۵ 845
۲۳۲ 232	ز S.	۲۸ 28	اگست August.	۸۴۶ 846
۲۳۳ 233	د W.	۱۷ 17	اگست August.	۸۴۷ 847
۲۳۴ 234	ا Su.	۵ 5	اگست August.	۸۴۸ 848

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنه Christian æra	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	هجري سنه Hijree æra.	عيسوي سنه Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	هجري سنه Hijree æra.
۸۶۲ 862	مارچ March.	۷ 7	ز S.	۲۴۸ 248	۸۴۹ 849	جولائي July.	۲۶ 26	و Fr.	۲۳۵ 235
۸۶۳ 863	فبروري February.	۲۴ 24	د W.	۲۴۹ 249	۸۵۰ 850	جولائي July.	۱۵ 15	ج Tu.	۲۳۶ 236
۸۶۴ 864	فبروري February.	۱۳ 13	ا Su.	۲۵۰ 250	۸۵۱ 851	جولائي July.	۵ 5	ا Su.	۲۳۷ 237
۸۶۵ 865	فبروري February.	۲ 2	و Fr.	۲۵۱ 251	۸۵۲ 852	جون June.	۲۳ 23	ه Th.	۲۳۸ 238
۸۶۶ 866	جنوري January.	۲۲ 22	ج Tu.	۲۵۲ 252	۸۵۳ 853	جون June.	۱۲ 12	ب M.	۲۳۹ 239
۸۶۷ 867	جنوري January.	۱۱ 11	ز S.	۲۵۳ 253	۸۵۴ 854	جون June.	۲ 2	ز S.	۲۴۰ 240
۸۶۸ 868	جنوري January.	۱ 1	ه Th.	۲۵۴ 254	۸۵۵ 855	مئي May.	۲۲ 22	د W.	۲۴۱ 241
	دسمبر December.	۲۰ 20	ب M.	۲۵۵ 255	۸۵۶ 856	مئي May.	۱۰ 10	ا Su.	۲۴۲ 242
۸۶۹ 869	دسمبر December.	۱۰ 10	ز S.	۲۵۶ 256	۸۵۷ 857	اپريل April.	۳۰ 30	و Fr.	۲۴۳ 243
۸۷۰ 870	نوامبر November.	۲۹ 29	د W.	۲۵۷ 257	۸۵۸ 858	اپريل April.	۱۹ 19	ج Tu.	۲۴۴ 244
۸۷۱ 871	نوامبر November.	۱۸ 18	ا Su.	۲۵۸ 258	۸۵۹ 859	اپريل April.	۸ 8	ز S.	۲۴۵ 245
۸۷۲ 872	نوامبر November.	۷ 7	و Fr.	۲۵۹ 259	۸۶۰ 860	مارچ March.	۲۸ 28	ه Th.	۲۴۶ 246
۸۷۳ 873	اکتوبر October.	۲۷ 27	ج Tu.	۲۶۰ 260	۸۶۱ 861	مارچ March.	۱۷ 17	ب M.	۲۴۷ 247

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

هجري سنه Hijree æra.	دن Day	تاريخ Date	مهينه Month	عيسوي سنه Christian æra.
	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			
۲۶۱ 261	ز S.	۱۶ 16	اكتوبر October.	۸۷۴ 874
۲۶۲ 262	ﻫ Th.	۶ 6	اكتوبر October.	۸۷۵ 875
۲۶۳ 263	ب M.	۲۴ 24	ستمبر September.	۸۷۶ 876
۲۶۴ 264	و Fr.	۱۳ 13	ستمبر September.	۸۷۷ 877
۲۶۵ 265	د W.	۳ 3	ستمبر September.	۸۷۸ 878
۲۶۶ 266	ا Su.	۲۳ 23	اگست August.	۸۷۹ 879
۲۶۷ 267	و Fr.	۱۲ 12	اگست August.	۸۸۰ 880
۲۶۸ 268	ج Tu.	۱ 1	اگست August.	۸۸۱ 881
۲۶۹ 269	ز S.	۲۱ 21	جولائي July.	۸۸۲ 882
۲۷۰ 270	ﻫ Th.	۱۱ 11	جولائي July.	۸۸۳ 883
۲۷۱ 271	ب M.	۲۹ 29	جون June.	۸۸۴ 884
۲۷۲ 272	و Fr.	۱۸ 18	جون June.	۸۸۵ 885
۲۷۳ 273	د W.	۸ 8	جون June.	۸۸۶ 886

هجري سنه Hijree æra.	دن Day	تاريخ Date	مهينه Month	عيسوي سنه Christian æra.
	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			
۲۷۴ 274	ا Su.	۲۸ 28	مئي May.	۸۸۷ 887
۲۷۵ 275	ﻫ Th.	۱۶ 16	مئي May.	۸۸۸ 888
۲۷۶ 276	ج Tu.	۶ 6	مئي May.	۸۸۹ 889
۲۷۷ 277	ز S.	۲۵ 25	اپريل April.	۸۹۰ 890
۲۷۸ 278	ﻫ Th.	۱۵ 15	اپريل April.	۸۹۱ 891
۲۷۹ 279	ب M.	۳ 3	اپريل April.	۸۹۲ 892
۲۸۰ 280	و Fr.	۲۳ 23	مارچ March.	۸۹۳ 893
۲۸۱ 281	د W.	۱۳ 13	مارچ March.	۸۹۴ 894
۲۸۲ 282	ا Su.	۲ 2	مارچ March.	۸۹۵ 895
۲۸۳ 283	ﻫ Th.	۱۹ 19	فبروري February.	۸۹۶ 896
۲۸۴ 284	ج Tu.	۸ 8	فبروري February.	۸۹۷ 897
۲۸۵ 285	ز S.	۲۸ 28	جنوري January.	۸۹۸ 898
۲۸۶ 286	د W.	۱۷ 17	جنوري January.	۸۹۹ 899

جدول مطابقت ھجري سنوں کي عیسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عیسوي سنہ Christian æra.	انگریزي تاریخ جو ھجري ھرسال کے شروع پرتھي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. مہینہ Month	تاریخ Date	دن Day	ھجري سنہ Hijree æra.
۹۰۰ 900	جنوري January.	۷ 7	ب M.	۲۸۷ 287
	دسمبر December.	۲۶ 26	و Fr.	۲۸۸ 288
۹۰۱ 901	دسمبر December.	۱۶ 16	د W.	۲۸۹ 289
۹۰۲ 902	دسمبر December.	۵ 5	ا Su.	۲۹۰ 290
۹۰۳ 903	نوامبر November.	۲۴ 24	ہ Th.	۲۹۱ 291
۹۰۴ 904	نوامبر November.	۱۳ 13	ج Tu.	۲۹۲ 292
۹۰۵ 905	نوامبر November.	۲ 2	ز S.	۲۹۳ 293
۹۰۶ 906	اکتوبر October.	۲۲ 22	د W.	۲۹۴ 294
۹۰۷ 907	اکتوبر October.	۱۲ 12	ب M.	۲۹۵ 295
۹۰۸ 908	ستمبر September.	۳۰ 30	و Fr.	۲۹۶ 296
۹۰۹ 909	ستمبر September.	۲۰ 20	د W.	۲۹۷ 297
۹۱۰ 910	ستمبر September.	۹ 9	ا Su.	۲۹۸ 298
۹۱۱ 911	اگست August.	۲۹ 29	ہ Th.	۲۹۹ 299
۹۱۲ 912	اگست August.	۱۸ 18	ج Tu.	۳۰۰ 300
۹۱۳ 913	اگست August.	۷ 7	ج Tu.	۳۰۱ 301
۹۱۴ 914	جولائي July.	۲۷ 27	د W.	۳۰۲ 302
۹۱۵ 915	جولائي July.	۱۷ 17	ب M.	۳۰۳ 303
۹۱۶ 916	جولائي July.	۵ 5	و Fr.	۳۰۴ 304
۹۱۷ 917	جون June.	۲۴ 24	ج Tu.	۳۰۵ 305
۹۱۸ 918	جون June.	۱۳ 13	ا Su.	۳۰۶ 306
۹۱۹ 919	جون June.	۳ 3	ہ Th.	۳۰۷ 307
۹۲۰ 920	مئي May.	۲۳ 23	ج Tu.	۳۰۸ 308
۹۲۱ 921	مئي May.	۱۲ 12	ز S.	۳۰۹ 309
۹۲۲ 922	مئي May.	۱ 1	د W.	۳۱۰ 310
۹۲۳ 923	اپریل April.	۲۱ 21	ب M.	۳۱۱ 311
۹۲۴ 924	اپریل April.	۹ 9	و Fr.	۳۱۲ 312

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

هجري سنه Hijree æra	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پرتهي / The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra — دن Day	تاريخ Date	مهينه Month	عيسوي سنه Christian æra
۳۱۳ 313	ج Tu.	۲۹ 29	مارچ March.	۹۲۵ 925
۳۱۴ 314	ا Su.	۱۹ 19	مارچ March.	۹۲۶ 926
۳۱۵ 315	ه Th.	۸ 8	مارچ March.	۹۲۷ 927
۳۱۶ 316	ب M.	۲۵ 25	فبروري February.	۹۲۸ 928
۳۱۷ 317	ز S.	۱۴ 14	فبروري February.	۹۲۹ 929
۳۱۸ 318	د W.	۳ 3	فبروري February.	۹۳۰ 930
۳۱۹ 319	ب M.	۲۴ 24	جنوري January.	۹۳۱ 931
۳۲۰ 320	و Fr.	۱۳ 13	جنوري January.	۹۳۲ 932
۳۲۱ 321	ج Tu.	۱ 1	جنوري January.	۹۳۳ 933
۳۲۲ 322	ا Su.	۲۲ 22	دسمبر December.	۹۳۳ 933
۳۲۳ 323	ه Th.	۱۱ 11	دسمبر December.	۹۳۴ 934
۳۲۴ 324	ب M.	۳۰ 30	نوامبر November.	۹۳۵ 935
۳۲۵ 325	ز S.	۱۹ 19	نوامبر November.	۹۳۶ 936
۳۲۶ 326	د W.	۸ 8	نوامبر November.	۹۳۷ 937
۳۲۷ 327	ب M.	۲۹ 29	اکتوبر October.	۹۳۸ 938
۳۲۸ 328	و Fr.	۱۸ 18	اکتوبر October.	۹۳۹ 939
۳۲۹ 329	ج Tu.	۶ 6	اکتوبر October.	۹۴۰ 940
۳۳۰ 330	ا Su.	۲۶ 26	ستمبر September.	۹۴۱ 941
۳۳۱ 331	ه Th.	۱۵ 15	ستمبر September.	۹۴۲ 942
۳۳۲ 332	ب M.	۴ 4	ستمبر September.	۹۴۳ 943
۳۳۳ 333	ز S.	۲۳ 23	اگست August.	۹۴۴ 944
۳۳۴ 334	د W.	۱۳ 13	اگست August.	۹۴۵ 945
۳۳۵ 335	ا Su.	۲ 2	اگست August.	۹۴۶ 946
۳۳۶ 336	و Fr.	۲۲ 22	جولائي July.	۹۴۷ 947
۳۳۷ 337	ج Tu.	۱۱ 11	جولائي July.	۹۴۸ 948
۳۳۸ 338	ا Su.	۱ 1	جولائي July.	۹۴۹ 949

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنه Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	هجري سنه Hijree æra.
۹۵۰ 950	جون June.	۲۳ 23	ﻫ Th.	۳۳۹ 339
۹۵۱ 951	جون June.	۹ 9	ب M.	۳۴۰ 340
۹۵۲ 952	مئی May.	۲۹ 29	ز S.	۳۴۱ 341
۹۵۳ 953	مئي May.	۱۸ 18	د W.	۳۴۲ 342
۹۵۴ 954	مئي May.	۷ 7	ا Su.	۳۴۳ 343
۹۵۵ 955	اپريل April.	۲۷ 27	و Fr.	۳۴۴ 344
۹۵۶ 956	اپريل April.	۱۵ 15	ج Tu.	۳۴۵ 345
۹۵۷ 957	اپريل April.	۴ 4	ز S.	۳۴۶ 346
۹۵۸ 958	مارچ March.	۲۵ 25	ﻫ Th.	۳۴۷ 347
۹۵۹ 959	مارچ March.	۱۴ 14	ب M.	۳۴۸ 348
۹۶۰ 960	مارچ March.	۳ 3	ز S.	۳۴۹ 349
۹۶۱ 961	فبروري February.	۲۰ 20	د W.	۳۵۰ 350
۹۶۲ 962	فبروري February.	۹ 9	ا Su.	۳۵۱ 351

عيسوي سنه Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	هجري سنه Hijree æra.
۹۶۳ 963	جنوری January.	۳۰ 30	و Fr.	۳۵۲ 352
۹۶۴ 964	جنوری January.	۱۹ 19	ج Tu.	۳۵۳ 353
۹۶۵ 965	جنوری January.	۷ 7	ز S.	۳۵۴ 354
	دسمبر December.	۲۸ 28	ﻫ Th.	۳۵۵ 355
۹۶۶ 966	دسمبر December.	۱۷ 17	ب M.	۳۵۶ 356
۹۶۷ 967	دسمبر December.	۷ 7	ز S.	۳۵۷ 357
۹۶۸ 968	نوامبر November.	۲۵ 25	د W.	۳۵۸ 358
۹۶۹ 969	نوامبر November.	۱۴ 14	ا Su.	۳۵۹ 359
۹۷۰ 970	نوامبر November.	۴ 4	و Fr.	۳۶۰ 360
۹۷۱ 971	اکتوبر October.	۲۴ 24	ج Tu.	۳۶۱ 361
۹۷۲ 972	اکتوبر October.	۱۲ 12	ز S.	۳۶۲ 362
۹۷۳ 973	اکتوبر October.	۲ 2	ﻫ Th.	۳۶۳ 363
۹۷۴ 974	ستمبر September.	۲۱ 21	ب M.	۳۶۴ 364

جدول مطابقت هجري سنوں كي عيسوي سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنة Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال كے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			هجري سنة Hijree æra.
	مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	
٩٧٥ 975	ستمبر September.	١٠ 10	و Fr.	٣٦٥ 365
٩٧٦ 976	اگست August.	٣٠ 30	د W.	٣٦٦ 366
٩٧٧ 977	اگست August.	١٩ 19	ا Su.	٣٦٧ 367
٩٧٨ 978	اگست August.	٩ 9	و Fr.	٣٦٨ 368
٩٧٩ 979	جولائي July.	٢٩ 29	ج Tu.	٣٦٩ 369
٩٨٠ 980	جولائي July.	١٧ 17	ز S.	٣٧٠ 370
٩٨١ 981	جولائي July.	٧ 7	ه Th.	٣٧١ 371
٩٨٢ 982	جون June.	٢٦ 26	ب M.	٣٧٢ 372
٩٨٣ 983	جون June.	١٥ 15	و Fr.	٣٧٣ 373
٩٨٤ 984	جون June.	٤ 4	د W.	٣٧٤ 374
٩٨٥ 985	مئی May.	٢٤ 24	ا Su.	٣٧٥ 375
٩٨٦ 986	مئی May.	١٣ 13	ه Th.	٣٧٦ 376
٩٨٧ 987	مئی May.	٣ 3	ج Tu.	٣٧٧ 377
٩٨٨ 988	اپريل April.	٢١ 21	ز S.	٣٧٨ 378
٩٨٩ 989	اپريل April	١١ 11	ه Th.	٣٧٩ 379
٩٩٠ 990	مارچ March.	٣١ 31	ب M.	٣٨٠ 380
٩٩١ 991	مارچ March.	٢٠ 20	و Fr.	٣٨١ 381
٩٩٢ 992	مارچ March.	٩ 9	د W.	٣٨٢ 382
٩٩٣ 993	فبروري February.	٢٦ 26	ا Su.	٣٨٣ 383
٩٩٤ 994	فبروري February.	١٥ 15	ه Th.	٣٨٤ 384
٩٩٥ 995	فبروري February.	٥ 5	ج Tu.	٣٨٥ 385
٩٩٦ 996	جنوري January.	٢٥ 25	ز S.	٣٨٦ 386
٩٩٧ 997	جنوري January.	١٤ 14	ه Th.	٣٨٧ 387
٩٩٨ 998	جنوري January.	٣ 3	ب M.	٣٨٨ 388
	دسمبر December.	٢٣ 23	و Fr.	٣٨٩ 389
٩٩٩ 999	دسمبر December.	١٣ 13	د W.	٣٩٠ 390

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنه Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	هجري سنه Hijree æra.
۱۰۰۰ 1000	دسمبر December.	۱ 1	ا Su.	۳۹۱ 391
۱۰۰۱ 1001	نوامبر November.	۲۰ 20	ه Th.	۳۹۲ 392
۱۰۰۲ 1002	نوامبر November.	۱۰ 10	ج Tu.	۳۹۳ 393
۱۰۰۳ 1003	اکتوبر October.	۳۰ 30	ز S.	۳۹۴ 394
۱۰۰۴ 1004	اکتوبر October.	۱۸ 18	د W.	۳۹۵ 395
۱۰۰۵ 1005	اکتوبر October.	۸ 8	ب M.	۳۹۶ 396
۱۰۰۶ 1006	ستمبر September.	۲۷ 27	و Fr.	۳۹۷ 397
۱۰۰۷ 1007	ستمبر September.	۱۷ 17	د W.	۳۹۸ 398
۱۰۰۸ 1008	ستمبر September.	۵ 5	ا Su.	۳۹۹ 399
۱۰۰۹ 1009	اگست August.	۲۵ 25	ه Th.	۴۰۰ 400
۱۰۱۰ 1010	اگست August.	۱۵ 15	ج Tu.	۴۰۱ 401
۱۰۱۱ 1011	اگست August.	۴ 4	ز S.	۴۰۲ 402
۱۰۱۲ 1012	جولائي July.	۲۳ 23	د W.	۴۰۳ 403
۱۰۱۳ 1013	جولائي July.	۱۳ 13	ب M.	۴۰۴ 404
۱۰۱۴ 1014	جولائي July.	۲ 2	و Fr.	۴۰۵ 405
۱۰۱۵ 1015	جون June.	۲۱ 21	ج Tu.	۴۰۶ 406
۱۰۱۶ 1016	جون June.	۱۰ 10	ا Su.	۴۰۷ 407
۱۰۱۷ 1017	مئي May.	۳۰ 30	ه Th.	۴۰۸ 408
۱۰۱۸ 1018	مئي May.	۲۰ 20	ج Tu.	۴۰۹ 409
۱۰۱۹ 1019	مئي May.	۹ 9	ز S.	۴۱۰ 410
۱۰۲۰ 1020	اپريل April.	۲۷ 27	د W.	۴۱۱ 411
۱۰۲۱ 1021	اپريل April.	۱۷ 17	ب M.	۴۱۲ 412
۱۰۲۲ 1022	اپريل April.	۶ 6	و Fr.	۴۱۳ 413
۱۰۲۳ 1023	مارچ March.	۲۶ 26	ج Tu.	۴۱۴ 414
۱۰۲۴ 1024	مارچ March.	۱۵ 15	ا Su.	۴۱۵ 415
۱۰۲۵ 1025	مارچ March.	۴ 4	ه Th.	۴۱۶ 416

جدول مطابقت هجري سنوں كي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

هجري سنه Hijree æra.	دن Day	تاريخ Date	مهينه Month	عيسوي سنه Christian æra.
	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			
۴۱۷ 417	ج Tu.	۲۲ 22	فبروري February.	۱۰۲۶ 1026
۴۱۸ 418	ز S.	۱۱ 11	فبروري February.	۱۰۲۷ 1027
۴۱۹ 419	د W.	۳۱ 31	جنوري January.	۱۰۲۸ 1028
۴۲۰ 420	ب M.	۲۰ 20	جنوري January.	۱۰۲۹ 1029
۴۲۱ 421	و Fr.	۹ 9	جنوري January.	۱۰۳۰ 1030
۴۲۲ 422	ج Tu.	۲۹ 29	دسمبر December.	
۴۲۳ 423	ا Su.	۱۹ 19	دسمبر December.	۱۰۳۱ 1031
۴۲۴ 424	ه Th.	۷ 7	دسمبر December.	۱۰۳۲ 1032
۴۲۵ 425	ب M.	۲۶ 26	نوامبر November.	۱۰۳۳ 1033
۴۲۶ 426	ز S.	۱۶ 16	نوامبر November.	۱۰۳۴ 1034
۴۲۷ 427	د W.	۵ 5	نوامبر November.	۱۰۳۵ 1035
۴۲۸ 428	ب M.	۲۵ 25	اکتوبر October.	۱۰۳۶ 1036
۴۲۹ 429	و Fr.	۱۴ 14	اکتوبر October.	۱۰۳۷ 1037
۴۳۰ 430	ج Tu.	۳ 3	اکتوبر October.	۱۰۳۸ 1038
۴۳۱ 431	ا Su.	۲۳ 23	ستمبر September.	۱۰۳۹ 1039
۴۳۲ 432	ه Th.	۱۱ 11	ستمبر September.	۱۰۴۰ 1040
۴۳۳ 433	ب M.	۳۱ 31	اگست August.	۱۰۴۱ 1041
۴۳۴ 434	ز S.	۲۱ 21	اگست August.	۱۰۴۲ 1042
۴۳۵ 435	د W.	۱۰ 10	اگست August.	۱۰۴۳ 0143
۴۳۶ 436	ا Su.	۲۹ 29	جولائي July.	۱۰۴۴ 1044
۴۳۷ 437	و Fr.	۱۹ 19	جولائي July.	۱۰۴۵ 1045
۴۳۸ 438	ج Tu.	۸ 8	جولائي July.	۱۰۴۶ 1046
۴۳۹ 439	ا Su.	۲۸ 28	جون June.	۱۰۴۷ 1047
۴۴۰ 440	ه Th.	۱۶ 16	جون June.	۱۰۴۸ 1048
۴۴۱ 441	ب M.	۵ 5	جون June.	۱۰۴۹ 1049
۴۴۲ 442	ز S.	۲۶ 26	مئی May.	۱۰۵۰ 1050

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنہ Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra — مهينہ Month	تاريخ Date	دن Day	هجري سنہ Hijree æra.
۱۰۵۱ 1051	مئي May.	۱۵ 15	د W.	۴۴۳ 443
۱۰۵۲ 1052	مئي May.	۳ 3	ا Su.	۴۴۴ 444
۱۰۵۳ 1053	اپريل April.	۲۳ 23	و Fr.	۴۴۵ 445
۱۰۵۴ 1054	اپريل April.	۱۲ 12	ج Tu.	۴۴۶ 446
۱۰۵۵ 1055	اپريل April.	۲ 2	ا Su.	۴۴۷ 447
۱۰۵۶ 1056	مارچ March.	۲۱ 21	ﻫ Th.	۴۴۸ 448
۱۰۵۷ 1057	مارچ March.	۱۰ 10	ب M.	۴۴۹ 449
۱۰۵۸ 1058	فبروري February.	۲۸ 28	ز S.	۴۵۰ 450
۱۰۵۹ 1059	فبروري February.	۱۱ 11	د W.	۴۵۱ 451
۱۰۶۰ 1060	فبروري February.	۶ 6	ا Su.	۴۵۲ 452
۱۰۶۱ 1061	جنوري January.	۲۶ 26	و Fr.	۴۵۳ 453
۱۰۶۲ 1062	جنوري January.	۱۵ 15	ج Tu.	۴۵۴ 454
۱۰۶۳	جنوري January.	۴ 4	ز S.	۴۵۵ 455
1063	ڈسمبر December.	۲۵ 25	ﻫ Th.	۴۵۶ 456
۱۰۶۴ 1064	ڈسمبر December.	۱۳ 13	ب M.	۴۵۷ 457
۱۰۶۵ 1065	ڈسمبر December.	۳ 3	ز S.	۴۵۸ 458
۱۰۶۶ 1066	نوامبر November.	۲۲ 22	د W.	۴۵۹ 459
۱۰۶۷ 1067	نوامبر November.	۱۱ 11	ا Su.	۴۶۰ 460
۱۰۶۸ 1068	اکتوبر October.	۳۱ 31	و Fr.	۴۶۱ 461
۱۰۶۹ 1069	اکتوبر October.	۲۰ 20	ج Tu.	۴۶۲ 462
۱۰۷۰ 1070	اکتوبر October.	۹ 9	ز S.	۴۶۳ 463
۱۰۷۱ 1071	ستمبر September.	۲۹ 29	ﻫ Th.	۴۶۴ 464
۱۰۷۲ 1072	ستمبر September.	۱۷ 17	ب M.	۴۶۵ 465
۱۰۷۳ 1073	ستمبر September.	۶ 6	و Fr.	۴۶۶ 466
۱۰۷۴ 1074	اگست August.	۲۷ 27	د W.	۴۶۷ 467
۱۰۷۵ 1075	اگست August.	۱۹ 19	ا Su.	۴۶۸ 468

جدول مطابقت هجري سنوں کي عیسوي سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

هجري سنه Hijree æra.	دن Day	تاریخ Date	مهینه Month	عیسوي سنه Christian æra.
	انگریزي تاریخ جو هجري هر سال کے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			
۴۶۹ 469	و Fr.	۵ 5	اگست August.	۱۰۷۶ 1076
۴۷۰ 470	ج Tu.	۲۵ 25	جولائي July.	۱۰۷۷ 1077
۴۷۱ 471	ز S.	۱۴ 14	جولائي July.	۱۰۷۸ 1078
۴۷۲ 472	ه Th.	۴ 4	جولائي July.	۱۰۷۹ 1079
۴۷۳ 473	ب M.	۲۲ 22	جون June.	۱۰۸۰ 1080
۴۷۴ 474	و Fr.	۱۱ 11	جون June.	۱۰۸۱ 1081
۴۷۵ 475	د W.	۱۰ 10	جون June.	۱۰۸۲ 1082
۴۷۶ 476	ا Su.	۲۱ 21	مئی May.	۱۰۸۳ 1083
۴۷۷ 477	و Fr.	۱۰ 10	مئی May.	۱۰۸۴ 1084
۴۷۸ 478	ج Tu.	۲۹ 29	اپریل April.	۱۰۸۵ 1085
۴۷۹ 479	ز S.	۱۸ 18	اپریل April	۱۰۸۶ 1086
۴۸۰ 480	ه Th.	۸ 8	اپریل April.	۱۰۸۷ 1087
۴۸۱ 481	ب M.	۲۷ 27	مارچ March.	۱۰۸۸ 1088
۴۸۲ 482	و Fr.	۱۶ 16	مارچ March.	۱۰۸۹ 1089
۴۸۳ 483	د W.	۶ 6	مارچ March.	۱۰۹۰ 1090
۴۸۴ 484	ا Su.	۲۳ 23	فبروري February.	۱۰۹۱ 1091
۴۸۵ 485	ه Th.	۱۲ 12	فبروري February.	۱۰۹۲ 1092
۴۸۶ 486	ج Tu.	۱ 1	فبروري February.	۱۰۹۳ 1093
۴۸۷ 487	ز S.	۲۱ 21	جنوري January.	۱۰۹۴ 1094
۴۸۸ 488	ه Th.	۱۱ 11	جنوري January.	۱۰۹۵ 1095
۴۸۹ 489	ب M.	۳۱ 31	دسمبر December.	
۴۹۰ 490	و Fr.	۱۹ 19	دسمبر December.	۱۰۹۶ 1096
۴۹۱ 491	د W.	۹ 9	دسمبر December.	۱۰۹۷ 1097
۴۹۲ 492	ا Su.	۲۸ 28	نوامبر November.	۱۰۹۸ 1098
۴۹۳ 493	ه Th.	۱۷ 17	نوامبر November.	۱۰۹۹ 1099
۴۹۴ 494	ج Tu.	۶ 6	نوامبر November.	۱۱۰۰ 1100

جدول مطابقت ہجري سنوں کي عیسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

ہجري سنة Hijree æra.	انگریزي تاریخ جو ہجري ہرسال کے شروع پرتہي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. دن Day	 تاریخ Date	 مہینه Month	عیسوي سنة Christian æra.
۴۹۵ 495	ز S.	۲۶ 26	اکتوبر October.	۱۱۰۱ 1101
۴۹۶ 496	د W.	۱۵ 15	اکتوبر October.	۱۱۰۲ 1102
۴۹۷ 497	ب M.	۵ 5	اکتوبر October.	۱۱۰۳ 1103
۴۹۸ 498	و Fr.	۲۳ 23	ستمبر September.	۱۱۰۴ 1104
۴۹۹ 499	د W.	۱۳ 13	ستمبر September.	۱۱۰۵ 1105
۵۰۰ 500	ا Su.	۲ 2	ستمبر September.	۱۱۰۶ 1106
۵۰۱ 501	ه Th.	۲۲ 22	اگست August.	۱۱۰۷ 1107
۵۰۲ 502	ج Tu.	۱۱ 11	اگست August.	۱۱۰۸ 1108
۵۰۳ 503	ز S.	۳۱ 31	جولائي July.	۱۱۰۹ 1109
۵۰۴ 504	د W.	۲۰ 20	جولائي July.	۱۱۱۰ 1110
۵۰۵ 505	ب M.	۱۸ 18	جولائي July.	۱۱۱۱ 1111
۵۰۶ 506	و Fr.	۲۸ 28	جون June.	۱۱۱۲ 1112
۵۰۷ 507	د W.	۱۸ 18	جون June.	۱۱۱۳ 1113
۵۰۸ 508	ا Su.	۷ 7	جون June.	۱۱۱۴ 1114
۵۰۹ 509	ه Th.	۲۷ 27	مئي May.	۱۱۱۵ 1115
۵۱۰ 510	ج Tu.	۱۶ 16	مئي May.	۱۱۱۶ 1116
۵۱۱ 511	ز S.	۵ 5	مئي May.	۱۱۱۷ 1117
۵۱۲ 512	د W.	۲۴ 24	اپریل April.	۱۱۱۸ 1118
۵۱۳ 513	ب M.	۱۴ 14	اپریل April.	۱۱۱۹ 1119
۵۱۴ 514	و Fr.	۲ 2	اپریل April.	۱۱۲۰ 1120
۵۱۵ 515	ج Tu.	۲۲ 22	مارچ March.	۱۱۲۱ 1121
۵۱۶ 516	ا Su.	۱۲ 12	مارچ March.	۱۱۲۲ 1122
۵۱۷ 517	ه Th.	۱ 1	مارچ March.	۱۱۲۳ 1123
۵۱۸ 518	ج Tu.	۱۹ 19	فبروري February.	۱۱۲۴ 1124
۵۱۹ 519	ز S.	۷ 7	فبروري February.	۱۱۲۵ 1125
۵۲۰ 520	و Fr.	۲۷ 27	جنوري January.	۱۱۲۶ 1126

جدول مطابقت ھجري سنوں کي عیسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عیسوي سنہ Christian æra.	انگریزي تاریخ جو ھجري ھرسال کے شروع پر تھی The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			ھجري سنہ Hijree æra.
	مہینہ Month	تاریخ Date	دن Day	
۱۱۲۷ 1127	جنوري January.	۱۷ 17	ب M.	۵۲۱ 521
۱۱۲۸ 1128	جنوري January.	۶ 6	و Fr.	۵۲۲ 522
	دسمبر December.	۲۳ 23	ج Tu.	۵۲۳ 523
۱۱۲۹ 1129	دسمبر December.	۱۵ 15	ا Su.	۵۲۴ 524
۱۱۳۰ 1130	دسمبر December.	۴ 4	٥ Th.	۵۲۵ 525
۱۱۳۱ 1131	نوامبر November.	۲۳ 23	ب M.	۵۲۶ 526
۱۱۳۲ 1132	نوامبر November	۱۲ 12	ز S.	۵۲۷ 527
۱۱۳۳ 1133	نوامبر November.	۱ 1	د W.	۵۲۸ 528
۱۱۳۴ 1134	اکتوبر October.	۲۲ 22	ب M.	۵۲۹ 529
۱۱۳۵ 1135	اکتوبر October.	۱۱ 11	و Fr.	۵۳۰ 530
۱۱۳۶ 1136	ستمبر September.	۲۹ 29	ج Tu.	۵۳۱ 531
۱۱۳۷ 1137	ستمبر September.	۱۹ 19	ا Su.	۵۳۲ 532
۱۱۳۸ 1138	ستمبر September.	۸ 8	٥ Th.	۵۳۳ 533
۱۱۳۹ 1139	اگست August.	۲۸ 28	ب M.	۵۳۴ 534
۱۱۴۰ 1140	اگست August.	۱۷ 17	ز S.	۵۳۵ 535
۱۱۴۱ 1141	اگست August.	۶ 6	د W.	۵۳۶ 536
۱۱۴۲ 1142	جولائي July.	۲۷ 27	ب M.	۵۳۷ 537
۱۱۴۳ 1143	جولائي July.	۱۶ 16	و Fr.	۵۳۸ 538
۱۱۴۴ 1144	جولائي July.	۴ 4	ج Tu.	۵۳۹ 539
۱۱۴۵ 1145	جون June.	۲۴ 24	ا Su.	۵۴۰ 540
۱۱۴۶ 1146	جون June.	۱۳ 13	٥ Th.	۵۴۱ 541
۱۱۴۷ 1147	جون June.	۲ 2	ب M.	۵۴۲ 542
۱۱۴۸ 1148	مئی May.	۲۲ 22	ز S.	۵۴۳ 543
۱۱۴۹ 1149	مئی May.	۱۱ 11	د W.	۵۴۴ 544
۱۱۵۰ 1150	اپریل April	۳۰ 30	ا Su.	۵۴۵ 545
۱۱۵۱ 1151	اپریل April.	۲۰ 20	و Fr.	۵۴۶ 546

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عیسوی سنہ Christian æra.	انگریزي تاریخ جو هجري هرسال کے شروع ہوتہي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — مہینہ Month	تاریخ Date	دن Day	هجري سنہ Hijree æra.
۱۱۵۲ 1152	اپریل April.	۸ 8	ج Tu.	۵۴۷ 547
۱۱۵۳ 1153	مارچ March.	۲۹ 29	ا Su.	۵۴۸ 548
۱۱۵۴ 1154	مارچ March.	۱۸ 18	ه Th.	۵۴۹ 549
۱۱۵۵ 1155	مارچ March.	۷ 7	ب M.	۵۵۰ 550
۱۱۵۶ 1156	فبروري February.	۲۵ 25	ز S.	۵۵۱ 551
۱۱۵۷ 1157	فبروري February.	۱۳ 13	د W.	۵۵۲ 552
۱۱۵۸ 1158	فبروري February.	۲ 2	ا Su.	۵۵۳ 553
۱۱۵۹ 1159	جنوري January.	۲۳ 23	و Fr.	۵۵۴ 554
۱۱۶۰ 1160	جنوري January.	۱۲ 12	ج Tu.	۵۵۵ 555
	دسمبر December.	۳۱ 31	ز S.	۵۵۶ 556
۱۱۶۱ 1161	دسمبر December.	۲۱ 21	ه Th.	۵۵۷ 557
۱۱۶۲ 1162	دسمبر December.	۱۰ 10	ب M.	۵۵۸ 558
۱۱۶۳ 1163	نوامبر November.	۳۰ 30	ز S.	۵۵۹ 559
۱۱۶۴ 1164	نوامبر November.	۱۸ 18	د W.	۵۶۰ 560
۱۱۶۵ 1165	نوامبر November.	۷ 7	ا Su.	۵۶۱ 561
۱۱۶۶ 1166	اکتوبر October.	۲۸ 28	و Fr.	۵۶۲ 562
۱۱۶۷ 1167	اکتوبر October.	۱۷ 17	ج Tu.	۵۶۳ 563
۱۱۶۸ 1168	اکتوبر October.	۵ 5	ز S.	۵۶۴ 564
۱۱۶۹ 1169	ستمبر September.	۲۵ 25	ه Th.	۵۶۵ 565
۱۱۷۰ 1170	ستمبر September.	۱۳ 13	ب M.	۵۶۶ 566
۱۱۷۱ 1171	ستمبر September.	۴ 4	ز S.	۵۶۷ 567
۱۱۷۲ 1172	اگست August.	۲۳ 23	د W.	۵۶۸ 568
۱۱۷۳ 1173	اگست August.	۱۲ 12	ا Su.	۵۶۹ 569
۱۱۷۴ 1174	اگست August.	۲ 2	و Fr.	۵۷۰ 570
۱۱۷۵ 1175	جولائي July.	۲۲ 22	ج Tu.	۵۷۱ 571
۱۱۷۶ 1176	جولائي July.	۱۰ 10	ز S.	۵۷۲ 572

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

سنه هجري Hijree æra.	دن Day	تاريخ Date	مهينه Month	سنه عيسوي Christian æra.
	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			
٥٧٣ 573	ه Th.	٣٠ 30	جون June.	١١٧٧ 1177
٥٧٤ 574	ب M.	١٩ 19	جون June.	١١٧٨ 1178
٥٧٥ 575	و Fr.	٨ 8	جون June.	١١٧٩ 1179
٥٧٦ 576	د W.	٢٨ 28	مئی May.	١١٨٠ 1180
٥٧٧ 577	ا Su.	١٧ 17	مئي May.	١١٨١ 1181
٥٧٨ 578	و Fr.	٧ 7	مئی May.	١١٨٢ 1182
٥٧٩ 579	ج Tu.	٢٦ 26	اپريل April.	١١٨٣ 1183
٥٨٠ 580	ز S.	١٣ 13	اپريل April	١١٨٤ 1184
٥٨١ 581	ه Th.	٣ 3	اپريل April.	١١٨٥ 1185
٥٨٢ 582	ب M.	٢٤ 24	مارچ March.	١١٨٦ 1186
٥٨٣ 583	و Fr.	١٣ 13	مارچ March.	١١٨٧ 1187
٥٨٤ 584	د W.	٢ 2	مارچ March.	١١٨٨ 1188
٥٨٥ 585	ا Su	١٩ 19	فبروري February.	١١٨٩ 1189
٥٨٦ 586	ه Th.	٨ 8	فبروري February.	١١٩٠ 1190
٥٨٧ 587	ج Tu.	٢٩ 29	جنوری January.	١١٩١ 1191
٥٨٨ 588	ز S.	١٨ 18	جنوري January.	١١٩٢ 1192
٥٨٩ 589	ه Th.	٧ 7	جنوري January.	١١٩٣ 1193
٥٩٠ 590	ب M.	٢٧ 27	دسمبر December.	
٥٩١ 591	و Fr.	١٦ 16	دسمبر December.	١١٩٤ 1194
٥٩٢ 592	د W.	٦ 6	دسمبر December.	١١٩٥ 1195
٥٩٣ 593	ا Su.	٢٣ 23	نوامبر November.	١١٩٦ 1196
٥٩٤ 594	ه Th.	١٣ 13	نوامبر November.	١١٩٧ 1197
٥٩٥ 595	ج Tu.	٣ 3	نوامبر November.	١١٩٨ 1198
٥٩٦ 596	ز S.	٢٢ 22	اکتوبر October.	١١٩٩ 1199
٥٩٧ 597	ه Th.	١٢ 12	اکتوبر October.	١٢٠٠ 1200
٥٩٨ 598	ب M.	١ 1	اکتوبر October.	١٢٠١ 1201

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

هجري سنه Hijree æra.	دن Day	تاريخ Date	مهينه Month	عيسوي سنه Christian æra.
	The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پرتهي			
٥٩٩ 599	و Fr.	٢٠ 20	ستمبر September.	١٢٠٢ 1202
٦٠٠ 600	د W.	١٠ 10	ستمبر September.	١٢٠٣ 1203
٦٠١ 601	ا Su.	٢٩ 29	اگست August.	١٢٠٤ 1204
٦٠٢ 602	ه Th	١٨ 18	اگست August.	١٢٠٥ 1205
٦٠٣ 603	ج Tu.	٨ 8	گست August.	١٢٠٦ 1206
٦٠٤ 604	ز S.	٢٨ 28	جولائي July.	١٢٠٧ 1207
٦٠٥ 605	د W.	١٦ 16	جولائي July.	١٢٠٨ 1208
٦٠٦ 606	ب M.	٦ 6	جولائي July.	١٢٠٩ 1209
٦٠٧ 607	و Fr.	٢٥ 25	جون June.	١٢١٠ 1210
٦٠٨ 608	د W.	١٥ 15	جون June.	١٢١١ 1211
٦٠٩ 609	ا Su.	٣ 3	جون June.	١٢١٢ 1212
٦١٠ 610	ه Th.	٢٣ 23	مئي May.	١٢١٣ 1213
٦١١ 611	ج Tu.	١٣ 13	مئي May.	١٢١٤ 1214

هجري سنه Hijree æra.	دن Day	تاريخ Date	مهينه Month	عيسوي سنه Christian æra.
	The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پرتهي			
٦١٢ 612	ز S.	٢ 2	مئي May.	١٢١٥ 1215
٦١٣ 613	د W.	٢٠ 20	اپريل April.	١٢١٦ 1216
٦١٤ 614	ب M.	١٠ 10	اپريل April.	١٢١٧ 1217
٦١٥ 615	و Fr.	٣٠ 30	مارچ March.	١٢١٨ 1218
٦١٦ 616	ج Tu.	١٩ 19	مارچ March.	١٢١٩ 1219
٦١٧ 617	ا Su.	٨ 8	مارچ March.	١٢٢٠ 1220
٦١٨ 618	ه Th.	٢٥ 25	فبروري February.	١٢٢١ 1221
٦١٩ 619	ج Tu.	١٥ 15	فبروري February.	١٢٢٢ 1222
٦٢٠ 620	ز S.	٣ 3	فبروري February.	١٢٢٣ 1223
٦٢١ 621	د W.	٢٤ 24	جنوري January.	١٢٢٤ 1224
٦٢٢ 622	ب M.	١٣ 13	جنوري January.	١٢٢٥ 1225
٦٢٣ 623	و Fr.	٢ 2	جنوري January.	١٢٢٦ 1226
٦٢٤ 624	ج Tu.	٢٢ 22	دسمبر December.	

جدول مطابقت هجري سنوں کي عیسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عیسوی سنہ Christian æra.	انگریزي تاریخ جو هجري هرسال کے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			هجري سنہ Hijree æra.
	مهینہ Month	تاریخ Date	دن Day	
۱۲۲۷ 1227	دسمبر December.	۱۲ 12	ا Su.	۶۲۵ 625
۱۲۲۸ 1228	نوامبر November.	۳۰ 30	ه Th.	۶۲۶ 626
۱۲۲۹ 1229	نوامبر November.	۲۰ 20	ج Tu.	۶۲۷ 627
۱۲۳۰ 1230	نوامبر November.	۹ 9	ز S.	۶۲۸ 628
۱۲۳۱ 1231	اکتوبر October.	۲۹ 29	د W.	۶۲۹ 629
۱۲۳۲ 1232	اکتوبر October.	۱۸ 18	ب M.	۶۳۰ 630
۱۲۳۳ 1233	اکتوبر October.	۷ 7	ا Su.	۶۳۱ 631
۱۲۳۴ 1234	ستمبر September.	۲۶ 26	ج Tu.	۶۳۲ 632
۱۲۳۵ 1235	ستمبر September.	۱۶ 16	ا Su.	۶۳۳ 633
۱۲۳۶ 1236	ستمبر September.	۳ 3	ه Th.	۶۳۴ 634
۱۲۳۷ 1237	اگست August.	۲۴ 24	ب M.	۶۳۵ 635
۱۲۳۸ 1238	اگست August.	۱۴ 14	ز S.	۶۳۶ 636
۱۲۳۹ 1239	اگست August.	۳ 3	د W.	۶۳۷ 637
۱۲۴۰ 1240	جولائي July.	۲۳ 23	ب M.	۶۳۸ 638
۱۲۴۱ 1241	جولائي July.	۱۲ 12	و Fr.	۶۳۹ 639
۱۲۴۲ 1242	جولائي July.	۱ 1	ج Tu.	۶۴۰ 640
۱۲۴۳ 1243	جون June.	۲۱ 21	ا Su.	۶۴۱ 641
۱۲۴۴ 1244	جون June.	۹ 9	ه Th.	۶۴۲ 642
۱۲۴۵ 1245	مئي May.	۲۹ 29	ب M.	۶۴۳ 643
۱۲۴۶ 1246	مئي May.	۱۹ 19	ز S.	۶۴۴ 644
۱۲۴۷ 1247	مئي May.	۸ 8	د W.	۶۴۵ 645
۱۲۴۸ 1248	اپریل April	۲۶ 26	ا Su.	۶۴۶ 646
۱۲۴۹ 1249	ابریل April.	۱۶ 16	و Fr.	۶۴۷ 647
۱۲۵۰ 1250	ابریل April.	۵ 5	ج Tu.	۶۴۸ 648
۱۲۵۱ 1251	مارچ March.	۲۶ 26	ا Su.	۶۴۹ 649
۱۲۵۲ 1252	مارچ March.	۱۳ 13	ه Th.	۶۵۰ 650

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے

"Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

هجري سنه Hijree æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			عيسوي سنه Christian æra.
	دن Day	تاريخ Date	مهينه Month	
۶۵۱ 651	ب M.	۳ 3	مارچ March.	۱۲۵۳ 1253
۶۵۲ 652	ز S.	۲۱ 21	فبروري February.	۱۲۵۴ 1254
۶۵۳ 653	د W.	۱۰ 10	فبروري February.	۱۲۵۵ 1255
۶۵۴ 654	ا Su.	۳۰ 30	جنوري January.	۱۲۵۶ 1256
۶۵۵ 655	و Fr.	۱۹ 19	جنوري January.	۱۲۵۷ 1257
۶۵۶ 656	ج Tu.	۸ 8	جنوري January.	۱۲۵۸ 1258
۶۵۷ 657	ا Su.	۲۹ 29	دسمبر December.	
۶۵۸ 658	ه Th.	۱۸ 18	دسمبر December.	۱۲۵۹ 1259
۶۵۹ 659	ب M.	۶ 6	دسمبر December.	۱۲۶۰ 1260
۶۶۰ 660	ز S.	۲۶ 26	نوامبر November.	۱۲۶۱ 1261
۶۶۱ 661	د W.	۱۵ 15	نوامبر November.	۱۲۶۲ 1262
۶۶۲ 662	ا Su.	۳ 3	نوامبر November.	۱۲۶۳ 1263
۶۶۳ 663	و Fr.	۲۴ 24	اکتوبر October.	۱۲۶۴ 1264
۶۶۴ 664	ج Tu.	۱۳ 13	اکتوبر October.	۱۲۶۵ 1265
۶۶۵ 665	ز S.	۲ 2	اکتوبر October.	۱۲۶۶ 1266
۶۶۶ 666	ه Th.	۲۲ 22	ستمبر September.	۱۲۶۷ 1267
۶۶۷ 667	ب M.	۱۰ 10	ستمبر September.	۱۲۶۸ 1268
۶۶۸ 668	ز S.	۳۱ 31	اگست August.	۱۲۶۹ 1269
۶۶۹ 669	د W.	۲۰ 20	اگست August.	۱۲۷۰ 1270
۶۷۰ 670	ا Su.	۹ 9	اگست August.	۱۲۷۱ 1271
۶۷۱ 671	و Fr.	۲۹ 29	جولائي July.	۱۲۷۲ 1272
۶۷۲ 672	ج Tu.	۱۸ 18	جولائي July.	۱۲۷۳ 1273
۶۷۳ 673	ز S.	۷ 7	جولائي July.	۱۲۷۴ 1274
۶۷۴ 674	ه Th.	۲۷ 27	جون June.	۱۲۷۵ 1275
۶۷۵ 675	ب M.	۱۵ 15	جون June.	۱۲۷۶ 1276
۶۷۶ 676	و Fr.	۴ 4	جون June.	۱۲۷۷ 1277

جدول مطابقت ہجري سنوں کي عيسوي سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

ہجري سنه Hijree æra.	دن Day	تاريخ Date	مهينه Month	عيسوي سنه Christian æra.
	انگريزي تاريخ جو ہجري ہرسال کے شروع پر تهي — The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			
۶۷۷ 677	د W.	۲۵ 25	مئي May.	۱۲۷۸ 1278
۶۷۸ 678	ا Su.	۱۳ 13	مئي May.	۱۲۷۹ 1279
۶۷۹ 679	و Fr.	۳ 3	مئي May.	۱۲۸۰ 1280
۶۸۰ 680	ج Tu.	۲۲ 22	اپريل April.	۱۲۸۱ 1281
۶۸۱ 681	ز S.	۱۱ 11	اپريل April	۱۲۸۲ 1282
۶۸۲ 682	ه Th.	۱ 1	اپريل April.	۱۲۸۳ 1283
۶۸۳ 683	ب M.	۲۰ 20	مارچ March.	۱۲۸۴ 1284
۶۸۴ 684	و Fr.	۱۹ 19	مارچ March.	۱۲۸۵ 1285
۶۸۵ 685	د W.	۲۷ 27	مارچ March.	۱۲۸۶ 1286
۶۸۶ 686	ا Su.	۱۶ 16	فبروري February.	۱۲۸۷ 1287
۶۸۷ 687	و Fr.	۶ 6	فبروري February.	۱۲۸۸ 1288
۶۸۸ 688	ج Tu.	۲۷ 27	فبروري February.	۱۲۸۹ 1289
۶۸۹ 689	ز S.	۱۳ 13	جنوري January.	۱۲۹۰ 1290
۶۹۰ 690	ه Th.	۴ 4	جنوري January.	۱۲۹۱ 1291
۶۹۱ 691	ب M.	۲۴ 24	دسمبر December.	
۶۹۲ 692	و Fr.	۱۲ 12	دسمبر December.	۱۲۹۲ 1292
۶۹۳ 693	د W.	۲ 2	دسمبر December.	۱۲۹۳ 1293
۶۹۴ 694	ا Su.	۲۱ 21	نوامبر November.	۱۲۹۴ 1294
۶۹۵ 695	ه Th.	۱۰ 10	نوامبر November.	۱۲۹۵ 1295
۶۹۶ 696	ج Tu.	۳۰ 30	اکتوبر October.	۱۲۹۶ 1296
۶۹۷ 697	ز S.	۱۹ 19	اکتوبر October.	۱۲۹۷ 1297
۶۹۸ 698	ه Th.	۹ 9	اکتوبر October.	۱۲۹۸ 1298
۶۹۹ 699	ب M.	۲۸ 28	ستمبر September.	۱۲۹۹ 1299
۷۰۰ 700	و Fr.	۱۹ 19	ستمبر September.	۱۳۰۰ 1300
۷۰۱ 701	د W.	۶ 6	ستمبر September.	۱۳۰۱ 1301
۷۰۲ 702	ز S.	۲۶ 26	اگست August.	۱۳۰۲ 1302

جدول مطابقت هجري سنوں كي عيسوي سنوں سے.

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

هجري سنة Hijree æra.	دن Day	تاريخ Date	مهينه Month	عيسوي سنة Christian æra.
۷۰۳ 703	ا Su.	۱۵ 15	اگست August.	۱۳۰۳ 1303
۷۰۴ 704	ج Tu.	۴ 4	اگست August.	۱۳۰۴ 1304
۷۰۵ 705	ز S.	۲۴ 24	جولائي July.	۱۳۰۵ 1305
۷۰۶ 706	د W.	۱۳ 13	جولائي July.	۱۳۰۶ 1306
۷۰۷ 707	ب M.	۳ 3	جولائي July.	۱۳۰۷ 1307
۷۰۸ 708	و Fr.	۲۱ 21	جون June.	۱۳۰۸ 1308
۷۰۹ 709	د W.	۱۱ 11	جون June.	۱۳۰۹ 1309
۷۱۰ 710	ا Su.	۳۱ 31	مئي May.	۱۳۱۰ 1310
۷۱۱ 711	ه Th.	۲۰ 20	مئي May.	۱۳۱۱ 1311
۷۱۲ 712	ج Tu.	۹ 9	مئي May.	۱۳۱۲ 1312
۷۱۳ 713	ز S.	۲۸ 28	اپريل April.	۱۳۱۳ 1313
۷۱۴ 714	د W.	۱۸ 18	اپريل April.	۱۳۱۴ 1314
۷۱۵ 715	ب M.	۷ 7	اپريل April.	۱۳۱۵ 1315

هجري سنة Hijree æra.	دن Day	تاريخ Date	مهينه Month	عيسوي سنة Christian æra.
۷۱۶ 716	و Fr.	۲۶ 26	مارچ March.	۱۳۱۶ 1316
۷۱۷ 717	د W.	۱۶ 16	مارچ March.	۱۳۱۷ 1317
۷۱۸ 718	ا Su.	۵ 5	مارچ March.	۱۳۱۸ 1318
۷۱۹ 719	ه Th.	۲۲ 22	فبروري February.	۱۳۱۹ 1319
۷۲۰ 720	ج Tu.	۱۲ 12	فبروري February.	۱۳۲۰ 1320
۷۲۱ 721	ز S.	۳۱ 31	جنوري January.	۱۳۲۱ 1321
۷۲۲ 722	د W.	۲۰ 20	جنوري January.	۱۳۲۲ 1322
۷۲۳ 723	ب M.	۱۰ 10	جنوري January.	۱۳۲۳ 1323
۷۲۴ 724	و Fr.	۳۰ 30	دسمبر December.	
۷۲۵ 725	ج Tu.	۱۲ 12	دسمبر December.	۱۳۲۴ 1324
۷۲۶ 726	ا Su.	۸ 8	دسمبر December.	۱۳۲۵ 1325
۷۲۷ 727	ه Th.	۲۷ 27	نوامبر November.	۱۳۲۶ 1326
۷۲۸ 728	ج Tu.	۱۷ 17	نوامبر November.	۱۳۲۷ 1327

Column heading (Month/Date/Day): انگريزي تاريخ جو هجري هرسال كے شروع پرتهي — The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنه Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	هجري سنه Hijree æra.
۱۳۲۸ 1328	نوامبر November.	۵ 5	ز S.	۷۲۹ 729
۱۳۲۹ 1329	اکتوبر October.	۲۵ 25	د W.	۷۳۰ 730
۱۳۳۰ 1330	اکتوبر October.	۱۵ 15	ب M.	۷۳۱ 731
۱۳۳۱ 1331	اکتوبر October.	۴ 4	و Fr.	۷۳۲ 732
۱۳۳۲ 1332	ستمبر September.	۲۲ 22	ج Tu.	۷۳۳ 733
۱۳۳۳ 1333	ستمبر September.	۱۲ 12	ا Su.	۷۳۴ 734
۱۳۳۴ 1334	ستمبر September.	۱ 1	ه Th.	۷۳۵ 735
۱۳۳۵ 1335	اگست August.	۲۱ 21	ب M.	۷۳۶ 736
۱۳۳۶ 1336	اگست August.	۱۰ 10	ز S.	۷۳۷ 737
۱۳۳۷ 1337	جولائي July.	۳۰ 30	د W.	۷۳۸ 738
۱۳۳۸ 1338	جولائي July.	۲۰ 20	ب M.	۷۳۹ 739
۱۳۳۹ 1339	جولائي July.	۹ 9	و Fr.	۷۴۰ 740
۱۳۴۰ 1340	جون June.	۲۷ 27	ج Tu.	۷۴۱ 741
۱۳۴۱ 1341	جون June.	۱۷ 17	ا Su.	۷۴۲ 742
۱۳۴۲ 1342	جون June.	۶ 6	ه Th.	۷۴۳ 743
۱۳۴۳ 1343	مئی May.	۲۵ 25	ب M.	۷۴۴ 744
۱۳۴۴ 1344	مئي May.	۱۵ 15	ز S.	۷۴۵ 745
۱۳۴۵ 1345	مئي May.	۴ 4	د W.	۷۴۶ 746
۱۳۴۶ 1346	اپريل April	۲۴ 24	ب M.	۷۴۷ 747
۱۳۴۷ 1347	اپريل April.	۱۳ 13	و Fr.	۷۴۸ 748
۱۳۴۸ 1348	اپريل April.	۱ 1	ج Tu.	۷۴۹ 749
۱۳۴۹ 1349	مارچ March.	۲۲ 22	ا Su.	۷۵۰ 750
۱۳۵۰ 1350	مارچ March.	۱۱ 11	ه Th.	۷۵۱ 751
۱۳۵۱ 1351	فبروری February.	۲۸ 28	ب M.	۷۵۲ 752
۱۳۵۲ 1352	فبروري February.	۱۸ 18	ز S.	۷۵۳ 753
۱۳۵۳ 1353	فبروری February.	۶ 6	د W.	۷۵۴ 754

جدول مطابقت ہجري سنوں کي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

سنہ ہجري Hijree æra.	انگريزي تاريخ جو ہجري ہرسال کے شروع پرتھي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. دن Day	تاريخ Date	مہينہ Month	سنہ عيسوي Christian æra.
۷۵۵ 755	۱ Su.	۲۵ 25	جنوري January.	۱۳۵۴ 1354
۷۵۶ 756	و Fr.	۱۶ 16	جنوري January.	۱۳۵۵ 1355
۷۵۷ 757	ج Tu.	۵ 5	جنوري January.	۱۳۵۶ 1356
۷۵۸ 758	۱ Su.	۲۵ 25	دسمبر December.	
۷۵۹ 759	ہ Th.	۱۴ 14	دسمبر December.	۱۳۵۷ 1357
۷۶۰ 760	ب M.	۳ 3	دسمبر December.	۱۳۵۸ 1358
۷۶۱ 761	ز S.	۲۳ 23	نوامبر November.	۱۳۵۹ 1359
۷۶۲ 762	د W.	۱۱ 11	نوامبر November.	۱۳۶۰ 1360
۷۶۳ 763	۱ Su.	۳۱ 31	اکتوبر October.	۱۳۶۱ 1361
۷۶۴ 764	و Fr.	۲۱ 21	اکتوبر October.	۱۳۶۲ 1362
۷۶۵ 765	ج Tu.	۱۰ 10	اکتوبر October.	۱۳۶۳ 1363
۷۶۶ 766	ز S.	۲۸ 28	ستمبر September.	۱۳۶۴ 1364
۷۶۷ 767	ہ Th.	۱۸ 18	ستمبر September.	۱۳۶۵ 1365
۷۶۸ 768	ب M.	۷ 7	ستمبر September,	۱۳۶۶ 1366
۷۶۹ 769	ز S.	۲۸ 28	اگست August.	۱۳۶۷ 1367
۷۷۰ 770	د W.	۱۶ 16	اگست August.	۱۳۶۸ 1368
۷۷۱ 771	۱ Su.	۵ 5	اگست August.	۱۳۶۹ 1369
۷۷۲ 772	و Fr.	۲۶ 26	جولائي July.	۱۳۷۰ 1370
۷۷۳ 773	ج Tu.	۱۵ 15	جولائي July.	۱۳۷۱ 1371
۷۷۴ 774	ز S.	۳ 3	جولائي July.	۱۳۷۲ 1372
۷۷۵ 775	ہ Th.	۲۴ 24	جون June.	۱۳۷۳ 1373
۷۷۶ 776	ب M.	۱۲ 12	جون June.	۱۳۷۴ 1374
۷۷۷ 777	ز S.	۲ 2	جون June.	۱۳۷۵ 1375
۷۷۸ 778	د W.	۲۱ 21	مئي May.	۱۳۷۶ 1376
۷۷۹ 779	۱ Su.	۱۰ 10	مئي May.	۱۳۷۷ 1377
۷۸۰ 780	و Fr.	۳۰ 30	اپريل April.	۱۳۷۸ 1378

جدول مطابقت هجري سنون كي عيسوي سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

هجري سنه Hijree æra.	دن Day	تاريخ Date	مهينه Month	عيسوي سنه Christian æra.
	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال كے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			
۷۸۱ 781	ج Tu.	۱۹ 19	اپريل April	۱۳۷۹ 1379
۷۸۲ 782	ز S.	۷ 7	اپريل April.	۱۳۸۰ 1380
۷۸۳ 783	ه Th.	۲۸ 28	مارچ March.	۱۳۸۱ 1381
۷۸۴ 784	ب M.	۱۷ 17	مارچ March.	۱۳۸۲ 1382
۷۸۵ 785	و F.	۶ 6	مارچ March.	۱۳۸۳ 1383
۷۸۶ 786	د W.	۲۴ 24	فبروري February.	۱۳۸۴ 1384
۷۸۷ 787	ا Su.	۱۲ 12	فبروري February.	۱۳۸۵ 1285
۷۸۸ 788	و Fr.	۲ 2	فبروري February.	۱۳۸۶ 1386
۷۸۹ 789	ج Tu.	۲۲ 22	جنوري January.	۱۳۸۷ 1387
۷۹۰ 790	ز S.	۱۱ 11	جنوري January.	۱۳۸۸ 1388
۷۹۱ 791	ه Th.	۳۱ 31	دسمبر December.	
۷۹۲ 792	ب M.	۲۰ 20	دسمبر December.	۱۳۸۹ 1389
۷۹۳ 793	و Fr.	۹ 9	دسمبر December.	۱۳۹۰ 1390
۷۹۴ 794	د W.	۲۹ 29	نوامبر November.	۱۳۹۱ 1391
۷۹۵ 795	ا Su.	۱۷ 17	نوامبر November.	۱۳۹۲ 1392
۷۹۶ 796	ه Th.	۶ 6	نوامبر November.	۱۳۹۳ 1393
۷۹۷ 797	ج Tu.	۲۷ 27	اكتوبر October.	۱۳۹۴ 1394
۷۹۸ 798	ز S.	۱۶ 16	اكتوبر October.	۱۳۹۵ 1395
۷۹۹ 799	ه Th.	۵ 5	اكتوبر October.	۱۳۹۶ 1396
۸۰۰ 800	ب M.	۲۴ 24	ستمبر September.	۱۳۹۷ 1397
۸۰۱ 801	و Fr.	۱۳ 13	ستمبر September.	۱۳۹۸ 1398
۸۰۲ 802	د W.	۳ 3	ستمبر September.	۱۳۹۹ 1399
۸۰۳ 803	ا Su.	۲۲ 22	اگست August.	۱۴۰۰ 1400
۸۰۴ 804	ه Th.	۱۱ 11	اگست August.	۱۴۰۱ 1401
۸۰۵ 805	ج Tu.	۱ 1	اگست August.	۱۴۰۲ 1402
۸۰۶ 806	ز S.	۲۱ 21	جولائي July.	۱۴۰۳ 1403

جدول مطابقت ھجري سنوں کي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنه Christian æra	انگريزي تاريخ جو ھجري ھرسال کے شروع پرتھي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	ھجري سنه Hijree æra
۱۴۰۴ 1404	جولائي July.	۱۰ 10	ه Th.	۸۰۷ 807
۱۴۰۵ 1405	جون June.	۲۹ 29	ب M.	۸۰۸ 808
۱۴۰۶ 1406	جون June.	۱۸ 18	و Fr.	۸۰۹ 809
۱۴۰۷ 1407	جون June.	۸ 8	د W.	۸۱۰ 810
۱۴۰۸ 1408	مئي May.	۲۷ 27	ا Su.	۸۱۱ 811
۱۴۰۹ 1409	مئي May.	۱۶ 16	ه Th.	۸۱۲ 812
۱۴۱۰ 1410	مئي May.	۶ 6	ج Tu.	۸۱۳ 813
۱۴۱۱ 1411	اپريل April.	۲۵ 25	ز S.	۸۱۴ 814
۱۴۱۲ 1412	اپريل April.	۱۳ 13	د W.	۸۱۵ 815
۱۴۱۳ 1413	اپريل April.	۳ 3	ب M.	۸۱۶ 816
۱۴۱۴ 1414	مارچ March.	۲۳ 23	و Fr.	۸۱۷ 817
۱۴۱۵ 1415	مارچ March.	۱۳ 13	د W.	۸۱۸ 818
۱۴۱۶ 1416	مارچ March.	۱ 1	ا Su.	۸۱۹ 819
۱۴۱۷ 1417	فبروري February.	۱۸ 18	ه Th.	۸۲۰ 820
۱۴۱۸ 1418	فبروري February.	۸ 8	ج Tu.	۸۲۱ 821
۱۴۱۹ 1419	جنوري January.	۲۸ 28	ز S.	۸۲۲ 822
۱۴۲۰ 1420	جنوري January.	۱۷ 17	د W.	۸۲۳ 823
۱۴۲۱ 1421	جنوري January.	۶ 6	ب M.	۸۲۴ 824
	دسمبر December.	۲۶ 26	و Fr.	۸۲۵ 825
۱۴۲۲ 1422	دسمبر December.	۱۵ 20	ج Tu.	۸۲۶ 826
۱۴۲۳ 1423	دسمبر December.	۵ 5	ا Su.	۸۲۷ 827
۱۴۲۴ 1424	نوامبر November.	۲۳ 23	ه Th.	۸۲۸ 828
۱۴۲۵ 1425	نوامبر November.	۱۳ 13	ج Tu.	۸۲۹ 829
۱۴۲۶ 1426	نوامبر November.	۲ 2	ز S.	۸۳۰ 830
۱۴۲۷ 1427	اکتوبر October.	۲۲ 22	د W.	۸۳۱ 831
۱۴۲۸ 1428	اکتوبر October.	۱۱ 11	ب M.	۸۳۲ 832

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنه Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			هجري سنه Hijree æra.
	مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	
۱۴۲۹ 1429	ستمبر September.	۳۰ 30	و Fr.	۸۳۳ 833
۱۴۳۰ 1430	ستمبر September.	۱۹ 19	ج Tu.	۸۳۴ 834
۱۴۳۱ 1431	ستمبر September.	۹ 9	ا Su.	۸۳۵ 835
۱۴۳۲ 1432	اگست August.	۲۸ 28	ه Th.	۸۳۶ 836
۱۴۳۳ 1433	اگست August.	۱۸ 18	ج Tu.	۸۳۷ 837
۱۴۳۴ 1434	اگست August.	۷ 7	ز S.	۸۳۸ 838
۱۴۳۵ 1435	جولائي July.	۲۷ 27	د W.	۸۳۹ 839
۱۴۳۶ 1436	جولائي July.	۱۶ 16	ب M.	۸۴۰ 840
۱۴۳۷ 1437	جولائي July.	۵ 5	و Fr.	۸۴۱ 841
۱۴۳۸ 1438	جون une.	۲۴ 24	ج Tu.	۸۴۲ 842
۱۴۳۹ 1439	جون June.	۱۴ 14	ا Su.	۸۴۳ 843
۱۴۴۰ 1440	جون June.	۲ 2	ه Th.	۸۴۴ 844
۱۴۴۱ 1441	مئي May.	۲۲ 22	ب M.	۸۴۵ 845
۱۴۴۲ 1442	مئي May.	۱۲ 12	ز S.	۸۴۶ 846
۱۴۴۳ 1443	مئي May.	۱ 1	د W.	۸۴۷ 847
۱۴۴۴ 1444	اپريل April.	۲۰ 20	ب M.	۸۴۸ 848
۱۴۴۵ 1445	اپريل April.	۹ 9	و Fr.	۸۴۹ 849
۱۴۴۶ 1446	مارچ March.	۲۹ 29	ج Tu.	۸۵۰ 850
۱۴۴۷ 1447	مارچ March.	۱۹ 19	ا Su.	۸۵۱ 851
۱۴۴۸ 1448	مارچ March.	۷ 7	ه Th.	۸۵۲ 852
۱۴۴۹ 1449	فبروري February.	۲۴ 24	ب M.	۸۵۳ 853
۱۴۵۰ 1450	فبروري February.	۱۴ 14	ز S.	۸۵۴ 854
۱۴۵۱ 1451	فبروري February.	۳ 3	د W.	۸۵۵ 855
۱۴۵۲ 1452	جنوري January.	۲۳ 23	ا Su.	۸۵۶ 856
۱۴۵۳ 1453	جنوري January.	۱۲ 12	و Fr.	۸۵۷ 857
۱۴۵۴	جنوري January.	۱ 1	ج Tu.	۸۵۸ 858

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

هجري سنہ Hijree æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			عيسوي سنہ Christian æra.
	دن Day	تاريخ Date	مهينہ Month	
۸۵۹ 859	ا Su.	۲۲ 22	دسمبر December.	1454
۸۶۰ 860	ه Th.	۱۱ 11	دسمبر December.	۱۴۵۵ 1455
۸۶۱ 861	ب M.	۲۹ 29	نوامبر November.	۱۴۵۶ 1456
۸۶۲ 862	ز S.	۱۹ 19	نوامبر November.	۱۴۵۷ 1457
۸۶۳ 863	د W.	۸ 8	نوامبر November.	۱۴۵۸ 1458
۸۶۴ 864	ا Su.	۲۸ 28	اکتوبر October.	۱۴۵۹ 1459
۸۶۵ 865	و Fr.	۱۷ 17	اکتوبر October.	۱۴۶۰ 1460
۸۶۶ 866	ج Tu.	۶ 6	اکتوبر October.	۱۴۶۱ 1461
۸۶۷ 867	ا Su.	۲۶ 26	ستمبر September.	۱۴۶۲ 1462
۸۶۸ 868	ه Th.	۱۵ 15	ستمبر September.	۱۴۶۳ 1463
۸۶۹ 869	ب M.	۲ 2	ستمبر September.	۱۴۶۴ 1464
۸۷۰ 870	ز S.	۲۴ 24	اگست August.	۱۴۶۵ 1465
۸۷۱ 871	د W.	۱۳ 13	اگست August.	۱۴۶۶ 1466
۸۷۲ 872	ا Su.	۲ 2	اگست August.	۱۴۶۷ 1467
۸۷۳ 873	و Fr.	۲۲ 22	جولائي July.	۱۴۶۸ 1468
۸۷۴ 874	ج Tu.	۱۱ 11	جولائي July.	۱۴۶۹ 1469
۸۷۵ 875	ز S.	۳۰ 30	جون June.	۱۴۷۰ 1470
۸۷۶ 876	ه Th.	۲۰ 20	جون June.	۱۴۷۱ 1471
۸۷۷ 877	ب M.	۸ 8	جون June.	۱۴۷۲ 1472
۸۷۸ 878	ز S.	۲۹ 29	مئي May.	۱۴۷۳ 1473
۸۷۹ 879	د W.	۱۸ 18	مئی May.	۱۴۷۴ 1474
۸۸۰ 880	۲ Su.	۷ 7	مئی May.	۱۴۷۵ 1475
۸۸۱ 881	و Fr.	۲۶ 26	اپريل April.	۱۴۷۶ 1476
۸۸۲ 882	ج Tu.	۱۵ 15	اپريل April	۱۴۷۷ 1477
۸۸۳ 883	ز S.	۴ 4	اپريل April.	۱۴۷۸ 1478
۸۸۴ 884	ه Th.	۲۵ 25	مارچ March.	۱۴۷۹ 1479

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

سنهٔ عيسوي Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			سنهٔ هجري Hijree æra.
	مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	
۱۴۸۰ 1480	مارچ March.	۱۳ 13	ب M.	۸۸۵ 885
۱۴۸۱ 1481	مارچ March.	۲ 2	و Fr.	۸۸۶ 886
۱۴۸۲ 1482	فبروري February.	۲۰ 20	د W.	۸۸۷ 887
۱۴۸۳ 1483	فبروري February.	۹ 9	ا Su.	۸۸۸ 888
۱۴۸۴ 1484	جنوري January.	۳۰ 30	و Fr.	۸۸۹ 889
۱۴۸۵ 1485	جنوري January.	۱۸ 18	ج Tu.	۸۹۰ 890
۱۴۸۶ 1486	جنوري January.	۷ 7	ز S.	۸۹۱ 891
	دسمبر December.	۲۸ 28	ه Th.	۸۹۲ 892
۱۴۸۷ 1487	دسمبر December.	۱۷ 17	ب M.	۸۹۳ 893
۱۴۸۸ 1488	دسمبر December.	۵ 5	و Fr.	۸۹۴ 894
۱۴۸۹ 1489	نوامبر November.	۲۵ 25	د W.	۸۹۵ 895
۱۴۹۰ 1490	نوامبر November.	۱۴ 14	ا Su.	۸۹۶ 896
۱۴۹۱ 1491	نوامبر November.	۴ 4	و Fr.	۸۹۷ 897
۱۴۹۲ 1492	اکتوبر October.	۲۳ 23	ج Tu.	۸۹۸ 898
۱۴۹۳ 1493	اکتوبر October.	۱۲ 12	ز S.	۸۹۹ 899
۱۴۹۴ 1494	اکتوبر October.	۲ 2	ه Th.	۹۰۰ 900
۱۴۹۵ 1495	ستمبر September.	۲۱ 21	ب M.	۹۰۱ 901
۱۴۹۶ 1496	ستمبر September.	۹ 9	و Fr.	۹۰۲ 902
۱۴۹۷ 1497	اگست August.	۳۰ 30	د W.	۹۰۳ 903
۱۴۹۸ 1498	اگست August.	۱۹ 19	ه Th.	۹۰۴ 904
۱۴۹۹ 1499	اگست August.	۸ 8	ب M.	۹۰۵ 005
۱۵۰۰ 1500	جولائي July.	۲۸ 28	ج Tu.	۹۰۶ 906
۱۵۰۱ 1501	جولائي July.	۱۷ 17	ز S.	۹۰۷ 907
۱۵۰۲ 1502	جولائي July.	۷ 7	ه Th.	۹۰۸ 908
۱۵۰۳ 1503	جون June.	۲۶ 26	ب M.	۹۰۹ 909
۱۵۰۴ 1504	جون June.	۱۴ 14	و Fr.	۹۱۰ 910

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

هجري سنه Hijree æra.	دن Day	تاريخ Date	مهينه Month	عيسوي سنه Christian æra.
	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			
۹۱۱ 911	د W.	۴ 4	جون June.	۱۵۰۵ 1505
۹۱۲ 912	ا Su.	۲۴ 24	مئي May.	۱۵۰۶ 1506
۹۱۳ 913	ه Th.	۱۳ 13	مئي May.	۱۵۰۷ 1507
۹۱۴ 914	ج Tu.	۲ 2	مئي May.	۱۵۰۸ 1508
۹۱۵ 915	ز S.	۲۱ 21	اپريل April.	۱۵۰۹ 1509
۹۱۶ 916	د W.	۱۰ 10	اپريل April.	۱۵۱۰ 1510
۹۱۷ 917	ب M.	۳۱ 31	مارچ March.	۱۵۱۱ 1511
۹۱۸ 918	و Fr.	۱۹ 19	مارچ March.	۱۵۱۲ 1512
۹۱۹ 919	د W.	۹ 9	مارچ March.	۱۵۱۳ 1513
۹۲۰ 920	ا Su.	۲۶ 26	فبروري February.	۱۵۱۴ 1514
۹۲۱ 921	ه Th.	۱۵ 15	فبروري February.	۱۵۱۵ 1515
۹۲۲ 922	ج Tu.	۵ 5	فبروري February.	۱۵۱۶ 1516
۹۲۳ 923	ز S.	۲۴ 24	جنوري January.	۱۵۱۷ 1517
۹۲۴ 924	د W.	۱۳ 13	جنوري January.	۱۵۱۸ 1518
۹۲۵ 925	ب M.	۳ 3	جنوري January.	۱۵۱۹ 1519
۹۲۶ 926	و Fr.	۲۳ 23	دسمبر December.	
۹۲۷ 927	د W.	۱۲ 12	دسمبر December.	۱۵۲۰ 1520
۹۲۸ 928	ا Su.	۱ 1	دسمبر December.	۱۵۲۱ 1521
۹۲۹ 929	ه Th.	۲۰ 20	نوامبر November.	۱۵۲۲ 1522
۹۳۰ 930	ج Tu.	۱۰ 10	نوامبر November.	۱۵۲۳ 1523
۹۳۱ 931	ز S.	۲۹ 29	اکتوبر October.	۱۵۲۴ 1524
۹۳۲ 932	د W.	۱۸ 18	اکتوبر October.	۱۵۲۵ 1525
۹۳۳ 933	ب M.	۸ 8	اکتوبر October.	۱۵۲۶ 1526
۹۳۴ 934	و Fr.	۲۷ 27	ستمبر September.	۱۵۲۷ 1527
۹۳۵ 935	ج Tu.	۱۵ 15	ستمبر September.	۱۵۲۸ 1528
۹۳۶ 936	ا Su.	۵ 5	ستمبر September.	۱۵۲۹ 1529

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

هجري سنہ Hijree æra.	دن Day	تاريخ Date	مهينہ Month	عيسوي سنہ Christian æra.
	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			
۹۳۷ 937	ه Th.	۲۵ 25	اگست August.	۱۵۳۰ 1530
۹۳۸ 938	ج Tu.	۱۵ 15	اگست August	۱۵۳۱ 1531
۹۳۹ 939	ز S.	۳ 3	اگست August.	۱۵۳۲ 1532
۹۴۰ 940	د W.	۲۳ 23	جولائي July.	۱۵۳۳ 1533
۹۴۱ 941	ب M.	۱۳ 13	جولائي July.	۱۵۳۴ 1534
۹۴۲ 942	و Fr.	۲ 2	جولائي July.	۱۵۳۵ 1535
۹۴۳ 943	ج Tu.	۲۰ 20	جون June.	۱۵۳۶ 1536
۹۴۴ 944	ا Su.	۱۰ 10	جون June.	۱۵۳۷ 1537
۹۴۵ 945	ه Th.	۳۰ 30	مئي May.	۱۵۳۸ 1538
۹۴۶ 946	ب M.	۱۹ 19	مئي May.	۱۵۳۹ 1539
۹۴۷ 947	ز S.	۸ 8	مئي May.	۱۵۴۰ 1540
۹۴۸ 948	د W.	۲۷ 27	اپريل April.	۱۵۴۱ 1541
۹۴۹ 949	ب M.	۱۷ 17	اپريل April.	۱۵۴۲ 1542
۹۵۰ 950	و Fr	۶ 6	اپريل April	۱۵۴۳ 1543
۹۵۱ 951	ج Tu.	۲۵ 25	مارچ March.	۱۵۴۴ 1544
۹۵۲ 952	ا Su.	۱۵ 15	مارچ March.	۱۵۴۵ 1545
۹۵۳ 953	ه Th.	۴ 4	مارچ March.	۱۵۴۶ 1546
۹۵۴ 954	ب M.	۲۱ 21	فبروري February.	۱۵۴۷ 1547
۹۵۵ 955	ز S.	۱۱ 11	فبروري February.	۱۵۴۸ 1548
۹۵۶ 956	د W.	۳۰ 30	جنوري January.	۱۵۴۹ 1549
۹۵۷ 957	ب M.	۲۰ 20	جنوري January.	۱۵۵۰ 1550
۹۵۸ 958	و Fr.	۹ 9	جنوري January.	۱۵۵۱ 1551
۹۵۹ 959	ج Tu.	۲۹ 29	دسمبر December.	
۹۶۰ 960	ا Su.	۱۸ 18	دسمبر December.	۱۵۵۲ 1552
۹۶۱ 961	ه Th.	۷ 7	دسمبر December	۱۵۵۳ 1553
۹۶۲ 962	ب M.	۲۶ 26	نوامبر Novembe	۱۵۵۴ 1554

جدول مطابقت هجري سنوں كي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنه Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال كے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			هجري سنه Hijree æra.
	مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	
۱۵۵۵ 1555	نوامبر November.	۱۶ 16	ز S.	۹۶۳ 963
۱۵۵۶ 1556	نوامبر November.	۴ 4	د W.	۹۶۴ 964
۱۵۵۷ 1557	اكتوبر October.	۲۴ 24	ا Su.	۹۶۵ 965
۱۵۵۸ 1558	اكتوبر October.	۱۴ 14	و Fr.	۹۶۶ 966
۱۵۵۹ 1559	اكتوبر October.	۳ 3	ج Tu.	۹۶۷ 967
۱۵۶۰ 1560	ستمبر September.	۲۲ 22	ا Su.	۹۶۸ 968
۱۵۶۱ 1561	ستمبر September.	۱۱ 11	ه Th.	۹۶۹ 969
۱۵۶۲ 1562	اگست August.	۳۱ 31	ب M.	۹۷۰ 970
۱۵۶۳ 1563	اگست August.	۲۱ 21	ز S.	۹۷۱ 971
۱۵۶۴ 1564	اگست August.	۹ 9	د W.	۹۷۲ 972
۱۵۶۵ 1565	جولائي July.	۲۹ 29	ا Su.	۹۷۳ 973
۱۵۶۶ 1566	جولائي July.	۱۹ 19	و Fr.	۹۷۴ 974
۱۵۶۷ 1567	جولائي July.	۸ 8	ج Tu	۹۷۵ 975
۱۵۶۸ 1568	جون June.	۲۶ 26	ز S.	۹۷۶ 976

عيسوي سنه Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال كے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			هجري سنه Hijree æra.
	مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	
۱۵۶۹ 1569	جون June.	۱۶ 16	ه Th.	۹۷۷ 977
۱۵۷۰ 1570	جون June.	۵ 5	ب M.	۹۷۸ 978
۱۵۷۱ 1571	مئي May.	۲۶ 26	ز S.	۹۷۹ 979
۱۵۷۲ 1572	مئي May.	۱۴ 14	د W.	۹۸۰ 980
۱۵۷۳ 1573	مئي May.	۳ 3	ا Su.	۹۸۱ 981
۱۵۷۴ 1574	اپريل April.	۲۳ 23	و Fr.	۹۸۲ 982
۱۵۷۵ 1575	اپريل April.	۱۲ 12	ج Tu.	۹۸۳ 983
۱۵۷۶ 1576	مارچ March.	۳۱ 31	ز S.	۹۸۴ 984
۱۵۷۷ 1577	مارچ March.	۲۱ 21	ه Th.	۹۸۵ 985
۱۵۷۸ 1578	مارچ March.	۱۰ 10	ب M.	۹۸۶ 986
۱۵۷۹ 1579	فبروري February.	۲۸ 28	ز S.	۹۸۷ 987
۱۵۸۰ 1580	فبروري February.	۱۷ 17	د W.	۹۸۸ 988
۱۵۸۱ 1581	فبروري February.	۵ 5	ا Su.	۹۸۹ 989
۱۵۸۲ 1582	جنوري January.	۲۶ 26	و Fr.	۹۹۰ 990

جدول مطابقت هجري سنوں كي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنه Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال كے شروع پرتھي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.						هجري سنه Hijree æra.
	بموجب قديم حساب كے According to the ancient method of calculation.		بموجب نئے حساب كے According to the modern method of calculation.				
	مهينه Month	تاريخ Date	سنه عيسوي Æra.	مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	
۱۵۸۳ 1583	جنوري January.	۲۵ 25			۱۵ 15	ج Tu.	۹۹۱ 991
۱۵۸۴ 1584	جنوري January.	۱۴ 14			۴ 4	ز S.	۹۹۲ 992
۱۵۸۵ 1585	جنوري January.	۳ 3	سنه ۱۵۸۴ æra 1584	دسمبر December.	۲۴ 24	ه Th.	۹۹۳ 993
	دسمبر December	۲۳ 23			۱۳ 13	ب M.	۹۹۴ 994
۱۵۸۶ 1586	دسمبر December.	۱۲ 12			۲ 2	و Fr.	۹۹۵ 995
۱۵۸۷ 1587	دسمبر December.	۲ 2		نوامبر November.	۲۲ 22	د W.	۹۹۶ 996
۱۵۸۸ 1588	نوامبر November.	۲۰ 20			۱۰ 10	ا Su.	۹۹۷ 997
۱۵۸۹ 1589	نوامبر November.	۱۰ 10		اكتوبر October.	۳۱ 31	و Fr.	۹۹۸ 998
۱۵۹۰ 1590	اكتوبر October.	۳۰ 30			۲۰ 20	ج Tu.	۹۹۹ 999
۵۹۱ 1591	اكتوبر October.	۱۹ 19			۹ 9	ز S.	۱۰۰۰ 1000
۱۵۹۲ 1592	اكتوبر October.	۸ 8		ستمبر September	۲۸ 28	ه Th.	۱۰۰۱ 1001
۱۵۹۳ 1593	ستمبر September	۲۷ 27			۱۷ 17	ب M.	۱۰۰۲ 1002
۱۵ ۴ 1594	ستمبر September.	۱۶ 16			۶ 6	و Fr.	۱۰۰۳ 1003

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hjree and Christian Æras.

عیسوی سنہ Christian æra.	انگریزی تاریخ جو هجری هرسال کے شروع پر تھی The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.						هجری سنہ Hijree æra.
	بموجب قدیم حساب کے According to the ancient method of calculation.		بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation.			دن Day	
	مہینہ Month	تاریخ Date	سنہ عیسوی Æra	مہینہ Month	تاریخ Date		
۱۵۹۵ 1595	ستمبر September	۶ 6		اگست August.	۲۷ 27	د W.	۱۰۰۴ 1004
۱۵۹۶ 1596	اگست August.	۲۵ 25			۱۵ 15	ا Su.	۱۰۰۵ 1005
۱۵۹۷ 1597	اگست August.	۱۴ 14			۳ 3	ہ Th.	۱۰۰۶ 1006
۱۵۹۸ 1598	اگست August.	۴ 4		جولائی July.	۱۵ 15	ج Tu.	۱۰۰۷ 1007
۱۵۹۹ 1599	جولائی July.	۲۴ 24			۱۴ 14	ز S.	۱۰۰۸ 1008
۱۶۰۰ 1600	جولائی July.	۱۳ 13			۳ 3	ہ Th.	۱۰۰۹ 1009
۱۶۰۱ 1601	جولائی July.	۲ 2		جون June.	۲۲ 22	ب M.	۱۰۱۰ 1010
۱۶۰۲ 1602	جون June.	۲ 2			۱۱ 11	و Fr.	۱۰۱۱ 1011
۱۶۰۳ 1603	جون June.	۱۱ 11			۱ 1	د W.	۱۰۱۲ 1012
۱۶۰۴ 1604	مئی May.	۳۰ 30			۲۰ 20	ا Su.	۱۰۱۳ 1013
۱۶۰۵ 1605	مئی May.	۱۹ 19			۹ 9	ہ Th.	۱۰۱۴ 1014
۱۶۰۶ 1606	مئی May.	۹ 9		اپریل April.	۲۹ 29	ج Tu.	۱۰۱۵ 1015
۱۶۰۷ 1607	اپریل April.	۲۸ 28			۱۸ 18	ز S.	۱۰۱۶ 1016

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنة Christian æra.	انگریزي تاریخ جو هجري هرسال کے شروع پرتھي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.					دن Day	هجري سنة Hijree æra.
	بموجب قدیم حساب کے According to the ancient method of calculation.		بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation.				
	مهينة Month	تاریخ Date	سنة عيسوي Æra.	مهينة Month	تاریخ Date		
١٦٠٨ 1608	اپریل April.	١٧ 17			٧ 7	ه Th.	١٠١٧ 1017
١٦٠٩ 1609	اپریل April.	٦ 6		مارچ March.	٢٧ 27	ب M.	١٠١٨ 1018
١٦١٠ 1610	مارچ March.	٢٦ 26			١٦ 16	و Fr.	١٠١٩ 1019
١٦١١ 1611	مارچ March.	١٦ 16			٦ 6	د W.	١٠٢٠ 1020
١٦١٢ 1612	مارچ March.	٤ 4		فبروري February.	٢٣ 23	ا Su.	١٠٢١ 1021
١٦١٣ 1613	فبروري February.	٢١ 21			١١ 11	ه Th.	١٠٢٢ 1022
١٦١٤ 1614	فبروري February.	١١ 11			١ 1	ج Tu.	١٠٢٣ 1023
١٦١٥ 1615	جنوري January.	٣١ 31			٢١ 21	ز S.	١٠٢٤ 1024
١٦١٦ 1616	جنوري January.	٢٠ 20			١٠ 10	د W.	١٠٢٥ 1025
١٦١٧ 1617	جنوري January.	٩ 9	سنة ١٦١٦ æra 1616	دسمبر December.	٣٠ 30	ب M.	١٠٢٦ 1026
	دسمبر December.	٢٩ 29			١٩ 19	و Fr.	١٠٢٧ 1027
١٦١٨ 1618	دسمبر December.	١٩ 19			٩ 9	د W.	١٠٢٨ 1028
١٦١٩ 1619	دسمبر December.	٨ 8		نوامبر November.	٢٨ 28	ا Su.	١٠٢٩ 1029

جدول مطابقت هجري سنوں كي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنة Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال كے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — بموجب قديم حساب كے According to the ancient method of calculation.		بموجب نئے حساب كے According to the modern method of calculation.			دن Day	هجري سنة Hijree æra.
	مهينه Month	تاريخ Date	سنه عيسوي Æra	مهينه Month	تاريخ Date		
۱۶۲۰ 1620	نوامبر November.	۲۶ 26			۱۶ 16	ه Th.	۱۰۳۰ 1030
۱۶۲۱ 1621	نوامبر November.	۱۶ 16			۶ 6	ج Tu.	۱۰۳۱ 1031
۱۶۲۲ 1622	نوامبر November.	۵ 5		اكتوبر October.	۲۶ 26	ز S.	۱۰۳۲ 1032
۱۶۲۳ 1623	اكتوبر October.	۲۵ 25			۱۵ 15	د W.	۱۰۳۳ 1033
۱۶۲۴ 1624	اكتوبر October.	۲۴ 24			۴ 4	ب M.	۱۰۳۴ 1034
۱۶۲۵ 1625	اكتوبر October.	۳ 3		ستمبر September.	۲۳ 23	و Fr.	۱۰۳۵ 1035
۱۶۲۶ 1626	ستمبر September	۲۲ 22			۱۲ 12	ج Tu.	۱۰۳۶ 1036
۱۶۲۷ 1627	ستمبر September.	۱۲ 12			۲ 2	ا Su.	۱۰۳۷ 1037
۱۶۲۸ 1628	اگست August.	۳۱ 31			۲۱ 21	ه Th.	۱۰۳۸ 1038
۱۶۲۹ 1629	اگست August.	۲۱ 21			۱۱ 11	ج Tu.	۱۰۳۹ 1039
۱۶۳۰ 1630	اگست August.	۱۰ 10		جولائي July.	۳۱ 31	ز S.	۱۰۴۰ 1040
۱۶۳۱ 1631	جولائي July.	۳۰ 30			۲۰ 20	د W.	۱۰۴۱ 1041
۱۶۳۲ 1632	جولائي July.	۱۹ 19			۹ 9	ب M.	۱۰۴۲ 1042

جدول مطابقت هجري سنون كي عيسوي سنون سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنه Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هر سال کے شروع پڑتي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — بموجب قديم حساب کے According to the ancient method of calculation. مهينه Month	تاريخ Date	بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation. عيسوي سنه Æra	مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	هجري سنه Hijree æra.
١٦٣٣ 1633	جولائي July.	٨ 8		جون June.	٢٨ 28	و Fr.	١٠٤٣ 1043
١٦٣٤ 1634	جون June.	٢٧ 27			١٧ 17	ج Tu.	١٠٤٤ 1044
١٦٣٥ 1635	جون June.	١٧ 17			٧ 7	ا Su.	١٠٤٥ 1045
١٦٣٦ 1636	جون June.	٥ 5		مئي May.	٢٦ 26	ه Th.	١٠٤٦ 1046
١٦٣٧ 1637	مئي May.	٢٦ 26			١٦ 16	ج Tu.	١٠٤٧ 1047
١٦٣٨ 1638	مئي May.	١٥ 15			٥ 5	ز S.	١٠٤٨ 1048
١٦٣٩ 1639	مئي May.	٤ 4		اپريل April.	٢٤ 24	د W.	١٠٤٩ 1049
١٦٤٠ 1640	اپريل April.	٢٣ 23			١٣ 13	ب M.	١٠٥٠ 1050
١٦٤١ 1641	اپريل April.	١٢ 12			٢ 2	و Fr.	١٠٥١ 1051
١٦٤٢ 1642	اپريل April	١ 1		مارچ March.	٢٢ 22	ج Tu.	١٠٥٢ 1052
١٦٤٣ 1643	مارچ March.	٢٢ 22			١٢ 12	ا Su.	١٠٥٣ 1053
١٦٤٤ 1644	مارچ March.	١٠ 10		فبروري February.	٢٩ 29	ه Th.	١٠٥٤ 1054
١٦٤٥ 1645	فبروري February.	٢٧ 27			١٧ 17	ب M.	١٠٥٥ 1055

حدول مطابقت هجري سنن کي عيسوي سنوں سے Table showing the correspondence etween the Hijree and Christian Æras.							
عیسوی سنہ Christian æra.	انکریزي تاریخ جو سجري هرسال کے شروع پرتهی The Christian date of the eginning of every new year of the Hijree æra.					دن Day	هجري سنہ Hijree æra.
	بموحب قدیم حساب کے According to the ancient method of calculation.		بموجب نئے حساب کے According to the modern method of caculation.				
	مهینہ Month	تاریخ Date	عیسوی سنہ Æra.	مهینہ Month	تاریخ Date		
۱۶۴۶ 1646	فبروري February.	۱۷ 17			۷ 7	ز S.	۱۰۵۶ 1056
۱۶۴۷ 1647	فبروری February.	۱۹ 19		جنوری January.	۲۷ 27	د W.	۱۰۵۷ 1057
۱۶۴۸ 1648	جنوري January.	۲۷ 27			۱۷ 17	ب M.	۱۰۵۸ 1058
۱۶۴۹ 1649	جنوری January.	۱۵ 15			۵ 5	و Fr.	۱۰۵۹ 1059
۱۶۵۰ 1650	جنوری January.	۴ 4	۱۶۴۹ 1649	دسمبر December.	۲۵ 25	ج Tu.	۱۰۶۰ 1060
	دسمبر December.	۲۵ 25			۱۵ 15	ا Su.	۱۰۶۱ 1061
۱۶۵۱ 1651	دسمبر December	۱۴ 14			۴ 4	ه Th.	۱۰۶۲ 1062
۱۶۵۲ 1652	دسمبر December.	۲ 2		نوامبر November.	۲۲ 22	ب M.	۱۰۶۳ 1063
۱۶۵۳ 1653	نوامبر November	۲۲ 22			۱۲ 12	ز S.	۱۰۶۴ 1064
۱۶۵۴ 1654	نوامبر November	۱۱ 11			۱ 1	د W.	۱۰۶۵ 1065
۱۶۵۵ 1655	اکتوبر October.	۳۱ 31			۲۱ 21	ا Su.	۱۰۶۶ 1066
۱۶۵۶ 1656	اکتوبر October.	۲۰ 20			۱۰ 10	و Fr.	۱۰۶۷ 1067
۱۶۵۷ 1657	اکتوبر October.	۹ 9		ستمبر September.	۲۹ 29	ج Tu.	۱۰۶۸ 1068

جدول مطابقت ھجري سنوں کي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æra.

عيسوي سنة Christian æra.	انگريزي تاريخ جو ھجري ھر سال کے شروع پر تھي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — بموجب قديم حساب کے According to the ancient method of calculation.		بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation			دن Day	ھجري سنة Hijree æra.
	مھينه Month	تاريخ Date	سنة عيسوي Æra.	مھينه Month	تاريخ Date		
۱۶۵۸ 1658	ستمبر September	۲۹ 29			۱۹ 19	ا Su.	۱۰۶۹ 1069
۱۶۵۹ 1659	ستمبر September.	۱۸ 18			۸ 8	ه Th.	۱۰۷۰ 1070
۱۶۶۰ 1660	ستمبر September.	۶ 6		اگست August.	۲۷ 27	ب M.	۱۰۷۱ 1071
۱۶۶۱ 1661	اگست August.	۲۷ 27			۱۷ 17	ز S.	۱۰۷۲ 1072
۱۶۶۲ 1662	اگست August.	۱۶ 16			۶ 6	د W.	۱۰۷۳ 1073
۱۶۶۳ 1663	اگست August.	۵ 5		جولائي July	۲۶ 26	ا Su.	۱۰۷۴ 1074
۱۶۶۴ 1664	جولائي July.	۲۵ 25			۱۵ 15	و Fr.	۱۰۷۵ 1075
۱۶۶۵ 1665	جولائي July.	۱۴ 14			۴ 4	ج Tu.	۱۰۷۶ 1076
۱۶۶۶ 1666	جولائي July.	۴ 4		جون June.	۲۴ 24	ا Su.	۱۰۷۷ 1077
۱۶۶۷ 1667	جون June.	۲۳ 23			۱۳ 13	ه Th.	۱۰۷۸ 1078
۱۶۶۸ 1668	جون June.	۱۱ 11			۱ 1	ب M.	۱۰۷۹ 1079
۱۶۶۹ 1669	جون June.	۱ 1		مئي May.	۲۲ 22	ز S.	۱۰۸۰ 1080
۱۶۷۰ 1670	مئي May.	۲۱ 21			۱۱ 11	د W.	۱۰۸۱ 1081

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنة Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع بر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — بموجب قديم حساب کے According to the ancient method of calculation. — مهينة Month	تاريخ Date	بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation. — سنه عيسوي Æra	مهينة Month	تاريخ Date	دن Day	هجري سنة Hijree æra.
۱۶۷۱ 1671	مئي May.	۱۰ 10		اپريل April.	۳۰ 30	ا Su.	۱۰۸۲ 1082
۱۶۷۲ 1672	اپريل April.	۲۹ 29			۱۹ 19	و Fr.	۱۰۸۳ 1083
۱۶۷۳ 1673	اپريل April.	۱۸ 18			۸ 8	ج Tu.	۱۰۸۴ 1084
۱۶۷۴ 1674	اپريل April	۷ 7		مارچ March.	۲۸ 28	ز S.	۱۰۸۵ 1085
۱۶۷۵ 1675	مارچ March.	۲۸ 28			۱۸ 18	ه Th.	۱۰۸۶ 1086
۱۶۷۶ 1676	مارچ March.	۱۶ 16			۶ 6	ب M.	۱۰۸۷ 1087
۱۶۷۷ 1677	مارچ March.	۶ 6		فبروري ebruary.	۲۳ 23	ز S.	۱۰۸۸ 1088
۱۶۷۸ 1678	فبروري February.	۲۳ 23			۱۳ 13	د W.	۱۰۸۹ 1089
۱۶۷۹ 1679	فبروري February.	۱۲ 12			۲ 2	ا Su.	۱۰۹۰ 1090
۱۶۸۰ 1680	فبروري February.	۲ 2		جنوري anuary.	۲۳ 23	و Fr.	۱۰۹۱ 1091
۱۶۸۱ 1681	جنوري January.	۲۱ 21			۱۱ 11	ج Tu.	۱۰۹۲ 1092
۱۶۸۲ 1682	جنوري January.	۱۰ 10	سنه ۱۶۸۱ æra 1681	دسمبر Deember.	۳۱ 31	ز S.	۱۰۹۳ 1093
	دسمبر December.	۳۱ 31			۲۱ 21	ه Th.	۱۰۹۴ 1094

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنہ Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هر سال کے شروع پر هے The Christian date of the beginning of every new year of the Hijre æra. — بموجب قديم حساب کے According to the ancient method of calculation. — مهينہ Month	تاريخ Date	بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation. — عيسوي سنہ Æra	مهينہ Month	تاريخ Date	دن Day	هجري سنہ Hijree æra.
۱۶۸۳ 1683	دسمبر December.	۲۰ 20			۱۰ 10	ب M.	۱۰۹۵ 1095
۱۶۸۴ 1684	دسمبر December.	۸ 8		نوامبر November.	۲۸ 28	و Fr.	۱۰۹۶ 1096
۱۶۸۵ 1685	نوامبر November	۲۸ 28			۱۸ 18	د W.	۱۰۹۷ 1097
۱۶۸۶ 1686	نوامبر November.	۱۷ 17			۷ 7	ا Su.	۱۰۹۸ 1098
۱۶۸۷ 1687	نوامبر November.	۷ 7		اکتوبر October.	۲۸ 28	و Fr.	۱۰۹۹ 1099
۱۶۸۸ 1688	اکتوبر October.	۲۶ 26			۱۶ 16	ج Tu.	۱۱۰۰ 1100
۱۶۸۹ 1689	اکتوبر October.	۱۵ 15			۵ 5	ز S.	۱۱۰۱ 1101
۱۶۹۰ 1690	اکتوبر October.	۵ 5		ستمبر September.	۲۵ 25	ه Th.	۱۱۰۲ 1102
۱۶۹۱ 1691	ستمبر September.	۲۴ 24			۱۴ 14	ب M.	۱۱۰۳ 1103
۱۶۹۲ 1692	ستمبر September.	۱۲ 12			۲ 2	و Fr.	۱۱۰۴ 1104
۱۶۹۳ 1693	ستمبر September.	۲ 2		اگست August.	۲۳ 23	د W.	۱۱۰۵ 1105
۱۶۹۴ 1694	اگست August.	۲۲ 22			۱۲ 12	ا Su.	۱۱۰۶ 1106
۱۶۹۵ 1695	اگست August.	۱۲ 12			۲ 2	و Fr.	۱۱۰۷ 1107

جدول مطابقت هجري سنہ کي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عیسوی سنہ Christian æra.	انگریزی تاریخ جو ہجری ہرسال کے شروع پرتھی The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — بموجب قدیم حساب کے According to the ancient method of calculation. — مہینہ Month	تاریخ Date	بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation. — عیسوی سنہ Æra.	مہینہ Month	تاریخ Date	دن Day	ہجری سنہ Hijree æra.
۱۶۹۶ 1696	جولائی July.	۳۱ 31			۲۱ 21	ج Tu.	۱۱۰۸ 1108
۱۶۹۷ 1697	جولائی July.	۲۰ 20			۱۰ 10	ز S.	۱۱۰۹ 1109
۱۶۹۸ 1698	جولائی July.	۱۰ 10		جون June.	۳۰ 30	ه Th.	۱۱۱۰ 1110
۱۶۹۹ 1699	جون June.	۲۹ 29			۱۹ 19	ب M.	۱۱۱۱ 1111
۱۷۰۰ 1700	جون June.	۱۸ 18			۷ 7	و Fr.	۱۱۱۲ 1112
۱۷۰۱ 1701	جون June.	۸ 8		مئی May.	۲۸ 28	د W.	۱۱۱۳ 1113
۱۷۰۲ 1702	مئی May.	۲۸ 28			۱۷ 17	ا Su.	۱۱۱۴ 1114
۱۷۰۳ 1703	مئی May.	۱۷ 17			۶ 6	ه Th.	۱۱۱۵ 1115
۱۷۰۴ 1704	مئی May.	۶ 6		اپریل April.	۲۵ 25	ج Tu.	۱۱۱۶ 1116
۱۷۰۵ 1705	اپریل April.	۲۵ 25			۱۴ 14	ز S.	۱۱۱۷ 1117
۱۷۰۶ 1706	اپریل April.	۱۵ 15			۴ 4	ه Th.	۱۱۱۸ 1118
۱۷۰۷ 1707	اپریل April.	۴ 4		مارچ March.	۲۴ 24	ب M.	۱۱۱۹ 1119
۱۷۰۸ 1708	مارچ March.	۲۳ 23			۱۲ 12	و Fr.	۱۱۲۰ 1120

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنه Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هر سال کے شروع پر تهي — The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — بموجب قديم حساب کے According to the ancient method of calculation. — مهينه Month	تاريخ Date	بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation. — سنه عيسوي Æra.	مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	هجري سنه Hijree æra.
۱۷۰۹ 1709	مارچ March.	۱۳ 13			۲ 2	د W.	۱۱۲۱ 1121
۱۷۱۰ 1710	مارچ March.	۲ 2		فبروري February.	۱۹ 19	ا Su.	۱۱۲۲ 1122
۱۷۱۱ 1711	فبروري February.	۱۹ 19			۸ 8	ه Th.	۱۱۲۳ 1123
۱۷۱۲ 1712	فبروري February.	۹ 9		جنوري January.	۲۹ 29	ج Tu.	۱۱۲۴ 1124
۱۷۱۳ 1713	جنوري January.	۲۸ 28			۱۷ 17	ز S.	۱۱۲۵ 1125
۱۷۱۴ 1714	جنوري January.	۱۷ 17			۶ 6	د W.	۱۱۲۶ 1126
۱۷۱۵ 1715	جنوري January.	۷ 7	سنه ۱۷۱۴ æra 1714	دسمبر December.	۲۷ 27	ب M.	۱۱۲۷ 1127
	دسمبر December	۲۷ 27			۱۶ 16	و Fr.	۱۱۲۸ 1128
۱۷۱۶ 1716	دسمبر December.	۱۶ 16			۵ 5	د W.	۱۱۲۹ 1129
۱۷۱۷ 1717	دسمبر December.	۵ 5		نومبر November.	۲۴ 24	ا Su.	۱۱۳۰ 1130
۱۷۱۸ 1718	نوامبر November.	۲۴ 25			۱۳ 13	ه Th.	۱۱۳۱ 1131
۱۷۱۹ 1719	نوامبر November.	۱۴ 14			۳ 3	ج Tu.	۱۱۳۲ 1182
۱۷۲۰ 1720	نوامبر November.	۲ 2		اکتوبر October.	۲۲ 22	ز S.	۱۱۳۳ 1133

جدول مطابقت هجري سنوں كي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنہ Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هر سال كے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.					دن Day	هجري سنہ Hijree æra.
	بموجب قديم حساب كے According to the ancient method of calculation.		بموجب نئے حساب كے According to the modern method of calculation.				
	مهينہ Month	تاريخ Date	سنہ عيسوي Æra	مهينہ Month	تاريخ Date		
۱۷۲۱ 1721	اكتوبر October.	۲۲ 22			۱۱ 11	د W.	۱۱۳۴ 1134
۱۷۲۲ 1722	اكتوبر October.	۱۲ 12			۱ 1	ب M.	۱۱۳۵ 1135
۱۷۲۳ 1723	اكتوبر October.	۱ 1		ستمبر September.	۲۰ 20	و Fr.	۱۱۳۶ 1136
۱۷۲۴ 1724	ستمبر September.	۲۰ 20			۹ 9	د W.	۱۱۳۷ 1137
۱۷۲۵ 1725	ستمبر September.	۹ 9		اگست August.	۲۹ 29	ا Su.	۱۱۳۸ 1138
۱۷۲۶ 1726	اگست August.	۲۹ 29			۱۸ 18	ه Th.	۱۱۳۹ 1139
۱۷۲۷ 1727	اگست August.	۱۹ 19			۸ 8	ج Tu.	۱۱۴۰ 1140
۱۷۲۸ 1728	اگست August.	۷ 7		جولائی July.	۲۷ 27	ز S.	۱۱۴۱ 1141
۱۷۲۹ 1729	جولائي July.	۲۷ 27			۱۶ 16	د W.	۱۱۴۲ 1142
۱۷۳۰ 1730	جولائي July.	۱۷ 17			۶ 6	ب M.	۱۱۴۳ 1143
۱۷۳۱ 1731	جولائي July.	۶ 6		جون June.	۲۵ 25	و Fr.	۱۱۴۴ 1144
۱۷۳۲ 1732	جون June.	۲۴ 24			۱۳ 13	ج Tu.	۱۱۴۵ 1145
۱۷۳۳ 1733	جون June.	۱۴ 14			۳ 3	ا Su.	۱۱۴۶ 1146

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنه Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — بموجب قديم حساب کے According to the ancient method of calculation.		بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation.			دن Day	هجري سنه Hijree æra.
	مهينه Month	تاريخ Date	عيسوي سنه Æra	مهينه Month	تاريخ Date		
۱۷۳۴ 1734	جون June.	۳ 3		مئی May.	۲۳ 23	ہ Th.	۱۱۴۷ 1147
۱۷۳۵ 1735	مئي May.	۲۴ 24			۱۳ 13	ج Tu.	۱۱۴۸ 1148
۱۷۳۶ 1736	مئی May.	۱۲ 12			۱ 1	ز S.	۱۱۴۹ 1149
۱۷۳۷ 1737	مئي May.	۱ 1		اپريل April.	۲۰ 20	د W.	۱۱۵۰ 1150
۱۷۳۸ 1738	اپريل April.	۲۱ 21			۱۰ 10	ب M.	۱۱۵۱ 1151
۱۷۳۹ 1739	اپريل April.	۱۰ 10		مارچ March.	۳۰ 30	و Fr.	۱۱۵۲ 1152
۱۷۴۰ 1740	مارچ March.	۲۹ 29			۱۸ 18	ج Tu.	۱۱۵۳ 1153
۱۷۴۱ 1741	مارچ March.	۱۹ 19			۸ 8	ا Su.	۱۱۵۴ 1154
۱۷۴۲ 1742	مارچ March.	۸ 8		فبروري February.	۲۵ 25	ہ Th.	۱۱۵۵ 1155
۱۷۴۳ 1743	فبروري February.	۲۵ 25			۱۳ 13	ب M.	۱۱۵۶ 1156
۱۷۴۴ 1744	فبروري February.	۱۵ 15			۴ 4	ز S.	۱۱۵۷ 1157
۱۷۴۵ 1745	فبروري February.	۳ 3		جنوري January.	۲۳ 23	د W.	۱۱۵۸ 1158
۱۷۴۶ 1746	جنوري January.	۲۴ 24			۱۳ 13	ب M.	۱۱۵۹ 1159

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنة Christian æra.	انگریزی تاریخ جو هجري هرسال کے شروع پرتهی The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — بموجب قديم حساب کے According to the ancient method of calculation. — مهينه Month	تاريخ Date	بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation. — عيسوی سنه Æra.	مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	هجري سنة Hijree æra.
١٧۴٧ 1747	جنوري January.	١٣ 13			٢ 2	و Fr.	١١۶٠ 1160
١٧۴٨ 1748	جنوري January.	٢ 2	سنه ١٧۴٧ æra 1747	دسمبر December.	٢٢ 22	ج Tu.	١١۶١ 1161
	دسمبر December.	٢٢ 22			١١ 11	ا Su.	١١۶٢ 1162
١٧۴٩ 1749	دسمبر December.	١١ 11		نوامبر November.	٣٠ 30	٥ Th.	١١۶٣ 1163
١٧۵٠ 1750	نوامبر November.	٣٠ 30			١٩ 19	ب M.	١١۶۴ 1164
١٧۵١ 1751	نوامبر November	٢٠ 20			٩ 9	ز S.	١١۶۵ 1165
١٧۵٢ 1752	نوامبر November.	٨ 8		اكتوبر October.	٢٨ 28	د W.	١١۶۶ 1166
١٧۵٣ 1753	اكتوبر October.	٢٩ 29			١٨ 18	ب M.	١١۶٧ 1167
١٧۵۴ 1754	اكتوبر October.	١٨ 18			٧ 7	و Fr.	١١۶٨ 1168
١٧۵۵ 1755	اكتوبر October.	٧ 7		ستمبر September.	٢۶ 26	ج Tu.	١١۶٩ 1169
١٧۵۶ 1756	ستمبر September	١۶ 16			١۵ 15	ا Su.	١١٧٠ 1170
١٧۵٧ 1757	ستمبر September.	١۵ 15			۴ 4	٥ Th.	١١٧١ 1171
١٧۵٨ 1758	ستمبر September.	۴ 4		اگست August.	٢۴ 24	ب M.	١١٧٢ 1172

جدول مطابقت هجري سنوں كي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنه Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هر سال كے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.						سنه هجري Hijree æra.
	بموجب قديم حساب كے According to the ancient method of calculation.		بموجب نئے حساب كے According to the modern method of calculation.			دن Day	
	مهينه Month	تاريخ Date	سنه عيسوي Æra.	مهينه Month	تاريخ Date		
۱۷۵۹ 1759	اگست August.	۲۵ 25			۱۴ 14	ز S.	۱۱۷۳ 1173
۱۷۶۰ 1760	اگست August.	۱۳ 13			۲ 2	د W.	۱۱۷۴ 1174
۱۷۶۱ 1761	اگست August.	۲ 2		جولائي July.	۲۲ 22	ا Su.	۱۱۷۵ 1175
۱۷۶۲ 1762	جولائي July.	۲۳ 23			۱۲ 12	و Fr.	۱۱۷۶ 1176
۱۷۶۳ 1763	جولائي July.	۱۲ 12			۱ 1	ج Tu.	۱۱۷۷ 1177
۱۷۶۴ 1764	جولائي July.	۱ 1		جون June.	۲۰ 20	ا Su.	۱۱۷۸ 1178
۱۷۶۵ 1765	جون June.	۲۰ 20			۹ 9	ه Th.	۱۱۷۹ 1179
۱۷۶۶ 1766	جون June.	۹ 9		مئي May.	۲۹ 29	ب M.	۱۱۸۰ 1180
۱۷۶۷ 1767	مئي May.	۳۰ 30			۱۹ 19	ز S.	۱۱۸۱ 1181
۱۷۶۸ 1768	مئي May.	۱۸ 18			۷ 7	د W.	۱۱۸۲ 1182
۱۷۶۹ 1769	مئي May.	۷ 7		اپريل April.	۲۶ 26	ا Su.	۱۱۸۳ 1183
۱۷۷۰ 1770	اپريل April.	۲۷ 27			۱۶ 16	و Fr.	۱۱۸۴ 1184
۱۷۷۱ 1771	اپريل April.	۱۶ 16			۵ 5	ج Tu.	۱۱۸۵ 1185

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنہ Christian æra	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — بموجب قديم حساب کے According to the ancient method of calculation.		بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation.			دن Day	هجري سنہ Hijree æra.
	مهينہ Month	تاريخ Date	سنہ عيسوي Æra	مهينہ Month	تاريخ Date		
۱۷۷۲ 1772	اپريل April.	۴ 4		مارچ March.	۲۴ 24	ز S.	۱۱۸۶ 1186
۱۷۷۳ 1773	مارچ March.	۲۵ 25			۱۴ 14	ه Th.	۱۱۸۷ 1187
۱۷۷۴ 1774	مارچ March.	۱۴ 14			۳ 3	ب M.	۱۱۸۸ 1188
۱۷۷۵ 1775	مارچ March.	۴ 4		فبروري February.	۲۱ 21	ز S.	۱۱۸۹ 1189
۱۷۷۶ 1776	فبروري February.	۲۱ 21			۱۰ 10	د W.	۱۱۹۰ 1190
۱۷۷۷ 1777	فبروري February.	۹ 9		جنوري January.	۲۹ 29	ا Su.	۱۱۹۱ 1191
۱۷۷۸ 1778	جنوري January.	۳۰ 30			۱۹ 19	و Fr.	۱۱۹۲ 1192
۱۷۷۹ 1779	جنوري January.	۱۹ 19			۸ 8	ج Tu.	۱۱۹۳ 1193
۱۷۸۰ 1780	جنوري January.	۸ 8	سنہ ۱۷۷۹ æra 1779	دسمبر December.	۲۸ 28	ز S.	۱۱۹۴ 1194
	دسمبر December.	۲۸ 28			۱۷ 17	ه Th.	۱۱۹۵ 1195
۱۷۸۱ 1781	دسمبر December.	۱۷ 17			۶ 6	ب M.	۱۱۹۶ 1196
۱۷۸۲ 1782	دسمبر December.	۷ 7		نوامبر November.	۲۶ 26	ز S.	۱۱۹۷ 1197
۱۷۸۳ 1783	نوامبر November.	۲۶ 26			۱۵ 15	د W.	۱۱۹۸ 1198

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنہ Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کےشروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.					دن Day	هجري سنہ Hijree æra.
	بموجب قديم حساب کے According to the ancient method of calculation		بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation.				
	مهينہ Month	تاريخ Date	عيسوی سنہ Æra	مهينہ Month	تاريخ Date		
۱۷۸۴ 1784	نوامبر November	۱۴ 14			۳ 3	ا Su.	۱۱۹۹ 1199
۱۷۸۵ 1785	نوامبر November.	۴ 4		اکتوبر October.	۲۴ 24	و Fr.	۱۲۰۰ 1200
۱۷۸۶ 1786	اکتوبر October.	۲۴ 24			۱۳ 13	ج Tu.	۱۲۰۱ 1201
۱۷۸۷ 1787	اکتوبر October.	۱۳ 13			۲ 2	ز S.	۱۲۰۲ 1202
۱۷۸۸ 1788	اکتوبر October.	۲ 2		ستمبر September.	۲۱ 21	ہ Th.	۱۲۰۳ 1203
۱۷۸۹ 1789	ستمبر September.	۲۱ 21			۱۰ 10	ب M.	۱۲۰۴ 1204
۱۷۹۰ 1790	ستمبر September.	۱۰ 10		اگست August.	۲۰ 20	و Fr.	۱۲۰۵ 1205
۱۷۹۱ 1791	اگست August.	۳۱ 31			۲۰ 20	د W.	۱۲۰۶ 1206
۱۷۹۲ 1792	اگست August.	۱۹ 19			۸ 8	ا Su.	۱۲۰۷ 1207
۱۷۹۳ 1793	اگست August.	۹ 9		جولائی July.	۲۹ 29	و Fr.	۱۲۰۸ 1208
۱۷۹۴ 1794	جولائي July.	۲۹ 29			۱۸ 18	ج Tu.	۱۲۰۹ 1209
۱۷۹۵ 1795	جولائی July.	۱۸ 18			۷ 7	ز S.	۱۲۱۰ 1210
۱۷۹۶ 1796	جولائی July	۷ 7		جون June.	۲۶ 26	ہ Th.	۱۲۱۱ 1211

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنہ Christian æra.	انگريزی تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پرتهی The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — بموجب قديم حساب کے According to the ancient method of calculation. — مهينہ Month	تاريخ Date	بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation. — عيسوي سنہ Æra.	مهينہ Month	تاريخ Date	دن Day	هجري سنہ Hijree æra.
١٧٩٧ 1797	جون June.	٢٦ 26			١٥ 15	ب M.	١٢١٢ 1212
١٧٩٨ 1798	جون June.	١٥ 15			٤ 4	و Fr.	١٢١٣ 1213
١٧٩٩ 1799	جون June.	٥ 5		مئي May.	٢٥ 25	د W.	١٢١٤ 1214
١٨٠٠ 1800	مئي May.	٢٥ 25			١٣ 13	ا Su.	١٢١٥ 1215
١٨٠١ 1801	مئي May.	١٤ 14			٢ 2	ه Th.	١٢١٦ 1216
١٨٠٢ 1802	مئي May.	٤ 4		اپريل April.	٢٢ 22	ج Tu.	١٢١٧ 1217
١٨٠٣ 1803	اپريل April.	٢٣ 23			١١ 11	ز S.	١٢١٨ 1218
١٨٠٤ 1804	اپريل April.	١٢ 12			٣١ 31	ه Th.	١٢١٩ 1219
١٨٠٥ 1805	اپريل April.	١ 1		مارچ March.	٢٠ 20	ب M.	١٢٢٠ 1220
١٨٠٦ 1806	مارچ March.	٢١ 21			٩ 9	و Fr.	١٢٢١ 1221
١٨٠٧ 1807	مارچ March.	١١ 11		فبروري February.	٢٧ 27	د W.	١٢٢٢ 1222
١٨٠٨ 1808	فبروري February.	٢٨ 28			١٦ 16	ا Su.	١٢٢٣ 1223
١٨٠٩ 1809	فبروري February.	١٦ 16			٤ 4	ه Th.	١٢٢٤ 1224

جدول مطابقت ھجري سنوں کي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنہ Christian æra.	انگريزي تاريخ جو ھجري ھرسال کے شروع پرتھي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — بموجب قديم حساب کے According to the ancient method of calculation. — مہينہ Month	تاريخ Date	بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation. — سنہ عيسوي Æra.	مہينہ Month	تاريخ Date	دن Day	ھجري سنہ Hijree æra.
۱۸۱۰ 1810	فبروري February.	٦ 6		جنوري January.	٢٥ 25	ج Tu.	۱۲۲۵ 1225
۱۸۱۱ 1811	جنوري January.	٢٦ 26			١٤ 14	ز S.	۱۲۲٦ 1226
۱۸۱۲ 1812	جنوري January.	١٦ 16			٤ 4	ه Th.	۱۲۲۷ 1227
۱۸۱۳ 1813	جنوري January.	٤ 4	سنہ ۱۸۱۲ æra 1812	دسمبر December.	٢٣ 23	ب M.	۱۲۲۸ 1228
	دسمبر December.	٢٤ 24			١٢ 12	و Fr.	۱۲۲۹ 1229
۱۸۱٤ 1814	دسمبر December.	١٤ 14			٢ 2	د W.	۱۲۳۰ 1230
۱۸۱۵ 1815	دسمبر December.	٣ 3		نوامبر November.	٢١ 21	ا Su.	۱۲۳۱ 1231
۱۸۱٦ 1816	نوامبر November.	٢١ 21			٩ 9	ه Th.	۱۲۳۲ 1232
۱۸۱۷ 1817	نوامبر November.	١١ 11		اکتوبر October.	٣٠ 30	ج Tu.	۱۲۳۳ 1233
۱۸۱۸ 1818	اکتوبر October.	٣١ 31			١٩ 19	ز S.	۱۲۳٤ 1234
۱۸۱۹ 1819	اکتوبر October.	٢٠ 20			٨ 8	د W.	۱۲۳۵ 1235
۱۸۲۰ 1820	اکتوبر October.	٩ 9		ستمبر September.	٢٧ 27	ب M.	۱۲۳٦ 1236
۱۸۲۱ 1821	ستمبر September	٢٨ 28			١٦ 16	و Fr.	۱۲۳۷ 1237

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عیسوی سنہ Christian æra.	انگریزي تاریخ جو هجري هرسال کے شروع پر تھي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. بموجب قديم حساب کے According to the ancient method of calculation. مہینہ Month	تاریخ Date	بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation. سنہ عيسوي Æra	مہینہ Month	تاریخ Date	دن Day	هجري سنہ Hijree æra.
۱۸۲۲ 1822	ستمبر September.	۱۸ 18			۶ 6	د W.	۱۲۳۸ 1238
۱۸۲۳ 1823	ستمبر September.	۷ 7		اگست August.	۲۶ 26	ا Su.	۱۲۳۹ 1239
۱۸۲۴ 1824	اگست August.	۲۶ 26			۱۴ 14	ه Th.	۱۲۴۰ 1240
۱۸۲۵ 1825	اگست August.	۱۶ 16			۴ 4	ج Tu.	۱۲۴۱ 1241
۱۸۲۶ 1826	اگست August.	۵ 5		جولائی July.	۲۴ 24	ز S.	۱۲۴۲ 1242
۱۸۲۷ 1827	جولائي July.	۲۵ 25			۱۳ 13	د W.	۱۲۴۳ 1243
۱۸۲۸ 1828	جولائی July.	۱۴ 14			۲ 2	ب M.	۱۲۴۴ 1244
۱۸۲۹ 1829	جولائی July.	۳ 3		جون June.	۲۱ 21	و Fr.	۱۲۴۵ 1245
۱۸۳۰ 1830	جون June.	۲۲ 22			۱۰ 10	ج Tu.	۱۲۴۶ 1246
۱۸۳۱ 1831	جون June.	۱۲ 12		مئي May.	۱۳ 13	ا Su.	۱۲۴۷ 1247
۱۸۳۲ 1832	مئي May.	۳۱ 31			۱۹ 19	ه Th.	۱۲۴۸ 1248
۱۸۳۳ 1833	مئی May.	۲۱ 21			۹ 9	ج Tu.	۱۲۴۹ 1249
۱۸۳۴ 1834	مئي May.	۱۰ 10		اپریل April.	۲۸ 28	ز S.	۱۲۵۰ 1250

جدول مطابقت هجري سنون کي عيسوي سنون سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنه Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کےشروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — بموجب قديم حساب کے According to the ancient method of calculation.		بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation.			دن Day	هجري سنه Hijree æra.
	مهينه Month	تاريخ Date	عيسوي سنه Æra	مهينه Month	تاريخ Date		
١٨٣٥ 1835	اپريل April.	٢٩ 29			١٧ 17	د W.	١٢٥١ 1251
١٨٣٦ 1836	اپريل April.	١٨ 18			٦ 6	ب M.	١٢٥٢ 1252
١٨٣٧ 1837	اپريل April.	٧ 7		مارچ March.	٢٦ 26	و Fr.	١٢٥٣ 1253
١٨٣٨ 1838	مارچ March.	٢٧ 27			١٥ 15	ج Tu.	١٢٥٤ 1254
١٨٣٩ 1839	مارچ March.	١٧ 17			٥ 5	ا Su.	١٢٥٥ 1255
١٨٤٠ 1840	مارچ March.	٥ 5		فبروري February.	٢٢ 22	ه Th.	١٢٥٦ 1256
١٨٤١ 1841	فبروري February.	٢٣ 23			١٧ 17	ج Tu.	١٢٥٧ 1257
١٨٤٢ 1842	فبروري February.	١٢ 12			٣١ 31	ز S.	١٢٥٨ 1258
١٨٤٣ 1843	فبروري February.	١ 1		جنوري January.	٢٠ 20	د W.	١٢٥٩ 1259
١٨٤٤ 1844	جنوري January.	٢٢ 22			١٠ 10	ب M.	١٢٦٠ 1260
١٨٤٥ 1845	جنوري January.	١٠ 10	سنه ١٨٤٤ æra 1844	دسمبر Dec3mber	٢٩ 29	و Fr.	١٢٦١ 1261
	دسمبر December.	٣٠ 30			١٨ 18	ج Tu.	١٢٦٢ 1262
١٨٤٦ 1846	دسمبر December.	٢٠ 20			٨ 8	ا Su.	١٢٦٢ 1263

جدول مطابقت هجري سنوں دي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنه Christian æra.	انگریزی تاریخ جو ہجري هرسال کے شروع پڑنهی The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — بموجب قديم حساب کے According to the ancient method of calculation.		بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation.			دن Day	هجري سنه Hijree æra.
	مهینه Month	تاریخ Date	عيسوي سنه Æra	مهینه Month	تاریخ Date		
۱۸۴۷ 1847	دسمبر December.	۹ 9		نوامبر November.	۲۷ 27	ه Th.	۱۲۶۴ 1264
۱۸۴۸ 1848	نوامبر November.	۲۷ 27			۱۵ 15	ب M.	۱۲۶۵ 1265
۱۸۴۹ 1849	نوامبر November.	۱۷ 17			۵ 5	ز S.	۱۲۶۶ 1266
۱۸۵۰ 1850	نوامبر November.	۶ 6		اکتوبر October.	۲۵ 25	د W.	۱۲۶۷ 1267
۱۸۵۱ 1851	اکتوبر October.	۲۷ 27			۱۵ 15	ب M.	۱۲۶۸ 1268
۱۸۵۲ 1852	اکتوبر October.	۱۵ 15			۳ 3	و Fr.	۱۲۶۹ 1269
۱۸۵۳ 1853	اکتوبر October.	۴ 4		ستمبر September.	۲۲ 22	ج Tu.	۱۲۷۰ 1270
۱۸۵۴ 1854	ستمبر September	۲۴ 24			۱۲ 12	ا Su.	۱۲۷۱ 1271
۱۸۵۵ 1855	ستمبر September.	۱۳ 13			۲ 2	ه Th.	۱۲۷۲ 1272
۱۸۵۶ 1856	ستمبر September.	۱ 1		اگست August.	۲۰ 20	ب M.	۱۲۷۳ 1273
۱۸۵۷ 1857	اگست August.	۲۲ 22			۱۰ 10	ز S.	۱۲۷۴ 1274
۱۸۵۸ 1858	اگست August.	۱۱ 11		جولائي July.	۳۰ 30	د W.	۱۲۷۵ 1275
۱۸۵۹ 1859	جولائي July.	۲۱ 21			۱۹ 19	ا Su.	۱۲۷۶ 1276

جدول مطابقت هجري سنوں كي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنه Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هر سال كے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — بموجب قديم حساب كے According to the ancient method of calculation.		بموجب نئے حساب كے According to the modern method of calculation.			دن Day	هجري سنه Hijree æra.
	مهينه Month	تاريخ Date	سنه عيسوي Æra.	مهينه Month	تاريخ Date		
۱۸۶۰ 1860	جولائی July.	۲۰ 20			۸ 8	و Fr.	۱۲۷۷ 1277
۱۸۶۱ 1861	جولائی July.	۹ 9		جون June.	۲۷ 27	ج Tu.	۱۲۷۸ 1278
۱۸۶۲ 1862	جون June.	۲۹ 29			۱۷ 17	ا Su.	۱۲۷۹ 1279
۱۸۶۳ 1863	جون June.	۱۸ 18			۶ 6	٥ Th.	۱۲۸۰ 1280
۱۸۶۴ 1864	جون June.	۱۶ 16		مئي May.	۲۵ 25	ب M.	۱۲۸۱ 1281
۱۸۶۵ 1865	مئي May.	۲۷ 27			۲۵ 25	ز S.	۱۲۸۲ 1282
۱۸۶۶ 1866	مئی May.	۱۶ 16			۴ 4	د W.	۱۲۸۳ 1283
۱۸۶۷ 1867	مئي May.	۵ 5		اپريل April.	۲۳ 23	ا Su.	۱۲۸۴ 1284
۱۸۶۸ 1868	اپريل April.	۲۴ 24			۱۲ 12	و Fr.	۱۲۸۵ 1285
۱۸۶۹ 1869	اپريل April.	۱۳ 13			۱ 1	ج Tu.	۱۲۸۶ 1286
۱۸۷۰ 1870	اپريل April.	۳ 3		مارچ March.	۲۲ 22	ا Su.	۱۲۸۷ 1287
۱۸۷۱ 1871	مارچ March.	۲۳ 23			۱۱ 11	٥ Th.	۱۲۸۸ 1288
۱۸۷۲ 1872	مارچ March.	۱۱ 11			۲۸ 28	ب M.	۱۲۸۹ 1289

جدول مطابقت هجري سنون کي عيسوي سنون سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنه Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — بموجب قديم حساب کے According to the ancient method of calculation. — مهينه Month	تاريخ Date	بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation. — عيسوي سنه Æra.	مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	هجري سنه Hijree æra.
۱۸۷۳ 1873	مارچ March.	۱ 1		فبروري February.	۱۷ 17	ز S.	۱۲۹۰ 1290
۱۸۷۴ 1874	فبروري February.	۱۸ 18			٦ 6	د W.	۱۲۹۱ 1291
۱۸۷۵ 1875	فبروري February.	۷ 7		جنوري January.	۲٦ 26	ا Su.	۱۲۹۲ 1292
۱۸۷٦ 1876	جنوري January.	۲۸ 28			۱٦ 16	و Fr.	۱۲۹۳ 1293
۱۸۷۷ 1877	جنوري January.	۱٦ 16			۴ 4	ج Tu.	۱۲۹۴ 1294
۱۸۷۸ 1878	جنوري January.	۵ 5	سنه ۱۸۷۷ æra 1877	دسمبر December.	۲۴ 24	ز S.	۱۲۹۵ 1295
	دسمبر December.	۲٦ 26			۱۴ 14	ه Th.	۱۲۹٦ 1296
۱۸۷۹ 1879	دسمبر December.	۱۵ 15			۳ 3	ب M.	۱۲۹۷ 1297
۱۸۸۰ 1880	دسمبر December.	۴ 4		نوامبر November.	۲۲ 22	ز S.	۱۲۹۸ 1298
۱۸۸۱ 1881	نوامبر November.	۲۳ 23			۱۱ 11	د W.	۱۲۹۹ 1299
۱۸۸۲ 1882	نوامبر November.	۱۲ 12		اکتوبر October.	۳۱ 31	ا Su.	۱۳۰۰ 1300

(پہلا حصہ تمام ہوا)